جلد پنجم

کتاب تیسیر الوصول الی جامع الاصول من احادیث الرسول مترجم اردو

جو بتر مبہمات قلیلہ اصل تجرید الاصول مؤلفہ

قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم البارزی رحمہ اللہ ہے

(در علم حدیث) مسمّٰی بہ

تیسیر الصحاح

۱۳۲۵ھ

مترجمہ اردو

باہتمام

شیخ عبد الحی عبد السلام تاجران کتب و مالکان مطبع صدیقی لاہور کے

در مطبع صدیقی لاہور طبع گردید

فہرست مختصر بعض کتب دینیہ مطبع صدیقی لاہور

نام کتاب	قیمت
تفسیر ترجمان القرآن بلطائف البیان اردو اس سے بڑھ کر اردو اور جامع تفسیر قرآن شریف کی دنیا بھر میں نہیں ملیگی مؤلفہ نواب محمد صدیق حسن خانصاحب مرحوم ۱۶ جلدوں میں کامل ہے فی جلد (عہ)	[illegible]
تیسیر القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری مع شرح نیل الاوطار و فتح الباری پانچ پارہ تک ترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب	۵
مسلم شریف مترجم اردو کامل چھ جلدوں میں	[illegible]
ابوداؤد مترجم کامل چار جلدوں میں	[illegible]
ابن ماجہ کامل تین جلدوں میں	[illegible]
ترمذی مترجم کامل ۲ جلدوں میں نولکشوری	[illegible]
نسائی ترجمہ اردو کامل ۲ جلدوں میں	[illegible]
کشف المغطا ترجمہ اردو موطا امام مالک رحمہ اللہ	[illegible]
تیسیر الوصول کامل ۲ جلدوں میں	[illegible]
سفر السعادت اردو	[illegible]
تقویت الایمان مع حاشیہ تذکیر الاخوان	

نام کتاب	قیمت
ترجمہ اغاثۃ اللہفان	[illegible]
مشکوٰۃ الانوار لتسہیل مشارق الانوار	[illegible]
دستور المتقی المعروف بصلوٰۃ النبی اردو خوانوں کے لیئے تمام مسائل عبادات کے لیئے یہ کتاب کافی ہے۔	[illegible]
وقائع الاخبار مترجم اردو مولفہ حضرت امام غزالی علیہ الرحمۃ	۶/
تواریخ حبیب اللہ سوانحعمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان نبوت محمدی وشان رسالت احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح صحیح حالات قابل دید ہے	۶/
راہ سنت منظوم مؤلفہ سید اولاد حسن قنوجی رحمہ اللہ	۲/
الحزب الاعظم	۴/
الحزب المقبول	۴/
تصانیف لطیف نواب صدیق حسن خان صاحب رئیس بڑودہ باوجود صاحب ریاست وامارت ہونے کے اہل اسلام کے لیئے طرح طرح کی کتابیں فواید دینی و دنیوی میں تالیف فرماتے رہتے ہیں کل مسلمانوں	

نام کتاب	قیمت
کون تالیفات کی قدر کرنی چاہیئے بعض تالیفات نواب صاحب موصوف ذیل میں معہ قیمت درج کی جاتی ہیں۔	
اسلام کی خوبیاں	[illegible]
گلدستہ تمیز	[illegible]
گلدستہ منافع حصہ اول	[illegible]
″ حصہ دوم	[illegible]
″ علوم	[illegible]
گلدستہ فلاح	[illegible]
گلدستہ فوائد	[illegible]
نغمہ صدر	[illegible]
اسلام کے عقائد	[illegible]

علاوہ ازیں

صدہا قسم کی کتابیں مطبع ہذا سے بکفایت بذریعہ ویلیو پے ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔

شائقین باتمکین

فہرست کلان مطبع ہذا کی طلب کرکے ملاحظہ فرما دیں

فقط

فہرست مضامین کتاب مستطاب تلخیص الصحاح ترجمہ اردو تیسیر الوصول جلد پنجم

غزوۂ ذی قرد
جنگ ذی قرد کا بیان

تقدم ذکرها فی حدیث ابن الاکوع فی غزوة الحدیبیة وکذا تقدم ذکر خیبر

ترجمہ اسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اکوع کی حدیث میں جنگ حدیبیہ میں اور اسیطرح جنگ خیبر کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔

عمرة القضاء
عمرہ قضا کا بیان

عن البراء بن عازب رض قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدة فابی اهل مکة ان یدعوہ یدخل مکة حتی قاضاهم علی ان یدخل من العام المقبل یقیم فیها ثلثا لا یدخل مکة السلاح الا السیف فی القراب وان لا یخرج من اهلها باحد وان لا یمنع من اصحابه من اراد ان یقیم بها فلما دخلها ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج فقد مضی الاجل فخرج صلی اللہ علیہ وسلم فتبعته ابنة حمزة رض تنادی یا عم یا عم فتناولها علی رض فقال لفاطمة رض دونک ابنة عمک فحملتها فاختصم فیها علی و زید و جعفر رض فقال علی رض هی ابنة عمی وقال جعفر هی ابنة عمی وخالتها تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بها صلی اللہ علیہ وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلی رض انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبهت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا اخرجه الشیخان قراب السیف قال الازهری هو غمده

ترجمہ براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کا احرام باندھا تو مکے والوں نے آپکو مکے میں داخل ہونے سے روکا یہانتک کہ آپ نے ان سے صلح کی اس شرط پر کہ آیندہ سال کو مکے میں آویں اور تین دن اسمیں ٹھیریں نہ لاویں مکے میں ہتھیار کو مگر تلوار غلاف میں اور مکے والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ نہ لے نکلے اور اگر انکے اصحاب میں سے کوئی مکے میں رہنا چاہے تو انکو منع نہ کریں پھر جب آیندہ سال کو آپ مکے میں آئے اور مدت گذر گئی تو کفار قریش علیؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے اپنے ساتھی کو کہو کہ مکے سے نکل جاوے پس البتہ مدت گذر چکی ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے) نکلے اور حمزہ کی بیٹی آپ کے پیچھے لگی پکارتی تھی اے چچا اے چچا تو علیؓ نے اُسکو پکڑا اور فاطمہؓ سے کہا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو پکڑ لے حضرت فاطمہؓ نے اُسکو اُٹھا لیا پھر اُسکی پرورش کے بارے میں علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ جھگڑنے لگے علیؓ مرتضےٰ نے کہا کہ وہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور جعفر نے کہا کہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اُسکی خالہ میرے نکاح میں ہے اور زیدؓ نے کہا کہ میرے بھائی کی بیٹی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خالہ کے لیے اسکا حکم کیا اور فرمایا کہ خالہ بجاے ماں کے ہے یعنی اُسکی پرورش کا حق اوسکی خالہ کو ہے وہی اُسکی پرورش کرے اور علیؓ مرتضےٰ سے فرمایا کہ تو میرا ہے اور میں تیرا ہوں اور جعفر سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے یعنی تو میرے ظاہر اور باطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اور زیدؓ سے فرمایا کہ تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے شیخین اسکے راوی ہیں قراب السیف کہا ازہری نے کہ وہ اُسکا غلاف ہے۔

غزوة مؤتة بأرض الشام
شام کی زمین میں جنگ موتہ کا بیان

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال أمّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم في غزوة مؤتة زيد بن حارثة رضی اللہ عنہ قال إن قتل زيد فجعفر وإن قتل جعفر فعبد اللہ بن رواحة رضی اللہ عنہ فكنت معهم في تلك الغزوة فالتمسنا جعفرا فوجدناه في القتلى ووجدنا فيما أقبل من جسده بضعا وسبعين ما بين رمية وطعنة زاد في رواية ليس منها شيء في دبره أخرجه البخاري ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کو سردار کیا اور فرمایا کہ زید مارا جاوے تو جعفر طیار سردار ہے اور اگر جعفر بھی مارا جاوے تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہے اور میں بھی اس جنگ میں انکے ساتھ تھا سو ہمنے جعفر کی لاش کو تلاش کیا سو ہمنے اسکو مقتولوں میں پایا اور ہمنے اسکے بدن کی اگلی طرف میں کچھ اوپر ستر زخم تیر اور نیزے کے پائے ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ انمیں سے کوئی زخم اسکی پچھلی طرف میں نہ تھا بخاری اسکے راوی ہیں **ف** شام کے حاکم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کو مار ڈالا تھا اسواسطے حضرت نے ہجرت کے آٹھویں سال موتہ پر جو ملک شام میں ایک شہر ہے ہزار آدمی کا لشکر بھیجا اور زید بن حارثہ کو انکا سردار کیا پھر یہ حدیث فرمائی چنانچہ تینوں سردار شہید ہوگئے پھر مسلمانوں نے مشورہ کرکے خالد بن ولید کو سردار بنایا تو خدا نے انکی تدبیر سے فتح نصیب کی یہ حدیث حضرت کا معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

(۲) وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخذ الراية زيد فأصيب ثم أخذ جعفر فأصيب ثم أخذها عبد اللہ بن رواحة فأصيب وإن عيني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتذرفان ثم أخذ خالد بن الوليد من غير إمرة ففتح اللہ تعالى له أخرجه البخاري والنسائي ذرفت العين إذا سال دمعها ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیا نشان کو زید نے سو وہ شہید ہوگیا پھر جعفر نے علم کو لیا سو وہ شہید ہوگیا پھر عبد اللہ بن رواحہ نے علم کو سو وہ بھی شہید ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے پھر علم کو لیا خالد بن ولید نے بدون سرداری کے تو اسکو فتح نصیب ہوئی بخاری و نسائی اسکے راوی ہیں ذرفت العین کے معنے ہیں اس سے آنسو جاری ہوئے۔ **ف** حضرت کو وہاں کی خبر اسی دن بطریق وحی کے معلوم ہوئی آپنے مدینے میں لوگوں سے بیان فرمائی۔ پھر اسی کے مطابق وہاں سے خبر آئی

(۳) وعن قيس بن أبي حازم قال سمعت خالدا يقول لقد انقطعت في يدي يوم مؤتة تسعة أسياف فما بقي في يدي إلا صفيحة يمانية أخرجه البخاري ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے خالد سے سنا کہتے تھے کہ جنگ موتہ کے دن میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں سو نہ باقی رہی میرے ہاتھ میں مگر ایک یمن کی تلوار چوڑے قبضے کی بخاری اسکے راوی ہیں

(۴) وعن عوف بن مالك الأشجعي رضی اللہ عنہ قال خرجت مع زيد بن حارثة رضی اللہ عنہ في غزوة مؤتة ورافقني مددي من اليمن ليس معه غير سيفه فنحر رجل من المسلمين جزورا فسأله المددي طائفة من جلده فأعطاه فاتخذه كهيئة الدرقة ومضينا فلقينا جموع الروم وفيهم رجل على فرس أشقر عليه سرج مذهب وسلاح مذهب فجعل الرومي يغري بالمسلمين فقعد له المددي تحت صخرة فمر به الرومي فعرقب فرسه بسيفه فخر الرومي فعلاه المددي بسيفه فقتله وحاز فرسه وسلاحه فلما فتح اللہ على المسلمين بعث إليه خالد بن الوليد فأخذ منه بعض السلب قال عوف فأتيت خالدا فقلت له

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ لَهُ فَقُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ وَلَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ قِصَّةَ الْمَدَدِيِّ وَمَا فَعَلَ خَالِدٌ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ يَا خَالِدُ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّ عَلَيْهِ الَّذِي أَخَذْتَ مِنْهُ فَقُلْتُ دُونَكَهَا يَا خَالِدُ أَلَمْ أُوفِ لَكَ فَغَضِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدَّ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي أُمَرَائِي لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ يَفْرِي بِالْمُسْلِمِينَ الْفَرْيُ الْقَطْعُ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنْ شِدَّةِ نِكَايَتِهِ فِيهِمْ وَقَوْلُهُ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا أَيْ لَأُجَازِيَنَّكَ بِهَا حَتّٰى تَعْرِفَ صَنِيعَكَ هٰذَا وَقَوْلُهُ دُونَكَهَا أَيْ خُذْهَا كَأَنَّهُ وَفٰى لَهُ بِمَا وَعَدَهُ وَصِفْوَةُ الشَّيْءِ بِكَسْرِ الصَّادِ خَالِصُهُ إِذَا أَثْبَتَّ الْهَاءَ كَسَرْتَ الصَّادَ وَإِذَا حَذَفْتَهَا فَتَحْتَهَا فَقُلْتَ صَفْوُ الشَّيْءِ

ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ میں جنگ موتہ میں زید بن حارثہ کے ساتھ نکلا اور یمن کا ایک مددی (یعنے ایک مرد ان لوگوں میں سے جو جنگ موتہ میں مسلمانوں کی مدد کو آئے تھے) میرا رفیق ہوا اسکے پاس تلوار کے سوائے اور کچھ نہ تھا تو مسلمانوں میں سے ایک مرد نے اونٹ ذبح کیا تو مددی نے اس سے اسکی کھال کا ایک ٹکڑا مانگا اُسنے اسکو دیا تو اُسنے اسکو ڈھال کیطرح بنالیا اور ہم چلے گئے اور روم کے لشکر سے ہمارا مقابلہ ہوا اور انمیں ایک مرد زرد گھوڑے پر سوار تھا جسکی زین سنہری تھی اور اسکے ہتھیار بھی سنہری تھے سو وہ رومی مسلمانوں کو کاٹنے لگا تو مددی اسکے لیے ایک پتھر کی آڑ میں بیٹھا پھر وہ رومی (مارتا ہوا) اسکے پاس سے گذرا تو اُسنے اپنی تلوار سے اُسکے گھوڑے کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور رومی گھوڑے سے گر پڑا اور مددی نے اسکو اوپر سے تلوار ماری اور اسکو قتل کر ڈالا اور اسکے گھوڑے اور ہتھیاروں کو لے لیا۔ پھر جب خدا نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی تو خالد بن ولید نے اسکو بلا بھیجا اور اسکا کچھ اسباب لے لیا کہا عوف نے سو میں خالد کے پاس آیا اور میں نے اُس سے کہا کہ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ اسباب مقتول کے واسطے قاتل کے یعنی مقتول کا اسباب قاتل کو دیا جاوے انہوں نے کہا ہاں جانتا ہوں لیکن میں نے اسکو اُسکے لیے بہت جانا تھا یعنے اسلیے اسکا اسباب لے لیا ہے میں نے کہا کہ یہ اسباب اسکو دیدے نہیں تو میں تجھکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بتاؤنگا یعنے تمہاری شکایت کرونگا۔ پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھے ہوئے تو میں نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو کچھ خالد نے کیا تو آپ نے فرمایا اے خالد تو نے یہ کام کس سبب سے کیا کہا کہ میں نے اُسکو بہت جانا تھا فرمایا جو تو نے اُس سے لیا ہے اسکو پھیر دے تو میں نے کہا لو اے خالد جو میں نے وعدہ کیا تھا سو پورا کیا یعنے میں نے جو کہا تھا کہ تیری شکایت کرونگا سو کر دکھایا (خالد کو غصہ آیا) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سنکر غضبناک ہوئے اور فرمایا کہ اے خالد اسکو مت پھیر دے کیا تم میرے امیروں کو چھوڑنے والے ہو کہ انکی حکومت میں سے خالص اور صاف پانی تم لے لو اور میل انہیں کے لیے ہے (یعنی اگر غنیمت کا مال کم ہو تو سب لشکر بانٹ لیتا ہے اور اگر لشکر میں کچھ جھگڑا یا ناچاقی ہو تو سردار پر پڑتا ہے) مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور فری کے معنی ہیں کاٹنا اور مراد یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو شکست دیکر مارتا جاتا تھا اور یہ جو کہا کہ میں تجھکو اسکا بدلا دونگا تاکہ تجھکو اپنے اس کام کا حال معلوم ہو اور یہ جو کہا دونکہا یعنے اسے لو گویا جو کہا تھا سو کر دکھایا اور صفوہ صاد زیر یا زبر سے خالص چیز کو کہتے ہیں جب اسکے آخر میں ہ ہو تو صاد کو زیر دیتے ہیں اور جب ہ حذف ہو جاوے تو زبر دیتے ہیں جیسے صفو الشئ (ف) اس حدیث میں حضرت نے حاکموں کی قدردانی کی یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کو سرداروں اور سپاہیوں کی طرفداری ضرور ہے تاکہ لشکر پر

رعب سے کوئی سپاہی اپنے سردار پر شکایت کی جرأت نہ کرے۔

بعث اسامة بن زيد رضي الله عنهما الى الحرقات من جهينة بھیجنا اسامہ بن زید کا طرف گروہ حرقات

کی جو قوم جہینہ میں سے ایک شاخ ہے **ف** بعث اس لشکر کو کہتے ہیں جسمیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف نہیں لے گئے

(۱) عن ابي ظبيان قال سمعت اسامة بن زيد يقول بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الحرقة فصبحنا
القوم فهزمناهم فلحقت انا ورجل من الانصار رجلا منهم فلما غشيناه قال لا اله الا الله فكف عنه الانصاري
وطعنته برمحي فقتلته فلما قدمنا بلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله
الا الله قلت انما قال متعوذا قال اقتلته بعد ان قال لا اله الا الله فما زال يكررها حتى تمنيت اني لم اكن اسلمت
قبل ذلك اليوم اخرجه الشيخان وابو داود وزاد مسلم في رواية اخرى عن جندب اقتلته وقد قال لا اله
الا الله كيف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت يوم القيمة كرر ذلك عليه المتعوذ الملتجي خوفا من القتل ترجمہ

ابوظبیانؓ سے روایت ہے کہ میں نے اسامہ بن زید سے سنا کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو گروہ حرقہ کیطرف بھیجا
سو ہم صبح ہوتے ہی انپر جا پڑے ہمنے انکو شکست دی تو میں اور ایک انصاری مرد دو نو انمیں سے ایک مرد کو جا ملے سو جب
ہمنے اسکو گھیر لیا تو اُسنے زبان سے لا الہ الا اللہ کہا یعنے کلمہ پڑھا سو انصاری تو اُس سے باز رہا اور مینے اُسکو نیزہ مار کے مار ڈالا
پھر جب ہم مدینے میں آئے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اُسامہ کیا تونے
اُسکو قتل کر ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد مینے کہا یا حضرت اُسنے تو اپنے بچاؤ کے لیئے کلمہ پڑھا تھا یعنے وہ سچا مسلمان
نہ تھا فرمایا کیا تونے اُسکو قتل کر ڈالا۔ لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد سو ہمیشہ پھر پھر یہی فرماتے رہے یہانتک کہ مینے آرزو کی کہ
اُسدن سے پہلے مسلمان ہوا ہوتا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور مسلم نے جندب سے دوسری روایت میں
زیادہ کیا ہے کیا تونے اسکو قتل کر ڈالا اور حالانکہ اُسنے لا الہ الا اللہ کہا تھا جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آویگا تو
کیا کریگا یعنے تو اسکا کیا جواب دیگا آپنے کئی بار دوہرایا متعوذ اُسکو کہتے ہیں جو خوف قتل سے پناہ پکڑے **ف** ایک
روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کیا تونے اسکا دل چیر کے دیکھا تھا یعنے تجھکو دل کا حال کیا معلوم ہے۔ معلوم ہوا کہ شرع
میں ظاہر پر حکم ہے۔ دل کا حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

غزوة الفتح
جنگ فتح مکہ کا بیان

(۱) عن علي رضه قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم والزبير والمقداد
فقال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها
فانطلقنا تتعادى بنا خيلنا حتى اتينا الروضة فاذا نحن بالظعينة فقلنا اخرجي
الكتاب فقالت ما معي كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب
فاخرجته من عقاصها فاتينا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا فيه من حاطب بن ابي بلتعة الى اناس من
المشركين من اهل مكة يخبرهم ببعض امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا حاطب ما هذا فقال يا رسول الله
لا تعجل علي اني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم اكن من انفسهم وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات
يحمون بها اموالهم واهليهم بمكة فاحببت اذ فاتني ذلك من النسب فيهم ان اتخذ فيهم يدا يحمون بها
قرابتي وما فعلت ذلك كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الاسلام فقال صلى الله عليه وسلم ان

قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ رض دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ رَوْضَةُ خَاخٍ بِمُعْجَمَتَيْنِ مَوْضِعٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَالظَّعِيْنَةُ فِي الْاَصْلِ الْمَرْاَةُ مَا دَامَتْ فِي الْهَوْدَجِ ثُمَّ جُعِلَتِ الْمَرْاَةُ الْمُسَافِرَةُ ظَعِيْنَةً ثُمَّ نُقِلَتْ اِلَى الْمَرْاَةِ نَفْسِهَا سَافَرَتْ اَوْ اَقَامَتْ وَالْعِقَاصُ الْخَيْطُ الَّذِيْ تَشُدُّ بِهِ الْمَرْاَةُ اَطْرَافَ ذَوَائِبِهَا وَالْمَعْنٰى اَخْرَجَتِ الْكِتَابَ مِنْ ضَفَائِرِهَا الْمَعْقُوْصَةِ **ترجمہ** علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا سو فرمایا چلو یہانتک کہ خاخ کے باغ میں پہونچو سو مقرر وہاں ایک عورت شتر سوار ہے انکے پاس ایک خط ہے سو اُس سے اُس خط کو لے لو سو ہم گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے یہانتک کہ ہم اس باغ میں پہنچے سو ناگہاں ہمنے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار ہے ہمنے کہا خط نکال اُسنے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے ہمنے کہا یا خط نکال یا کپڑے اتار ڈال پھر اُسنے اُسکو اپنے جوڑے کے نیچے سے نکالا پھر ہم اُس خط کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے سو ناگہاں اسمیں لکھا ہوا تھا کہ یہ خط ہے حاطب کی طرف سے مکے والوں میں سے بعضے کافروں کی طرف اُن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضے کاموں کی خبر دیتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حاطب اس خط کے لکھنے کا کیا سبب ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ مجھپر جلدی نہ کیجئے (یعنے میری عرض سُن لیجئے) مقرر میں قریش میں ملا ہوا تھا اور میں اُنکی قوم سے نہیں ہوں اور جو آپکے ساتھ مہاجرین ہیں مکے میں انکے قرابتی ہیں جو اُنکے مالوں اور لڑکے بالوں کو نگاہ رکھتے ہیں سو میںنے چاہا کہ جب میرا انمیں کوئی رشتہ نہیں ہے تو انپر کوئی احسان رکھوں جسکے سبب سے میرے لڑکے بالوں کو نگاہ رکھیں یعنے میرے لڑکے مکے میں ہیں میرا وہاں کوئی بھائی بند نہیں جو انکی خبرگیری کرے میں نے اس خط سے چاہا کہ اُن کافروں سے راہ و رسم پیدا کروں تاکہ وہ لڑکے بالوں کو نہ ستائیں اور میںنے یہ کام اپنے دین سے کافر و مرتد ہوکر نہیں کیا اور میں اسلام کے بعد کفر سے راضی نہیں ہوں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اُسنے تمسے سچ کہا تو عمر فاروقؓ نے کہا یا حضرت حکم ہو تو اُسکی گردن ماروں کہ یہ منافق ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر وہ جنگ بدر میں موجود تھا اور شاید کہ خدا بدر والوں کے ایمان کو خوب جان چکا ہے سو خدا نے اُن سے کہدیا کہ کرو جو تمہارا جی چاہے (سو البتہ میںنے تمکو بخشدیا سو خدا نے یہ حکم اوتارا اے ایمان والو نہ ٹھیراؤ میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست کہ انکو پیغام بھیجتے ہو دوستی کا۔ نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور روضہ خاخ ساتھ دو خائے نقطے دار کے ایک جگہ ہے درمیان مکے اور مدینے کے اور ظعینہ اصل میں عورت کو کہتے ہیں جبتک کہ ہودج میں ہو پھر ہر مسافر عورت کو ظعینہ کہا گیا۔ پھر عورت کو ظعینہ کہا گیا مسافر ہو یا مقیم اور عقاص اُس دھاگے کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے چوٹیوں کے کناروں کو باندھتی ہے۔ (یعنے پراندا) یعنے اُسنے چوٹیوں کے جوڑے کے نیچے سے نکالا۔

(۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کا جنگ رمضان کے مہینے میں کیا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۳) **وَعَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ بَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَخَرَجَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَمِسُوْنَ الْخَبَرَ فَاَقْبَلُوْا يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى اَتَوْا مَرَّ الظَّهْرَانِ فَاِذَا هُمْ

قتل ہوئی حبیش بن اشعر اور کرز بن جابر رضہ بخاری اُسکے راوی ہیں اور خطم الجبل ساتھ خاء معجمہ کے پہاڑ کی ناک جو آگے کو نکلی ہوئی ہوا ور حطم الخیل ساتھ حاء بے نقطے کے ہے۔ اور خیل ساتھ خاء نقطے دار کے پھر اسکے بعد یہ جسکے تلے دو نقطے ہیں اور وہ تنگ جگہہ کو کہتے ہیں جسمیں گھوڑوں کی بہت بھیڑ اور ہجوم ہوا ور ایک دوسرے پر چڑھے آویں گویا کہ ایک دوسرے کو کچلے ڈالتا ہو اور یہہ اسواسطے تھا کہ تا وہ سب گھوڑوں کو دیکھے اور اُسکی آنکھ میں بہت کثرت سے نظر آویں اور وفاء ساتھ زیر دال معجمہ کے جسکی نگہبانی تجھپر لازم ہو تیرے متعلقات میں سے اور مراد اس سے جگہہ لڑائی ہے اسواسطے کہ آدمی لڑتا ہے اُس چیز پر جسکی نگہبانی اُسپر لازم ہوا ور کتیبہ واحد ہے اسکی جمع کتائب ہے اور وہ لشکر ہے ترتیب وار اور ملحمہ اُس لڑائی اور قتال کو کہتے ہیں جس سے خلاص نہ ہو اور حجون مکہ کا ایک پہاڑ ہے اوترا وپر چھم کی طرف۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ بِأَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَأَسْلَمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ يُحِبُّ الْفَخْرَ فَلَوْ جَعَلْتَ لَهُ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہو کہ عباس ابوسفیان بن حرب کو ساتھ لائے سو وہ مرالظہران میں مسلمان ہوا تو عباس نے کہا یا حضرت ابوسفیان ایک مرد ہے کہ فخر کو چاہتا ہے سو اگر آپ اسکو کوئی چیز عنایت کریں جسمیں اُسکا نام ہو تو بہتر ہے آپنے فرمایا ہاں جو ابوسفیان کے گھر میں گھس جاوے وہ پناہ میں ہے اور جو اپنا دروازہ بند کر لیوے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو اپنے ہتھیار پھینک دیوے وہ بھی پناہ میں ہے اور جو خانہ کعبہ کی مسجد میں گھس گیا وہ بھی پناہ میں ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۵) **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ **ترجمہ** انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپکے سر پر خود تھی پھر جب آپ نے سر سے خود اُتاری تو ایک مرد آپکے پاس آیا سو اُسنے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردے پکڑے ہوئے ہے یعنی اُسنے پناہ لی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اُسکو قتل کر ڈالو چھیئوں اُسکے راوی ہیں۔

(۶) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ آمَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِيهِمُ ابْنُ أَبِي السَّرْحِ فَاخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ عُثْمَانُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى أَنْ يُبَايِعَهُ ثُمَّ بَايَعَهُ بَعْدَ الثَّلَاثَةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هٰذَا حِينَ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ فَقَالُوا مَا نَدْرِي مَا فِي نَفْسِكَ أَلَا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ أَخَا عُثْمَانَ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ الرَّشِيدُ اللَّبِيبُ الْعَاقِلُ الْفَطِنُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ كِنَايَةٌ عَنِ الرَّمْزِ وَالْإِشَارَةِ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن سب لوگوں کو پناہ دی مگر چار مردوں اور عورتوں کو پناہ نہ دی انہیں میں ابن ابی السرح بھی تھا وہ عثمان کے پاس چھپا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کیواسطے بلایا تو عثمان اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر لا کھڑا کیا اور کہا کہ یا حضرت عبد اللہ سے بیعت لیجئے حضرت نے سر اوٹھا کر اسکی طرف تین بار دیکھا ہر بار اُسکی بیعت سے انکار

کرتے تھے پھر تین بار کے بعد اُس سے بیعت کی پھر اپنے اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کیا تم میں کوئی مرد [illegible]
طرف اُٹھ کھڑا ہوتا جبکہ اُسنے دیکھا کہ مینے اُسکی بیعت سے اپنا ہاتھ روکا تھا اور اُسکو قتل کرڈالتا بعضے [illegible]
جو آپکے دل میں ہو آپنے ہماری طرف آنکھ سے کیوں نہ اشارہ کیا (کہ ہم اُسکو قتل کرڈالتے) فرمایا کہ نہیں [illegible]
کہ اُسکی آنکھ خائن ہو۔ کہا ابو داؤد نے کہ عبداللہ بن ابی السرح عثمان کا رضاعی بھائی تھا۔ ابو داؤد اور نسائی [illegible]
راوی ہیں۔ اور رشید کہتے ہیں ہوشیار عاقل کو اور آنکھ خیانت کرنے والی سے مراد رمز اور اشارہ کرنا ہے۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْبَیْتِ سِتُّوْنَ وَ
ثَلٰثُمِائَۃِ نُصُبٍ فَجَعَلَ یَطْعَنُھَا بِعُوْدٍ فِیْ یَدِہٖ وَیَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا جَاءَ الْحَقُّ
وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنُّصُبُ بِضَمِّ الصَّادِ وَسُکُوْنِھَا الصَّنَمُ وَجَمْعُہٗ اَنْصَابٌ

ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکے میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اُس سے آپ اُنکو چوکنے لگے اور فرماتے تھے کہ آگیا حق اور
نکل بھاگا جھوٹ۔ بیشک جھوٹ ہی نابود ہونے والا۔ آیا حق اور نہیں پیدا ہوتا باطل اور نہیں پھر آتا۔ شیخین اور ترمذی
اسکے راوی ہیں۔ اور نصب واحد ہے اور اُسکی جمع انصاب ہے۔

(۸) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ زَمَنَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِالْبَطْحَاءِ اَنْ یَّاْتِیَ
الْکَعْبَۃَ فَیَمْحُوَ کُلَّ صُوْرَۃٍ فِیْھَا وَلَمْ یَدْخُلْھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی مُحِیَتْ کُلُّ صُوْرَۃٍ فِیْھَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤُدَ

ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق رضہ کو فتح مکہ کے دن حکم کیا اور حالانکہ آپ بطحا (مکہ کی
پتھریلی زمین کا نام ہے) میں تھے کہ یہ خانہ کعبہ میں جائیں اور جو اُسمیں تصویریں ہیں اُنکو مٹائیں اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے یہانتک کہ اُسکی سب تصویریں مٹا دی گئیں یعنی جو تصویریں کہ کافروں نے خانہ کعبہ
کے اندر رکھی اور لکھی ہوئی تھیں سب کو مٹا دیا۔ اُنکا نام و نشان نہ چھوڑا۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ اَعْلٰی مَکَّۃَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُرْدِفًا
اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ وَمَعَہٗ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَۃَ مِنَ الْحَجَبَۃِ حَتّٰی اَنَاخَ بِالْمَسْجِدِ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْتِیَ بِمِفْتَاحِ الْبَیْتِ فَذَھَبَ
عُثْمَانُ اِلٰی اُمِّہٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِیَہُ الْمِفْتَاحَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَتُعْطِیَنَّہٗ اَوْ لَیَخْرُجَنَّ ھٰذَا السَّیْفُ مِنْ صُلْبِیْ فَاَعْطَتْہُ اِیَّاہُ
فَجَاءَ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ اُسَامَۃُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ فَمَکَثَ فِیْہِ نَھَارًا طَوِیْلًا ثُمَّ [illegible]
النَّاسُ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ رض اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَرَاءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَہٗ اَیْنَ صَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَاَشَارَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی مِنْ سَجْدَۃٍ [illegible]
اَلْحَجَبَۃُ جَمْعُ حَاجِبٍ وَھُوَ سَادِنُ الْبَیْتِ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کے اوچان سے اپنی اونٹنی پر سامنے آئے اسامہ بن زید کو اپنے پیچھے چڑھائے ہوئے تھے اور آپ کے ساتھ بلال اور عثمان بن
طلحہ کعبے کے دربانوں میں سے تھے یہانتک کہ آپنے خانہ کعبہ کی مسجد میں اونٹنی بٹھائی اور عثمان کو حکم کیا کہ خانہ کعبہ کی کنجی
لادے عثمان اپنی ماں کے پاس گیا (یعنی اور اوس سے کنجی مانگی) اُسنے کنجی دینے سے انکار کیا تو اُسنے کہا قسم اللہ کی [illegible]
دیتے نہیں تو یہ تلوار میری سے نکل جائے گی (یعنے میں مار جاونگا) تو اُسنے کنجی اُسکو دی وہ اُسکو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس لایا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپکے ساتھ اُسامہ اور بلال اور عثمان تھے

آپ اُسکے اندرون کو دیرتک سے پھر باہر تشریف لائے اور لوگ آگے بڑھے یعنے خانۂ کعبہ میں داخل ہوئے کہ اور
پہل عبداللہ بن عمر داخل ہوئے سو اُنہوں نے بلال کو دروازے کے پیچھے کھڑے ہوئے پایا اور اون سے پوچھا کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے تو بلال نے اشارہ کیا اور اُس جگہہ کی طرف جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی
عبداللہ نے سو میں بھول گیا کہ اُس سے پوچھوں کہ آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور حجبہ
ہے حاجب کی اور حاجب خانۂ کعبہ کے دربان کو کہتے ہیں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ
اللّٰهَ تَعَالٰی حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِیْلَ وَسَلَّطَ عَلَیْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَاِنَّهَا اِنَّمَا
اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا یُنَفَّرُ صَیْدُهَا وَلَا یُخْتَلٰی خَلَاهَا وَلَا یُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا
تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَّعْقِلَ وَاِمَّا اَنْ یُّقَادَ اَهْلُ الْقَتِیْلِ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِیْ قُبُوْرِنَا وَبُیُوْتِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالْخَلٰی
الرَّطْبُ وَاخْتِلَاؤُهٗ قَطْعُهٗ وَقَوْلُهٗ لَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ اَیْ لِمُعَرِّفٍ اَبَدًا عَلَی الدَّوَامِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ جب اللہ تعالے نے اپنے رسول پر مکے کو فتح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے سو خدا کی حمد اور
ثنا کی اور فرمایا کہ بیشک خدا نے مکے سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اپنے رسول کو اور مسلمانوں کو اوسپر غالب کیا اور تحقیق
مجھ سے پہلے کسی کو مکے میں لڑنا حلال نہیں ہوا صرف ایک گھڑی بھر میرے واسطے حلال ہوا اور بیشک میرے بعد بھی
کسی کو اسمیں لڑنا حلال نہ ہوگا۔ سو نہ اُسکا شکار ہراساں کیا جاوے اور نہ اُسکی گھاس کاٹی جاوے اور نہ اُسکا
درخت کاٹا جاوے اور اسکی گری پڑی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اسکے لیے جو اُسکو لوگوں میں مشہور کرے (یعنے
لوگوں میں پکارے کہ یہ کسی کی چیز پائی جسکی ہو آکر لیجاوے) اور جسکا کوئی آدمی مارا جاوے وہ دو باتوں میں ایک
بات جو بہتر جانے سو اختیار کرلے یا تو دیت یعنی خون بہا قاتل سے لیوے یا خون کے بدلے خون لیوے
پھر حضرت عباس نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کے گھاس کاٹنے کی اجازت دیجیے اسواسطے کہ ہم مکے والے اسکو اپنی
قبروں میں اور اپنے چھتوں پر ڈالتے ہیں تو حضرت نے فرمایا مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی
ہیں خلا سبز گھاس کو کہتے ہیں اور اختلا سے مراد کاٹنا اسکا ہے اور منشد کے معنی ہیں جو اسکو ہمیشہ لوگوں میں مشہور
کرے۔ ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اب کسی کو مکے میں لڑنا درست نہیں ہے

وَعَنْ وَهْبٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ غَنِمُوْا یَوْمَ الْفَتْحِ شَیْئًا قَالَ لَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ
وہب سے روایت ہے کہ میں نے جابر سے پوچھا کہ کیا اصحاب نے فتح مکے کے دن کچھ غنیمت کا مال لوٹا تھا اُسنے کہا کہ نہیں
ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِوَاؤُهٗ اَبْیَضُ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکے میں) داخل ہوئے اور حالانکہ آپکا نشان سفید
تھا اور آپکے سر پر سیاہ عمامہ تھا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

غزوۂ حنین
جنگ حنین کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَادَ حُنَیْنًا مَنْزِلُنَا
غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَیْفِ بَنِیْ كِنَانَةَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْكُفْرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ الخیف

مَا اَخَذَ، وَعَنْ غَلِيْظِ الْجَبَلِ وَارْتَفَعَ عَنْ مَسِيْلِ الْمَاءِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جنگ حنین کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ ہم اگر اللہ نے چاہا تو کل قوم بنی کنانہ کے میدان میں اُترینگے جہاں قریش نے باہم
پر قسم کھائی تھی شیخین اسکے راوی ہیں۔ اور خیف وہ جگہ ہے جو سخت پہاڑ سے نیچے ہو اور پانی بہنے کی جگہ سے اونچی
یعنے متوسط ہو ف یعنے محصب میں قبل ہجرت کے جب حضرت مکے میں تھے تو قریش اور بنی کنانہ نے محصب میں اسبات
قسم کھائی تھی کہ بنی ہاشم سے شادی بیاہ نہ کریں اور اُن سے خرید و فروخت نہ کریں یہانتک کہ وہ تنگ ہو کر حضرت کو
حوالے کردیں چنانچہ تین برس تک بنی ہاشم کو آگ اور پانی تک بھی نہ دیتے تھے کھانے کا تو کیا ذکر ہے آخر کو خدا نے
کافروں میں پھوٹ ڈالی اور اپنے عہد و پیمان سے باز آئے حضرت فتح مکہ کے دن بھی وہیں اترے تاکہ خدا کا احسان ظاہر ہو
کہ جہاں کافروں نے کفر پر کمر باندہی تھی وہیں خدا نے مسلمانوں کو غالب کیا۔

(۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبْنَا السَّيْرَ حَتّٰى
كَانَتْ عَشِيَّةً فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ عَلٰى جَبَلِ
كَذَا وَكَذَا فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ بِظُعُنِهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَشَائِهِمْ اِجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اَنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبَ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِيْ اَعْلَاهُ وَلَا نُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا
اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ قَالُوْا مَا اَحْسَسْنَاهُ
فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهُ قَالَ اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَ
فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي انْطَلَقْتُ
حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ كِلَيْهِمَا
فَنَظَرْتُ فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ هَلْ نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبْتَ
فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ جَاءَ الْقَوْمُ عَنْ بَكْرَةِ اَبِيْهِمْ اِذَا لَمْ يَتَخَلَّفْ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ
نَادٰى اِلَيْهَا وَاَقَامَهَا وَاَوْجَبَ فُلَانٌ اِذَا فَعَلَ مَا يُوْجِبُ لَهُ الْجَنَّةَ اَوِ النَّارَ وَالْمُرَادُ هٰهُنَا الْجَنَّةُ ترجمہ سہل بن حنظلیہ
سے روایت ہے کہ کہا ہم جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے سو ہم دیر تک چلتے رہے یہانتک
کہ شام ہوئی اور نماز کا وقت ہوا اتنے میں ایک سوار آیا اُسنے کہا یا حضرت میں آپکے آگے چلا تھا یہانتک کہ
پہاڑ پر چڑہا تو ناگہان میں نے دیکھا کہ سب قوم ہوازن اپنی عورتوں اور اپنے مواشی اور بکریوں کے ساتھ مقام (حنین)
میں جمع ہوئے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ کل انشاء اللہ یہ مسلمانوں کے لیے غنیمت ہوگی سب
کو لوٹ لائینگے پھر فرمایا کون ہے جو آج رات کو ہماری نگہبانی کرے تو انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا یا رسول اللہ
آپکی نگہبانی کرونگا فرمایا سوار ہو لے وہ سوار ہوا۔ آپ نے اُس سے فرمایا کہ پہاڑ کی اوس اوپر کی راہ کیطرف (جا)
یہانتک کہ تو اسکے اوپر پہونچے اور نہ مغرور ہونا اپنی طرف سے رات کو کہا اُسنے پھر جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی جاے نماز کیطرف نکلے پھر آپنے دو رکعت نماز پڑہی پھر فرمایا کیا تمنے اپنے سوار کو معلوم کیا انہوں نے کہا
نہیں دیکھا پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور آپ بار بار پہاڑ کی راہ کی طرف
پھر کر دیکھتے تھے یہانتک کہ آپنے نماز پوری کی پھر فرمایا تمکو خوشی ہو کہ تمہارا سوار آیا سو ہم درختوں کے درمیان

کھینچنے لگے سو ناگہان وہ آپہونچا یہانتک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر پر کھڑا ہوا سو اُسنے کہا کہ میں چلا گیا یہانتک
اس راہ کے اوپر پہونچا جسجگہہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا پھر جب صبح ہوئی تو میں پہاڑ کی دونوں جانب
جھانکا اور میں نے نظر کی سو میں نے وہاں کسی کو نہیں دیکھا فرمایا کیا تو رات کو اترا تھا اُسنے کہا نہیں مگر نماز کو یا پاخانے کو
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے بہشت کو واجب کر لیا سو نہیں لازم تجھپر کہ نہ عمل کرے بعد اُسکے ابو داؤد اسکو
لائے ہیں کہتے ہیں جاء القوم عن بکرۃ ابیہم جبکہ کوئی انمیں سے پیچھے رہے اور ثوب بالصلوۃ کے معنے ہیں کہ اسکے لئے پکارا
اور تکبیر کہی گئی اور اوجب اسوقت کہتے ہیں جب کوئی ایسا کام کرے جو بہشت یا دوزخ کو واجب کرے۔ اور مراد اسجگہہ بہشت ہے

) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اَقْبَلَتْ هَوَازِنُ وَغَطَفَانُ وَغَيْرُهُمْ بِذَرَارِيْهِمْ وَنَعَمِهِمْ وَمَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ اٰلَافٍ وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ فَاَدْبَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى بَقِيَ وَحْدَهُ فَنَادٰى يَوْمَئِذٍ نِدَائَيْنِ
لَمْ يَخْلِطْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتَ عَنْ يَمِيْنِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ مَعَكَ اَبْشِرْ ثُمَّ الْتَفَتَ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَبَّيْكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ فَنَزَلَ فَقَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَصَابَ غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَقَسَمَهَا بَيْنَ
الْمُهَاجِرِيْنَ وَالطُّلَقَاءِ وَلَمْ يُعْطِ الْاَنْصَارَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَتِ الشِّدَّةُ فَنَحْنُ نُدْعٰى وَتُعْطَى الْغَنَائِمُ غَيْرَنَا فَبَلَغَهُ
ذٰلِكَ فَجَمَعَهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا شَيْءٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ فَسَكَتُوْا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ
بِالدُّنْيَا وَتَذْهَبُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُوْنَهُ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَضِيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شِعْبًا لَسَلَكْتُ شِعْبَ الْاَنْصَارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلطُّلَقَاءُ
جَمْعُ طَلِيْقٍ وَهُوَ الَّذِيْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ وَهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ مَكَّةَ
يَوْمَئِذٍ اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب جنگ حنین کا دن ہوا تو قوم ہوازن اور غطفان
وغیرہم اپنے بال بچوں اور مواشی کے ساتھ سامنے آئے اور اُسدن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس ہزار آدمی
تھے اور آپکے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جو چھوڑے گئے تھے تو سب نے پیٹھ دی یہانتک کہ آپ اکیلے باقی رہ گئے سو آپنے
اُسدن دو بار پکارا انکے درمیان کوئی چیز نہ ملائی (پہلے) اپنے داہنی طرف پکارا سو فرمایا اے گروہ انصار کے تو اُنہوں نے
کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یا رسول اللہ ہم آپکے ساتھ ہیں آپکو خوشی ہو پھر اپنی بائیں طرف پکارا سو فرمایا اے گروہ
انصاریوں کے اُنہوں نے کہا ہم حاضر ہیں خدمت میں یا حضرت ہم آپکے ساتھ ہیں آپ کو خوشی ہو اور آپ سفید خچر پر سوار
تھے خچر سے اترے اور فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اوسکا رسول ہوں پھر کافروں کو شکست ہوئی اور آپنے
غنیمت کا بہت مال پایا اور اوسکو مہاجرین اور اور نو مسلم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اسمیں سے انصار کو کچھ دیا تھا
تو کہا کہ جب کوئی سخت کام ہوتا ہے تو ہم کو بلایا جاتا ہے اور لوٹ کا مال ہمارے غیروں کو دیا جاتا ہے یہ خبر حضرت
کو پہنچی آپ نے ان کو جمع کیا اور فرمایا اے گروہ انصار کے کیا بات ہے جو تمسے مجھکو پہونچی وہ چپ رہے پھر فرمایا
اے گروہ انصار کے کیا تم راضی نہیں کہ لوگ دنیا کو لے جائیں اور تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لے جاؤ تم انکو اپنے گھر کی
طرف ہمیشہ لے جاؤ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ہم راضی ہیں پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ پہاڑ کے نیچے کی راہ
چلیں اور انصار اوپر کی راہ چلیں تو میں انصار کی راہ پر چلتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور طلقا جمع ہے طلیق
کی اور طلیق اُس شخص کو کہتے ہیں جسکی راہ چھوڑ دی گئی ہو اور وہ مکے والے تھے جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے والوں کو اُسدن فرمایا جاؤ تم چھوڑے گئے ہو۔

(۴) وَعَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض فَقَالَ كُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَا وَلّٰى وَلٰكِنِ انْطَلَقَ أَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ إِلَى هٰذَا الْحَيِّ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَأَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُودُ بِهِ بَغْلَتَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ؛ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ؛ اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ ثُمَّ صَفَّهُمْ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا الَّذِي يُحَاذِي بِهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْأَخِفَّاءُ جَمْعُ خَفِيفٍ وَهُوَ الْمُسْرِعُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ يَعُوقُهُ وَالْحُسَّرُ جَمْعُ حَاسِرٍ وَهُوَ الَّذِي لَا دِرْعَ عَلَيْهِ وَالرِّشْقُ الرَّ[مْيُ] وَالرِّجْلُ مِنَ الْجَرَادِ الْقِطْعَةُ الْكَبِيرَةُ وَانْكَشَفُوا أَيِ انْهَزَمُوا وَالْبَأْسُ الشِّدَّةُ وَالْخَوْفُ وَمَعْنَى احْمَرَّ الْبَأْسُ اشْتَدَّ الْحَرْبُ

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے کہ ایک مرد براء بن عازب کے پاس آیا سو اُسنے کہا اے ابو عمارہ کیا تمنے جنگ حنین کے دن پیٹھ پھیری تھی تو اونہوں نے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ سلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپنے تو پیٹھ نہ پھیری لیکن جلد باز اور بے زرہ لوگ اس قوم ہوازن کیطرف چلے اور وہ تیر انداز قوم تھی سو اونہوں نے انکو تیر مارے گویا کہ وہ ٹڈیوں کا ایک لشکر تھا سو مسلمانوں کے پاؤں اوکھڑ گئے سو وہ بھاگ کر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر آئے اور ابوسفیان بن حارث حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خچر کو کھینچ رہے تھے یعنی تاکہ آگے نہ بڑھے سو آپ خچر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے کہ میں پیغمبر ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں ہیں عبد المطلب کا بیٹا ہوں الٰہی اپنی مدد اُتار پھر آپنے ان کی صف باندھی۔ کہا براء نے قسم ہے اللہ کی جب لڑائی بھڑکتی تھی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے اور البتہ ہم میں سے بڑا دلاور وہ شخص ہوتا تھا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا ہوتا تھا۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اخفا جمع خفیف کی ہے اور وہ جلد باز کو کہتے ہیں جسکے پاس کوئی چیز نہ ہو اُسکو روکے اور حسّر جمع حاسر کی ہے اور حاسر اسکو کہتے ہیں جسپر زرہ نہ ہو اور رشق تیر مارنے کو کہتے ہیں (کہا نووی نے کہ رشق ساتھ زیر رے کے اون تیروں کا نام ہے جنکو ایک جماعت یکبارگی اکٹھا مارے) والرجل من الجراد ٹڈی کی ایک جماعت کو کہتے ہیں اور انکشفوا کے معنے ہیں کہ انکو شکست ہوئی اور باس کے معنے ہیں سختی اور خوف اور احمر الباس کے معنے ہیں کہ لڑائی بھڑکی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دعا کرنا وقت قائم ہونے لڑائی کے

(۵) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَتَلْتُهُ فَنَفَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے کہ کافروں کا ایک جاسوس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ سفر میں تھے تو وہ آپکے اصحاب کے پاس بیٹھکر باتیں کرنے لگا پھر چل دیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو ڈھونڈ کر قتل کرڈالو میں نے اُسکو قتل کیا تو آپ نے مجھکو اسکا اسباب انعام دیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ اتَّخَذَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَنْجَرًا أَيَّامَ حُنَيْنٍ فَكَانَ مَعَهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بَطْنَهُ فَجَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [يَضْحَكُ] فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ الَّذِينَ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلیم اِنَّ اللّٰہَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ اَلْبَقَرُ اَلشَّقُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ ام سلیم نے
حنین کے دن ایک خنجر لے رکھا سو وہ ام سلیمؓ کے پاس تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اے ام سلیم
یا ہے یعنی کیوں لیا ہے انہوں نے کہا میں نے یہ اسواسطے لے رکھا ہے کہ اگر کافروں میں سے کوئی میرے نزدیک ہوا تو اسکا
پھاڑ ڈالوں گی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے پھر ام سلیمؓ نے کہا یا رسول اللہ جو لوگ نو مسلم ہمارے پیچھے ہیں
ں نے آپکو شکست دلائی ہے انکو قتل کر دیجیے تو آپ نے فرمایا کہ اے ام سلیم مقرر اللہ تعالے نے کفایت کی اور
کفایت کی یعنے اب اللہ نے ہمکو فتح دیدی - انکو کیوں ماریں مسلم اور ابوداؤد اسکے راوی
ور بقر کے معنے ہیں پھاڑ کے

وۂ اوطاس
اوطاس کا بیان

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رض قَالَ لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ بَعَثَ
اَبَا عَامِرٍ عَلٰی جَیْشٍ اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقِیَ دُرَیْدَ بْنَ الصِّمَّۃِ فَقُتِلَ دُرَیْدٌ وَھَزَمَ
اللّٰہُ اَصْحَابَہٗ وَکُنْتُ مَعَ اَبِیْ عَامِرٍ فَرُمِیَ فِیْ رُکْبَتِہٖ بِسَہْمٍ فَانْتَہَیْتُ اِلَیْہِ فَقُلْتُ یَا
عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اِلٰی شَخْصٍ فَقَصَدْتُّ لَہٗ فَلَحِقْتُہٗ فَلَمَّا رَاٰنِیْ وَلّٰی فَاتَّبَعْتُہٗ وَ
تُ اَقُوْلُ اَلَا تَسْتَحْیِیْ اَلَا تَثْبُتُ فَکَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَیْنِ بِالسَّیْفِ فَقَتَلْتُہٗ ثُمَّ قُلْتُ لِاَبِیْ عَامِرٍ قَتَلَ اللّٰہُ صَاحِبَكَ
قَالَ فَانْزِعْ ھٰذَا السَّہْمَ فَنَزَعْتُہٗ فَنَزَا مِنْہُ الْمَاءُ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَقْرِئِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنِّی السَّلَامَ وَقُلْ
غْفِرْ لِیْ وَاسْتَخْلَفَنِیْ اَبُوْعَامِرٍ عَلَی النَّاسِ فَمَکَثَ یَسِیْرًا ثُمَّ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اَخْبَرْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِعُبَیْدٍ اَبِیْ عَامِرٍ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
قَ کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِیْ فَاسْتَغْفِرْ قَالَ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ ذَنْبَہٗ وَاَدْخِلْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
مُدْخَلًا کَرِیْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ اِحْدَاھُمَا لِاَبِیْ عَامِرٍ وَالْاُخْرٰی لِاَبِیْ مُوْسٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو موسے رضہ سے روایت
کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر رضہ کو ایک لشکر کا سردار کرکے اوطاس کی طرف
ا سو درید بن صمہ سے انکا مقابلہ ہوا اور درید مارا گیا اور اللہ نے اسکے ساتھیوں کو شکست دی اور میں ابو عامر کے سا
سو انکو گھٹنے میں تیر لگا تو میں انکے پاس پہونچا اور میں نے ان سے کہا کہ اے چچا تمکو کسنے تیر مارا ہے انہوں نے ایک
ص کی طرف اشارہ کیا میں اسکی طرف چلا سو میں اسکو جا ملا پھر جب اسنے مجھے دیکھا تو پیٹھ دیکر بھاگا میں اسکو
لگا اور میں نے اسے کہا کہ تجکو شرم نہیں کیا تو کھڑا نہیں ہوتا تو وہ کھڑا ہو گیا سو ہمنے ایک دوسرے
ر ماری تو میں نے اسکو قتل کر ڈالا پھر میں نے ابو عامر سے کہا کہ جسنے تجھے تیر مارا تھا اللہ نے اسکو قتل کیا پھر اسنے
اس تیر کو کھینچ لے میں نے اسکو کھینچ لیا تو اس سے پانی نکلا پھر اسنے کہا اے بھتیجا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اسلام پہونچا دینا اور آپ سے کہنا کہ میرے لیے بخشش کی دعائیں مانگیں اور ابو عامر نے مجکو لوگوں پر
کیا - پھر تھوڑے دن جی کر مر گیا پھر جب پلٹ کر مدینے میں آیا تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی
نے پانی منگایا اور وضو کیا پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا
شدے ابو عامر کو جسکا نام عبید ہے الٰہی قیامت کے دن اونچا کر اسکو اپنی اکثر خلق سے یا فرمایا کہ اکثر لوگوں سے اونچا
و موسے نے کہا میں نے عرض کی اور میرے واسطے بھی دعا کیجیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ الٰہی عبد اللہ بن قیس
ناہوں کو بخشدے اور قیامت کے دن اسکو عزت والے مقام میں داخل کر - ابو بردہ نے کہا کہ ایک دعا

ابوعامر کے لیئے ہے اور دوسری ابوموسے کے لیئے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غزوۃ الطائف
جنگ طائف کا بیان

(۱) عن ابن عمرؓ قال لما حاصر النبی صلے اللہ علیہ وسلم الطائف فلم ینل منہم شیئا قال انا قافلون غدا ان شاء اللہ تعالی فثقل علیہم فقالوا نذہب ولا نفتحہ وقال مرۃ نقفل فقال اغدوا علی القتال فاصابہم جراح فقال انا قافلون غدا ان شاء اللہ فاعجبہم فضحک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخرجہ الشیخان **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو گھیرلیا اور دشمن سے کوئی چیز ہاتھ نہ آئی یعنے انپر فتحیابی نہوئی توآپ نے فرمایا کہ ہم کل انشاء اللہ تعالی پلٹنے والے ہیں تو یہ بات اصحاب پرگراں گذری اور کہنے لگے کہ ہم چلے جائیں اور حالانکہ ہمنے اسکو فتح نہیں کیا اور کہا راوی نے نذہب کے بدلے نقفل کہا توآپنے فرمایا کہ صبح کو لڑائی پرچلو سو ہم صبح کو لڑائی پر گئے تو اصحاب زخمی ہوئے یعنی بعضے اصحاب زخمی ہوئے پھر حضرت نے فرمایا کہ ہم انشاء اللہ کل پلٹنے والے ہیں تو اصحاب اس بات سے خوش ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن عثمان بن العاصؓ قال لما قدم وفد ثقیف نزلوا علی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی المسجد لیکون ارق لقلوبہم فاشترطوا ان لا یعشروا ولا یحشروا ولا یجبوا فقال صلے اللہ علیہ وسلم ان لا تعشروا ولا تحشروا ولا خیر فی دین لیس فیہ رکوع اخرجہ ابو داود والمراد بالحشر جمعہم الی الجہاد والنفیر الیہ وبقولہ یعشروا اخذ العشور من اموالہم صدقۃ وبقولہ ولا یجبوا بفتح الجیم وضم الباء المشددۃ واصل التجبیۃ ان یقوم الانسان مقام الراکع واراد وا انہم لا یصلون قال الخطابی ویشبہ ان یکون انما سمح لہم بالجہاد والصدقۃ لانہما لم یکونا بعد واجبین فی العاجل لان الصدقۃ انما تجب بالحول والجہاد انما یجب بحضورہ واما الصلوۃ فہی راتبۃ فلم یجز ان یشترطوا ترکہا **ترجمہ** عثمان بن العاص سے روایت ہو کہ جب قوم ثقیف کے ایلچی آئے توحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اترے آپنے انکو مسجد میں تاکہ انکے دل نرم ہوں تو انہوں نے شرط کی کہ نہ انکے مال سے عشر لیا جاوے اور نہ انکو جہاد میں بلایا جاوے اور نماز نہ پڑہیں توحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمکو اجازت ہے کہ نہ عشر دوا ور نہ جہاد کیطرف نکلو اور نہیں ہے کچھ اس دین میں جسمیں رکوع نہ ہو ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور مراد ساتھ حشر کے جمع کرنا انکا ہے طرف جہاد کے نکلنا طرف اسکی اور یعشروا سے مراد انکے مالوں سے عشر لینا ہے صدقے میں اور قول انکا لا یجبوا ساتھ زبر جیم اور پیش باء موحدہ کے ہے جسپر تشدید ہے اور تجبیہ کے اصل معنے یہ ہیں کہ آدمی رکوع میں کھڑا ہووے اور یہ تھی کہ نماز نہ پڑہیں کہا خطابی نے کہ شاید آپنے جہاد اور صدقے میں انکو اسواسطے سہولت اور آسانی کی کیونکہ یہ دونوں فورًا انپر واجب نہتے اسواسطے کہ زکوۃ سال گزرجانے کے بعد واجب ہوتی ہے اور جہاد واجب ہوتا ہے جبکہ حاضر ہو اور لیکن نماز تو ہمیشہ فرض ہے سو اسکے ترک کرنیکی شرط کرنی جائز نہیں۔

(۳) وعن وہب قال سألت جابرا عن شان ثقیف اذ بایعت قال اشترطت ان لا صدقۃ علیہا ولا جہاد وانہ سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول سیتصدقون ویجاہدون اذا اسلموا اخرجہ ابو داود **ترجمہ** وہب سے روایت ہے کہا کہ پوچھا جابرؓ سے ثقیف کا حال پوچھا جبکہ انہوں نے بیعت کی کہا انہوں نے

تھی کہ نہ انپر زکوۃ ہوا ور نہ جہاد اور انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب مسلمان ہونگے تو
دینگے اور جہاد کرینگے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ث خالد بن الولید
د بن ولید کی بعث کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَالِدًا
اِلٰی بَنِیْ جَذِیْمَۃَ فَدَعَاھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا
اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ یَقْتُلُ وَیَأْسِرُ وَدَفَعَ
اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِیْرَہٗ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ
[رجل] مِّنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْنَاہُ لَہٗ فَرَفَعَ یَدَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ
[انی] اَبْرَاُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ صَبَأْ اِذَا خَرَجَ مِنْ دِیْنٍ اِلٰی غَیْرِہٖ **ترجمہ** ابن عمر رض
[سے ر]وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد کو بنی جذیمہ کی قوم کیطرف بھیجا (انکے مسلمان کرنیکو) سو خالد نے
[ا]سلام کی دعوت کی تو وے زبان سے اچھیطرح یہ بات نہ کرسکے کہ ہم اسلام لائے (یعنی اسلیئے کہ انکو معلوم نہ تھا
[کہ مسلم]ان ہونے کے لیئے کیا لفظ زبان سے کہا جاتا ہے۔) سو انہوں نے یوں کہنا شروع کیا کہ ہم بیدین ہوئے یعنی ہم
[بیدی]ن ہوئے اسواسطے کہ کافر مسلمانوں کو بیدین کہتے تھے سو خالد نے انکو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کیا اور ہم میں
[ہر م]سلمان کو ایک قیدی دیا تاکہ قتل کرے تو میں نے کہا واللہ میں تو اپنے قیدی کو قتل نہ کرونگا اور نہ کوئی میرا ساتھی
[کر]یگا یہانتک کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو ہمنے یہ حال حضرت سے کہا تو آپ نے اپنے دونوں
[ہاتھ ا]ٹھائے اور فرمایا کہ الٰہی میں تیرے روبرو بیزاری ظاہر کرتا ہوں خالد کے کام سے جو اسنے کیا یہ آپنے دوبار فرمایا
[یعنی] اپنے خالد سے قصور ہوا کہ بے مطلب پوچھے انکو مارا الٰہی میں اسمیں شریک نہیں ہوں معلوم ہوا کہ نیت کا
[اعتبار ہ]ے اگر خلاف مقصود غلطی یا نادانی سے کوئی لفظ نکل جاوے تو اسکا کچھ اعتبار نہیں۔

[ب]ا یہ عبد اللہ بن حذافہ السہمی
[عبد ا]للہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ کے چھوٹے لشکر کا بیان

وَعَلْقَمَۃُ بْنُ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِیُّ وَیُقَالُ اِنَّھَا سَرِیَّۃُ
الْاَنْصَارِیِّ اور اسکو انصاری کا چھوٹا
لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ رض قَالَ بَعَثَ
[رسول] اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَھُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْہُ فَغَضِبَ فَقَالَ
[الیس] اَمَرَکُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تُطِیْعُوْنِیْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَاجْمَعُوْا حَطَبًا فَجَمَعُوْا فَقَالَ اَوْقِدُوْھَا فَقَالَ
[ادخلو]ھَا فَھَمُّوْا وَجَعَلَ بَعْضُھُمْ یُمْسِکُ بَعْضًا وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَمَا
[زالوا] حَتّٰی خَمَدَتِ النَّارُ وَسَکَنَ غَضَبُہٗ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْھَا مَا خَرَجُوْا مِنْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ
[لا طاع]ۃَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِنَّمَا الطَّاعَۃُ فِی الْمَعْرُوْفِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** علی بن ابی طالب رض سے
[روایت] ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر کہیں جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار ہے اسکی
[فرمانبر]داری کرنا تو (ایک روز) عبد اللہ اپنے لشکر سے غصے میں آئے اور لشکر سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
[تمکو] نہیں کہا کہ میری فرمانبرداری کرنا انہوں نے کہا کیوں نہیں اسنے کہا سو لکڑیاں جمع کرو انہوں نے لکڑیاں
[جمع کی]ں پھر کہا انمیں آگ جلاؤ انہوں نے آگ جلائی پھر لشکر سے کہا اسمیں گھس جاؤ (یعنی اسلیئے کہ حضرت نے میری

تابعداری تمپر واجب کی ہے) تو انہوں نے آگ میں گھسنے کا قصد کیا اور بعض نے بعضوں کو روکا اور کہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف آگ سے بھاگے ہیں (یعنے ہمنے حضرت کا کلمہ آگ کے خوف سے پڑھا ہے میں کیونکر گھسیں) سو وہ ہمیشہ اسی گفتگو میں رہے یہانتک کہ آگ بجھ گئی اور انکا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا تو یہ خبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ اگر وے اسمیں گھس جاتے تو ہمیشہ قیامت تک اوسی میں پڑے اُس سے کبھی نہ نکلتے - خدا کی گناہ میں حاکم کی تابعداری جائز نہیں ہے اسکی فرمانبرداری تو نیک کام میں ہ ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سردار کی تابعداری اور ماں باپ کی فرمانبردار اوستاد اور پیر کی فرمانبرداری خلاف شرع کام میں ہرگز درست نہیں -

بَعْثُ أَبِي مُوسٰى وَمُعَاذٍ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

ابو موسیٰؓ اور معاذؓ کو حجۃ الوداع سے پہلے یمن کیطرف بھیجنے کا بیان

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَيَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا فَقَدِمْنَا الْيَمَنَ فَكَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا قُبَّةٌ يَنْزِلُهَا وَكَانَا يَتَزَاوَرَانِ فَأَتَى مُعَاذٌ أَبَا مُوسٰى فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي فِنَاءِ قُبَّتِهِ وَإِذَا يَهُودِيٌّ قَائِمٌ عِنْدَهُ لَا يُرِيهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسٰى مَا هٰذَا فَقَالَ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى يَهُودِيَّتِهِ فَقَالَ مَا أَنَا بِجَالِسٍ حَتّٰى تَقْتُلَهُ فَقَتَلَهُ ثُمَّ جَلَسَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا أَبَا مُوسٰى كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ تَفَوُّقًا عَلٰى فِرَاشِي وَفِي صَلَاتِي وَعَلٰى رَاحِلَتِي ثُمَّ قَالَ أَبُو مُوسٰى لِمُعَاذٍ كَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ فَقَالَ سَأُنَبِّئُكَ بِذٰلِكَ أَمَّا أَنَا فَأَنَامُ ثُمَّ أَقُومُ فَأَحْتَسِبُ فِي نَوْمَتِي مَا أَحْتَسِبُ فِي قَوْمَتِي أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ قَوْلُهُ أَتَفَوَّقُهُ أَيْ أَقْرَأُهُ بَعْدَ شَيْءٍ وَوَقْتًا بَعْدَ وَقْتٍ مِنْ فُوَاقِ النَّاقَةِ وَهُوَ أَنْ تُحْلَبَ ثُمَّ تُتْرَكَ سَاعَةً حَتّٰى يَدِرَّ ثُمَّ تُحْلَبَ **ترجمہ**

ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور معاذؓ کو یمن کیطرف بھیجا اور فرمایا کہ لوگوں کو اسلام کی طرف بلاؤ اور بشارت اور نفرت نہ دلاؤ اور آسانی کرو مشکل نہ ڈالو اور باہم اتفاق رکھو اختلاف نہ کرو سو ہم یمن میں آئے سو ہم میں سے ہر ایک کے لیے الگ الگ ایک خیمہ تھا کہ وہ اسمیں اُترتا تھا اور آپس میں ایک دوسرے سے ملا کئے کرتے تھے سو (ایک دن) معاذؓ ابو موسیٰؓ کے پاس آئے اور وہ اپنے خیمے کے صحن میں بیٹھے تھے (آ)ناگہاں ایک یہودی انکے پاس کھڑا تھا انکے قتل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو انہوں نے کہا اے ابو موسیٰ یہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ یہ پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں نہ بیٹھونگا یہانتک کہ اسکو قتل کرو انہوں نے اسکو قتل کر ڈالا پھر بیٹھ کر دونوں باہم باتیں کرنے لگے تو معاذؓ نے کہا اے ابو موسیٰ تم قرآن کو کسطرح پڑھا کرتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اسکو وقت بوقت پڑھا کرتا ہوں بستر پر اور اپنی نماز میں اور اپنی سواری پر پھر ابو موسیٰ نے معاذؓ سے کہا کہ تم کون کون وقت پڑھا کر انہوں نے کہا کہ میں بھی تجکو خبر دونگا میں تو سو رہتا ہوں پھر اُٹھکر قرآن پڑھتا ہوں اور میں اپنے میں بھی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو اپنے کھڑے ہونے میں ثواب کی امید رکھتا ہوں ترمذی کے سوا اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا اتفوقہ اتفوقا تو اسکے معنی ہیں کہ پڑھتا ہوں کچھ قرآن پھر بعد کچھ دیر کے کچھ

ں بھیجا کہیں انکے لیے عسرت کی لشکر میں سواری مانگوں اور وہ جنگ تبوک تھا سو مینے آپکو پایا اس حال میں
غصے میں تھے اور مجھکو معلوم نہ تھا مینے کہا یا حضرت میرے ساتھیوں نے مجھکو آپکے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انکو
ں دیں آپ نے کہا قسم ہے اللہ کی میں انکو کچھ سواری نہیں دونگا سو میں غمگین ہو کر پلٹا حضرت صلے اللہ علیہ
ی سواری نہ دینے کے سبب سے اور اوس ڈر سے کہ آپ اپنے دل میں غصے ہوئے ہوں سو میں اپنے ساتھیوں کی
پھر اور مینے انکو خبر دی جو حضرت نے فرمایا پھر حضرت نے مجھکو بلوایا اور فرمایا کہ پکڑ لے لے البعیرین
ن احدہما بصاحبہ ان اکٹھے دو دو اونٹوں کو اور ان دونوں کو چھ اونٹوں کے لیئے فرمایا جنکو سعد سے اسوقت
تھا اور انکو اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا اور کہنا کہ مقرر اللہ تعالے نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمکو یہ اونٹ
اری کے لیئے دیئے ہیں سو تم انپر سوار ہو جاؤ۔ سو میں انکو اپنے ساتھیوں کے
لے گیا۔ اور مینے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہ اونٹ سواری کے لیئے دیئے ہیں۔ لیکن قسم ہے اللہ کی میں
نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ تم میں سے بعض میرے ساتھ اس شخص کے پاس چلے جسنے حضرت صلے اللہ علیہ
کا کلام سنا ہے جبکہ مینے آپ سے تمہارے لیئے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھکو پہلی بار سواری نہ دی تھی۔ پھر آپنے
سکے بعد سواری دی تاکہ تم گمان نہ کرو کہ مینے کہتے وہ بات بیان کی جو آپ نے نہیں کہی تو انہوں نے کہا قسم ہے
ی البتہ تو ہمارے نزدیک سچا ہے اور البتہ ہم کرینگے جو تو چاہتا ہے تو ابو موسے اونمیں سے چند آدمی لیکر چلے یہانتک
لوگوں کے پاس آئے جنہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تھا سو جو بات ابو موسے نے اُن سے بیان
ی وہی اونہوں نے اُن سے بیان کی شیخین اسکے راوی ہیں۔

وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رض قَالَ نَادٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ فَخَرَجْتُ اِلٰی اَھْلِی
فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَوَّلُ اَصْحَابِہٖ فَطَفِقْتُ فِی الْمَدِیْنَةِ اُنَادِیْ اَلَا مَنْ یَّحْمِلُ رَجُلًا لَهٗ
ہٗ فَاِذَا شَیْخٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَنَا سَهْمُهٗ عَلٰۤی اَنْ نَّحْمِلَهٗ عُقْبَةً وَّطَعَامُهٗ مَعَنَا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰہِ
قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ خَیْرِ صَاحِبٍ حَتّٰۤی اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَاَصَابَنِیْ قَلَآئِصُ فَسُقْتُهُنَّ حَتّٰۤی اَتَیْتُهٗ فَخَرَجَ فَقَعَدَ عَلٰی
بَةٍ مِنْ حَقَائِبِ اِبِلِهٖ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُدْبِرَاتٍ ثُمَّ قَالَ سُقْهُنَّ مُقْبِلَاتٍ فَقَالَ مَاۤ اَرٰی قَلَآئِصَكَ اِلَّا کِرَامًا اِنَّمَا هِیَ غَنِیْمَتُكَ
شَرَطْتُ لَكَ قَالَ خُذْ قَلَآئِصَكَ یَا ابْنَ اَخِیْ فَغَیْرَ سَهْمِكَ اَرَدْنَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ یُقَالُ حَمَلْتُ فُلَانًا عُقْبَةً
اَعْقَبْتُهٗ وَقْتًا وَّاَنْزَلْتُهٗ وَقْتًا فَهُوَ یَعْقُبُ غَیْرَهٗ فِی الرُّکُوْبِ اَیْ یَجِیْءُ بَعْدَهٗ ترجمہ واثلہ بن اسقع رض سے روایت
ہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں پکارا اور میں اپنے گھر والوں کی طرف سے نکلا اور حالانکہ
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے پہلے اصحاب نکل گئے تھے سو میں مدینے میں پکارنے لگا کیا کوئی ایسا ہے
ے مرد کو سواری دے اور اوسکا حصہ وہ لے سو ناگہاں ایک انصاری بڈھے نے کہا کہ ہم اسکو باری سے
ی دینگے اس شرط پر کہ اسکا حصہ ہمکو ملے اور اُسکا کھانا ہمارے ساتھ ہوگا۔ مینے کہا کہ مجھکو منظور ہے اُسنے
سو چل اللہ تعالی کی برکت پر کہا سو میں بہتر ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک کہ عطا کیا اللہ نے ہمپر مال غنیمت کا
ھکو چند اونٹیاں ملیں (یعنے میرے حصے میں آئیں) تو میں انکو ہانک کر اسکے پاس لایا وہ نکل کر اپنے ایک اونٹ
ن کے پچھلی طرف پر بیٹھ گیا پھر کہا کہ انکو میری طرف پیٹھ کر کے ہانک لے جا پھر کہا کہ انکو میرے سامنے

ہانک کر لا پچھے کہا میرے نزدیک تیری اونٹنیاں بہت عمدہ ہیں۔ بیٹے کہا کہ یہ تو تیرا مال غنیمت کا ہے جو بیٹے تیرے لیے شرط کی تھی۔ اُسنے کہا اے بھتیجا اپنی اونٹنیاں پکڑ لے ہماری مراد تو تیرے حصے کے سوائے کچھ اور تھی یعنے ثواب آخرت کا مراد ہے کہا جاتا ہے حملت فلانا عقبۃ یعنے جبکہ تو کسی کو ایک وقت سوار کر لیوے اور ایک وقت اتار ڈالے سو وہ سواری میں غیر کے پیچھے آ گیا یعنی کچھ دور تک ایک سوار ہووے پھر وہ اترے اور دوسرا سوار ہو جاوے علیٰ ہذا القیاس باری باری اُسپر سوار ہوتے چلے جائیں اور حقبہ اونٹ کی زین کی پچھلی طرف کو کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْغَيْرَةِ

کتاب ہے غیرت کے بیان میں۔

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَغَارُ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ غیرت والا ہے اور مومن بھی غیرت والا ہے مقرر اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو کرے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کہا میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت دار نہیں اسواسطے اُسنے بیحیائی کے کام خواہ کھلے ہوں خواہ چھپے جیسے شراب اور حرامکاری سب حرام کیے اور خدا سے زیادہ کوئی نہیں جسکو اپنی تعریف بہت پسند آتی ہو اور اسیواسطے اُسنے ذات کی تعریف کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رض يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا أُمْهِلُهُ حَتّٰى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا إِلَى مَا يَقُوْلُ سَيِّدُكُمْ إِنَّهُ لَغَيُوْرٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَغْيَرُ مِنِّي أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ أُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ أَيْ أَضْرِبُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہا کہ سعد بن عبادہ نے کہا یا حضرت اگر میں اپنی جورو کے پاس اجنبی مرد کو پاؤں تو کیا اُسکو چھوڑ دوں یہانتک کہ چار گواہ تلاش کرے حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنے زنا کا دعوے اسیوقت ثابت ہوگا جب چار گواہ ہوں سعد نے کہا یہ کیونکر ہوگا قسم کہوں اُس ذات پاک کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا اگر میں اس حالت میں ہوں تو اُسکو تلوار ہی ماروں اُس سے پہلے چار گواہ تلاش کرانے تک اُسکو مہلت نہ دوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اپنے سردار کی بات کو وہ غیرت رکھتا ہے اور میں اس سے بھی زیادہ تر غیرت دار ہوں اور اللہ تعالےٰ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے مسلم اور مالک

وقت میں اور کچھ دوسرے وقت میں یا خوف ہے فواق ناقہ سے اور وہ یہ ہے کہ اونٹنی کو دوہا جاوے پھر ایک چھوڑ دیجاوے یہانتک کہ اسکے تھنوں میں دودھ بھر آوے پھر دوہا جاوے۔ ف بشارت دو یعنی اجرا ور ثواب نفرت دلاؤ یعنی انکو حد سے زیادہ نہ ڈراؤ کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو جائیں اور آسانی کرو یعنے زکوۃ وغیرہ کاموں میں انپر آسانی کرو اور نہ مشکل ڈالو یعنے جو چیز انپر واجب نہیں وہ انسے نہ لو خلاصہ یہ کہ ہر کام می چاہیئے تاکہ لوگ دین سیکھیں بدخلقی اور سختی جائز نہیں کہ لوگ نفرت پکڑیں۔

ث علی بن ابی طالب و خالد بن الولید الی الیمن قبل حجۃ الوداع

الوداع سے پہلے علی بن ابیطالب و خالد بن ولید کو یمن کیطرف بھیجنے کا بیان

عن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا الی خالد لیقبض منہ الخمس فاعطاہ اصطفی علی منہا سبیۃ فاصبح وقد اغتسل لیلا وکنت ابغض علیا فقلت لخالد الا تری الی ہذا فلما قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت ذلک لہ فقال یا بریدۃ اتبغض علیا قلت نعم قال لا تبغضہ فان لہ فی الخمس اکثر من ذلک اخرجہ البخاری الاصطفاء الاختیار وہو افتعال من صفوۃ الشیء ای خیارہ وخالصہ والسبیۃ الامۃ التی سبیت وانما ابغض بریدۃ علیا لانہ ظن انہ اخذ ما لیس لہ فلما اعلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی اخذہ دون حقہ احبہ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو خالد کیطرف بہیجا تاکہ اس سے مال غنیمت کا پانچواں حصہ لیویں خالد نے انکو پانچواں حصہ دیا تو علی مرتضی نے اس میں سے ایک قیدی عورت چن لی پھر انہوں نے رات کو وقت اس سے صحبت کر کے صبح کو غسل کیا اور میں علیؓ سے دشمنی رکھتا تھا تو مینے خالد سے کہا کہ تو اسکی طرف نہیں دیکھتا اسنے کیا کیا ہے پھر جب ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو مینے آپسے یہ حال کہا تو آپنے فرمایا اے بریدہ کیا تو علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے مینے کہا ہاں فرمایا اس سے دشمنی مت رکھ کہ خمس میں اسکا اس سے زیادہ حصہ ہے بخاری اسکے راوی ہیں اصطفا کے معنے ہیں پسند کر لینا اور وہ باب افتعال ہے ماخوذ صفوۃ الشئے سے یعنے اسمیں سے چیدہ اور خالص اور سبیہ اس لونڈی کو کہتے ہیں جو بندی میں پکڑی آوے اور بریدہؓ نے علی مرتضے سے اسلیئے دشمنی رکھی تھی کہ اسنے گمان کیا تھا کہ جو انہوں نے بندی میں سے عورت لی ہے وہ انکا حق نہیں ہے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو معلوم کروایا کہ جو کچھ انہوں نے لیا ہے وہ انکے حق سے کمتر ہے تو ان سے محبت رکھنے لگے۔

غزوۃ ذی الخلصۃ

ذی الخلصہ کی جنگ کا بیان

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ وکان بیتا فی خثعم یسمی الکعبۃ الیمانیۃ فانطلقت فی خمسین ومائۃ راکب من احمس وکانوا اصحاب خیل وکنت لا اثبت علی الخیل فضرب فی صدری حتی رایت اثر اصابعہ فی صدری وقال اللہم ثبتہ واجعلہ ہادیا مہدیا فانطلق الیہا فکسرہا وحرقہا اخرجہ الشیخان وابوداؤد ذو الخلصۃ

وَقِيْلَ كَانَ اِسْمُ صَنَمٍ لِدَوْسٍ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ وَقِيْلَ ذُو الْخَلَصَةِ هُوَ الْبَيْتُ الَّذِيْ كَانَ يُخْتَصُّ بِالْيَمَنِ اِلَيْهِ تَشْبِيْهًا بِبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجکو آرام نہیں دیتا ذی الخلصہ کے گرانے سے (یعنی اسکو جا کر گرا نہیں دیتا کہ مجھے راحت پہونچے) اور وہ ایک یمن میں خثعم کی قوم میں اُسکا نام کعبہ یمانیہ یعنی یمن کا کعبہ تھا سو میں قوم احمس کے ڈیڑھ سو سوار لیکر چلا اور وہ گھوڑے رکھا کرتے تھے اور میں گھوڑے پر ٹھیر نہیں سکتا تھا (یعنی اُسکی آپ سے شکایت کی) تو حضرت نے اپنا ہاتھ سینے میں مارا یہانتک کہ میں نے اپنے سینے میں آپ کی انگلیوں کا نشان دیکھا آپ نے فرمایا الٰہی ثابت رکھ اسکو (گھوڑے پر) اور کر دے اُسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب سو جریرؓ اُسکی طرف گئے اور اسکو توڑ ڈالا اور جلا دیا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ بعض نے کہا کہ خلصہ قوم دوس کے بت کا نام تھا وہ بت اس گھر میں رکھا تھا اور بعض نے کہا ذو الخلصہ خود اس گھر کا نام تھا جو یمن میں خثعم کے قوم کے لئے تھا وہ اسکا حج کرتے تھے جیسے خانہ کعبہ کا حج کیا جاتا ہے

غَزْوَةُ ذَاتِ السَّلَاسِلِ

جنگ ذات السلاسل کا بیان

عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيْ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو عثمان نہدی سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن عاص کو (جنگ) ذات السلاسل کے لشکر پر سردار کر کے بھیجا کہا عثمانؓ نے سو میں اُس سے ملا اور اُس سے کہا کہ تیرے نزدیک بہت پیاری سب لوگوں میں کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہؓ میں نے کہا اور مردوں میں سے نزدیک بہت پیارا کون ہے اُسنے کہا کہ عائشہ کا باپ یعنی ابو بکر صدیقؓ میں نے کہا پھر کون کہا عمرؓ سوا اسکے بہت لوگ گنا پھر میں چپ ہو گیا اس ڈر سے کہ مبادا مجکو سب کے پیچھے ڈالدے شیخین اسکے راوی ہیں۔

غَزْوَةُ تَبُوْكٍ

جنگ تبوک کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰىؓ قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوْكٍ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصْحَابِيْ اَرْسَلُوْنِيْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ فَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِنْ مَنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِالَّذِيْ قَالَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ اِبْتَاعَهُنَّ مِنْ سَعْدٍ حِيْنَئِذٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَوْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَاَلْتُهُ لَكُمْ وَمَنْعَهُ اِيَّايَ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ اِعْطَاءَهُ اِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثُوْهُمْ بِهٖ اَبُوْ مُوْسٰى اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں نے مجکو رسول اللہ صلی اللہ

قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ أَيِّ
الْحُوْرِ شَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَكَظْمُ الْغَيْظِ تَجَرُّعُهٗ وَتَرْكُ الْمُقَابَلَةِ عَلَيْهِ ترجمہ سہل بن معاذ رض
سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غصہ کو دبا ڈالے اور
حالانکہ وہ اسکو جاری کرسکتا ہو تو خدا اسکو قیامت کے دن سب خلقت کے روبرو بلائیگا یہانتک کہ اسکو اختیار
دیگا کہ جو حور چاہے لیوے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور کظم الغیظ کے معنے ہیں کہ اسکو گھونٹ گھونٹ پی جاوے
اور اسکا مقابلہ نہ کرے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ نَزَلَ عَلٰى ابْنِ أَخِيْهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ
الَّذِيْنَ يُدْنِيْهِمْ عُمَرُ رض وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابُ مَجْلِسِ عُمَرَ رض وَمُشَاوَرَتِهٖ كُهُوْلًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا فَقَالَ عُيَيْنَةُ يَا ابْنَ
أَخِيْ اسْتَأْذِنْ لِيْ عَلٰى أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاسْتَأْذَنَ لَهٗ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَوَاللهِ مَا يُعْطِيْنَا الْجَزْلَ
وَلَا يَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ فَغَضِبَ عُمَرُ رض حَتّٰى هَمَّ أَنْ يُوْقِعَ بِهٖ فَقَالَ الْحُرُّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ
لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ وَإِنَّ هٰذَا مِنَ الْجَاهِلِيْنَ فَوَاللهِ
مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ رض حِيْنَ تَلَاهَا عَلَيْهِ وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى ترجمہ
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب عیینہ بن حصن مدینہ میں آیا تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس اترا اور حر بن قیس ان
لوگوں سے تھا جنکو عمر فاروق اپنے پاس بٹھایا کرتے تھے اور حضرت عمر کے ہم مجلس اور مشورہ والے قاری لوگ تھے
بوڑھے ہوں یا جوان تو عیینہ نے کہا اے بھتیجا میرے لیے امیر المومنین سے اذن لے اسنے اسکے لیے اذن لیا پھر جب
عیینہ عمر فاروق کے پاس اندر گیا تو کہا کہ ہیں ہوں اے بیٹے خطاب کے سو قسم ہے اللہ کی نہ تو ہمکو عطا دیتا ہے اور نہ
ہمارے درمیان انصاف کے ساتھ حکم کرتا ہے تو عمر فاروق غضبناک ہوئے یہانتک کہ انہوں نے قصد کیا کہ اسکو
[illegible] تو حر نے کہا اے امیر المومنین مقرر اللہ تعالے نے اپنے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ پکڑ معافی کو اور حکم کر نیک کام کا اور
منہ پھیر جاہلوں سے اور بیشک یہ بھی جاہلوں سے ہے سو قسم ہے اللہ کی نہ بڑھے اس سے عمر فاروق جبکہ اسنے آیت
پڑھی اور وہ خدا کی کتاب پر بہت عمل کرنے والے تھے بخاری اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ الْغَصَبِ

کتاب ہے غصب یعنی ظلم سے کسی کی چیز چھین لینے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ
مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض مَنْ أَخَذَ شِبْرًا
مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقٍّ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِيْنَ اَلْقِيْدُ بِكَسْرِ الْقَافِ اَلْقَدْرُ۔ ترجمہ ابی سلمہ بن
عبد الرحمن سے روایت ہے اسنے عائشہ رض سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ظلم سے بالشت
بھر زمین چھین لے گا تو خدا اسکے گلے میں سات طبق زمین کے طوق ڈالے گا شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی دوسری
روایت میں ابن عمر رض سے آیا ہے کہ جو کسی کی بالشت بھر زمین ناحق لیگا وہ قیامت کے دن زمین میں ساتوں طبق

ک دھنسا یا جاویگا اور قید ساتھ زیر قاف کے قدر کو کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْغِيبَةِ وَالنَّمِيمَةِ

کتاب ہے غیبت اور چغلی کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ فَقَالَ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَلْبَهْتُ الْكِذْبُ وَالْاِفْتِرَاءُ عَلَى الْاِنْسَانِ **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے اصحابؓ نے کہا کہ اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے فرمایا اپنے بھائی مسلمان کی وہ بات ذکر کرنا جو اوسکو بری معلوم ہو سو ایک مرد نے کہا کہ بھلا تبلاؤ تو کہ اگر وہ بات جو میں کہتا ہوں میرے بھائی میں موجود ہو تو بھی غیبت ہے فرمایا کہ جو عیب اسکا تو کہتا ہے اگر اسمیں موجود ہو تو بس یہی غیبت ہے اور اگر وہ عیب جو تو کہتا ہے موجود نہ ہو تو تونے اسپر بہتان باندھا یعنے یہ بہتان ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں کہ بُہت جھوٹ اور افترا ہے آدمی پر۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ قِصَرُهَا قَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ قَالَتْ وَحَكَيْتُ لَهٗ اِنْسَانًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اِنْسَانًا وَاَنَّ لِيْ كَذَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت آپکو صفیہؓ سے پست قد ہونے کا عیب کافی ہے یعنی اس سے بڑھ کر اور کیا عیب ہو آپنے فرمایا کہ البتہ تونے ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسکو دریا میں ملایا جاوے تو اسمیں ملجاوے یعنی یہ بات ایسی بُری ہے کہ اگر یہ بالفرض جسم دار ہوا ور سمندر میں ملائی جاوے تو سمندر کے تمام پانی بگاڑدے عائشہ نے کہا اور میں نے آپ سے ایک آدمی کا ذکر کیا تو آپنے فرمایا کہ میں نہیں چاہتا کہ کسی آدمی کا کچھ ذکر کروں اور مجکو اسکے بدلے اتنا اتنا مال ملے۔ ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنے اسلیئے کہ ذکر کرنے سے اکثر کچھ نہ کچھ غیبت ہوجاتی ہے۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ بِقَوْمٍ لَهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيَقَعُوْنَ فِيْ اَعْرَاضِهِمْ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ایک قوم پر گذرا کہ ناخن تانبے کے تھے اُن سے وہ اپنے منہ کو چھیلتے تھے میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے ہیں اور انکی آبرو میں پڑتے ہیں یعنے انکی غیبت اور عیب گوئی کرتے۔

(۴) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهٗ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ كُسِيَ ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُمَا اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** مستوردؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نوالہ کھاتے وقت کسی مسلمان مرد کی غیبت کرے تو مقرر

داؤد اسکے راوی ہیں اعجلہ بالسیف کے معنے ہیں کہ میں اسکو تلوار ماروں **ف** یعنے یہ قول غیرت کے سبب سے ہے
غیرت خدا اور رسول کو پسند ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدکاری کے وقت زانی کو قتل کر دینے سے عند اللہ
نہیں لیکن اگر گواہ نہونگے تو حاکم قصاص لے گا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ اَنْ يَكُوْنَ
بَعْضَ نِسَائِهِ فَجَآءَ فَرَاٰى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِمِثْلِي لَا يَغَارُ عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قُلْتُ اَوَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْطَانٌ قُلْتُ وَمَعَكَ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ
اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ **قوله** فَاَسْلَمَ اَيْ اِنْقَادَ وَاَذْعَنَ وَصَارَ طَوْعًا فَلَا يَكَادُ يَعْرِضُ
اِلَّا اُرِيْدُهُ وَلَيْسَ مِنَ الْاِسْلَامِ الَّذِيْ هُوَ بِمَعْنَى الْاِيْمَانِ **وَعَنْهَا** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ صَانِعَةً
مِثْلَ صَفِيَّةَ رضـ صَنَعَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَهُوَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَخَذَنِيْ اَفْكَلٌ فَارْتَعَدْتُ
شِدَّةِ الْغَيْرَةِ فَكَسَرْتُ الْاِنَاءَ ثُمَّ نَدِمْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْتُ قَالَ اِنَاءٌ مِثْلُ اِنَاءٍ
وَطَعَامٌ مِثْلُ طَعَامٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ الْاَفْكَلُ بِفَتْحِ الْهَمْزَةِ الرِّعْدَةُ مِنْ بَرْدٍ اَوْ خَوْفٍ **ترجمہ** عائشہ
روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے پاس سے نکلے تو مجکو آپ پر غیرت آئی کہ شاید آپ کسی
بی بی کے پاس چلے گئے ہوں پھر حضرت تشریف لائے اور دیکھا جو میں کر رہی ہوں فرمایا کیا تجکو غیرت آئی میں کیا
میری جیسی آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ آیا ہے شیطان تیرا
کہا کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے فرمایا ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے مینے کہا اور آپکے ساتھ بھی
میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے مجکو اُسپر غالب کر دیا ہے سو وہ میری تابع ہوگیا ہے اور اسلم کے معنے ہیں
اور فرمانبردار ہوگیا ہے سو مجھکو وہ بات نہیں بتلاتا جو میں نہ چاہتا ہوں یعنے میرے خلاف مرضی کوئی
مجھے نہیں بتلاتا اور یہ قول لفظ اسلام سے ماخوذ نہیں جو بمعنے ایمان ہے اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں نے
کی طرح کوئی عورت کھانا پکانے والی نہیں دیکھی اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا طیار کیا (یعنے اور
میں ڈال کر آپکو بھیجا) اور حالانکہ آپ میرے گھر میں تھے سو مجھکو لرزے نے پکڑا سو میں سخت غیرت سے کانپنے
مینے کھانے کے برتن کو توڑ ڈالا پھر میں پشیمان ہوئی مینے کہا یا حضرت میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے فرمایا
کی مثل برتن اور کھانے کی مثل کھانا ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ افکل ساتھ زبر ہمزہ کے کانپنے کو
سردی ہو یا خوف سے۔

كِتَابُ الْغَضَبِ

کتاب ہے غصے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالُوْا الَّذِيْ
لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَلِلثَّلٰثَةِ عَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے درمیان پہلوان کسکو شمار کرتے ہو اصحاب
نے کہا کہ پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہیں ولیکن پہلوان وہ ہے
جو غصے کے وقت اپنے تئیں قابو میں رکھے یعنے زیادتی نہ کرے گالیاں نہ بکے مسلم اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں
اور واسطے تینوں کے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو
پچھاڑے حقیقت میں پہلوان تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنی جان پر قابو رکھے یعنی باوجود غصے کے ایسی بیجا حرکت
نہ کرے کہ آخر کو پچھتاوے۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِیِّ فَكَلَّمَهٗ رَجُلٌ فَاَغْضَبَهٗ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ
حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَطِیَّةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَاِنَّ
الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ فَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ
وائلؓ سے روایت ہے کہ ہم عروہ بن محمد سعدی پر داخل ہوئے سو ایک مرد نے اس سے کلام کیا اور اسکو غصہ دلایا
تو اسنے اٹھکر وضو کیا پھر کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے میرے دادے عطیہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان کی پیدایش آگ سے ہے پھر جب کسی کو غصہ آوے تو چاہیے کہ
وضو کر لے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضہ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ
فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی غصہ دار ہوا اور حالانکہ وہ کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے
پھر اگر اسکا غصہ دور ہو جائے تو بہتر نہیں لیٹ جائے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضہ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِ
اَحَدِهِمَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ غَضَبُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيْمِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ دو مردوں نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک دوسرے کو گالیاں دیں یہانتک کہ ایک کے چہرے میں غصے کا اثر پہچانا گیا تو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں ایک بات جانتا ہوں اگر وہ اسکو کہتا تو اوسکا غصہ دور ہو جاتا وہ
بات یہہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یعنے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے ابو داؤد اور
ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضہ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِیْ وَلَا تُكْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ
اَعِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد
نے کہا یا حضرت مجھکو کچھ نصیحت کیجیے اور زیادہ نہ بتلائیے تاکہ میں بھول نہ جاؤں فرمایا غصہ نہ کیا کر بخاری مالک
اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف یہہ شخص غصہ ور تھا اسواسطے حضرت نے اسکو یہی وصیت کی غصہ دو قسم ہے ایک
برا سو جو غصہ کہ خدا کے لیے ہو وہ بہتر ہے اور جو اپنے نفس کے واسطے ہو وہ برا ہے۔ اور یہی منع ہے

(۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اسیقدر دوزخ کی آگ کھلائیگا اور جو کپڑا پہنتے وقت کسی مرد مسلمان کی غیبت کرے تو اللہ تعالی اسکو اسیقدر دوزخ کا کپڑا پہنائیگا اور جو سنانے اور دکھانے کے لیے کسی مسلمان کے ساتھ کھڑا ہو یعنے جو کسی مسلمان کا عیب مشہور کرے خدا اسکو قیامت کے دن سنائے اور دکھائیگا ابو داؤد ان دونو حدیث کے راوی ہیں۔

وعن سعید بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اربی الربا الاستطالۃ فی عرض المسلم بغیر حق اخرجہ ابو داود **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑھ کر زبان سود دست درازی ہے بیچ عزت مسلمان کے بغیر حق کے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مومنا من منافق بعث اللہ لہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید شینہ بہ حبسہ اللہ علی جسر من جسور جہنم حتی یخرج مما قال اخرجہ ابو داود **ترجمہ** معاذ بن انس سے روایت ہے کہ جسنے بچایا کسی مومن کو منافق سے تو خدا اوسکے لیے قیامت کو دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسکے بدن کو دوزخ کی آگ سے بچائیگا اور جو توہین کے لیے کسی مسلمان کو عیب لگائے وہ قیامت کے دن دوزخ کے پل پر روکا جائیگا یہانتک کہ نکلے اپنے قول سے یعنی جبتک اسکی سزا پوری نہو لے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

وعن جابر وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا غیبۃ لفاسق ولا لمجاہر وکل امتی معافا الا المجاہرون اخرجہ رزین **ترجمہ** جابر اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں غیبت ہے فاسق کی اور نہ پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرنے والے کی اور میری سب امت معاف ہونگے مگر جو اپنے پوشیدہ گناہوں کو ظاہر کرتے ہیں رزین اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فاسق اور مجاہر کی غیبت کرنی جائز ہے۔

وعن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قتات اخرجہ الخمسۃ الا النسائی ولفظ مسلم لا یدخل الجنۃ نمام **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جائیگا بہشت میں چغل خور نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں نمام کا لفظ آیا ہے اسکے معنے بھی چغلخور ہیں۔

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد عن احد من اصحابی شیئا فانی احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر اخرجہ ابو داود والترمذی **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مجکو میرے اصحاب کی طرف کچھ بات نہ پہنچائے یعنی کسی صحابی کی میرے پاس شکایت نہ کرے اسلیے کہ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری طرف نکلوں اور حالانکہ میرا سینہ صاف ہو ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنے کسی طرف سے میرے سینے میں بغض اور کینہ نہو۔

کتاب الغناء واللھو

کتاب بیچ راگ اور کھیل کے بیان میں

(۱) وعن عائشة رضـ قالت دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم وعندي جاريتان تغنيان بغناء بعاث فاضطجع على الفراش وحول وجهه ودخل ابو بكر فانتهرني وقال مزمارة الشيطان في بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعهما فلما غفل غمزتهما فخرجتا قالت وكان يوم عيد وكان السودان يلعبون بالدرق والحراب في المسجد فاما سألت النبي صلى الله عليه وسلم واما قال تشتهين تنظرين فقلت نعم فاقامني وراءه خدي على خده يقول دونكم يا بني ارفدة حتى اذا مللت قال حسبك قلت نعم قال فاذهبي اخرجه الشيخان والنسائي وقولها انتهرني اي زجرني وبعاث اسم حصن للاوس كان به يوم مشهور بين الاوس والخزرج وارفدة بفتح الفاء وكسرها جنس من الحبش يرقصون **ترجمہ** عائشہ رضـ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اندر تشریف لائے اور میرے پاس دو چھوٹی لڑکیاں لڑائی بعاث کے کر کے گاتی تھیں حضرت بستر پر لیٹ گئے اور اپنا منہ پھیر لیا اتنے میں صدیق اکبر آئے اور انہوں نے مجھکو جھڑکا اور کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں شیطانی باجے کا کیا کام ہے تب حضرت انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا چھوڑ دے انکو پھر جب صدیق اکبر غافل ہوئے تو میں نے انکو چوکا تو وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ مسجد میں ڈھال اور برچھیوں سے کھیلتے تھے سو یا تو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا خود آپ نے فرمایا کہ کیا تجھکو دیکھنے کی خواہش ہے میں نے کہا ہاں تو آپ نے مجکو اپنے پیچھے کھڑا کیا اور حالانکہ میرا رخسارہ آپ کے رخسارے پر تھا اور فرماتے تھے کہ لو اپنی ڈھال اور برچھیوں کو اے ارفدہ کی اولاد یہانتک کہ جب میں تھک گئی تو فرمایا بس میں نے کہا ہاں شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ بعاث اوس کے قلعہ کا نام ہے اہیں اوس اور خزرج کے درمیان مشہور لڑائی ہوئی تھی اور انتہرنی کے معنے ہیں کہ مجکو جھڑکا اور بنوا رفدہ ساتھ زبر اور زیر ف کے حبشیوں کی ایک قوم کا نام ہے جو ناچتے ہیں **ف** اس حدیث کی رو سے بعضے عالموں کا یہ مذہب ہے کہ خوشی کے حالوں میں جیسے شادی ختنہ اور عید میں بے مزامیر کے راگ یا دف کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ کچھ حرج نہ ہو اور گانے والا خوب صورت لڑکا اور اجنبی عورت نہو اور راگ کا مضمون بھی خلاف شرع نہو غرضکہ راگ سننے کی عادت ہرگز درست نہیں بلکہ حدیث سے صاف منع معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے عید کا عذر فرمایا اور یہ جو فرمایا لو اے ارفدہ کی اولاد تو یہ کہ حضرت نے عید کے دن حبشیوں سے کہا تھا اور حضرت نے اس کھیل کو اسواسطے دیکھا کہ یہ جہاد کا وسیلہ ہے جیسے گدکے کی کسرت [illegible] بھی سلاح کاموں کا سیکھنے کے دن کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۲) وعن عامر بن سعد رضـ قال دخلت على قرظة بن كعب وابي مسعود الانصاري رضي الله عنهما في عرس فاذا جواري تغنين فقلت انتما صاحبا رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل بدر يفعل هذا عندكم فقالا اجلس ان شئت فاستمع معنا وان شئت اذهب فقد رخص لنا في اللهو عند العرس اخرجه النسائي **ترجمہ** عامر بن سعد رضـ سے روایت ہے کہ میں ایک شادی میں قرظہ بن کعب اور ابی مسعود انصاری کے پاس گیا سو ناگہاں میں نے دیکھا کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گا رہی ہیں میں نے کہا کہ تم دونو جنگ بدر والوں میں سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو تمہارے نزدیک یہ کام ہو رہا ہے دونوں نے کہا اگر تو چاہے تو ہمارے ساتھ بیٹھکر سن اور چاہے تو چلا جا کہ ہمکو شادی میں کھیل اور گانے کی رخصت دی گئی ہے نسائی اسکے راوی ہیں۔

وعن محمد بن المنكدر قال بلغني ان الله تعالى يقول يوم القيمة اين الذين كانوا ينزهون اسماعهم عن اللهو ومزامير الشيطان ادخلوهم في رياض المسك ثم يقول للملائكة عليهم السلام اسمعوهم حمدي و اخبروهم ان لا خوف عليهم ولا هم يحزنون اخرجه رزين ترجمه محمد بن منكدر سے روایت ہے کہ مجکو خبر پہونچی ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا کہاں ہیں وے لوگ جو اپنے کانوں کو کھیل اور شیطان کے باجوں سے روکتے تھے انکو مشک کی زمین میں داخل کرو پھر فرشتوں سے فرماویگا کہ انکو میری حمد سناؤ اور انکو خبر کر دو کہ نہیں ہے انپر کوئی خوف اور نہ وہ غم کھائینگے۔ رزین اسکے راوی ہیں

كتاب الغدر

کتاب ہے غدر اور فریب کے بیان میں۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الاولين والاخرين يوم القيمة يرفع لكل غادر لواء يعرف به فيقال هذه غدرة فلان اخرجه الخمسة الا النسائي وفي اخرى لمسلم عن الخدري لكل غادر لواء عند استه يرفع له بقدر غدرته الا ولا غادر اعظم من امير عامة ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی قیامت کے دن پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا کھڑا کریگا جس سے وہ پہچانا جائیگا تو کہا جائیگا کہ یہ فلان شخص کا فریب ہے نسائی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور مسلم کی دوسری روایت میں آیا ہے کہ ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا اُسکی دُبر کے پاس بلند کیا جاویگا بقدر فریب اُسکے کے خبردار رہوا ور نہیں کوئی زیادہ دغاباز عام لوگوں کے امیر سے **ف** غدر ضد ہے وفا کی یعنے پورا کرنیکی اور مراد اس سے عہد و پیمان کا توڑنا ہے اور یہ فلاں کا فریب یعنے اسکے فریب کی علامت ہو اور اسکے لیئے جھنڈا اسلیئے کھڑا کیا جائیگا تا کہ وہ دغا کے ساتھ مشہور ہو اور خلق کے روبرو اسکی رسوائی اور ذلت ہو اور دبر کے نزدیک جھنڈا اسواسطے کھڑا کیا جائیگا کہ اُسکی توہین اور حقارت ہو اسواسطے کہ عزت کا جھنڈا منہ کے سامنے ہوتا ہے اور امیر عامہ سے مراد وہ شخص ہے جو زور بادشاہ بن بیٹھے بغیر نفاق اہل حل اور عقد کے اور وہ بڑا دغاباز اسواسطے ہے کہ اُسنے اللہ اور رسول کا عہد توڑ ڈالا۔ مالک ہوا اسکا جسکا وہ مستحق نہیں تھا اور منع کیا اُس سے جو انکا مستحق تھا اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو کہ رعیت امام کے ساتھ دغا نہ کرے فتنہ فساد نہ اوٹھاوے۔ خاصکر بادشاہ کے ساتھ کہ یہ بہت بڑا دغا ہے

لمعات

حَرْفُ الْفَاءِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ كُتُبٍ

حرف فا۔ اور اس میں تین کتابیں ہیں۔

اَلْفِتَنُ	اَلْفَرَائِضُ	اَلْفَضَائِلُ
فتنے فساد ۳	وراثت ۲	فضائل ۱

كِتَابُ الْفَضَائِلِ وَفِيْهِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ

کتاب ہے فضائل کے بیان میں اور اسمیں آٹھ باب ہیں

اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پہلا باب پیغمبروں کی ایک جماعت کی فضیلت کے بیان میں

ذِكْرُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَلَدِهٖ

ابراہیم علیہ السلام اور انکی اولاد کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْبَرِيَّةُ اَلْخَلْقُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اُسنے آپکو کہا اے بہتر سب خلقت سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر سب خلقت کے ابراہیم خلیل اللہ ہیں مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بریہ کے معنے ہیں خلق۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ بْنَ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خود بزرگ ہو اسکا باپ بھی بزرگ ہو دادا بھی بزرگ پردادا بھی بزرگ ہو سو یوسف علیہ السلام ہیں یہ حضرت

یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پڑوتے **ف** یعنے حضرت یوسفؑ کی سوا یہ خاندان ہو نگی اور شرافت جلی جا نسبت برابر پیغمبر ہوتے چلے آئے ہوں کسی کو حاصل نہیں **ف** اس حدیث سے حضرت یوسفؑ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

ذکر موسیٰ علیہ السلام

موسے علیہ السلام کا بیان

عن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَقَالَ الْیَهُوْدُ وَالَّذِی اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذٰلِكَ یَدَهٗ فَلَطَمَ الْیَهُوْدِیَّ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی فَاِنَّ النَّاسَ یَصْعَقُوْنَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ یُّفِیْقُ فَاِذَا مُوْسٰی بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَكَانَ فِیْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ اَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ قَوْلُهٗ اصْطَفٰی اَیْ اخْتَارَهٗ وَالصَّعْقَةُ الْمَوْتُ وَالْغَشْیُ وَبَاطِشٌ اَیْ اٰخِذٌ بِقَائِمَةِ الْعَرْشِ وَاَفَاقَ الْمَرِیْضُ وَالْمَغْشِیُّ عَلَیْهِ اِذَا عَادَ اِلٰی حَالِ صِحَّتِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں لڑے سو مسلمان نے کہا قسم ہے اُسکی جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہان سے چن لیا اور کہا یہودی نے قسم ہے اُسکی جسنے موسے علیہ السلام کو سب جہان سے چن لیا تب مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھا کر یہودی کو طمانچہ مارا پھر یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ مجھکو موسے سے بہتر نہ کہو اسلیے کہ مقرر سب لوگ قیامت میں صور کی آواز سے بیہوش ہوجاوینگے تو پہلے پہل میں ہوش میں آونگا تو ناگہان میں موسے کو دیکھونگا اسطرح پر کہ عرش کا پایا پکڑے ہیں سو میں نہیں جانتا کہ موسے علیہ السلام بھی بیہوش ہوگئے تھے پھر (مجھسے پہلے) ہوش میں آئے یا مستثنے لوگوں میں رہے جو بیہوش نہیں ہوئے نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اصطفے کے معنے ہیں کہ انکو پسند کیا اور صعقہ کے معنے ہیں موت اور بیہوشی اور باطش کے معنے ہیں کہ عرش کے پائے کو پکڑے ہوئے ہیں اور افاق کے معنے ہیں جبکہ بیمار اور بیہوش اپنی حالت صحت کیطرف عود کرے **ف** یعنے مسلمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پیغمبروں سے افضل کہتا تھا اور یہودی حضرت موسے کو افضل کہتا تھا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنے اصل نبوت میں سب پیغمبر برابر ہیں اور انحضرت کو جو فضیلت ہے تو اور وجہ سے ہے خلاصہ یہ کہ اسطرح سے فضیلت نہ بیان کرو کہ اور پیغمبروں کی حقارت نکلے اس حدیث سے موسے علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

ذکر یونس علیہ السلام

یونس علیہ السلام کا ذکر

عن اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبُوْ دَاوٗدَ نِسْبَتَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ قَوْلُهٗ وَنَسَبَهٗ اِلٰی اَبِیْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هٰذِهِ الْاَلْفَاظُ مُدْرَجَةٌ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ كَلَامِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَاِنَّ یُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ مَنْسُوْبٌ اِلٰی اُمِّهٖ دُوْنَ اَبِیْهِ فَبَیَّنَ الرَّاوِیْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ وَنَسَبَهٗ اَیِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْهِ اَیْ دُوْنَ اُمِّهٖ لَا كَمَا ظَنَّ اَنَا مِنْ نِّسْبَتِهٖ اِلٰی اُمِّهٖ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بندے کو جائز نہیں کہ کہے کہ میں بہتر ہوں یونس متّٰی کے بیٹے سے اور انکو باپ کی طرف منسوب کیا شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے نسبت کا ذکر نہیں کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ الفاظ حدیث میں مندرج ہیں ابوہریرہ کی کلام سے

اسواسطے کہ یونس بن متّٰی اس حدیث میں اپنی ماں کیطرف منسوب ہوئے نہ باپ کی طرف راوی نے بیان کیا کہ حضرت نے انکو باپ کیطرف منسوب کیا ہے برخلاف اسکے کہ متّٰی کہا۔

ذِکرُ داوٗدَ عَلَیہِ السَّلَامُ
داؤد علیہ السلام کا ذکر

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفِّفَ عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّہٖ اَنْ تُسْرَجَ فَیَقْرَاُہٗ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ وَکَانَ لَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہلکا اور آسان ہوگیا تھا داؤد علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا سو وہ اپنی سواری کے کسنے کا حکم کرتے تھے تو زبور کو زین کسنے سے پہلے پڑھ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کسب سے بخاری اسکے راوی ہیں۔ **ف** ایسی جلدی زبور کا تمام کر لینا حضرت داؤد ؑ کا معجزہ تھا اور باوجود اسکے کہ بادشاہ اپنے کسب سے کھاتے تھے یہ بڑے کمال کی بات ہے۔

ذِکرُ سُلَیمَانَ عَلَیہِ السَّلَامُ
سلیمان علیہ السلام کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَھُمَا ابْنَاھُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَھَبَ بِابْنِ اِحْدٰھُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِھَا اِنَّمَا ذَھَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰی بِہٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا اِلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاہُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّہٗ بَیْنَھُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ھُوَ ابْنُھَا فَقَضٰی بِہٖ لِلصُّغْرٰی اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں انکے ساتھ انکے دو بیٹے تھے سو بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بیٹے کو لے گیا تو وہ عورت اپنے ساتھ والی عورت سے کہنے لگی کہ تیرے ہی بیٹے کو بھیڑیا لے گیا ہے سو وہ دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس مقدمہ فیصل کروانے کو آئیں انہوں نے وہ لڑکا بڑی عورت کو دلوایا پھر وہ دونوں نکل کر سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے یہ حال کہا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میرے پاس چھری لاؤ تاکہ میں اس لڑکے کو کاٹ کر آدھا آدھا ان دونوں عورتوں کو دوں تو چھوٹی عورت نے کہا خدا تمپر رحم کرے ایسا نہ کرو لڑکا اس بڑی عورت کا ہے یعنی میں نے اپنا دعوے چھوڑ دیا دوسری کو دیجئے تو سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا چھوٹی عورت کو دلایا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ **ف** جب چھوٹی عورت کو درد آیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا اُسی کا ہے۔ اسیواسطے سلیمان علیہ السلام نے اسکو دلوایا اگر بڑی کا ہوتا تو وہ اُسکے کاٹنے پر راضی نہ ہوتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب گواہ نہ ہوں تو حاکم کو لازم ہے کہ قرائن اور قیاس پر عمل کرے اس حدیث سے سلیمان علیہ السلام کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی سُلَیْمَانُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰہَ خِلَالًا ثَلٰثَۃً سَاَلَہٗ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَہٗ فَاُوْتِیَہٗ وَسَاَلَہٗ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ فَاُوْتِیَہٗ وَسَاَلَہٗ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا یَاْتِیَہٗ اَحَدٌ لَا یَنْھَزُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ فِیْہِ اَنْ یُّخْرِجَہٗ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَیَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ یَنْھَزُہٗ اَیْ یَدْفَعُہٗ وَیُحَرِّکُہٗ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کو بنایا تو خدا سے تین باتیں مانگیں۔ پہلی یہ کہ انکا حکم خدا کے حکم کے مطابق پڑے سو خدا نے انکو یہ بات عنایت کی دوسری یہ کہ انہوں نے ایسی بادشاہی مانگی جو انکے بعد پھر ویسی کسی کو نہ ملے سو خدا نے انکو یہ بات بھی دی اور تیسری بات خدا سے یہ مانگی جبکہ بیت المقدس کی بنانے سے فارغ ہوئے کہ جو کوئی اس مسجد میں آوے اس حال میں کہ اسکے ملنے کا کوئی سبب نہ ہو یہ کہ نکالے اسکو گناہوں سے مثل اس دن کے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا نسائی اسکے راوی ہیں نہزہ کے معنے ہیں اسکو ہٹاتا ہے اور ملاتا ہے۔ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑہے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ گویا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

ذِكْرُ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ایوب علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِیْ عَنْ بَرَكَتِكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس حالت میں کہ حضرت ایوب برہنہ نہا رہے تھے تو انپر سونیکی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا تو حضرت ایوب چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں رکھنے لگے سو انکے رب نے انکو پکارا کہ اے ایوب کیا میں نے تجھکو مالدار اور ان سونے کی ٹڈیوں سے بے پروا نہیں کر دیا یعنے تو محتاج نہیں کیوں انکو سمیٹتا ہے حضرت ایوب نے کہا کہ تیری عزت کی قسم مجھکو مال کی تو کچھ پروا نہیں لیکن تیری برکت اور عنایت کی ہوئی چیز سے مجھکو بے پروائی نہیں بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں **ف** یعنے اس مال کا لینا محتاجی کے سبب سے نہیں ہے بلکہ تیری عطا سمجھکر لیتا ہوں کہ غلام مالک کی عطا کی ہوئی چیز سے کسی حالت میں بے پروا نہیں ہو سکتا کہ اسکو خوشی مالک کی مہربانی پر ہے نہ مال پر معلوم ہوا اگر مالدار کو بے طمع اور بے تلاش ملے تو اسکو عنایت خدا سمجھکر لے لینا توکل کے مخالف نہیں۔

ذِكْرُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

عیسے علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّهٖ اِيَّاهُ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْاِسْتِهْلَالُ صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَالصُّرَاخُ اَلصِّيَاحُ وَالْبُكَاءُ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا لڑکا پیدا نہیں ہوتا مگر کہ شیطان اسکو چھوتا ہے جبکہ وہ پیدا ہوتا ہے سو وہ رو اٹھتا ہے چلا کر شیطان کے چھونے سے مگر مریم کو اور انکے بیٹے کو شیطان نے ہاتھ نہیں لگایا شیخین اسکے راوی ہیں استہلال کے معنے ہیں چلانا بچے کا وقت پیدا ہونے کے اور صراخ کہتے ہیں چلا کر رونے کو **ف** حضرت مریم کی ماں نے انکی اولاد کے لیے دعا مانگی تھی کہ شیطان کا انپر دخل نہو چنانچہ قرآن مجید میں بھی وہ دعا مذکور ہے اسواسطے اللہ نے انکو شیطان کے چھونے سے بچایا۔

وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

[illegible] بیت مقدس [illegible]

لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَالْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ اَبْنَاءُ عَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاؤدَ اِذَا كَانُوا الْاِخْوَةُ لِاَبٍ وَاحِدٍ وَاُمَّهَاتٍ شَتّٰى كَانُوْا اَبْنَاءَ عَلَّاتٍ وَضِدُّهُ اَبْنَاءُ اَخْيَافٍ وَاِذَا كَانُوْا لِاَبٍ وَاحِدٍ وَاُمٍّ وَاحِدَةٍ فَهُمْ اَعْيَانٌ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور لوگوں کی بہ نسبت قریب تر ہوں عیسیٰ بن مریم سے دنیا میں اور آخرت میں میرے اور اُنکے درمیان کوئی نبی نہیں اور پیغمبر آپس میں سوتیلے بھائی ہیں کہ انکی مائیں جدی جدی ہیں اور سب کا دین ایک ہے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں جب باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی ہوں تو انکو علاتی بھائی کہتے ہیں اور جب ماں ایک ہو اور باپ جدے جدے ہوں تو انکو اخیافی بھائی کہتے ہیں اور جب ماں باپ دونوں ایک ہی ہوں تو انکو عینی بھائی کہتے ہیں۔

ف یعنے سب پیغمبروں کا دین ایک ہے یعنے توحید اور عبادت اور شریعتیں مختلف ہیں تو گویا پیغمبر سوتیلے بھائی ٹھیرے۔ اور یہہ جو فرمایا کہ میں عیسیٰ کے قریب تر ہوں الخ یہود عیسیٰ کی پیغمبری کے منکر تھے حضرت نے انکی پیغمبری ثابت کی اور انکی حقیت کے گواہ ہوئے۔

ذِكْرُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

خضر علیہ السلام کا بیان

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ بِذٰلِكَ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْفَرْوَةُ قِطْعَةُ نَبَاتٍ مُجْتَمِعَةٍ يَابِسَةٍ

ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر کا نام تو اسواسطے خضر ہوا کہ وہ صاف چٹی زمین پر بیٹھے تو وہ انکے نیچے سے سبز ہوگئی۔ **ف** خضر کا نام الیا ہے خضر کہتے ہیں سرسبز کو جیسے انکی برکت سے زمین سرسبز ہوگئی تو یہ خضر مشہور ہوگئے یعنے سرسبز اور حضرت خضر جمہور کے نزدیک زندہ ہیں اور بعض کے نزدیک زندہ نہیں فروہ کے معنے ہیں ایک ٹکڑا اکٹھا ایسا ہوا سوکھی گھانس کا۔

اَلتَّخْيِيْرُ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

پیغمبروں کو ایک دوسرے پر فضیلت دینے کا بیان

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو سب پیغمبروں سے افضل نہ کہو۔ ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنَاقِبِهِ

دوسرا باب

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور مناقب کے بیان میں

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِیْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰى رَبِّیْ وَلَا فَخْرَ اَخْرَجَهُ

الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب لوگوں کے پہلے قبر سے نکلونگا
(لوگ قبروں سے) اٹھائے جائینگے اور میں انکا پیشرو اور کھینچنے والا ہونگا جبکہ وہ خدا کی طرف چلینگے اور میں
انہیں کلام کرونگا جبکہ وہ (عذر سے) چپ ہو رہینگے اور میں انکو خوشخبری دونگا جبکہ ناامید ہو جائینگے اور حمد کا
نشان اوس دن میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں اپنے رب کے نزدیک سب اولاد آدم سے بزرگ ہوں اور یہ فخر کی
بات نہیں ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اَنَا اِمَامُ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبُھُمْ وَصَاحِبُ شَفَاعَتِھِمْ غَیْرَ فَخْرٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن سب پیغمبروں کا امام اور خطیب ہونگا اور میں ہی انمیں اول شفاعت کرونگا اسمیں کوئی فخر نہیں ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَھُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ کَانَ کُلُّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ اِلٰی قَوْمِہٖ خَاصَّۃً وَبُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَیِّبَۃً وَطَھُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاَیُّمَا رَجُلٍ اَدْرَکَتْہُ الصَّلٰوۃُ صَلّٰی حَیْثُ کَانَ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ عَلَی الْعَدُوِّ بَیْنَ یَدَیْ مَسِیْرَۃِ شَھْرٍ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ
ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو پانچ نعمتیں ملیں کہ مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہیں ملیں ہر پیغمبر فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں سرخ اور سیاہ سب کی طرف بھیجا گیا ہوں یعنے میں تمام عالم کے لوگوں کا پیغمبر ہوں اور حلال ہوے میرے واسطے غنیمت کے مال اور مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہیں ہوے اور میری واسطے ساری زمین پاک کرنے والی اور سجدہ گاہ مقرر ہوئی یعنے ہر جگہ نماز اور تیمم درست ہے سو میری امت میں سے جس مرد کو جہاں نماز کا وقت ملے وہاں نماز پڑھ لیوے اور مجکو دشمن پر فتح نصیب ہوئی رعب اور خوف سے یعنے مہینہ بھر کی راہ تک اور مجکو شفاعت کا رتبہ عنایت ہوا شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور میں جوامع الکلم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ **ف** ان پانچ چیزوں میں حضرت سب پیغمبروں سے افضل ہوے حضرت کا رعب یہہ تھا کہ بادشاہ روم کا خوف کہاتا تھا اور یہود و نصارے کو سوائے عبادت خانے کے اور جگہہ نماز پڑھنا جائز نہ تھا اور تیمم کا حکم بھی نہ تھا امت محمدی کو تمام زمین پر نماز اور تیمم کا حکم ہوا اور غنیمت کا مال بھی اسی امت کو درست ہوا اور قیامت میں پہلے پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوائے کوئی شفاعت نہ کر سکے گا اور تمام عالم کی نبوت کا رتبہ حضرت کے سوائے کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اور جوامع الکلم اسکو کہتے ہیں جسمیں لفظ تھوڑے ہوں اور مطلب بہت ہو جیسے قرآن وحدیث کہ جنکے معانی کی کوئی حد نہیں ہے۔

(۴) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰئِکَۃِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمکو فضیلت ملی لوگوں پر تین چیزوں سے ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح مقرر ہوئیں اور ہمارے لیے ساری زمین سجدہ گاہ ٹھیرائی گئی اور اسکی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی مقرر ہوئی جبکہ ہمکو پانی نہ ملے مسلم اسکے راوی ہیں۔

Red Indians - America

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر نہیں مگر کہ اُسکو معجزے دیے گئے اسقدر کہ آدمی اُسپر ایمان لائیں اور مجکو تو وہ چیز دی گئی جو وحی ہے یعنی قرآن جسکو خدانے میریطرف بھیجا سو میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے تابعدار سب پیغمبروں سے زیادہ ہونگے شیخین اسکے راوی ہیں۔ ف یعنے ہر پیغمبر کو خدانے معجزے دیئے کہ جس سے انکی راستی اور پیغمبری ثابت ہوجائے اور لوگ انپر ایمان لائیں۔ لیکن حضرت کا معجزہ یعنی قرآن خدا کا کلام سب معجزوں سے نرالا اور افضل ہے کہ یہ معجزہ قیامت تک باقی ہے اور پیغمبروں کے معجزے باقی نہیں ہے اور جب قیامت تک باقی رہا تو ہر زمانے میں قیامت تک لوگ مسلمان ہوتے چلے جائینگے اسواسطے حضرت نے فرمایا کہ میری امت سب پیغمبروں کی امتوں سے زیادہ ہوگی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فصاحت اور بلاغت کا عرب میں بہت چرچا تھا۔ اسواسطے حضرت کو قرآن ملا اور کفار کو حکم ہوا کہ اگر تمکو آپ کی پیغمبری میں شبہ ہو تو ایک سورۃ کے برابر کہو کسی سے نہ ہوسکا سب فصحائے عرب عاجز ہوگئے اور اعجاز قرآنی کے سبب سے قرآن میں اختلاف نہیں پڑا اسواسطے کہ اسلام میں بہت مذاہب ہوگئے ہیں ہر شخص اپنے مذہب کے موافق بنالیتا بر خلاف توریت انجیل کے کہ اسمیں اعجاز نہ تھا اسیواسطے اسمیں تحریف ہوگئی حتے کہ اصل الفاظ کا پتہ ملنا دشوار ہے۔

(۶) وَعَنْهُ رضہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پیدا ہوا بنی آدم کے عمدہ اور بہتر زمانے والوں سے ایکزمانہ والوں کے بعد دوسرے زمانہ والوں سے یہانتک کہ میں اُن زمانے والوں میں سے ہوا جنمے ہوا۔ ف یعنی حضرت آدم کے زمانے سے حضرت کے زمانے تک حضرت کے باپ دادا شریف اور عمدہ خاندان تھے اور یہ مطلب نہیں کہ مسلمان تھے۔

(۷) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ فَأَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثل اور مجھسے پہلے پیغمبروں کی مثل اُس مرد کی مثل ہے جسنے ایک گھر بنایا اور اسکو پورا بنایا اور اسکو خوب سجایا اور چمکایا مگر ایک اینٹ کا مقام اُسکے ایک گوشے میں خالی چھوڑ دیا اور لوگ اس مکان میں گھومنے لگے اُس سے تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے کہ اس مکان میں اینٹ کیوں نہ رکھی گئی سو وہ اینٹ میں ہوں اور میں نے پیغمبروں کو ختم کر دیا ہے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ أَنَسٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُولُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آؤنگا بہشت کے دروازے پر قیامت کے دن سو میں کہونگا کہ دروازہ کھلے تو چوکیدار کہیگا تو کون ہے میں کہونگا میں محمد ہوں تو چوکیدار کہے گا کہ تجہی کا مجھکو حکم ہوا ہے کہ

ڈھونڈوں کسی کے واسطے تجھسے پہلے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بیدی
حتی خرج الی بطحاء مکۃ فاجلسنی وخط علی خطا وقال لا تبرحن من خطک فانہ سینتہی الیک رجال فلا
تکلمہم فانہم لن یکلموک ثم مضی حیث اراد فبینا انا جالس فی خطی اذا اتانی رجال کانہم الزط اشعارہم
تواری اجسامہم لا اری عورۃ ولا اری قشرا وینتہون الی لا یجاوزون الخط ثم یصدرون الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حتی کان من اخر اللیل جاءنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فدخل علی خطی فتوسد فخذی
فرقد وکان اذا رقد نفخ فبینا انا قاعد وہو متوسد فخذی اذا اتی رجال علیہم ثیاب بیض اللہ اعلم ما بہم
من الجمال فانتہوا الی فجلس طائفۃ منہم عند راسہ وطائفۃ عند رجلیہ ثم قالوا بینہم ما راینا عبدا قط اوتی
مثل ما اوتی ہذا النبی ان عینیہ تنامان وقلبہ یقظان اضربوا لہ مثلا مثل سید بنی قصرا ثم جعل مادبۃ
ودعا الناس الی طعامہ وشرابہ فمن اجابہ اکل من طعامہ وشرب من شرابہ ومن لم یجبہ عاقبہ قال ثم
ارتفعوا واستیقظ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سمعت ما قال ہؤلاء وہل تدری من ہم قلت اللہ ورسولہ
اعلم قال ہم الملائکۃ قال فتدری ما المثل الذی ضربوہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال الرحمن بنی الجنۃ
ودعا عبادہ الیہا فمن اجابہ دخل الجنۃ ومن لم یجبہ عاقبہ اخرجہ الترمذی وصححہ والمراد بالقشر
الثیاب ای لا اری عورۃ منکشفۃ منہم ولا اری علیہم ثیابا تغطی عوراتہم ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑھی پھر پھرے پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مکے کی پتھریلی
زمین کیطرف نکلے پھر آپنے مجھکو بٹھایا اور میرے گرد لکیر کھینچی اور فرمایا کہ نہ نکلیو اپنی لکیر سے سو مقرر شان یہ ہے
کہ تجھ تک کچھ مرد پہونچینگے سو اُن سے بات نہ کریو کہ وہ تجھسے ہرگز کلام نہ کرینگے پھر آپ چلے گئے جہاں چاہا سو جس حالت
میں کہ میں اپنی لکیر میں بیٹھا تھا کہ اچانک کچھ مرد میرے پاس آئے گویا کہ وہ زط کی قوم سے تھے انکے بالوں نے
بدنوں کو ڈھانک لیا تھا نہ میں انکا ستر دیکھتا تھا اور نہ میں کپڑا دیکھتا تھا۔ مجھ تک پہونچتے تھے لیکن لکیر
سے آگے نہ بڑہتے تھے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پھر جاتے تھے یہانتک کہ پچھلی رات ہوئی تو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں بیٹھا ہوا تھا پھر میری لکیر کے اندر داخل ہوئے اور میری ران پر
سر رکھکر لیٹ گئے اور جب آپ سو جاتے تھے تو خراٹے لیتے تھے سو جس حالت میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور آپ میری
ران پر سر رکھکر سوئے ہوئے تھے کہ ناگہان کچھ مرد سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے خدا جانتا ہے جسقدر وہ خوبصورت تھے
مجھ تک پہونچے سو وہیں سے ایک گروہ حضرت کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور ایک گروہ آپ کے پاؤں
کے پاس بیٹھ گیا پھر وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہمنے ایسا بندہ کبھی نہیں دیکھا کہ اسکو نعمت ملی ہو
جو اس پیغمبر کو ملی مقرر اسکی دونو آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل جاگتا ہے اسکی کوئی مثل بیان کرو اسکی مثل اُس
سردار کی سی مثل ہے جسنے محل بنایا پھر اسمیں عام کھانا پکایا اور لوگوں کو اپنے کھانے پینے کیطرف بلایا سو جسنے اسکا
کہنا مانا اُسنے اسکا کھانا کھایا اور پانی پیا اور جسنے اسکا کہا نہ مانا اسکو اُسنے سزا دی پھر وہ اوٹھ گئے اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جاگے پھر فرمایا تونے سُنا جو انہوں نے کہا اور کیا تو جانتا ہے یہ کون تھے میںنے کہا کہ اللہ اور اسکا رسول خوب
جانتے ہیں فرمایا وہ فرشتے تھے پھر فرمایا تو جانتا ہے کیا مطلب ہے اس مثال کا جو انہوں نے بیان کی میںنے کہا کہ خدا اور

انکا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا کہ خدا نے بہشت بنایا اور اپنے بندوں کو اسکی طرف بلایا سو جسنے اسکا کہنا مانا وہ بہشت میں داخل ہوا اور جسنے اسکا کہنا نہ مانا اسکو عذاب کریگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں اور مراد ساتھ تستر کے کپڑا ہے یعنے نہ دیکھا انکا کوئی ستر کھلا ہوا دیکھا اور نہ دیکھا اپر کوئی کپڑا دیکھا جو انکے ستروں کو ڈھانکے ہو۔

(۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّهُ الْاٰنَ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاٰنَ يَا عُمَرُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھ تھے اور آپ عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے تو عمر نے کہا یا حضرت آپ میرے نزدیک ہر چیز سے زیادہ تر پیارے ہو سوائے میری جان کے یعنی میں آپ کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہیں رکھتا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے ایمان کامل قسم ہے اسکی جسکے قابو میں میری جان ہے یہانتک کہ ہوں میں تیرے نزدیک بہت پیارا تیری جان سے تو عمر فاروق نے کہا کہ مقرر شان یہ ہے کہ اب آپ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان کامل ہوا بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالُوْا عَلٰى اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ اِلَيْهِمْ وَعَرَّفَهُمْ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَ الْاَمْرِ يَعْنِيْ لِقَائِهٖ عِنْدَ فَقْدِهِمْ مَا كَانُوْا يُشَاهِدُوْنَ مِنْ بَرَكَاتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَهٰذَا اللَّفْظُ مُسْلِمٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اسکی جسکی قابو میں محمد کی جان ہے کہ البتہ تم میں سے کسی پر ایک دن ہوئیگا اور مجھکو نہ دیکھے گا پھر بیشک میرا دیکھنا اسکے نزدیک محبوب تر ہوگا اسکے گھر والوں اور مال سے باوجود مال اور گھر والوں کے سو اصحاب نے اسکی یہ تعبیر کہی کہ حضرت نے اس حدیث میں اپنی موت کی خبر دی ہے اور انکو بتلایا کہ لوگ آپ کی وفات کے بعد آپ کی ملاقات کی آرزو کرینگے جو آپ کی برکتوں کا مشاہدہ کیا تھا اپر اللہ کا درود اور سلام ہو۔ **ف** اسمیں اشارہ ہے کہ اصحاب حضرت کی صحبت کو غنیمت جانیں صرف دیدار کی یہ تاثیر تھی کہ دمبدم یقین کامل ہوتا تھا آداب اور نیک اخلاق حاصل ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو حضرت کی صحبت اپنے اہل و عیال اور مال سے زیادہ محبوب تھے۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۱۲) وَعَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا یا حضرت آپ کو پیغمبری کب ملی فرمایا کہ مجھکو پیغمبری ملی اور حالانکہ آدم روح اور جسم کے درمیان تھے یعنے ابھی انکا جسم زمین پر پڑا ہوا تھا انکے روح نے انکے جسم سے تعلق نہیں پکڑا تھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ

* جسم قلب روح در خود حضرت سیدنا آدم علیہ السلام

به قرينه من الجن وقرينه من الملائكة قالوا وإياك يا رسول الله قال وإياي إلا أن الله أعانني عليه فأسلم فلا يأمرني إلا بخير أخرجه مسلم وقد تقدم في كتاب الغيرة من حديث عائشة بمعناه القرين المصاحب وكل إنسان فمعه قرين من الملائكة يأمره بالخير ويحثه عليه وقرين من الشياطين يأمره بضد ذلك ويحثه عليه **ترجمہ** ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہیں مگر کہ ایک شیطان اُسکا ساتھی اسکے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے اور ایک فرشتہ اوس کا ساتھی اُس کے ساتھ رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ شیطان اور فرشتہ مقرر ہے آپنے فرمایا میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے مجکو اسپر غالب کر دیا ہے سو وہ مسلمان ہوگیا ہے تابعدار ہے سو مجکو نیکی کے سوا اور کچھ نہیں بتلاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کا ساتھی شیطان مسلمان ہوگیا ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت وجماعت کا کہ پیغمبروں کے سوائے اور گناہوں سے معصوم نہیں۔ مسلم اسکے راوی ہیں اور پہلے گذر چکی ہے کتاب الغیرۃ میں حدیث عائشہؓ کی اسکے معنے ہیں اور قرین ساتھی کو کہتے ہیں اور ہر آدمی کے ساتھ ایک فرشتہ ساتھی ہے جو اوسکو نیکی بتلاتا ہے اور اسکی رغبت دلاتا ہے اور ایک شیطان اسکا ساتھی ہے جو اوسکو بد کام بتلاتا ہے اور اسکی رغبت دلاتا ہے۔

(۱۴) **وعن** انسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يسلم علي إلا رد الله تعالى على روحي حتى أرد عليه السلام أخرجه أبو داود **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جو مجھکو سلام کرے مگر کہ اللہ تعالیٰ میری روح مجکو پھیر دیتا ہے یہانتک کہ میں اسکو جواب دیتا ہوں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔ **ف** یہ مراد نہیں کہ آپکا روح بدن میں نہیں ہوتا اسوقت پھر آتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت کے مشاہدے میں مشغول ہوتے ہیں سو روح پھیر دینے سے آپکا ہوش میں آنا ہے اس استغراق سے ۱۲ لمعات۔

(۱۵) **وعنه** قال لما كان اليوم الذي دخل فيه النبي صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا من دفنه حتى أنكرنا قلوبنا أخرجه الترمذي **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ جس دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں داخل ہوئے تھے اسکی یعنی مدینے کی ہر چیز روشن ہوگئی تھی پھر جسدن آپکا انتقال ہوا تو اسکی ہر چیز سیاہ ہوگئی اور ہمنے آپکے دفنانے سے ہاتھ نہیں جھاڑے تھے یہانتک کہ ہمنے اپنے دلوں کو مخالف پایا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** یعنی انہیں یک شکوک پیدا ہونے لگے۔

(۱۶) **وعن** ابن عمرو العاص قال تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم رب إنهن أضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم وقوله إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم فرفع يديه وقال اللهم أمتي أمتي وبكى فقال الله عز وجل يا جبريل اذهب إلى محمد وربك أعلم فسله ما يبكيه فأتاه جبريل فسأله فأخبره بما قال وهو أعلم فقال الله تعالى يا جبريل اذهب إلى محمد فقل له أنا سنرضيك في أمتك ولا نسوءك أخرجه مسلم **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی کہ اے میرے رب انہوں نے بہت آدمیوں کو گمراہ کر دیا ہے۔

سو جو میری تابع ہوا وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی تو تو بہت بخشنے والا ہے مہربان اور یہ آیت پڑھی اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انکو بخشدے تو بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے اور کہا الہی میری امت کو بخشدے اور رونے لگے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد کے پاس جا اور تیرا رب خوب جانتا ہے اور اون سے پوچھ کہ آپکو رونے کا کیا سبب ہے تو جبرئیل نے آکر آپ سے پوچھا پھر جبرئیل نے خدا کو خبر دی جو کہا تھا اور اللہ جانتا ہے تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے جبرئیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور اون سے کہدے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے حق مین راضی کردینگے اور رنجیدہ نہ کرینگے۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ

تیسرا باب اصحاب کے فضائل اور مناقب کے بیان میں اور اسمیں پانچ فصل ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي ذِكْرِ فَضَائِلِهِمْ عَلَى الْاِجْمَالِ

پہلی فصل

انکے مجمل فضائل کے بیان میں۔

(١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ رض فَلَا اَدْرِي اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ لِلشَّيْخَيْنِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ اَلْقَرْنُ اَهْلُ الْعَصْرِ وَهِيَ الْاُمَّةُ فِي كُلِّ عَصْرٍ مِنَ الْاَعْصَارِ كُلَّمَا انْقَضَى عَصْرٌ سُمِّيَ اَهْلُهُ قَرْنًا سَوَاءٌ طَالَ اَوْ قَصُرَ وَحَدُّ قَرْنِي اَصْحَابُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ يَحْتَمِلُ اَنَّهُ اَرَادَ اَنَّهُمْ يُحِبُّونَ التَّوَسُّعَ فِي الْمَآكِلِ وَالْمَشَارِبِ وَهِيَ اَسْبَابُ السِّمَنِ وَقِيلَ الْمَعْنَى اَنَّهُمْ يُحِبُّونَ الْاِسْتِكْثَارَ مِنَ الْاَمْوَالِ وَيَدَّعُونَ مَا لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الشَّرَفِ وَيَفْخَرُونَ بِمَا لَيْسَ مَعَهُمْ مِنَ الْخَيْرِ كَاَنَّهُ اسْتَعَارَ السِّمَنَ اِلَى الْاَحْوَالِ عَنِ السِّمَنِ فِي الْاَبْدَانِ ترجمہ عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں یعنے اصحاب پھر وے لوگ بہتر ہیں جو اصحاب سے ملے ہوئے ہیں اور اُنکے شاگرد اور صحبت یافتہ ہیں یعنے تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو تابعین سے ملے ہوئے ہیں اور انکے ہم صحبت ہیں یعنے تبع تابعین عمران رض نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپنے اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں کو بہتر کہا یا تین کو پھر ان تین زمانوں کے بعد وے لوگ آوینگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے اور خیانت کرینگے امانت نہ رکھے جاوینگے نذر مانینگے اور پوری نہ کرینگے اور ظاہر ہوگا انمیں موٹاپا اور ایک

ہے اسے روایت کی عمر رضہ سے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مینے اپنے رب عز وجل سے سوال
کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے
نزدیک بجائے تاروں کے ہیں [illegible]
کو [illegible] ہے جو تارا کہ [illegible] سے مراد حضرت کی آپ کے اصحاب ہیں اور یہ جو فرمایا
کہ ان میں مٹا یا ظاہر ہوگا تو احتمال ہے کہ مراد یہ ہے کہ کھانے پینے میں کشادگی اور فراغت چاہینگے کہ مال بہت
ہوا اور کمینے ہو کر دعوے شرافت کا کرینگے اور فخر کرینگے اس چیز کا جو ان میں نہ ہوگی گویا کہ حالات کے مٹا دے
کو بدن کے مٹاپے کے لیے استعارہ کیا **ف** جلال الدین سیوطی نے شرح بخاری میں کہا کہ قرن ایک زمانے
کے معصر اور ہم وضع کا نام ہے بعضے کہتے ہیں کہ قرن ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو
برس کا لیکن صحیح بات تو یہ ہے کہ قرن کی کچھ مدت مقرر نہیں سو حضرت کا اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے
اخیر صحابی کی موت تک ایک سو بیس برس کا تھا اور تابعین کا زمانہ ایکسو ستر برس میں آخر ہوا اور تبع تابعین
کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک تمام ہوا اسی وقت میں نہایت بدعتیں ظاہر ہوئیں اور فرقہ معتزلہ نے زبان درازی
شروع کی اور دین الٹ پلٹ گیا اور دین میں ہمیشہ کمی ہوتی گئی اب تک سو جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی
ہوا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد حضرت کی صحبت سے تین زمانوں تک خیریت غالب رہیگی
بعد اسکے بدی غالب ہوگی فتنہ فساد زیادہ ہوگا خیریت کم ہوگی اور یہ مطلب نہیں کہ خیریت بالکل نہیں رہیگی
اسواسطے کہ امت محمدی سب کی سب قیامت تک کبھی گمراہ نہ ہوگی بلکہ ہر زمانے میں کچھ اہل حق قایم رہینگے
اگرچہ اہل باطل بکثرت ہوں اسیواسطے اہل سنت کا یہ قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب اور تابعین اور تبع
تابعین کے زمانے میں بے انکار اور بے تکرار رائج تھا وہ حق ہے اسکو قبول کیا چاہیئے۔ اور جو قول اور فعل ان
کے زمانے میں بے انکار رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اسکو ہرگز قبول نہ کرنا چاہیئے اگر عاقل آدمی اس قاعدے کو
سمجھے تو جتنی بدعتیں کہ جہان میں ہو چکی ہیں اور ہونگی انکی برائی اور گمراہی بخوبی سمجھ جائے اور یہ جو کہا کہ گواہی
دینگے بن گواہی مانگے یعنے انکو خوف خدا اور خوف قیامت نہیں رہے گا بلکہ آخرت کو بھول جاینگے دنیا کی
ریاست اور [illegible] کو کمال جانینگے ریاضت اور محنت کو چھوڑ کر بدن کی آرایش میں مشغول ہونگے اور بندۂ شکم
ہو جاینگے جیسا کہ اس زمانے کا حال ہے اور جھوٹ بولنے کی کچھ پرواہ نہ کرینگے ناحق گواہی دینے کو طیار ہو جاینگے
[illegible] خواہش مدعی کے تو دینداروں کو لازم ہے کہ سوائے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کے کسی کی رسم و
راہ کو قبول نہ کریں۔

(۲) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِيْ وَرَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ
اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ نہ چھوئیگی اس مسلمان
کو جسنے مجھے دیکھا یا جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ **ف** اس حدیث سے اصحاب
اور تابعین کی کمال فضیلت ثابت ہوئی۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ
اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ

سے انسے روایت کی عمر نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ مینے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے بعد میرے اصحاب کے اختلاف کا کیا حال ہوگا تو خدا نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک بجائے تاروں کے ہیں آسمان میں بعضے قوی تر ہیں بعض سے اور ہر ایک کیواسطے روشنی ہے سو جسنے لیا انکی کسی اختلافی بات کو تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک اصحاب مثل تاروں کے ہیں تم انہیں سے جسکی پیروی کروگے راہ پاؤگے رزین اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ تَفْصِیْلِ فَضَائِلِهِمْ وَمَنَاقِبِهِمْ وَفِیْهِ فَرْعَانِ

دوسری فصل اُنکے فضائل اور مناقب کی تفصیل کے بیان میں۔ اور اسمیں دو فرع ہیں۔

اَلْفَرْعُ الْاَوَّلُ فِیْمَا اشْتَرَكَ فِیْهِ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ

پہلی فرع

اُن فضائل میں جن میں ایک جماعت اصحاب کی مشترک ہے۔

(۱) عَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رضقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ مَالِکٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ وَسَکَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالُوْا مَنِ الْعَاشِرُ فَقَالَ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ لَمَشْھَدُ رَجُلٍ مِّنْھُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَغْبَرُّ فِیْہِ وَجْھُہٗ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِ اَحَدِکُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوْحٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَھٰذَا لَفْظُہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعید بن زیدؓ سے روایت ہے کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ ابوبکرؓ بہشتی ہیں اور عمر بھی بہشتی ہیں اور عثمان بھی بہشتی ہیں اور علی بھی بہشتی ہیں اور طلحہ بھی بہشتی ہیں اور زبیر بھی بہشتی ہیں اور سعد بن مالک بھی بہشتی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف بھی بہشتی ہیں اور ابو عبیدہ بن جراح بھی بہشتی ہیں اور دسویں سے حضرت چپ رہے تو لوگوں نے عرض کیا کہ دسواں کون ہے فرمایا کہ سعید بن زید یعنے راوی اس حدیث کے پھر کہا قسم ہے اللہ کی البتہ انہیں سے کسی کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہونا کسی جگہہ میں جسمیں اسکا منہ غبار آلود ہو بہتر ہے تم میں کسی کے عمل سے اگرچہ اسکو نوح کی عمر ملے یعنے اور وہ اتنے اتنی عمر عمل کرے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رضقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عُمَرُ وَاَشَدُّھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ وَاَقْضَاھُمْ عَلِیٌّ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَاُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَمَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ لَھْجَۃً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَشْبَہَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ وَرَعِہٖ فَقَالَ عُمَرُ رض اَفَنَعْرِفُ ذٰلِکَ

لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ لَهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْخَضْرَاءُ اَلسَّمَاءُ وَاِظْلَالُهَا تَغْطِيَتُهَا لِمَا تَحْتَهَا وَالْغَبْرَاءُ اَلْاَرْضُ وَاِقْلَالُهَا حَمْلُهَا لِمَا فَوْقَهَا وَاللَّهْجَةُ اَللِّسَانُ وَالنُّطْقُ **ترجمہ** انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں زیادہ تر رحم کرنیوالے میری امت پر ابوبکر صدیقؓ ہیں اور خدا کے دین میں سب سے سخت تر عمرؓ ہیں اور ان سب میں زیادہ تر شرم والے عثمانؓ ہیں اور انمیں عمدہ تر فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں اور انمیں زیادہ حلال و حرام کو جانتے والے معاذ بن جبلؓ ہیں انمیں زیادہ تر علم وراثت کو جاننے والے زید بن ثابتؓ ہیں اور انمیں زیادہ تر قاری قرآن کا ابی بن کعبؓ ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوا کرتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراحؓ ہیں اور نہیں ڈھانکا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے جو زیادہ تر سچ بولنے والا ہو ابوذرؓ سے جو اپنی پرہیزگاری میں عیسےٰ علیہ السلام سے زیادہ تر مشابہ ہے عمر فاروقؓ نے کہا کیا ہم یہ بات ابوذر کو معلوم کروا دیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں اسکو معلوم کرا دو رضی اللہ ان سب سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور خضراء سے مراد آسمان ہے اور اظلال سے مراد اسکا ڈھانک لینا ہے اس چیز کو جو اسکے نیچے ہے اور غبراء سے مراد زمین ہے۔ اور اقلال اسکا اٹھانا ہے اس چیز کو جو اسکے اوپر ہے اور لہجہ کے معنے ہیں زبان اور بولنا۔

(۳) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رض وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْهَدْيُ اَلسَّمْتُ وَالطَّرِيْقَةُ وَالسِّيْرَةُ **ترجمہ** حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ میں کب تک تم میں زندہ رہونگا سو پیروی کرنا ان دو شخصوں کی جو میرے بعد ہیں اور اشارہ کیا طرف ابوبکر اور عمرؓ کی اور راہ پاؤ ساتھ طریقے عمار کے اور جو ابن مسعودؓ تم سے بیان کرے اسکو سچا جانو ترمذی اسکے راوی ہیں اور ہدی کے معنے ہیں عادت اور طریقہ اور خصلت۔

(۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِيْطَ عُمَرُ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَنِيْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلَاةُ الْاَمْرِ الَّذِيْ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ قَوْلُهٗ نِيْطَ اَيْ عُلِّقَ بِهٖ وَضُمَّ اِلَيْهِ **ترجمہ** جابرؓ سے ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک نیک مرد خواب میں دکھلایا گیا کہ گویا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جوڑے گئے ہیں اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ابوبکر کے ساتھ جوڑے گئے اور عثمانؓ عمرؓ کے ساتھ ملائے گئے ہیں کہا جابرؓ نے سو جب ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھے تو ہمنے کہا کہ نیک مرد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور ملایا جانا بعض کا ساتھ بعض کے سو وہ والی ہونگے اس کام کے جسکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں قول اسکا نیط کے معنے ہیں لٹکایا گیا ساتھ اسکے اور جوڑا گیا طرف اسکی **ف** مراد اس حدیث میں خلافت ہے یعنے یہ لوگ آپکے بعد خلیفے ہونگے۔

(۵) **وَعَنْ** جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُنِيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَاَةِ اَبِيْ طَلْحَةَ رض وَسَمِعْتُ خَشْخَشَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا بِلَالٌ وَرَاَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهٖ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ
أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلْخَشْخَشَةُ صَوْتُ السِّلَاحِ ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے تئیں دیکھا کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو ناگاہ وہاں رمیصا ابوطلحہ کی بی بی نظر پڑی اور مینے
پاؤں کی آہٹ سنی تو مینے کہا یہ کون ہے (یعنے کسکی جوتی کی آواز ہے) تو فرشتوں نے کہا یہ بلال ہے اور مینے ایک
محل دیکھا کہ اسکے صحن میں ایک عورت ہے تو مینے کہا کہ یہ کسکا محل ہے فرشتوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا ہے سو
مینے چاہا کہ اسکے اندر جاؤں اور اسکو دیکھوں پھر مجکو تیرا رشک یاد پڑا اے عمر سو میں پھر آیا پشت دیکر تو عمر
فاروق رونے لگے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں آپ پر رشک کرتا شیخین اسکے راوی ہیں اور خشخشہ جوتی کی
آہٹ کو کہتے ہیں **ف** اس حدیث میں ام سلیم کو جسکا رمیصا لقب ہے اور بلالؓ اور عمر فاروقؓ کو بہشت کی بشارت ہے

(۶) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ فَمَا دَخَلْتُ
الْجَنَّةَ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَحْدَثْتُ قَطُّ
إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
وَصَحَّحَهُ ترجمہ بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال تو کس سبب مجھسے پہلے
بہشت میں پہونچ گیا سو میں بہشت میں داخل نہیں ہوا مگر کہ مینے اپنے آگے تیری جوتی کی آواز سنی تو بلال نے
کہا یا حضرت مینے کبھی اذان نہیں دی مگر مینے دو رکعت نماز پڑھی اور میں کبھی بے وضو نہیں ہوا مگر کہ میں
نے اسی وقت وضو کر لیا اور مینے اعتقاد کیا کہ اللہ کی دو رکعتیں مجھپر حق ہیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ انہیں کے سبب سے یہ رتبہ تجکو ملا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے

(۷) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ
عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک سب لوگوں میں بہت
پیارا کون ہے فرمایا کہ عائشہ مینے کہا اور مردوں میں کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ اسکا باپ یعنے ابوبکر صدیقؓ
مینے کہا پھر کون کہا کہ عمر پھر کئی مردوں کو گنا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) **عَنْ** أُسَامَةَ رضی قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ
فَقَالَ أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ قَالَ أَحَبُّ
أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رضی قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ فَقَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ اسامہؓ سے روایت
ہے کہا کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ناگہاں علیؓ اور عباسؓ آئے رو برو آنکی اجازت مانگی فرمایا کیا
تو جانتا ہے یہ دونوں کیوں آئے ہیں مینے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ لیکن میں جانتا ہوں انکو اذن دے وہ دونو
اندر آئے تو انہوں نے کہا یا حضرت ہم اسلیے آئے ہیں کہ آپ سے پوچھیں کہ آپکے نزدیک اپنے گھر والوں میں
سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ فاطمہ محمدؐ کی بیٹی۔ دونوں نے کہا کہ ہم اسلیے نہیں آئے کہ آپ سے آپ کے گھر

والوں کا حال پوچھیں فرمایا کہ بہت پیارا میرے نزدیک میرے اہل میں سے وہ شخص ہے جسپر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا یعنے اسامہ بن زید دونوں نے کہا کہ پھر کون فرمایا کہ علی بیٹا ابی طالب کا تو عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے پیچھے ڈالدیا آپ نے فرمایا کہ علی نے تجھسے پہلے ہجرت کی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وعن ابن عمر رض قال كنا نفاضل بين الناس زمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فنقول ابو بكر ثم عمر ثم عثمان ولا ينكر ذالك علينا اخرجه البخاري وابو داود والترمذي۔ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آدمیوں کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دیا کرتے تھے سو ہم کہتے تھے ابوبکر رضؓ پھر عمر رضؓ پھر عثمان یعنے ابوبکر صدیق رضؓ کو سب سے مقدم جانتے تھے اور ہم پر انکار نہ کیا جاتا تھا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن انس رض قال كان اسيد بن حضير وعباد بن بشير رض عند رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة فخرجا من عنده فاذا نوران بين ايديهما فلما افترقا صار مع كل واحد منهما نور اخرجه البخاري۔ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشیر ایک اندھیری رات میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے رہے پھر دونوں آپکے پاس سے نکلے تو ناگہاں نور کی دو مشعلیں انکے آگے روشن ہوئیں اور جب دونوں جدے جدے ہوئے تو ایک ایک مشعل دونوں کے ساتھ ہو گئی۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

الفرع الثاني في ذكر فضائلهم على الانفراد وهو قسمان

دوسری فرع انکے جدے جدے فضائل کے بیان میں اور وہ دو قسم ہیں

القسم الأول في الرجال

پہلی قسم مردوں کے بیان میں

ابو بكر الصديق رض

ابوبکر صدیق کے فضائل کا بیان

(۱) عن عائشة رض قالت دخل ابو بكر على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشر فانت عتيق الله من النار قالت فمن يومئذ سمي عتيقا اخرجه الترمذي۔ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو حضرت نے ان سے فرمایا کہ تمکو بشارت ہو کہ تمکو آزاد کر دیا ہے اللہ نے آگ سے کہا عائشہؓ نے سو اسی دن سے اونکا نام عتیق رکھا گیا یعنی آگ سے آزاد کیے گئے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل فاخذ بيدي فاراني

بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ رضہ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَخْرَجَهُ أَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آیا سو اوسنے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھکو بہشت کا وہ دروازہ جس سے میری امت داخل ہوگی دکھلایا تو ابوبکر رضہ نے کہا کہ یارسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی وہ دروازہ دیکھتا تو حضرت نے فرمایا خبردار ہو اے ابوبکر کہ مقرر میری امت میں سے پہلے ہیں تو ہی بہشت میں داخل ہوگا ابوداؤد اس حدیث کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ بِهَا مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِي مَالُ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَمَا عَرَضْتُ الْإِسْلَامَ عَلٰى أَحَدٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ كَبْوَةٌ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَتَلَعْثَمْ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **يُقَالُ** كَبَا الْفَرَسُ إِذَا خَرَّ لِوَجْهِهِ وَالْمُرَادُ أَنَّ الصِّدِّيْقَ لَمْ يَتَرَدَّدْ فِي تَصْدِيْقِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّلَعْثُمُ التَّرَدُّدُ فِي الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَالتَّتَعْتُعُ فِيْهِ وَقَوْلُهٗ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا إِلٰى آخِرِهٖ حَاصِلُهٗ أَنَّ الْخُلَّةَ تَلْتَزِمُ فَضْلَ مُرَاعَاةِ الْخَلِيْلِ وَقِيَامًا بِحَقِّهٖ وَاشْتِغَالَ الْقَلْبِ بِأَمْرِهٖ فَأَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَيْسَ عِنْدَهٗ فَضْلٌ مَعَ خُلَّةِ الْحَقِّ لِلْخَلْقِ لِاشْتِغَالِ قَلْبِهٖ بِمَحَبَّةِ رَبِّهٖ فَلَا يَحْتَمِلُ مَيْلًا إِلٰى غَيْرِهٖ ترجمہ اور اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کا ہمپر کوئی احسان نہیں مگر یہ کہ ہمنے اوسکا بدلا دیدیا ہے سوائے ابوبکر کے اسواسطے کہ مقرر اونکا ہمپر ایک احسان ہے اوسکا بدلہ اونکو اللہ قیامت کے دن دیگا اور مجھکو کسی کے مال نے ایسا فائدہ نہیں دیا جیسا ابوبکر کے مال نے مجھکو فائدہ پہونچایا اور اسلام کو کسی کے سامنے پیش نہیں کیا یعنے کسی کو مسلمان ہونے کے لیے نہیں کہا مگر کہ وہ پیچھے ہٹا سوائے ابوبکر کے کہ مقرر انہوں نے کچھ تردد نہیں کیا اور اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھیراتا خبردار رہو البتہ تمہارا ساتھی اللہ تعالے کا دوست ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے یعنے عرب کی بول چال میں کبا الفرس جبکہ اپنے منہ پیچھے ہٹ جاتے اور مراد یہ ہے کہ صدیق اکبر رضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق میں کچھ تردد نہ کیا تھا آتے ہی مسلمان ہوگئے تھے اور تلعثم کے معنے ہیں قول اور فعل میں تردد کرنا سوچنا فکر کرنا اور یہ جو فرمایا کہ اگر میں کسیکو اپنا جانی دوست ٹھیراتا الخ تو مراد اس سے یہ ہے کہ خلت لازم پکڑتی ہے فضیلت رعایت خلیل کو اور اوسکے حق کے ساتھ قائم ہونے کو اور اوسکے دل کے مشغول ہونے کو سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ آپکے نزدیک باوجود دوستی حق کے خلق کی دوستی کی کچھ فضیلت نہیں واسطے مشغول ہونے آپکے دل کے اپنے رب کی محبت میں سو غیر اللہ کیطرف میل کرنے اور جھکنے کا کچھ احتمال نہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضہ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى أَبُوْبَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهٖ أَنْ يُخْبِرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

[illegible]

وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ مقرر خدا نے اختیار دیا ہے اپنے بندے کو دنیا اور آخرت میں سو اوس بندے نے آخرت
کو اختیار کیا تو ابوبکر صدیق رونے لگے ہمکو تعجب آیا اونکے رونے سے کہ یہ رونے کا کون مقام ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک بندہ کی خبر دی ہے جو اختیار دیا گیا سو جب جلد حضرت کا انتقال ہوا تب ہم اوسکا مطلب سمجھے کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے وہ بندہ جو اختیار دئے گئے یعنی حضرت نے اپنی موت کی خبر دی تھی جسکا
ہم میں سوائے صدیق اکبر کے کوئی اس بھید کو نہ سمجھا (ہم سب میں زیادہ تر عالم وہی تھے) تو حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیوں میں سے مجھپر بڑا احسان کرنے والا ساتھ دینے میں اور اپنے مال کے خرچ کرنے
میں ابوبکر ہے اور اگر میں اپنے رب کے سوائے کسی اور کو جانی دوست ٹھیراتا تو ابوبکر ہی کو جانی دوست ٹھیراتا لیکن اسلام کی برادری اور محبت
ہمارے اُنکے درمیان ہے۔ مسجد کی طرف سو سب دروازے بند کر دیئے جاویں مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے۔
شیخین اور ترمذی اُسکے راوی ہیں۔

(۵) عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رض قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ اَبُوْبَكْرٍ اٰخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ حَتّٰی
اَبْدٰی عَنْ رُكْبَتِهٖ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ
شَیْءٌ فَاَسْرَعْتُ اِلَیْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ فَاَبٰی فَاَقْبَلْتُ اِلَیْكَ فَقَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ یَا اَبَا بَكْرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّ
عُمَرَ رض نَدِمَ فَاَتٰی مَنْزِلَ اَبِیْ بَكْرٍ فَقَالَ اَثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالُوْا لَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَمَعَّرُ حَتّٰی اَشْفَقَ اَبُوْبَكْرٍ رض فَجَثٰی عَلٰی رُكْبَتَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا كُنْتُ اَظْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ اِلَیْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقْتَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ
تَارِكُوْا لِیْ صَاحِبِیْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ فَمَا اُوْذِیَ بَعْدَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ غَامَرَ اَیْ خَاصَمَ وَالتَّمَعُّرُ تَغَیُّرُ
اللَّوْنِ مِنَ الْغَضَبِ۔ **ترجمہ** ابودردا سے روایت ہے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا
کہ ابوبکر صدیق رض سامنے سے آئے اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے یہانتک کہ اپنے گھٹنوں کو ننگا کیا تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تمہارے صاحب نے تو اپنی جان کو شدت میں ڈالا ہے یعنے ابوبکر صدیق
نے پھر انہوں نے سلام کیا اور کہا کہ میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ گفتگو ہو گئی تھی میں اُنپر غصے
ہوا پھر میں پچھتایا پھر میں نے عمر سے سوال کیا کہ میرا قصور معاف کر دیں اُنہوں نے معاف نہ کیا سو میں آپ کی خدمت
میں حاضر ہوا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا معاف کریگا اور تجکو بخشے گا۔ اے ابوبکر یہ تین بار فرمایا
پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچھتائے معاف کرانے کو صدیق اکبر کے گھر گئے تو کہا کہ کیا گھر میں ابوبکر ہیں گھر والوں نے کہا
کہ نہیں پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت کے چہرے میں غصہ ظاہر ہونے لگا یہانتک
کہ صدیق اکبر ڈرے تو گھٹنوں کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر حضرت سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میری طرف
سے زیادتی ہوئی (یعنے عمر کا کچھ قصور نہیں) تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھکو تمہاری
طرف پیغمبر کرکے بھیجا سو تم نے کہا کہ تو جھوٹا ہے (یعنے دل میں) اور ابوبکر نے کہا کہ تم سچے نبی ہو اور اونے
میرے ساتھ اپنی جان و مال سے سلوک کیا تم لوگ میری خاطر سے میری ساتھی کو چھوڑ دوگے یعنی اوسکو کسیطرح
رنج نہ پہونچاؤ دو یا تین بار آپ نے یہ فرمایا پھر اوس دن کے بعد کسی نے اونکو رنج نہیں دیا بخاری اسکے راوی ہیں
غامر کے معنے ہیں جھگڑا کیا اور تمعر کے معنے ہیں غصے سے رنگ بدل جانا۔

؎ اس حدیث سے صدیق اکبر کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرَضُ قِيْلَ لَهُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَقِيْقُ الْقَلْبِ وَاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَا يَكَادُ يُسْمِعُ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ فَعَاوَدَتْهُ فَقَالَ مُرُوْهُ فَلْيُصَلِّ فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَرَادَ بِقَوْلِهٖ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ امْرَاَةَ الْعَزِيْزِ وَالنِّسَاءَ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اَيْ اَنَّكُنَّ تُحَسِّنَّ لِلرَّجُلِ مَالَا يَجُوْزُ وَتَغْلِبْنَ عَلٰى رَاْيِهٖ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیماری کی شدت ہوئی تو آپ سے نماز کے لیئے کہا گیا تو فرمایا کہ کہو ابوبکر سے کہ لوگوں کو نماز پڑہاوے تو عائشہؓ نے کہا کہ ابوبکر نرم دل ہے اگر حضرت کے مقام پر نماز پڑہانے کو کھڑا ہوگا تو رونے لگیگا لوگ قرآن کی آواز نہ سن سکینگے عمر کو فرماییے کہ نماز وہ پڑہاوے حضرت نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑہاوے پھر وہی بات کہی فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ نماز پڑہاوے کہ مقرر تم یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں کی طرح ہو بخاری اسکے راوی ہیں اور مراد یوسفؑ کے ساتھ والی عورتوں سے عزیز کی عورت ہے۔ اور وہ عورتیں جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے تھے یعنی تم مرد کو ناجائز چیز اچھی کر دکھلاتی ہو اور اُسکی رائے پر غالب آتی ہو۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ كَشَفَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْرَ الْحُجْرَةِ فَنَظَرَ اِلَيْنَا وَهُوَ قَائِمٌ كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَصَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهٖ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق لوگوں کو نماز پڑہاتے تھے حضرت کی بیماری میں جسمیں آپکا انتقال ہوا اور جب پیر کا روز ہوا اور لوگ نماز کی صفوں میں کھڑے تھے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرے کا پردہ اوٹھایا اور ہماری طرف نظر کی اور حالانکہ آپ کھڑے تھے گویا کہ آپکا چہرہ قرآن کا ورق تھا پھر مسکرائے اور ہنسے سو ہمنے قصد کیا کہ خوشی سے فتنے میں پڑیں یعنی نماز کو توڑ ڈالیں حضرت کے دیدار کے سبب سے تو صدیق اکبر اپنی ایڑیوں پر پیچھے ہٹے تاکہ پہلی صف میں پہونچیں اور انہوں نے گمان کیا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیئے باہر آنے والے ہیں تو حضرت نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈالدیا پھر اوسی دن آپ فوت ہوئے شیخین اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنْ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ عُقْبَةَ ابْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ رِدَاءَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ حَتّٰى دَفَعَهٗ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عروہؓ سے روایت ہے کہ مینے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا کہ نہایت سخت تکلیف جسکا فروں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دی تھی وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ مینے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

لہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں صدیق اکبر نے پانچ دن لوگوں کو امامت سے نماز پڑہائی ہیہ اشارہ ہے صدیق اکبر کی خلافت کا کہ جو عہدہ حضرت کا خاص تھا یعنی نماز کی امامت کو اپنی زندگی میں صدیق اکبر کو دیا ۱۲۔

کی طرف آیا اور حالانکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے سو اُسنے اپنی چادر کو آپ کی گردن میں ڈالا اور آپکا گلا سخت گھونٹا پھر ابوبکر آئے اور اونہوں نے اوسکو آپ سے ہٹایا پھر کہا کہ کیا تم مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ تمہارے پاس روشن نشانیاں لایا ہے تمہارے رب کی طرف سے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ سُفْيَانَ قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ اَحَقَّ بِالْاِمَامَةِ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ خَطَّأَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ وَمَا اُرَاهُ اَنْ يَّرْتَفِعَ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ **ترجمہ** سفیان سے روایت ہے کہا جو شخص کہے کہ علی مرتضے خلافت کے زیادہ تر حقدار تھے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق سے تو اوسنے ابوبکر اور عمر اور مہاجرین اور انصار کو گنہگار ٹھیرایا اور میں گمان کرتا ہوں کہ باوجود اسکے اوسکا کوئی عمل قبول نہ ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضـ
عمر فاروق کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ رضـ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ رضـ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہا کہ عمر فاروق نے ابوبکرؓ سے کہا اے بہتر سب لوگوں میں بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ جب تو نے یہ بات کہی تو البتہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نہیں سورج چڑھا اور نہ غروب ہوا کسی مرد پر جو بہتر ہو عمر رضی اللہ عنہ سے ترمذی اسکے راوی ہیں[۱]۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَانَ اَحَبُّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی عزت دے اسلام کو ساتھ ایک مرد کے جو تیرے نزدیک دو مردوں سے بہت پیارا ہو یعنی ساتھ ابوجہل کے یا عمر بن خطاب کے سو دونوں میں بہت پیارے خدا کیطرف عمر تھے ترمذی اسکے راوی ہیں[۲]۔

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اِلَّا نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فِيْهِ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالے نے عمر فاروقؓ کی زبان اور دل پر حق کو ٹھیرایا ہے۔ یعنی جو بات اونکی زبان سے نکلتی ہے حق نکلتی ہے اور کہا ابن عمرؓ نے کہ لوگوں پر کبھی کوئی حادثہ نہیں اوترا کہ لوگوں نے اوسمیں (اپنی رائے سے) کچھ کہا ہو۔ اور عمر فاروقؓ نے اوسمیں کچھ کہا ہو مگر کہ اوسمیں عمرؓ کے قول کے موافق قرآن اوترا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے۔

(۴) وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ لِشَيْءٍ قَطُّ اِنِّيْ لَاَظُنُّهُ كَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَا عُمَرُ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيْلٌ فَقَالَ لَقَدْ اَخْطَاَ ظَنِّيْ وَاِنَّ هٰذَا عَلٰى دِيْنِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ

---

[۱] اس حدیث سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲ [۲] یعنے اسواسطے کہ وہ آپکی دعا کی برکت سے مسلمان ہوئے اور انکے ساتھ اسلام کو بڑی عزت ہوئی ۱۲

عَلَى الرَّجُلِ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي وَإِنَّكَ لَعَلَى دِينِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كُنْتَ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ فَقَالَ إِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
قَالَ فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ إِذْ جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ أَلَمْ تَرَ الْجِنَّ
وَإِبْلَاسَهَا وَيَأْسَهَا بَعْدَ إِنْكَاسِهَا وَلُحُوقَهَا بِالْقِلَاصِ وَأَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ
رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ
يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَوَثَبَ الْقَوْمُ فَقُلْتُ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا ثُمَّ نَادَى يَا جَلِيحْ أَمْرٌ نَجِيحْ رَجُلٌ فَصِيحْ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ هَذَا نَبِيٌّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ سالم سے روایت ہے اونہوں نے روایت کی کہا کہ مینے عمر سے نہیں سنا کہ کبھی کسی چیز کو حق میں کہا ہو البتہ میں اوسکو ایسا
گمان کرتا ہوں مگر کہ اوسیطرح ہوتا تھا جس طرح گمان کرتے تھے جس حالت میں کہ عمر فاروق بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک
مرد خوب صورت اونپر گذرا اسوا اونہوں نے کہا کہ البتہ میں گمان کرتا ہوں کہ مقرر یہ شخص کفر کے وقت اپنے دین
پر پایا یوں کہا کہ کفر کے زمانے میں اونکا کاہن تھا سو وہ مرد اونکے لیئے بلایا گیا تو عمر فاروق نے اوس سے کہا کہ البتہ
میرا گمان ہے کہ مقرر تو کفر کے زمانے میں اپنے دین پر پایا کہا کہ البتہ تو کفر کے زمانے میں اونکا کاہن تھا اوسنے کہا کہ مینے
ایسا کبھی نہیں دیکھا جیسا آج دیکھا کہ مسلمان مرد کو کوئی شخص ایسی بات سامنے کہے یعنے چونکہ میں مدت سے مسلمان ہو
چکا ہوں تو تمنے مجھکو کفر کی بات سے کیوں عار دلائی تو عمر فاروق نے کہا کہ میں تجھکو قسم دیتا ہوں مگر کہ تو مجھکو
کچھ خبر دے اوسنے کہا کہ میں کفر کے وقت اونکا کاہن تھا عمر فاروق نے کہا بتلا کہ تیری جنتنی کیا عجب تر خبر تیرے پاس
لائی اوسنے کہا جسحالت میں کہ میں ایک دن بازار میں تھا کہ ناگاہ وہ میرے پاس آئی ہیں اوسمیں گھبراہٹ پہچانتا
تھا اوسنے کہا کیا تو نے نہیں دیکھا جنوں کو اور اونکی گھبراہٹ کو اور اونکی ناامیدی کو بعد لگاؤ پیدا کرنے کے اونہ
اونکے لاحق ہونے کو ساتھ اونٹوں کے اور اونکے پالانوں کے عمر نے کہا کہ وہ سچا ہے جسحالت میں کہ میں اپنے
بتوں کے پاس سویا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص بچھڑا لایا اور اوسکو ذبح کیا تو اوسپر کسی چلانے والے نے بلند آواز
سے پکارا کہ مینے اوس سے زیادہ تر بلند آواز والا کبھی نہیں سُنا کہتا تھا اے جلیح (جنکا نام ہے) ایک بات ہے
بامراد ایک مرد خوش تقریر لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو لوگ (آواز سنتے ہی) اوٹھکر بھاگ گئے مینے کہا کہ میں تو کچھہ
نہیں چھوڑونگا یہانتک کہ معلوم کروں جو اسکے پیچھے ہے پھر اوسنے پکارا اے جلیح ایک بات ہے مراد پانے
کی ایک مرد خوش بیان لا الہ الا اللہ کہتا ہے پھر میں اوٹھا سو ہم کچھہ دیر نہ ٹھیرے کہ کہا گیا کہ یہ پیغمبر ہے یعنے تھوڑے
دنوں کے بعد آپ پیغمبر مشہور ہوئے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اتَّخَذْتَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ
وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
بِالْحِجَابِ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَيْرَةِ فَقُلْتُ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ
أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَنَزَلَتْ كَذَلِكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ ترجمہ عمر سے روایت
ہے کہ میں تین باتوں میں اپنے رب کے موافق ہوا میں نے کہا یا حضرت اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز ٹھیرائیں تو
خوب ہو تو یہ حکم اوترا کہ ٹھیراؤ مقام ابراہیم کو جائے نماز اور مینے کہا یا حضرت آپکے پاس اندر نیک آدمی بھی آتا
ہے اور بد بھی سو اگر آپ مسلمانوں کی ماؤں کو پردہ کا حکم کریں تو خوب ہو تو اوسی کے موافق آیت حجاب کی اوتری

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں عترت میں جمع ہوئیں (یعنی حضرت سے زیادہ خرچ مانگنے لگیں) تو انہوں نے کہا کہ اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمکو طلاق دیدیں تو نزدیک ہے کہ انکا رب بدلے میں دے انکو عورتیں تم سے بہتر تو اسطرح آیت اوتری شیخین اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جنگ بدر کے قیدیوں کے حق میں

وَهٰذِهٖ اَحَادِيْثُ مُشْتَرَكَةٌ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

اون حدیثوں کا بیان جو ابوبکر اور عمر کی فضیلت میں مشترک ہیں

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ يَرْعٰى فِيْ غَنَمِهٖ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ وَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ وَقَالَ لَهٗ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَّتَكَلَّمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ثَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّيْ خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَعَجُّبًا وَّفَزَعًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ اِنِّيْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَوْلُهٗ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ اَيْ مَنْ يَّوْمَ الْفَزَعِ وَعِنْدَ الْفِتَنِ حِيْنَ يَتْرُكُهَا النَّاسُ هَمَلًا لَا رَاعِيَ لَهَا نُهْبَةً لِّلذِّئَابِ وَالسِّبَاعِ فَجَعَلَ السَّبُعَ لَهَا رَاعِيًا [illegible] مُنْفَرِدًا بِهَا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسحالت میں ایک چرواہا اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا کہ اوسپر بھیڑیا دوڑا تو اونمیں سے ایک بکری لے گیا تو وہ چرواہا اوسکی تلاش میں اوسکے پیچھے گیا یہانتک کہ اوسنے اوسکو بھیڑیئے سے چھڑا لیا تو بھیڑیئے نے مڑکر اوسکی طرف دیکھا اور کہا کہ بھیڑ بکری کو درندہ کے دن میں بچا دیگا جسدن میرے سوائے اوسکا چرانے والا کوئی نہ ہوگا تو لوگوں نے تعجب کیا سبحان اللہ بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی لاتے ہیں اور حالانکہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے شیخین اور ترمذی کی روایتیں ہیں اور مسلم کے نزدیک یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسحالت میں کہ ایک مرد بیل کو ہانک رہا تھا اوسپر بوجھ لادے ہوئے کہ بیل نے مڑکر اوسکی طرف دیکھا سو کہ میں اس بوجھ لادنے کیواسطے پیدا نہیں ہوا ہوں کھیتی کرنے کے واسطے پیدا ہوا ہوں تو لوگوں نے تعجب کیا سبحان اللہ بیل بھی بولتا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لاتے ہیں یہ جو کہا کہ کون بچا دیگا اوس کو دن سبع کے یعنی دن گھبراہٹ کے اور وقت فتنے کے جبکہ لوگ اونکو بیکار چھوڑ دینگے کوئی انکا چرانے والا نہ ہوگا بھیڑیئے اور درندے اونکو اوچک لینگے سوا درندوں کو اونکا چرواہا ٹھیرایا اسلیئے اوسکے ساتھ سب درندوں کے سوائے کوئی نہ ہوگا۔

(۲) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى يَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النَّجْمَ الطَّالِعَ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ قَوْلُهٗ وَاَنْعَمَا اَيْ زَادَا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ وَتَنَاهَيَا فِيْهِ اِلَى الْغَايَةِ

ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اونچے درجہ والوں کو نیچے والے اسطرح دیکھینگے جیسے تم آسمان کے کنارے میں تارا چمکتا ہوا دیکھتے ہو اور مقرر ابوبکر اور

عمر بھی اونہیں میں ہیں جنکے درجے بلند ہونگے اور خوب اونچے ہونگے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ جو کہا تھا یعنی اس امر میں دونو زیادہ ہیں اور اسمیں نہایت کو پہونچے ہیں۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کیلیے فرمایا کہ مقرر یہ دونو بہشت کے پہلے اور پچھلے بڈہوں کے سردار ہیں سوائے پیغمبروں اور مرسلوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ حُذَیْفَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَؓ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ حذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیروی کرنا اون دونوں کی جو میرے بعد ہینگے۔ یعنے ابوبکر اور عمر کی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِؓ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْؓ یَا اَبَتِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِیْتُ اَنْ اَقُوْلَ ثُمَّ مَنْ فَیَقُوْلُ عُثْمَانُ فَقُلْتُ ثُمَّ اَنْتَ قَالَ مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے یعنی حضرت علیؓ سے کہا کہ اے باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں کون بہتر ہے انہوں نے کہا کہ ابوبکر صدیق میں نے کہا پھر کون کہا عمر اور میں ڈرا کہ کہوں کہ پھر کون سو کہیں کہ عثمان میں نے کہا کہ پھر تم ہو کہا کہ نہیں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے بخاری اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

ذکرِ عثمانؓ یارِ رسولؐ عالی کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ اِسْتَاْذَنَ اَبُوْ بَکْرٍؓ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہٖ عَلَیْہِ مِرْطٌ لِیْ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی حَالِہٖ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَہٗ وَھُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَصْلَحَ عَلَیْہِ ثِیَابَہٗ وَقَالَ اجْمَعِیْ عَلَیْکِ ثِیَابَکِ فَاَذِنَ لَہٗ فَقَضٰی اِلَیْہِ حَاجَتَہٗ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لِیْ لَمْ اَرَکَ فَزِعْتَ لِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَہٗ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَۃِ اَنْ لَّا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِہٖ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِمَّنْ تَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اندر آنے کے لیے) پروانگی مانگی اور حالانکہ آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے آپ پر میری لوئی تھی آپ نے اوسی حال میں اونکو پروانگی دی سو انہوں نے آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر عمر فاروق نے اجازت مانگی آپ نے اونکو بھی اوسی حال میں اجازت دی انہوں نے بھی آپ سے اپنی حاجت پوری کی پھر پھرے پھر عثمانؓ نے پروانگی مانگی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھ بیٹھے اور کپڑے اپنے بدن پر درست کر لیے اور مجھے فرمایا کہ اپنے کپڑے بدن پر اچھی طرح سے درست کر لے پھر اونکو اجازت دی سو انہوں نے بھی آپ سے اپنا کام پورا کیا پھر چلے گئے عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا یا حضرت آپ ابوبکر اور عمر کے لیے ایسے نہیں گھبرائے تھے جیسے عثمان کے لیے گھبرائے تو آپ نے فرمایا اے عائشہ مقرر عثمان شرم والا مرد ہے اور میں ڈرا کہ اگر میں اسی حالت پر رہا تو اونکی حاجت پوری نہ ہو

مسلم اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں ہے کیا میں نہ شرماؤں اُس سے جس سے فرشتے شرماتے ہیں

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ يُرِيْدُ الْحَجَّ فَرَاٰی قَوْمًا جُلُوْسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ قَالُوْا قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيْهِمْ قَالُوْا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِيْ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ وَلّٰی فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ اُبَيِّنُ لَكَ اَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ اُحُدٍ فَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهُ كَانَ تَحْتَهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِمْ مَعَهَا وَلَكَ اَجْرُ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَاَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ اَحَدٌ اَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ اِلٰی مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰی عَلَی الْيُسْرٰی وَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ وَكَانَتْ يُسْرٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ اَيْمَانِهِمْ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ بِهَا الْاٰنَ مَعَكَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عثمان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ مصر والوں میں سے ایک مرد حج کے ارادے سے آیا سو اوسنے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دیکھے تو پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا قریش کے لوگ ہیں اوسنے کہا انمیں شیخ کون ہے لوگوں نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر ہیں۔ تو اُسنے کہا اے ابن عمر میں تجھسے ایک بات پوچھتا ہوں سو بیان کر کیا تو جانتا ہے کہ عثمان جنگ احد کے دن بھاگ گئے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا کیا تو جانتا ہے جنگ بدر میں حاضر نہوئے تھے انہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا کیا تو جانتا ہے کہ وہ بیعۃ الرضوان میں بھی حاضر نہوئے انہوں نے کہا کہ ہاں تو اوس مرد نے کہا اللہ اکبر (یعنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ ان متبرک میں حاضر نہوئے) پھر وہ پیٹھ دے کر چلا تو ابن عمر نے کہا آ میں تجھسے اسکا سبب بیان کروں کہ سو جنگ احد میں ان کا بھاگ گیا سو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے اون سے معاف کر دیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ نے اونکا قصور معاف کر دیا اور جنگ بدر میں تو وہ اس سبب سے حاضر نہوئے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اونکے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ تم انکے پاس رہو اور تمکو جنگ بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ملیگا اور وہ بیعۃ الرضوان میں اس سبب سے حاضر نہ تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اونکو مکے میں بھیجا تھا اور بطن مکہ میں عثمان سے زیادہ عزت دار اور کوئی نہ تھا جسکو بھیجتے اور بیعۃ الرضوان عثمانؓ کے جانے کے بعد ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھا اور فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بایاں ہاتھ عثمان کے لیے بہتر تھا اون کے داہنے ہاتھ سے پھر ابن عمر نے اوس مرد سے کہا کہ اب ان باتوں کو اپنے ساتھ لے جا بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِيْنَارٍ حِيْنَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَثَرَهَا فِيْ حِجْرِهِ فَجَعَلَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا بِيَدِهِ وَيَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَبَّابٍ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ عَلٰی تَجْهِيْزِ جَيْشِ

العُسرۃِ فقام ابنُ عفّانَ فقال یا رسولَ اللہِ علیَّ مائۃُ بعیرٍ بأحلاسِہا وأقتابِہا فی سبیلِ اللہ ثم حضَّ علی الجیشِ فقام عثمانُ فقال یا رسولَ اللہِ علیَّ مائتا بعیرٍ بأحلاسِہا وأقتابِہا فی سبیلِ اللہ ثم حضَّ علی الجیشِ فقام عثمانُ فقال یا رسولَ اللہِ علیَّ ثلٰثمائۃِ بعیرٍ بأحلاسِہا وأقتابِہا فی سبیلِ اللہ فأنا رأیتُ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم ینزلُ عنِ المنبرِ وھو یقولُ ما علی عثمانَ ما عمِلَ بعدَ ھٰذہٖ ما علی عثمانَ ما عمِلَ بعدَ ھٰذہٖ أخرجہ الترمذیُّ رحمہ اللہ تعالی ترجمہ عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت ہے کہا کہ عثمانؓ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی لائے جبکہ تنگی کے لشکر کا سامان درست کیا سو ڈالکر آپکی گود میں کھنڈایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے انکو پلٹنے لگے اور فرماتے تھے کہ آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل ضرر نہ کریگا دوبار فرمایا اور عبدالرحمن خباب نے کہا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور حالانکہ آپ لشکر تنگی کے سامان درست کرنے کی رغبت دلاتے تھے تو عثمانؓ اٹھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں خدا کی راہ میں سو اونٹ دونگا مع انکی پشت پوش اور پالانوں کے پھر لشکر کے سامان درست کرنے کی رغبت دلائی پھر عثمانؓ اٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں دو سو اونٹ مع انکی پشت پوش اور زین کے اللہ کی راہ میں دونگا۔ پھر رغبت دلائی پھر عثمانؓ اٹھے اور کہا کہ یا حضرت میں خدا کی راہ میں تین سو اونٹ دونگا مع انکے پالان اور زین کے یعنی سب اسباب اور سامان کے ساتھ دونگا کہا سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر سے اوترتے ہوئے دیکھا فرماتے تھے کہ نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیک عمل کے نہیں ہے عثمان پر گناہ کسی عمل کا بعد اس نیکی کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر علی بن ابی طالبؓ

علی ابن ابی طالب کے فضائل کا بیان

(۱) وعن أنسِ بنِ مالکٍ قال بُعِثَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یومَ الاثنینِ وصلّی علیٌّ یومَ الثلٰثاءِ أخرجہ الترمذیُّ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیر کے دن نبوت پر پہنچے اور منگل کے دن علی مرتضےٰ نے آپ پر نماز پڑھی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابنِ عمرَ قال لمّا آخی رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم بینَ أصحابِہٖ جاءَ علیٌّ تدمعُ عیناہُ فقال یا رسولَ اللہِ آخیتَ بینَ أصحابِکَ ولم تؤاخِ بینی وبینَ أحدٍ فقال صلّی اللہُ علیہِ وسلّم أنتَ أخی فی الدنیا والآخرۃِ أخرجہ الترمذیُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو آپسمیں ایک دوسرے کا بھائی ٹھیرایا تو علی مرتضےٰ روتے ہوئے آپ کے پاس آئے سو انہوں نے کہا یا حضرت آپ نے اپنے اصحاب میں برادری کر دی ہے اور مجھکو کسیکا بھائی نہیں بنایا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو میرا بھائی ہے۔ دنیا میں اور آخرت میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن زیدِ بنِ أرقمَ قال قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم من کنتُ مولاہُ فعلیٌّ مولاہُ أخرجہ الترمذیُّ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا میں دوست اور مددگار رہوں علی بھی اوسکے دوست اور مددگار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن سعدِ بنِ أبی وقّاصٍ قال خلّفَ النبیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم علیًّا فی غزوۃِ تبوکَ فقال یا رسولَ اللہِ تخلّفُنی فی النساءِ والصبیانِ فقال أما ترضٰی أن تکونَ منّی بمنزلۃِ ھارونَ من موسٰی إلّا أنّہ لا نبیَّ بعدی أخرجہ الشیخانِ والترمذیُّ وفی روایۃٍ لمسلمٍ والترمذیِّ قال رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلّم یومَ خیبرَ لأعطینَّ الرایۃَ غدًا رجلًا یحبُّ اللہَ ورسولَہٗ ویحبُّہُ اللہُ ورسولُہٗ قال فتطاولَ الناسُ لہا

فقال ادعوا لی علیا فاتی بہ ارمد فبصق فی عینیہ ودفع الرایۃ الیہ ففتح اللہ علیہ قال ولما نزلت ہذہ
الایۃ ندع ابناءنا وابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیا وفاطمۃ وحسنا وحسینا فقال اللہم
ہؤلاء اہلی الرمد مرض فی العین ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے علی کو مدینے میں خلیفہ کیا تو انہوں نے کہا یا حضرت کیا آپ مجھکو عورتوں اور لڑکوں میں خلیفہ کرتے ہیں تو حضرت
نے فرمایا کیا تو اس سے راضی نہیں کہ تو میرے نزدیک ہو بجائے ہارون کے موسیٰ کے نزدیک مگر فرق اتنا ہے کہ
میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا کہ البتہ میں کل علم دونگا اوس شخص کو جو اللہ اور اوسکے رسول کو
دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اوسکو دوست رکھتے ہیں تو لوگوں نے اسکے لیے گردن درازی کی (یعنی ہر شخص
اسکا امیدوار ہوا کہ مجھکو یہ دولت نصیب ہو) تو حضرت نے فرمایا کہ میرے لیے علی کو بلاؤ وہ لائے گئے اس حال
میں کہ اونکی آنکھیں دکھتی تھیں حضرت ؐ نے اونکی آنکھوں میں لب لگائی اور نشان اونکے حوالے کیا تو خدا
نے اونکے ہاتھ پر فتح نصیب کی اور کہا کہ جب یہ آیت اوتری آؤ ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو بلاویں
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو بلایا اور فرمایا الٰہی یہ ہیں میرے گھر والے
اور رمد آنکھ کی بیماری کو کہتے ہیں۔

(۵) وعن زر بن حبیش قال سمعت علیا یقول والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہ لعہد النبی الامی
الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی الحبۃ بفتحہا
والشعیر ونحوہما وبکسرہا البزورات وفلقہا شقہا للنبات والنسمۃ کل شیء فیہ روح وبرءہا خلقہا
ترجمہ زر بن حبیش سے روایت ہے کہا سنا میں نے علی سے کہتے تھے قسم ہے اوسکی جسنے دانے کو پھاڑا اور
چیز کو پیدا کیا کہ البتہ ان پڑھ پیغمبر یعنی حضرت ؐ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ جو شخص مجھے محبت رکھیگا وہ مومن
ہے اور جو مجھسے دشمنی رکھیگا وہ منافق ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور حبہ ساتھ زبر
گیہوں اور جو وغیرہ کو کہتے ہیں اور ساتھ زیر کے تخموں کو اور فلق کے معنے ہیں پھاڑنا اوسکا واسطے او[illegible]
اور نسمہ جاندار چیز کو کہتے ہیں اور برء کے معنے ہیں پیدا کرنا اوسکا۔

(۶) وعن جابر قال دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا یوم الطائف فانتجاہ فقا[illegible]
لقد اطال نجواہ مع ابن عمہ فقال ما انتجیتہ ولکن اللہ تعالی انتجاہ اخرجہ الترمذی وقال بعضہم
ولکن اللہ انتجاہ ای امرنی ان انتجی معہ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
طائف کے دن علی کو بلایا اور ان سے کان میں چپکے باتیں کرنے لگے تو لوگوں نے کہا کہ آپ کی کانا پھوسی
اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ دراز ہوئی یعنی آپ بہت اونکے ساتھ کان میں بات کہتے رہے تو حضرت [illegible]
کہا میں نے اون سے کان میں بات نہیں کی ولیکن اللہ تعالیٰ نے اون سے بات کان میں کی ترمذی اسکے را[illegible]
ہیں اور یہ جو کہا لیکن اللہ تعالیٰ نے اون سے بات کی تو اسکے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی نے مجھکو ح[illegible]

[illegible] یہ جو فرمایا کہ تو میرے نزدیک بجائے ہارون کے [illegible] ہارون کی عزت [illegible] موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک
تمہاری عزت میرے نزدیک ہے اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ ۱۲

کہ میں اُن سے کان میں بات کروں۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَۃٍ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ ثُمَّ دَعَاہُ فَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یُّبَلِّغَ ھٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِیْ فَدَعَا عَلِیًّا فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ برأت کے ساتھ ابوبکر کو بھیجا پھر اون کو بلا لیا اور فرمایا کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسی کے یہ کہ پہونچا دے اسکو مگر وہ مرد کہ میرے اہل بیت میں سے ہو پھر حضرت نے علیؓ کو بلایا اور برأت کا حکم اُنکو دیا یعنی تاکہ مکے میں جا کر کفار مکہ کو سورۂ برأت سنا کر خبردار کریں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکْرُ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِؓ

طلحہ بن عبید اللہ کے فضائل کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی شَہِیْدٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو چاہیئے کہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ رَاَیْتُ یَدَ طَلْحَۃَ شَلَّاءَ وَقٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلشَّلَلُ فَسَادُ الْیَدِ لِمَرَضٍ اَوْ قَطْعٍ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ میں نے طلحہ کا ہاتھ بیکار دیکھا اوسنے اُسکے ساتھ جنگ احد کے دن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بخاری اسکے راوی ہیں۔ اور شل کے معنے ہیں ہاتھ کا بیکار ہو جانا بیماری کے سبب سے ہو یا کٹ جانے سے۔

ذِکْرُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِؓ

زبیر بن عوامؓ کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْحَوَارِیُّ خَالِصَۃُ الْاِنْسَانِ وَصَفِیَّتُہُ الْمُخْتَصُّ بِہٖ وَقِیْلَ النَّاصِرُ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا رہا ہے اور میرا خاص مددگار اور جان نثار زبیر ہے بیٹا عوام کا[۲] شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور حواری کے معنے میں خالص اور منتخب یار آدمی کا جو اُسکے ساتھ خاص ہو اور بعضے کہتے ہیں ناصر۔

ذِکْرُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍؓ

سعد ابن ابی وقاصؓ کا بیان

(۱) عَنْ عَلِیٍّؓ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْدِیْ اَحَدًا غَیْرَ سَعْدٍؓ سَمِعْتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ یَقُوْلُ اِرْمِ یَا سَعْدُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ

[۱] ان حدیثوں سے علیؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوگی ۱۲

[۲] جب جنگ خندق کے دن کافروں کے گروہوں میں پھوٹ پڑی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص ہے جو کفار کے لشکر کی خبر لادے زبیر نے کہا یا حضرت میں جاتا ہوں تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی اس حدیث سے زبیرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

والترمذی ترجمہ علیؓ سے روایت ہو کہ مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی پر فدا کرتے ہوں سوائے سعد کے مینے آپ سے جنگ احد کے دن سنا فرماتے تھے کہ تیر مارے سعد میرے ماں باپ تجھپر قربان شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر سعید بن زید
سعید بن زید کا بیان

(۱) عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُنِیْ وَاِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِیْ عَلَی الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا اِنْقَضَّ لِلَّذِیْ صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَکَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ یَّنْقَضَّ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ

قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہا کہ مینے سعید بن زید سے سنا کہتا تھا قسم ہے اللہ کی البتہ مینے اپنے تئیں دیکھا اور عمر مجھکو اسلام لانے پر باندھنے والے تھے مجکو اور اپنی بہن کو پہلے اس سے کہ عمر مسلمان ہوں اور اگر کوئی گراجاتا واسطے اوس چیز کے کہ تمنے عثمان کے ساتھ کی تو لائق تھا کہ گرپڑتا بخاری اسکے راوی ہیں

ذکر عبد الرحمن بن عوف
عبد الرحمن بن عوفؓ کا بیان

(۱) عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنِسَائِہٖ اِنَّ اَمْرَکُنَّ مِمَّا یُھِمُّنِیْ مِنْ بَعْدِیْ وَلَیْسَ یَصْبِرُ عَلَیْکُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّیْقُوْنَ ثُمَّ قَالَتْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَی اللّٰہُ اَبَاکَ مِنْ سَلْسَبِیْلِ الْجَنَّۃِ وَکَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰی اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَرْضٍ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِیْنَ اَلْفًا وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَوْصٰی بِحَدِیْقَۃٍ لِاُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِیْعَتْ بِاَرْبَعِمِائَۃِ اَلْفٍ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَلسَّلْسَبِیْلُ اِسْمُ عَیْنٍ فِی الْجَنَّۃِ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں سے فرمایا کہ مجھکو اپنے پیچھے تمہارا بہت فکر ہے اور نہیں صبر کرتے تمپر مگر صابر اور صدیق (یعنے تمہارے خرچ نفقے پر یہی لوگ صبر کرتے ہیں جو صابر اور صدیق ہوں) پھر ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے فرمایا کہ خدا تیرے باپ کو بہشت کی نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے مسلمانوں کی ماؤں پر ایک زمین صدقہ کی تھی جو چالیس ہزار کو بیچی گئی اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ عبد الرحمن نے امہات المومنین کے لیے ایک باغ کی وصیت کی جو چار لاکھ کو بیچا گیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور اسکو صحیح کہا ہے اور سلسبیل بہشت کی نہر کا نام ہے

ذکر ابی عبیدۃ بن الجراح
ابوعبیدہ بن جراح کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمُنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَقَالَ ھٰذَا

لہ سعید بن زید حضرت عمرؓ کے بہنوئی تھے جب عمر فاروق کی بہن اور بہنوئی — دونوں مسلمان ہوے تو ابھی حضرت عمر مسلمان نہوئے تھے تو عمر اپنے بہنوئی کو باندھ کر مارا کرتے تھے اور انکی بہن کو بھی تاکہ اسلام سے پھرجائیں مگر وہ باوجود اس سخت تکلیف اور مار کے اسلام سے نہ پھرے اس حدیث سے انکی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

اونکو گلے لگاتے تھے اور سونگھتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّبْطُ وَلَدُ الْوَلَدِ وَاَسْبَاطُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَوْلَادُ يَعْقُوْبَ وَهُمْ فِيْهِمْ كَالْقَبَائِلِ فِي الْعَرَبِ وَقَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنًا وَاحِدًا مِّنْ اَوْلَادِ الْاَنْبِيَاءِ ترجمہ یعلی بن مرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں جو حسین سے محبت رکھے اللہ اوس سے محبت رکھیگا اور حسین سبط ہے اسباط میں سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور سبط پوتوں کو کہتے ہیں اور اسباط بنی اسرائیل سے مراد یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہے اور وہ اونمیں عرب کے قبیلوں کیطرح ہیں اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنہا حسینؑ کو پیغمبروں کی اولاد سے ٹھیرایا۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسنؑ حسینؑ بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ فَاَطَالَ سَجْدَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا الصَّبِيُّ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَيْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهُ يُوْحٰى اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عبداللہ بن شداد سے روایت ہے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے رات کی ایک نماز میں (یعنی مغرب میں یا عشا میں) اور حالانکہ آپ حسن یا حسین کو اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور اونکو رکھا پھر نماز کے لیے اللہ اکبر کہا آپ نے نماز کا ایک سجدہ دراز کیا تو میں نے اپنا سر اوٹھایا تو ناگاہ لڑکا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پشت پر تھا اور آپ سجدے میں تھے پھر میں سجدے میں چلا گیا پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو کسی نے کہا یا حضرتؐ آپ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ بہت دراز کیا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی نئی بات پیدا ہوئی یا آپ کی طرف وحی کی گئی فرمایا ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی لیکن میرا بیٹا مجھپر چڑھ بیٹھا تھا سو میں نے ناگوار جانا کہ اسکو جلدی اوتاروں یہانتک کہ وہ اپنی حاجت پوری کرلے۔[1] نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ سَلْمٰى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ الْاٰنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ایک انصاری عورت سلمی سے روایت ہے کہا کہ میں ام سلمہ کے پاس گئی اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو میں نے کہا کہ تم کیوں روتی ہو کہا کہ میں نے ابھی حضرت

[1] اس حدیث سے امام حسنؑ حسینؑ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ اتنے فعل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور آپ رو رہے تھے تو میں نے کہا یا حضرت آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ ابھی میرے سامنے حسین قتل ہوئے ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ اَنْفِهٖ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ اَمَا اِنَّهٗ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد امام حسین کا سر لایا اور ایک طشت میں رکھا تو ایک چھڑی اونکی ناک میں مارنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسا خوبصورت کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا خبردار ہو کہ بیشک وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ اسکے ترمذی کے ہیں۔

(۹) وَعَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَمَّا جِيْءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ وَاَصْحَابِهٖ نُضِّدَتْ رُءُوْسُهُمْ فِيْ وَجْهِ الْمَسْجِدِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ فَجَعَلَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰى دَخَلَتْ فِيْ مَنْخَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَمَكَثَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهِ فَعَلَتْ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ نُضِّدَتْ اَيْ جُعِلَ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ مُرَتَّبًا ترجمہ عمارہ بن عمیر سے روایت ہے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اوسکے ساتھیوں کے سر لائے گئے تو مسجد کے چبوترے میں رکھے گئے اور میں وہاں پہونچا اور حالانکہ لوگ کہتے تھے کہ البتہ آگیا ہے البتہ آگیا ہے سو ناگاہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سانپ آیا اور سروں کے بیچ میں گھسنے لگا یہانتک کہ عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں گھس گیا اور تھوڑی دیر ٹھیر کر نکلا اور چلا گیا پھر پھر آیا اور اوسکی نتھنی میں گھس گیا اسیطرح اوسنے دو یا تین بار کیا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہتے ہیں اور نضدت کے معنے ہیں کہ نیچے اوپر باترتیب رکھے گئے۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهٖ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

زید بن حارثہ اور اوسکے بیٹے اسامہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ يُقَالُ فُلَانٌ خَلِيْقٌ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِذَا كَانَ اَهْلًا لَهٗ وَهُوَ بِهٖ حَقِيْقٌ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اسامہ بن زید کو لشکر کا سردار کیا تو بعضے لوگوں نے اونکی سرداری میں طعنہ کیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم اب طعنہ کرتے ہو اسامہ بن زید کی سرداری میں سو البتہ تم تو پہلے اوسکے باپ یعنے زید کی سرداری میں بھی طعنہ کرتے تھے اور قسم خدا کی زید سرداری کے لائق تھا اور مقرر وہ مجھکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا تھا اور البتہ یہ اسامہ اوسکے بعد میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور جب کوئی کسی کام کے لائق ہو تو کہتے ہیں یہ خلیق ہے ساتھ اس کام کے۔

۱؎ جسوقت ام سلمہؓ نے خواب میں دیکھا تھا اوسیوقت امام حسینؓ شہید ہوئے تھے ۱۲ ۲؎ وجہ کشادہ جگہ کو کہتے ہیں جو مسجد کے آگے ہوتی ہے ۱۲

مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک معتمد امانت دار ہے اور ہمارا امانت دار یعنے امت میری کا ابوعبیدہ ہے جراح کا بیٹا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ یمن والے حضرت کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ کوئی شخص بھیجئے جو ہمکو سنت اور اسلام کے احکام سکھائے تو حضرت نے ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ یہ اس امت کا امانتدار ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

عباس بن عبد المطلب کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى عَمِّيْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَاِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلصِّنْوُ الْمِثْلُ

ترجمہ علی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے میرے چچا کو تکلیف دی اوسنے مجھکو تکلیف دی اور سوائے اسکے کچھ نہیں کہ آدمی کا چچا اسکے باپ کی طرح ہے اور صنو مثل کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِيْ اَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتّٰى اَدْعُوَا لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَاَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِيْ وَلَدِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس سے فرمایا کہ اے چچا جب پیر کے دن کی صبح ہو تو تم اپنی اولاد سمیت میرے پاس آؤ تاکہ میں تمہارے لیے دعا کروں جو تمکو اور تمہاری اولاد کو فائدہ پہونچاوے ابن عباس نے کہا سو عباس صبح کو گئے اور ہم بھی اونکے ساتھ گئے۔ حضرت نے ہمکو ایک کملی میں چھپالیا پھر فرمایا الٰہی بخشدے عباس کو اور اوسکی اولاد کو بخشنا ظاہر اور باطن جو کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ الٰہی نگاہ رکھ اوسکو اوسکی اولاد میں ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے ایک روایت میں زیادہ کیا ہے اور خلافت کو اوسکی پشت میں باقی رکھ

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُوْدٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُنْصَبَ بِاِيْلِيَاءَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلینگے خراسان سے جھنڈے سیاہ نہ پھیر سکے گی اون کو کوئی چیز یہانتک کہ گاڑے جاوینگے بیت المقدس میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ

جعفر بن ابی طالب کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيْرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ بہشت میں فرشتوں کے ساتھ اوڑتا پھرتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اُلْصِقُ بَطْنِيْ بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوْعِ وَاِنْ كُنْتُ لَاَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْاٰيَةَ وَاَنَا اَعْلَمُ

ينقلب بي فيطعمني وكان خير الناس للمساكين جعفر بن أبي طالب كان ينقلب بنا فيطعمنا ما كان في بيته حتى إن كان ليخرج إلينا العكة ليس فيها شيء فنشقها فنلعق ما فيها أخرجه البخاري والترمذي العكة ظرف السمن واللعق أخذ الطعام بالأصابع ولحسها وذلك لقلة الشيء ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہا کہ میں پتھروں سے اپنا پیٹ ملایا کرتا تھا بھوک کے سبب سے اور مقرر میں کسی مرد سے آیت پوچھتا اور حالانکہ وہ مجھکو معلوم ہوتی تھی تاکہ مجھکو اپنے ساتھ لیجاوے اور کھانا کھلاوے اور سب لوگوں میں بہتر مسکینوں کے لیئے جعفر بن ابی طالب تھے کہ ہمکو ساتھ لے جاتے تھے اور جو اون کے گھر میں موجود ہوتا کھلاتے تھے یہانتک کہ ہماری طرف کپی نکالتے تھے جسمیں کچھ چیز نہ ہوتی اور ہم اوسکو چیر کر جو کچھ اوسمیں ہوتا چاٹتے تھے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں عکہ گھی کے برتن کو کہتے ہیں اور لعق کے معنے ہیں لینا کھانے کا ساتھ انگلیوں کے اور چاٹنا انکا اور یہ چیز کے کم ہونے کے سبب ہوتا ہے۔

(۳) وعن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لجعفر بن أبي طالب أشبهت خلقي وخلقي أخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا کہ تو صورت اور سیرت میں میرے مشابہ ہے

ذكر الحسن والحسين رضي الله عنهما

حسنؓ اور حسینؓ رضی اللہ عنہما کا بیان

(۱) عن البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه يقول اللهم إني أحبه فأحبه أخرجه الشيخان والترمذي وفي رواية الترمذي أن النبي صلى الله عليه وسلم أبصر حسنا وحسينا فقال اللهم إني أحبهما فأحبهما ترجمہ براءؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حالانکہ حسنؓ آپکے مونڈھے پر تھے فرماتے تھے یعنی یہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی اس سے محبت رکھ شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حسن اور حسین کو دیکھا سو فرمایا الٰہی میں ان سے محبت رکھتا ہوں سو تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۲) وعن عقبة بن الحارث قال صلى أبو بكر صلاة العصر ثم خرج يمشي ومعه علي فرأى الحسن يلعب مع الصبيان فحمله على عاتقه وقال بأبي شبيه بالنبي صلى الله عليه وسلم ليس شبيها بعلي وعلي يضحك أخرجه الشيخان ترجمہ عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہا کہ ابوبکر صدیقؓ نے عصر کی نماز پڑھی پھر نکلکر چلے اور اونکے ساتھ علیؓ تھے تو انہوں نے حسنؓ کو لڑکوں میں کھیلتے ہوئے دیکھا سو اون کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا اور کہا کہ میرا باپ قربان کہ یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں اور علی ہنستے تھے بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۳) وعن أنس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم أي أهل بيتك أحب إليك قال الحسن والحسين وكان يضمهما ويشمهما رضي الله عنهما أخرجه الترمذي ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ کے نزدیک اپنے اہل بیت میں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ اور حضرت

(۴) وَعَنْ ابنِ مسعودٍ قال لما نزلت لیس علی الذین امنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا
ما اتقوا الایۃ قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منہم اخرجہ مسلم والترمذی ترجمہ ابن مسعودؓ
سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری کہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کوئی گناہ اس چیز میں
جو کھالی جبکہ پرہیزگار رہیں آخر آیت تک تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو انہیں میں سے ہے مسلم و
ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکرُ اَبِی ذَرٍّ الغِفَارِیؓ

ابوذر غفاریؓ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِی ذَرٍّ قال لقد صلیت قبل ان القی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بثلث سنین قیل فاین توجھت قال حیث
یوجھنی ربی اصلی عشاء حتی اذا کان اخر اللیل القیت
کانی خفاء حتی تعلونی الشمس فقلت لاخی انیس ان لی
بمکۃ حاجۃ فاکفنی فانطلق حتی اذا اتی مکۃ فراث علی ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقد لقیت رجلا بمکۃ
علی دینک یزعم ان اللہ تعالی ارسلہ قلت فما یقول الناس قال یقولون انہ شاعر کاھن ساحر وکان انیس
احد الشعراء فقلت ما تقول انت قال لقد سمعت قول الکھنۃ فما ھو بقولھم ولقد وضعت قولہ علی
اقراء الشعر فلیس بشعر واللہ انہ لصادق وانھم لکاذبون قلت فاکفنی حتی اذھب فانظر قال فاتیت مکۃ
فتضعفت رجلا منھم فقلت این ھذا الرجل الذی یدعونہ الصابی فاشار الی فقال الصابی فمال علی
اھل الوادی بکل مدرۃ وعظم حتی خررت مغشیا علی قال فارتفعت حین ارتفعت حتی کانی نصب
احمر فاتیت زمزم فغسلت عنی الدماء وشربت من مائھا ولقد لبثت ثلثین ما بین لیلۃ ویوم وما کان لی
طعام الا ماء زمزم فسمنت حتی تکسرت عکن بطنی وما وجدت علی کبدی سخفۃ جوع فبینا اھل مکۃ فی
لیلۃ قمراء اضحیان اذ ضرب علی اصمختھم فما یطوف بالبیت احد وامرأتان منھم تدعوان اسافا ونائلۃ قال
فاتتا علی فی طوافھما فقلت انکحا احدھما الاخری فما تناھتا عن قولھما حتی اتتا
علی فی طوافھما فقلت ھن مثل الخشبۃ فانطلقتا تولولان وتقولان لو کان ھھنا احد من انفارنا فاستقبلھما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وھما ھابطان فقال لھما ما لکما قالتا الصابی بین الکعبۃ واستارھا
قالا ما قال لکما قالتا انہ قال لنا کلمۃ تملا الفم فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی استلم الحجر فطاف
بالبیت ھو وصاحبہ ثم صلی فلما قضی صلوتہ کنت اول من حیاہ بتحیۃ الاسلام فقال وعلیک ورحمۃ اللہ
ثم قال ممن انت قلت من غفار قال فاھوی بیدہ فوضع اصابعہ علی جبھتہ فقلت فی نفسی کرہ ان انتمیت
الی غفار فذھبت اخذ بیدہ فقدعنی صاحبہ وکان اعلم بہ منی ثم رفع راسہ فقال متی کنت ھھنا
فقلت منذ ثلثین بین لیلۃ ویوم قال فمن کان یطعمک قلت ما کان لی من طعام الا ماء زمزم فسمنت
حتی تکسرت عکن بطنی وما اجد علی کبدی سخفۃ جوع فقال انھا مبارکۃ وانھا طعام طعم فقال ابو بکر
یا رسول اللہ ائذن لی فی طعامہ اللیلۃ فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانطلقت معھما ففتح ابو بکر
بابا فجعل یقبض لنا من زبیب الطائف فکان ذلک اول طعام اکلتہ بھا ثم غبرت ما غبرت ثم اتیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انی قد وجھت الی ارض ذات نخل لا اراھا الا یثرب فھل انت مبلغ عنی

قومك عسى الله أن ينفعهم بك ويأجرك فيهم فأتيت أخي أنيسا قال ما صنعت قلت إني قد أسلمت وصدقت
فقال ما بي رغبة عن دينك وإني قد أسلمت وصدقت قال فأتينا أمنا فقالت ما بي رغبة عن دينكما وإني قد
أسلمت وصدقت فاحتملنا حتى أتينا قومنا غفارا فأسلم نصفهم وقال نصفهم إذا قدم رسول الله صلى الله عليه
وسلم المدينة أسلمنا فلما قدم المدينة أسلم النصف الباقي وجاءت أسلم فقالت يا رسول الله إخوتنا نسلم على
الذي أسلموا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله تعالى أخرجه
مسلم وهذا لفظه وفي رواية له وللبخاري لما بلغ أبا ذر مبعث النبي صلى الله عليه وآله وسلم تزود وحمل شنة له فيها
ماء حتى قدم مكة فأتى المسجد والتمس النبي صلى الله عليه وسلم وهو لا يعرفه وكره أن يسأل عنه حتى أدركه
الليل فاضطجع فرآه علي فعرف أنه غريب فلما رآه تبعه فلم يسأل واحد منهما صاحبه عن شيء حتى أصبح
ثم احتمل قربته وزاده إلى المسجد فظل ذلك اليوم ولا يرى النبي صلى الله عليه وسلم حتى أمسى فعاد إلى
مضجعه فمر به علي فقال ما كان للرجل أن يعرف منزله فقام وتبعه ولا يسأل واحد منهما صاحبه
عن شيء حتى إذا كان يوم الثالث فعل مثل ذلك فأقامه علي معه ثم قال ألا تحدثني ما الذي أقدمك هذا
البلد قال إن أعطيتني عهدا وميثاقا لترشدني فعلت ففعل فأخبره فقال إنه حق وهو رسول الله صلى الله
عليه وسلم فإذا أصبحت فاتبعني فإني إن رأيت شيئا أخاف عليك قمت كأني أريق الماء فإن مضيت
فاتبعني حتى تدخل مدخلي ففعل فانطلق يقفوه حتى دخل على النبي صلى الله عليه وآله وسلم ودخل
معه وسمع من قوله وأسلم مكانه فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ارجع إلى قومك فأخبرهم حتى يأتيك
أمري فقال والذي نفسي بيده لأصرخن بها بين ظهرانيهم فخرج حتى أتى المسجد فنادى بأعلى صوته أشهد
أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا رسول الله وثار القوم فضربوه حتى أضجعوه فأتى العباس فأكب عليه فقال
ويلكم ألستم تعلمون أنه من غفار وأن طريق تجاركم إلى الشام عليهم فأنقذه منهم ثم عاد من الغد لمثلها فثاروا
عليه فضربوه فأكب عليه العباس فأنقذه منهم فكان هذا أول إسلام أبي ذر الجفاء بكسر الخاء المعجمة كساء
يطرح على السقاء وقوله فراث أي أبطأ وأقراء الشعر طرائقه وأنواعه واحدها قرء بفتح القاف والمدة التي
النسيجة وقوله كأني نصب أحمر أراد أنهم ضربوه حتى أدموه فصار كأنه نصب أحمر والنصب الحجر والصنم
الذي كانوا ينصبونه في الجاهلية ويذبحون عليه فيحمر من دم القربان والدم الذي يأتيهم وسخفة الجوع رقته و
هزاله وليلة إضحيان أي مضيئة لا غيم فيها والأصمخة جمع صماخ وهو ثقب الأذن والضرب ههنا المنع
من الاستماع وكنى به عن النوم المفرط وإساف ونائلة صنمان تزعم العرب أنهما كانا رجلا وامرأة زنيا في الكعبة
فمسخا والهن عني به الذكر وقوله له الاستغاثة والصياح والأنفار الجماعة أي من أصحابنا وجماعتنا وهو من النفر
الذين من الثلاثة إلى العشرة وقوله كلمة تملأ الفم أراد أنها عظيمة لا تقال ولا تقدع [illegible] وطعام طعم
أي طعام شبع يعني أنه يكف الجوع ويغني منه والغابر ههنا الباقي وهو من الأضداد وظهراني القوم
والأمراق وسطه وفيما بينهم ترجمہ: ابو ذرؓ سے روایت ہے کہا کہ البتہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات
سے تین برس پہلے نماز پڑھی ہے کسی نے پوچھا کہ تم کس طرف نماز پڑھا کرتے تھے کہا کہ جس طرف میرا رب مجھ کو متوجہ کرتا میں رات کو نماز پڑھا
کرتا تھا یہاں تک کہ جب پچھلی رات ہوتی تھی تو میں ڈالا جاتا تھا یعنی لیٹ رہتا تھا گویا کہ میں ایک کپڑا ہوں پڑا ہوا

(۲) وَعَنْهُ قَالَ فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ رضی اللہ عنہ فِي ثَلٰثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَفَرَضَ لِي فِي ثَلٰثَةِ آلَافٍ فَقُلْتُ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللهِ مَا سَبَقَنِي اِلٰى مَشْهَدٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ كَانَ زَيْدٌ رضی اللہ عنہ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّي اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور اونہیں سے روایت ہو کہ عمر فاروق نے اسامہ کے لیے تین ہزار پانچسو درہم) وظیفہ مقرر کیا اور میرے لیے (صرف) تین ہزار وظیفہ مقرر کیا میں نے کہا کہ تم نے اسامہ کو مجھپر فضیلت کیوں دی یعنے تم نے اونکی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں ٹھیرائی سو قسم ہے اللہ کی کہ وہ کسی جنگ میں مجھ سے آگے نہیں بڑھے اونہوں نے کہا اے بیٹا زید اسامہ کا باپ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تیرے باپ سے زیادہ پیارا تھا اور اسامہ حضرت کے نزدیک تجھ سے زیادہ پیارا تھا سو میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیارے کو اپنے پیارے[۱] پر مقدم کیا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** علی سے روایت ہو کہ عمار نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو اذن دو مرحبا ہو پاک[۲] کو اور پاک کیے گئے کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ وَلِابْنِهٖ عَلِيٍّ انْطَلِقَا اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَانْطَلَقْنَا فَسَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى ذِكْرِ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ وَاَخْرَجَهَا اَبُوْ بَكْرٍ الْبَرْقَانِيُّ وَالْاِسْمَاعِيْلِيُّ وَيْحَ كَلِمَةٌ تُقَالُ فِيْ حَالِ الشَّفَقَةِ وَالتَّعَطُّفِ وَوَيْسَ كَلِمَةٌ تُقَالُ لِمَنْ يُتَرَحَّمُ عَلَيْهِ وَيُرْثٰى لَهٗ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس نے مجھسے اور اپنے بیٹے علی سے کہا کہ چلو ابو سعید کے پاس اور اون سے حدیث سنو سو ہم گئے اور ہم نے اون سے سنا حدیث بیان کرتے تھے یہانتک کہ مسجد کے بنانے کے حکم کا ذکر آیا سو اونہوں نے کہا کہ ہم تو ایک ایک اینٹ اُٹھاتے تھے اور عمار دو دو اینٹیں لاتے تھے۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھا سو اونکے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرماتے تھے کہ افسوس ہی عمار پر کہ اوسکو باغی گروہ قتل کریگا وہ تو اونکو بہشت کیطرف بلاویگا اور وہ اونکو دوزخ کیطرف بلاتے ہونگے بخاری اسکے راوی ہیں اور بخاری نے قتل کا ذکر نہیں کیا اور ابو بکر برقانی اور اسمٰعیلی بھی اسکے راوی ہیں اور ویح ایک لفظ ہے جو شفقت اور مہربانی کے وقت کہا جاتا ہے۔ اور ویس بھی ایک لفظ ہے جو کہ اوس شخص کے لیے کہا جاتا ہے جسپر رحم کیا جاوے۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

---

[۱] ان حدیثوں سے اسامہ اور اونکے باپ زید کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوبوں میں داخل ہو گئے

[۲] پاک تھے یعنی فی نفسہ اور پاک کیا گیا یعنے ساتھ عمل شریعت کے ۱۲

أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اختیار دیا گیا عمار کو
کاموں میں مگر کہ اوسنے دونوں میں سے آسان تر کو اختیار کیا یعنے جو غیر کے حق میں آسان ہو ترمذی اسکے راوی

(۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلِئَ عَمَّارٌ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الْمُشَاشُ جَمْعُ مُشَاشَةٍ وَهِيَ رُءُوسُ الْعِظَامِ اللَّيِّنَةُ يُمْكِنُ مَضْغُهَا ترجمہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صحابی سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھر اگیا ہے عمار ایمان سے ہڈیوں کے سر تک نسائی اسکے راوی اور مشاش جمع ہے مشاشہ کی اور مشاشہ نرم ہڈیوں کے سر کو کہتے ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر

(۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالدَّلِّ وَالْهَدْيِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَلَا هَدْيًا وَلَا دَلًّا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى بِجِدَارِ بَيْتِهِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبدالرحمن بن زید سے روایت ہے کہ حذیفہؓ سے پوچھا کہ کون شخص خصلت اور طریقہ اور ہدایت میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہے تاکہ ہم اوس سے علم سیکھیں انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ کوئی شخص خصلت اور ہدایت اور طریقے میں ابن مسعود کی حضرت سے قریب تر ہو یہاں تک کہ اپنے گھر کی دیواروں میں پوشیدہ ہو یعنی یہ حال کہ گھر میں جاکر کیا کرتے ہیں۔ باہر تو حضرت کی سنت کے موافق عمل کرنے والا اون سے زیادہ نظر آتا۔ بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ مَسْرُوقٍ وَشَقِيقٍ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا نَزَلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ مسروق اور شقیق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے سوائے کوئی لائق بندگی کے نہیں قرآن کی کوئی سورت نہیں اوتری مگر کہ میں اُسکے اُترنے کی جگہ جانتا ہوں جہاں اوتری اور قرآن کی کوئی آیت نہیں اوتری مگر کہ میں جانتا ہوں کہ کس معاملے میں اوتری یعنے میں ہر آیت کا شان نزول جانتا ہوں اور اگر جانتا کسی کو مجھسے زیادہ تر قرآن کا جاننے والا معلوم ہوتا اوس تک اونٹ پہونچ سکتے تو میں سوار ہوکر اوسکے پاس جاتا شیخین اور نسائی اوسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِينًا وَمَا نَرٰى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلُزُومِهِمْ لَهُ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ایک مدت تک مدینے میں ٹھیرے تو ہم ابن مسعود اور اونکی ماں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہی میں سے سمجھتے تھے اسلیے کہ وہ آپکے پاس بہت آتے جاتے تھے اور بہت رہتے تھے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

نے جیسے کپڑا بے حس وحرکت پڑا ہوا ہوتا ہے اوسیطرح مین پڑا رہتا تھا یہانتک کہ سورج مجھپر چڑھ آتا اور اوسکی
گرمی مجکو پہونچتی تو مینے اپنے بہائی اونیس سے کہا کہ مجھکو مکے مین ایک کام ہے سو تو میرا کام کر آ (یعنی اور مینے
اوسکو اپنا کام تبلایا۔) سو وہ چلا یہانتک کہ جب وہ مکے میں گیا تو اوسنے مجھپر دیر لگائی اور پھر آیا مینے کہا کہ
تونے کیا کیا اوسنے کہا کہ میں مکے میں ایک مرد سے ملا جو تیرا ہم دین ہے وہ کہتا ہے کہ خدا تعالے نے اوسکو
پیغمبر کیا ہے۔ مینے کہا کہ لوگ کیا کہتے ہیں کہا کہتے ہین کہ وہ شاعر ہے کاہن ہے جادوگر ہے اور اونیس بھی ایک شاعر تھا۔
مینے کہا تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا کہ مینے کاہنوں کی باتیں سنی ہیں وہ کاہنوں کی سی بات تو نہیں کہتا اور
مینے اوسکے قول کو شعر کے ہر وزن پر بھی تولا ہے وہ شعر بھی نہیں قسم ہے اللہ کی بیشک وہ سچا ہے اور
لوگ جھوٹے ہیں۔ مینے کہا سو مجھکو کفایت کرتا کہ میں خود جاکر دیکھوں کہا پھر میں مکے میں آیا اور اون میں سے
ایک مرد کو ضعیف سمجھکر پوچھا کہ وہ مرد کہاں ہے جسکو صابی کہتے ہیں تو وہ میری طرف اشارہ کرکے کہنے
لگا کہ یہ صابی ہے یہ صابی ہے یعنی دین سے پھرا ہوا تو سب مکے والے کنکر اور ہڈیوں کے ساتھ مجھپر جھکے یعنے
مجھکو مارنے لگے یہانتک کہ میں بیہوش ہوکر گر پڑا پھر میں اوٹھا جبکہ اوٹھا یہانتک گویا کہ میں سرخ بت ہول
پھر میں زمزم پر آیا اور مینے اپنے بدن سے لہو کو دہویا زمزم کا پانی پیا اور البتہ تیس دن رات ٹھیرا رہا
اور حالانکہ میرے واسطے زمزم کے سوائے کوئی کہانا نہ تھا اور میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کے
شکن ٹوٹ گئے اور مینے اپنے پیٹ پر بہوک کا ضعف نہ پایا سو جس حال میں کہ مکے والے ایک صاف چاندنی
رات میں تھے کہ اچانک اونکے کانوں کے سوراخ بند کیئے گیئے یعنی سب لوگ سوگئے اوسوقت خانۂ کعبہ
کے گرد کوئی طواف نہ کرتا تھا اور اچانک مینے دیکھا کہ اونمیں سے دو عورتیں ہیں کہ اساف اور نائلہ (دو
بت کے نام ہیں) کو پکارتی ہیں کہا سو وہ طواف کرتی ہوئیں میرے پاس آئیں تو مینے کہا کہ ایک کا
دوسرے سے نکاح کردو یعنی اساف کا نائلہ سے سو وہ اپنے قول یعنے اساف اور نائلہ کے پکارنے سے
باز نہ آئیں یہانتک کہ جب طواف کرتی ہوئیں مجھ تک پہونچیں تو مینے کہا اساف اور نائلہ کے فرج میں [illegible] کر
دو یعنی مینے اساف اور نائلہ کو برا کہا تو دونو چلیں چلاتی ہوئیں کہتی تھیں کہ اگر ہمارے مردوں میں سے
یہاں کوئی ہوتا تو ہمارا بدلہ لیتا تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ابوبکر اونکو سامنے سے آتے ہوئے ملے
اور حالانکہ وہ اوچان سے اوتر رہے تھے تو دونوں نے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا ہے کہنے لگیں کہ خانۂ کعبہ میں
اور اوسکے غلافوں میں ایک بیدین ہے انہوں نے پوچھا کہ اوسنے تمسے کیا کہا کہنے لگیں اوسنے ایسی
بات کہی ہے اوس سے منہ بھر جاتا ہے یعنے اوسنے بہت برے بات کہی ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
خانۂ کعبہ میں آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنی ساتھی کو سمیت خانۂ کعبہ کا طواف کیا پھر آپ نے نماز پڑہی
پھر جب نماز پڑہ چکے تو پہلے پہل میں ہی نے آپکو اسلامی طور پر دعاء خیر دی یعنے مینے کہا السلام علیک
یا رسول اللہ تو آپ نے جواب میں کہا وعلیک اور تجھپر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت پھر فرمایا کہ تو کن لوگو
میں سے ہے مینے کہا قوم غفار میں سے۔ کہا کہ پھر آپ نے اپنا ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیاں اپنی پیشانی
پر رکھیں مینے اپنے جی میں کہا کہ شاید آپ نے برا مانا ہے یہ کہ مینے اپنے تئیں غفار کی طرف نسبت کیا تو میں
اونکا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ کے ساتھی نے مجھکو روکا اور وہ آپ کی مراد کو مجھسے زیادہ تر جانتے تھے۔ پھر حضرت نے

اپنا سر اوٹھایا اور فرمایا کہ تو یہاں کب سے ہے میںنے کہا کہ تیس دن رات سے فرمایا کہ تجھکو کھانا کون کھلاتا تھا میںنے
کہا کہ زمزم کے پانی کے سوائے میرے پاس کچھ کھانا نہ تھا سو میں موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے شکم کے شکن ٹوٹ
گئے اور میںنے اپنے پیٹ میں بھوک کا ضعف نہیں پایا حضرت صؐ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی برکت والا ہے کھانا ہے
آسودگی کا یعنے جیسے کھانا کھانے سے آدمی کو آسودگی حاصل ہوتی ہے ویسے ہی زمزم کے پانی سے اگر
بھوک دفع کرنے کی نیت سے پیوے تو بھوک دفع ہوجاتی ہے تو ابوبکرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ مجکو حکم ہو کہ
میں آج رات اسکو کھانا کھلاؤں پہر حضرت صؐ چلے اور میں بھی دونوں کے ساتھ چلا پہر ابوبکرؓ نے دروازہ کھولا اور
مٹھی بھر بھر ہمکو طائف کے خشک چھوہارے دینے لگے سو وہ پہلا کھانا تھا جو میںنے مکے میں کھایا پھر باقی رہا
جو باقی رہا پھر میں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجکو خواب میں کھجوروں
والی زمین ہموار ہوئی یعنے ہم مکے سے ہجرت کرکے اوسی زمین میں جاوینگے۔ اور مدینے کے سوائے ویسی کوئی اور
زمین میرے خیال میں نہیں آتی سو کیا تو میری طرف سے اپنی قوم کو پیغام پہونچائیگا کہ وے ایمان لاویں شاید
خدا اونکو تیرے سبب سے فائدہ پہونچاوے اور تجھکو اوسمیں ثواب دے پہر میں (مکے سے پہر کر) اپنے بھائی انیس
کے پاس آیا اوسنے کہا کہ تونے کیا کیا میںنے کہا کہ مقرر میں مسلمان ہوگیا ہوں اور حضرت کو سچا پیغمبر مانا اوسنے کہا
کہ میں تیرے دین سے منہ نہیں پھیرتا اور مقرر میں بھی مسلمان ہوا اور آپکو سچا جانا کہا کہ پہر ہم اپنی ماں کے پاس آئے
تو اوسنے کہا کہ میں بھی تمہارے دین سے نہیں پھر سکتی ہوں اور مقرر میں بھی مسلمان ہوئی اور پیغمبر کو سچا جانا
پہر ہمنے اپنے تئیں اوٹھایا اور چلے یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار کے پاس آئے سو اون میں آدھے تو مسلمان ہو
گئے اور آدہوں نے کہا کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں آوینگے تو ہم اسلام لاوینگے پہر جب حضرت
مدینے میں آئے تو باقی آدہے بھی اسلام لائے پہر قوم اسلم کے لوگ آئے تو اونہوں نے کہا یا حضرت ہمارے بھائی
ہیں ہم مسلمان ہوئے جسپر وہ مسلمان ہوئے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم غفار کو خدا نے بخشا
اور اسلم کو سلامت رکھا یا اون سے راضی ہوا مسلم اسکے راوی ہیں۔ اور یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور اوسکی ایک
روایت اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جب ابوذر کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہونچی تو
اونہوں نے خرچ راہ لیا اور ایک مشکیزہ پانی کا اوٹھا لیا یعنی اور چلے یہانتک کہ مکے میں پہونچے پہر خانہ کعبہ
کی مسجد میں آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا اور حالانکہ حضرت کو نہ پہچانتے تھے اور برا جانا کہ کسی
سے حضرت کا پتہ پوچھیں یہانتک کہ اون کو رات پڑگئی سو لیٹ گئے تو علیؓ نے اونکو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ مسافر
ہے یعنی اور علیؓ نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ وہ اونکو دیکھکر اون کے ساتھ گئے لیکن دونوں میں سے کسی نے دوسرے سے
کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ صبح ہوئی پہر اپنا مشکیزہ اور خرچ راہ اوٹھا کر مسجد میں چلے آئے اور تمام دن مسجد میں رہے
اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا یہانتک کہ شام ہوئی اور اپنے لیٹنے کی جگہ میں پھر آئے پھر علی اوپر
گذرے تو فرمایا کہ اس مرد کے لیئے ابھی وقت نہیں آیا کہ اپنے اوترنے کی جگہ پہچانے یعنے اور اونہوں نے کہا کہ
میرے ساتھ آ تو ابوذر اوٹھکر اونکے ساتھ چلے گئے اور کسی نے دوسرے سے کچھ نہ پوچھا یہانتک کہ جب تیسرا
دن ہوا تو اونہوں نے پہر اوسیطرح کیا تو علی اونکو اوٹھا کر پھر اپنے ساتھ لے گئے پہر ابوذر سے کہا کیا تو مجھکو نہیں
بتلاتا کہ تو اس شہر میں کیوں آیا ہے تو ابوذرؓ نے کہا کہ اگر تو مجھسے عہد و پیمان کرے کہ تو مجھکو میرے مطلوب کی راہ

بتلاؤنگا تو میں تجھسے بیان کرونگا پہر اوہنوں نے حضرت علی کو اپنا مطلب بتلایا تو علی نے کہا کہ بیشک وہ سچے
ہیں اور وہ اللہ کے رسول ہیں سوجب تو صبح کرے تو میرے پیچھے پیچھے چلے آئیو پہر اگر میں نے کوئی چیز دیکہی
جس سے تجہپر خوف کروں تو میں ٹھیر جاؤنگا گویا کہ میں پیشاب کرتا ہوں یعنی اور تم آگے بڑہ جائیو اور اگر میں بدستور
چلا جاؤں تو میرے پیچھے چلے آئیو یہانتک کہ جہاں میں داخل ہوں وہاں گہس جائیو تو انہوں نے اسیطرح کیا سو
اونکے پیچھے پیچھے چلے یہانتک کہ علیؓ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر داخل ہوئے اور ابو ذر بہی اونکے ساتھ آپکے
پاس داخل ہوئے پہر ابو ذرؓ نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سنا اور اوسی جگہہ مسلمان ہوگئے تو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کیطرف پہر جا اور اون کو خبر کردے یہانتک کہ میرا حکم تمہارے پاس پہونچے
پہر ابو ذرؓ نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ میں بلند آواز سے اون کے درمیان کلمہ
پکارونگا تو ابو ذرؓ حضرت کے پاس سے نکلکر خانہ کعبہ کی مسجد میں آئے اور بلند آواز سے پکار کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں سوائے خدا کے
اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ کے ہیں اور کفار قریش اوٹھے اور اوسکو مارنے لگے یہاں تک کہ انہوں نے
اوسکو بیہوش کردیا پہر عباسؓ آئے اور اوسپر اوندہے ہوئے اور کہا تمکو خرابی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ وہ قوم غفار
میں سے ہے اور تمہارے سوداگروں کی راہ شام کو اونہیں کے درمیان سے جاتی ہے سو عباسؓ نے اوسکو اون سے
چھڑایا۔ پہر اگلے دن بھی ابو ذرؓ نے اسیطرح کیا یعنے مسجد میں پکار کر کلمہ شہادت پڑہا پہر اونہوں نے اوسپر حملہ کیا
اور اوسکو مارنے لگے اور عباسؓ اوسپر اوندہے ہوئے اور اوسکو اون سے چھوڑایا سو یہی ہے بیان ابو ذر کے
اول مسلمان ہونے کا۔ خفاء ساتھ زیر خا نقطے دار کے کملی یا چادر ہے جو مشک پر ڈالی جاتی ہے۔ اور رث
کے معنے ہیں دیر کی اور اقراء الشعر کے معنے ہیں طریقے اور قسمیں اوسکی اوسکا واحد قرء ہے ساتھ زیر قاف کے اور
مدرہ پکائی گئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اور یہہ جو کہا کانی نصب احمر تو مراد یہہ ہے کہ اونہوں نے اوسکو مارا یہانتک
کہ اوسکو خون آلودہ کیا یعنے اوسکے تمام بدن سے خون جاری ہوا سو ہو گیا جیسے کہ وہ سُرخ بت ہے اور نصب
کے معنے ہیں پتھر یا بت جسکو کفر کے زمانے میں کھڑا کیا کرتے تھے اور اوسپر جانور ذبح کیا کرتے تھے تو وہ اون
جانوروں کے لہو سے سرخ ہوجاتا تہا۔ اور سخفۃ الجوع کے معنے ہیں اوسکا ضعف اور دبلا پن اور لیلۃ اضحیان
کے معنے ہیں رات روشن جسمیں ابر وغیرہ نہ ہو اور اصمخہ جمع ہے صماخ کی اور وہ کان کی سوراخ کو کہتے ہیں اور
ضرب سے مراد اسجگہہ منع ہے سننے سے اور مراد یہہ ہے کہ وہ سو گئے اور اساف اور نائلہ دو بت تھے عرب کے لوگ گمان
کرتے تھے کہ انمیں ایک مرد تھا اور ایک عورت تھی سو دونوں نے کعبے میں زنا کیا تو وہ دونو پتھر ہوگئے اور ہن
سے مراد ذکر ہے اور ولولہ فریاد کرنے اور چلانے کو کہتے ہیں اور انفار کے معنے ہیں جماعت یعنے ہمارے ساتھیوں
کی جماعت سے اور وہ تین سے دس تک کو کہتے ہیں اور یہ جو کہا کہ اوس بات سے منہ بہر جاتا ہے یعنی وہ بڑی
بُری بات ہے زبان پر نہیں آسکتی اور قرع کے معنے ہیں منع کرنا اور روکنا اور یہہ جو کہا وہ طعام ہے یعنی وہ
پیٹ کو بہر دیتا ہے اور بہوک کو روکتا ہے اور بہوک سے کفایت کرتا ہے اور غابر کے معنے ہیں باقی اور یہہ ضد اد
میں سے ہے اور ظہرانی القوم کے معنے ہیں اونکے بیچ میں اور اسکے درمیان۔

ذکر حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کا بیان

(۱) عن حذیفۃ قال سألتنی امی متی عہدک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت منذ کذا و کذا فدعینی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاصلی معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیتہ فصلیت معہ المغرب ثم قام فصلی حتی صلی العشاء فتبعتہ فسمع صوتی فقال من ھذا احذیفۃ قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ تعالی لک ولامک ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلۃ استأذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی ان فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ اخرجہ الترمذی ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے مجھ سے پوچھا کہ تو کب سے مسلمان ہوا ہے میں نے کہا کہ ابتدا اسی وقت سے اور مجھکو چھوڑ کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤں اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں اور آپ سے سوال کروں کہ میرے اور تیرے لیے بخشش کی دعا مانگیں سو میں حضرت کے پاس گیا اور میں نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑھی اور میں آپ کے پیچھے چلا آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے حذیفہ۔ میں نے کہا کہ ہاں فرمایا تیرا کیا کام ہے خدا نے تجھکو اور تیری ماں کو بخشدیا مقرر یہ فرشتہ ہے کہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اور اس نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھکو سلام کرے اور مجھکو بشارت دے کہ فاطمہ بہشتی عورتوں کی سردار ہیں اور مقرر حسن حسین بہشتی جوانوں کے سردار ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

(۲) وعنہ قال قالوا یا رسول اللہ لو استخلفت فقال انی ان استخلفت فعصیتم خلیفتی عذبتم ولکن ما حدثکم بہ حذیفۃ فصدقوہ وما اقرأکم عبد اللہ بن مسعود فاقرؤہ اخرجہ الترمذی ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا حضرت اگر آپ کسی کو خلیفہ کردیں تو بہتر ہو تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں خلیفہ کروں اور تم میرے خلیفے کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب نازل ہو لیکن جو حذیفہ تم سے بیان کرے اوسکو سچا جانو اور جو عبد اللہ بن مسعود تمکو پڑھائیں اوسکو پڑھو یعنی اسلیے کہ وہ آخرت کے حالات سے ڈرانے والے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں

ذکر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن البراء قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من سندس وکان ینھی عن الحریر فعجب الناس منھا وفی روایۃ ثوب حریر فجعلنا نلمسہ ونتعجب منہ فقال والذی نفس محمد بیدہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر من ھذہ اخرجہ الشیخان والترمذی السندس ما رق من الابریسم والاستبرق ما غلظ منہ ترجمہ براء سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ریشمی جبہ تحفہ بھیجا اور آپ ریشمی کپڑے کے پہننے سے منع فرمایا کرتے تھے تو اصحاب نے اوسکی عمدگی اور نرمی دیکھکر تعجب کیا اور ایک روایت میں ہے کہ ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا اور ہم اسکو چھوتے تھے اور اوسکی نرمی سے تعجب کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ سعد بن معاذ کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ اور نرم تر ہیں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور سندس باریک ریشم کو کہتے ہیں

اور استبرق موٹے ریشم کو کہتے ہیں۔

(۲) وعن جابرٍ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اھتز العرش وفی روایۃ اھتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ اخرجہ الشیخان والترمذی واھتزاز العرش کنایۃ عن ارتیاحہ بروحہ حین صعد بہا لکرامتہ علی ربہ وکل من خف لامرٍ وارتاح لہ فقد اھتز لہ والمعنی فرح اھل العرش بقدومہ علی اللہ لما رأوا من منزلتہ وکرامتہ وفضلہ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنبش کی عرش نے اور ایک روایت میں ہے کہ خدا کے عرش نے سعد بن معاذ کی موت کے سبب جنبش کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور عرش کے جنبش کرنے سے یہ مراد ہے کہ اونکی روح سے خوش ہوا جبکہ وہ چڑھائی گئی واسطے بزرگ ہونے اونکی روح کے اون کے رب کے نزدیک اور جو کسی کام سے خوش ہو تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے اوسکے لیے جنبش کی اور معنے اسکے یہ ہیں کہ عرش کے رہنے والے اونکی روح کی آمد سے خوش ہوئے بسبب اسکے کہ انہوں نے اوسکی قدر اور بزرگی اور فضیلت دیکھی۔

(۳) وعن انسٍ قال لما حملت جنازۃ سعد بن معاذ قال المنافقون ما اخف جنازتہ وکانت جنازتہ بحکمہ فی بنی قریظۃ فبلغ ذلک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان الملائکۃ کانت تحملہ اخرجہ الترمذی ترجمہ انس سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ کا جنازہ اوٹھایا گیا۔ تو منافقوں نے کہا کہ اوسکا جنازہ کیا ہلکا ہے یعنے اون کی مراد یہ تھی کہ اونہوں نے قوم بنی قریظہ کے قبیلہ کو قتل اور قید کروایا تھا اسلیے اون کا جنازہ ہلکا ہے یعنے طعن کیا کہ اوسکی کچھہ عزت نہیں رہی تو یہ خبر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی تو فرمایا کہ فرشتے اوسکے جنازے کو اوٹھائے ہوئے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر عبد اللہ بن العباس رضی اللہ عنہما

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عن ابن عباسٍ قال ضمنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الی صدرہ وقال اللھم فقہہ فی الدین وفی روایۃ اللھم علمہ الکتاب وفی اخری الحکمۃ اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ الٰہی اسکو دین میں بوجھہ دیدے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو قرآن کا علم سکھادے اور ایک روایت میں ہے کہ الٰہی اسکو حکمت سکھادے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رأیت کان بیدی قطعۃ من استبرق ولیس مکان اریدہ من الجنۃ الا طارت بی الیہ قال فقصصتہا علی حفصۃ فقصتہا علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح لو کان یقوم من اللیل قال فما ترکت قیام اللیل بعد ذلک اخرجہ الشیخان والترمذی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہا کہ میں نے دیکھا کہ گویا

کہ میرے ہاتھ میں ایک ریشمی ٹکڑا ہے اور میں بہشت میں جہاں چاہتا ہوں مجھکو اوڑا لے جاتا ہے کہا سو میں نے حال اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا انہوں نے یہ حال حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تیرا بھائی نیک مرد ہے اگر رات کو (تہجد کی نماز کے لیے) اوٹھا کرتا عبد اللہ نے کہا سو میں نے اوسکے بعد کبھی رات کا اوٹھنا یعنی تہجد کی نماز پڑھنا نہیں چھوڑا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہما کا ذکر

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ پہلا لڑکا جو اسلام میں پیدا ہوا وہ عبد اللہ بن زبیر ہے اوسکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے حضرتؐ نے ایک کھجور لیکر چبائی اور اوسکے حلق میں لگائی سو پہلے پہل اوسکے پیٹ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوک ہی داخل ہوئی شیخین اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْهَا قَالَتْ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى أُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ

ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر کے گھر میں چراغ جلتا ہوا دیکھا تو فرمایا اے عائشہ میں نہیں دیکھتا مگر کہ اسماء نے بچہ جنا سو اوسکا نام تم نہ رکھنا میں خود اوسکا نام رکھونگا تو آپ نے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اور اپنے ہاتھ سے اوسکے حلق میں کھجور چبا کر لگائی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ

بلالؓ بن رباح کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ مَا عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لَا أَتَطَهَّرُ طُهُوْرًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ خَشْفُ نَعْلَيْكَ أَيْ تَحْرِيْكُهُمَا ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال بتلا مجکو اسلام میں نفع کا امید واری والا عمل جو تو نے اسلام میں اپنے نزدیک کیا ہے یعنی تیرے نزدیک سب اعمال سے زیادہ ترنفع کی امید کس عمل پر ہے اسواسطے کہ میں نے تیرے دونوں جوتوں کی آہٹ بہشت میں اپنے آگے سنی تو بلال نے کہا کہ میں نے اسلام میں کوئی عمل نہیں کیا اپنے نزدیک اس سے زیادہ ترنفع کی امید کا کہ جب میں نے رات دن کی کسی ساعت میں پورا وضو کیا تو اس وضو سے نماز ضرور پڑھی شیخین اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ عمر کہا کرتے تھے کہ ابو بکر صدیق ہمارے سردار ہیں۔ اور انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کیا یعنی بلال کو اور خشف نعلیک کے معنے جوتوں کے ہلانے کی آواز۔

ذِکرُ اُبَیِّ بنِ کَعبٍ رضی اللہ عنہ

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِی اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ قَالَ نَعَمْ فَبَکٰی اُبَیٌّ رضی اللہ عنہ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ

ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ خدا نے مجکو حکم کیا ہے کہ میں تیرے آگے لم یکن الذین کی سورت پڑہوں تو ابی بن کعب نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا خدا نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہاں تو ابی بن کعب خوشی کے مارے رونے لگے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِکرُ اَبِی طَلحَۃَ الاَنصَارِیِّ رضی اللہ عنہ

ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْھُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ فَقَالَتْ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّضَیِّفُہٗ یَرْحَمُہُ اللّٰہُ فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَۃَ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَانْطَلَقَ بِہٖ اِلٰی رَحْلِہٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِہٖ ھَلْ عِنْدَکِ شَیْءٌ فَقَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ نَعِّلِیْھِمْ بِشَیْءٍ ثُمَّ نَوِّمِیْھِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَیْفُنَا فَاَرِیْہِ اَنَّا نَاْکُلُ فَاِذَا اَھْوٰی بِیَدِہٖ لِیَاْکُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ کَیْ تُصْلِحِیْہِ فَاَطْفِئِیْہِ فَفَعَلَتْ وَقَعَدُوْا وَاَکَلَ الضَّیْفُ وَبَاتَا طَاوِیَیْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللّٰہُ الْبَارِحَۃَ مِنْ صَنِیْعِکُمَا بِضَیْفِکُمَا فَنَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ الْمَجْھُوْدُ الْمَھْزُوْلُ الْجَائِعُ وَتَعْلِیْلُ الطِّفْلِ وَعْدُہٗ وَتَسْرِیْفُہٗ وَتَمْنِیَتُہٗ وَصَرْفُہٗ عَمَّا عِنْدَہٗ وَاِذَا نَامَ الصَّائِمُ وَلَمْ یُفْطِرْ فَھُوَ طَاوٍ وَالْخَصَاصَۃُ الْحَاجَۃُ وَالْفَاقَۃُ

ترجمہ ابو ہریرہ سے ایک مرد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوسنے کہا کہ میں بہوکا ہوں تو آپنے اپنی کسی بی بی کو کہلا بھیجا تو اوسنے کہا قسم ہے اوس ذات کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں پھر اور بی بی کو کہلا بھیجا اوسنے بھی اسیطرح کہا تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا ہے جو اسکی مہمانی کرے خدا اوسپر رحم کریگا تو ابو طلحہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں اسکی مہمانی کرتا ہوں تو ابو طلحہ اوسکو اپنے گھر لے گئے اور اپنی عورت سے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اوسنے کہا کچھ نہیں مگر میرے لڑکوں کا کھانا رکھا ہے ابو طلحہ نے کہا کہ اونکو بہلا کر سولا دے پھر جب ہمارا مہمان داخل ہو تو اوسکو دکھلا دیو کہ گویا ہم کھانا کھا رہے ہیں اور جب کھانا کھانے کے لیئے ہاتھ جھکاوے تو چراغ کو درست کرنے کے بہانے سے اوٹھکر گل کر دینا تو اوس عورت نے اوسیطرح کیا اور بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھایا اور آپ دونو بھوکے سو رہے پھر صبح کو ابو طلحہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت نے اون سے فرمایا کہ خدا کو بہت بھلا معلوم ہوا اور بہت راضی ہوا آجکی رات تمہارے کام سے جو تم دونوں نے اپنے مہمان سے کیا اور خدا نے

---

[۱] ابی بن کعب انصاری صحابی ہیں قرآن کے بڑے قاری تھے سو حضرت نے اون کی استادی کی سند کر دی تاکہ اور مسلمان اون سے قرآن سیکھیں اس حدیث سے اونکی بڑی فضیلت معلوم ہوئی [۲] سبحان اللہ اصحاب حضرت پر کیا فدا تھے کہ محتاجی میں اپنی جان پر اور محتاجوں کو مقدم رکھتے تھے

یہ آیت اتاری یعنی پیغمبر کے اصحاب اپنی جانوں پر غیروں کو مقدم رکھتے ہیں اگرچہ اون کو تنگی اور حاجت ہو شیخین اسکے راوی ہیں اور مجہود وبلے اور بہوکے کو کہتے ہیں اور تعلیل لڑکے کی یہ ہے کہ اوسکو جہوٹا دعدہ اور شوق اور آرزو دلاوے اور اوسکی مراد سے اوسکو پھیرے یعنی اوسکو ورا بہلا کر اور خیال میں لگاوے اور جب روزیدار سو رہے بغیر افطار کرنے کے تو کہا جاتا ہے کہ یہ طاوی ہے اور خصاصہ کے معنے ہیں حاجت اور فاقہ۔

ذِکْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ فَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ فَقَالُوْا مَنْ یُّسْتَبْدَلُ بِنَا فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْمَنُوْطُ الْمُعَلَّقُ بِالشَّیْءِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی کہ اگر تم پہر جاؤگے تو بدل دیگا کوئی لوگ سوا تمہارے تو صحابہؓ نے کہا کہ ہمارے بدلے کون لاویگا تو حضرت نے سلمان کے مونڈہے پر ہاتھ مارا پہر فرمایا کہ یہ اور قوم اوسکی قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین[1] پر لٹکا ہوا ہوتا تو بہی فارسی لوگ اوسکو پاجاتے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ منوط لٹکی ہوئی چیز۔

ذِکْرُ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاَیْتَنِیْ الْبَارِحَةَ وَاَنَا اَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِكَ لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ [illegible] وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَرْقَانِیِّ عَنْ مُسْلِمٍ لَوْ عَلِمْتُ وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ تَسْتَمِعُ لِقِرَاءَتِیْ لَحَبَّرْتُهٗ تَحْبِیْرًا اَلتَّحْبِیْرُ التَّحْسِیْنُ۔ ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اگر تو مجھکو دیکھتا جسوقت کہ میں رات کو تیرا قرآن پڑہنا سنتا تھا [illegible] البتہ تجھکو بانسری ملی داؤد کی بانسریوں میں سے یعنی تیری آواز بانسری کی طرح دلکش ہے اور تیری آواز میں لحن داؤدی کا اثر ہے۔ شیخین اسکے راوی ہیں اور برقانی نے مسلم سے اتنا زیادہ کیا ہے قسم ہے اللہ کی یا حضرت اگر میں جانتا کہ آپ میرا قرآن سن رہے ہیں تو میں اوسکو آپ کے لیے خوب اچھی طرح سے پڑہتا تحبیر کے معنے اچھی طرح کرنا سنوارنا۔

ذِکْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ
عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَیٍّ یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَفِیْهِ نَزَلَتْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِهٖ الْاٰیَةَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ

---

[1] پروین اون چند تاروں کا نام ہے جو نہایت گھنے اور آپس میں ملے ہوئے ہیں سو فرمایا کہ اگر ایمان نہایت دور ہوتا جہاں نظر کام نہیں کرتی تو بہی فارسیوں کو نصیب ہوتا۔ اس حدیث سے فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمان ثابت ہوئی سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے پیدا ہوئے جیسے امام اعظم اور بخاری اور مسلم کہ سب اسی ملک میں پیدا ہوئے۔ ۱۲ ابو موسےؓ نہایت خوش آواز تھے رات کو قرآن پڑہ رہے تھے کہ حضرت اوپر سے گذرے اور کھڑے ہوکر سنتے رہے صبح کو یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے ابو موسےؓ کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی ۱۲

ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ کسی زندہ شخص کے حق میں کہا ہو کہ وہ بہشتی ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لیئے اور اونہیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی کہ بنی اسرائیل سے ایک گواہ نے گواہی دی اسکی مثل پر الآیۃ شیخین اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ
جریر بن عبداللہ کا ذکر

(۱) **عَنْ** جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّيْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جریر سے روایت ہی کہا کہ جب سے میں مسلمان ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پردہ نہیں کیا اور نہ کبھی آپ نے مجھکو دیکھا مگر کہ میرے منہ پر مسکرائے اور مینے آپ کے پاس گلہ کیا کہ میں گھوڑے پر نہیں ٹھیر سکتا تو آپ نے میرے سینے میں اپنا ہاتھ مارا اور دعا کی کہ الٰہی اسکو ٹھیرا دے اور کر اوسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب شیخین اور ترمذی اسکو راوی ہیں۔ اور الفاظ شیخین کے ہیں۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِيْهِ
جابر بن عبداللہ اور اونکے باپ کا ذکر

(۱) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَقَدِ اسْتَغْفَرَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيْرِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اونٹ کی رات میرے لیے پچیس بار دعا کی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْهُ** قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاَنَا مُهْتَمٌّ فَقَالَ لِيْ مَالِيْ اَرَاكَ مُنْكَسِرًا فَقُلْتُ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَبَاكَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا مِنْ وَّرَاۤءِ حِجَابٍ وَاِنَّهٗ اَحْيَا اَبَاكَ وَكَلَّمَهٗ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِيْ تَمَنَّ عَلَيَّ اُعْطِكَ فَقَالَ يَا رَبِّ تُحْيِيْنِيْ فَاُقْتَلُ ثَانِيَةً فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِنَّهٗ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ اَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُوْنَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاۤءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ كَلَّمَهٗ كِفَاحًا اَيْ مُوَاجَهَةً لَا مِنْ وَّرَاۤءِ حِجَابٍ

ترجمہ اور اونہیں سے روایت ہے کہا کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے ملے اور میں غمگین تھا تو آپ نے مجھسے فرمایا کہ میں تجھکو دلگیر کیوں دیکھتا ہوں مینے کہا کہ جنگ احد کے دن میرا باپ شہید ہوا اور اوسنے عیال اور قرض چھوڑا (یعنے اور میں اوسکے عیال اور قرض سے فکرمند ہوں) آپنے فرمایا کیا میں تجھکو بشارت نہ دوں اس چیز کی جسکے ساتھ باپ تیرا خدا سے ملا مینے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا کہ خدا نے کبھی کسی سے بدون حجاب کے کلام نہیں کیا اور مقرر اوسنے تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے روبرو کلام کیا پھر اوس نے فرمایا اے میرے بندے کچھ مجھسے مانگ میں تجھکو دونگا تو اوسنے کہا اے رب مجھکو زندہ کر کہ میں دوبارہ تیری راہ میں شہید ہوں اللہ سبحانہ تعالےٰ نے فرمایا کہ مینے یہ بات پہلے سے تقدیر میں لکھ رکھی ہے کہ وہ دنیا میں پھر نہ آئینگے تو یہ آیت اوتری کہ نہ گمان کر اون لوگوں کو جو خدا کی راہ میں شہید ہوئے کہ وہ مردے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک ترمذی اسکے راوی ہیں کفاحا کے معنے ہیں روبرو بدون حجاب کے۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ فِيْمَا اَعْطَيْتَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا (میری ماں) نے کہا یا رسول اللہ اپنے خادم انس کیواسطے دعا کیجیے تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی اسکے مال اور اولاد کو بہت کردے اور برکت کر اوسمیں جو تو نے اوسکو دیا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ وَدَعَا لَهٗ وَكَانَ لَهٗ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيْهِ رَيْحَانٌ يَجِيْءُ مِنْهُ رِيْحُ الْمِسْكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو خلدہ سے روایت ہے کہ مینے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اسنے کہا کہ انس دس سال آپ کی خدمت میں رہے ہیں اور حضرت نے اونکے لیئے دعا کی ہے اور اونکے باغ سال میں دوبار پھلتے تھے اور اوسمیں پھول تھے جس سے مشک (کستوری) کی خوشبو آتی تھی ترمذی اسکے راوی ہیں

ذِكْرُ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ

براء بن مالک کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مِنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْاَشْعَثُ الْبَعِيْدُ الْعَهْدِ بِالدُّهْنِ وَالتَّسْرِيْحِ وَالْغَسْلِ وَالطِّمْرُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ وَلَا يُؤْبَهُ لَهٗ اَيْ لَا يُعْرَفُ وَلَا يُعْلَمُ بِهٖ لِحَقَارَتِهٖ وَقَوْلُهٗ لَاَبَرَّهٗ اَيْ اَبَرَّ قَسَمَهٗ اَيْ صَدَّقَهٗ وَجَعَلَهٗ فِيْهِ بَارًّا لَا يَحْنَثُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت لوگ پریشان گردآلود پرانے کپڑے والے حقیر اگر خدا کے بھروسے سے کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو خدا اونکی قسم کو سچا کردیوے اونہیں میں سے براء بن مالک ہیں۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اشعث وہ ہے جسکو تیل لگائی کنگھی اور غسل کیئے ہوئے بہت دن ہوئے ہوں اور طمر پرانے کپڑے کو کہتے ہیں اور لا یوبہ لہ کے معنے ہیں نہ پہچانا جاتا ہو اور نہ معلوم ہوسکتا ہو واسطے حقیر ہونے اوسکے اور لابرہ کے معنے ہیں کہ اوسکی قسم کو سچا کردیتا ہے اور ٹھیراتا ہے اوسکو قسم کا پورا کرنے والا نہ توڑنے والا۔

ذِكْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ

ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ افْتَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهٗ فَاَتَاهُ فَوَجَدَهٗ جَالِسًا فِيْ بَيْتِهٖ مُنَكِّسًا رَاْسَهٗ يَبْكِيْ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَلٰكِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الاية جَلَسَ ثَابِتٌ يَبْكِيْ فِيْ بَيْتِهٖ فَافْتَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس کو تلاش کیا تو

ف آپکی دعا کی برکت سے انس ایکسو بیس[12] برس تک زندہ رہے اور اونکے گھر میں ایکسو بیس لڑکے پیدا ہوئے اور اونکی بھیڑ بکری کا تو کچھ شمار ہی نہیں تھا۔ ۱۲

مرد نے کہا یا حضرت میں آپ کے لیئے اوسکا حال معلوم کرتا ہوں وہ اوسکے پاس گیا اور اوسکو اپنے گہر میں نیچے سر
کیے بیٹھا روتا ہوا پایا تو اوسنے کہا کہ کیا حال ہے تیرا اوسنے کہا کہ میرا حال بدتر ہے کہ مینے اپنی آواز حضرت کی
آواز سے اونچی کی سو البتہ میرا عمل باطل ہوا اور وہ یعنی میں دوزخیوں میں سے ہوں تو اوس مرد نے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو آکر خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکے پاس جا اور اوس سے کہو کہ تو دوزخیوں میں سے نہیں ولیکن تو بہشتیوں
میں سے ہے شیخین اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ اے ایمان والو نہ اونچی
کرو اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے تو ثابت اپنے گھر میں بیٹھکر رونے لگا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
تلاش کیا اور ذکر کی حدیث۔

ذکر عدی بن حاتم

عدی بن حاتم کا بیان

(۱) عَنْ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّئٍ الْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّي فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنْ حِيَالِ وَجْهِهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَعْرِفُنِي فَضَحِكَ وَقَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْرِفُكَ آمَنْتَ إِذْ كَفَرُوا
وَأَقْبَلْتَ إِذْ أَدْبَرُوا وَوَفَيْتَ إِذْ غَدَرُوا وَإِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ
أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَخَذَ يَعْتَذِرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا
فَرَضْتُ لِقَوْمٍ أَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوبُهُمْ مِنَ الْحُقُوقِ قُلْتُ فَلَا أُبَالِي إِذًا أَخْرَجَهُ
الشَّيْخَانِ يَفْرِضُ أَيْ يُوجِبُ لَهُ هٰذَا الْمِقْدَارَ فِي الْعَطَاءِ وَحِيَالُ الشَّيْءِ تِلْقَاؤُهُ وَمَا يُوَاجِهُهُ وَأَجْحَفَتْ بِهِ الْفَاقَةُ
أَفْقَرَتْهُ وَأَذْهَبَتْ مَالَهُ وَجَعَلَتْهُ مُحْتَاجًا إِلَى عَشِيرَتِهِ وَالْفَاقَةُ الْفَقْرُ وَالْحَاجَةُ وَأَرَادَ بِقَوْلِهِ لِمَا يَنُوبُهُمْ

ترجمہ عدیؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ساتھ عمر فاروق کے پاس آیا تو اونہوں نے قوم طے
کے ایک مرد کے لیے دو ہزار وظیفہ مقرر کیا اور مجھ سے منہ پھیرا تو میں اونکے سامنے ہوا پھر بھی انہوں نے مجھ سے
منہ پھیر لیا۔ پھر میں اونکے منہ کے مقابل سے آیا پھر بھی اونہوں نے مجھسے منہ پھیر لیا۔ مینے کہا کہ اے امیر المومنین کیا
مجھے پہچانتے ہو تو وہ ہنسنے لگے اور کہا کہ ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھکو پہچانتا ہوں کہ تو ایمان لایا تھا
جب وہ کافر ہوئے اور تو سامنے آیا جبکہ انہوں نے پیٹھ دی اور تو نے قول پورا کیا جبکہ اونہوں نے عہد
توڑا اور مقرر پہلا صدقہ جسنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے مونہ کو روشن کیا قوم طے کا صدقہ تھا
جو تو اوسکو حضرتؐ کے پاس لایا تھا پھر عذر کرنے لگے پھر فرمایا کہ صدقہ تو اونہیں لوگوں کے واسطے فرض ہوا ہے
جنکو فقر فاقہ نے محتاج کر دیا ہو اور حالانکہ وہ اونکی قوم میں شریف ہیں بسبب اوسکے کہ اونپر بار بار حقوق پڑتے
ہیں مینے کہا کہ تو اب میں کچھ پروا نہیں کرتا شیخین اسکے راوی ہیں یفرض کے معنے ہیں کہ اُسکے لیئے عطا میں
اس مقدار پر واجب اور مقرر کرتے تھے اور حیال الشئے کے معنے ہیں اوسکے سامنے اور جو اوسکے روبرو
ہو اور اجحفت الفاقۃ کے معنے ہیں جبکہ اوسکو فقیر کر دے اور اوسکے مال کو تباہ کر دے اور اوسکو قرابتیوں کا محتاج
کر دے اور فاقہ کے معنے ہیں فقر اور حاجت اور ما ینوبہم سے مراد وہ ضروری کام ہیں جو درپیش ہوتے
رہتے ہیں جنہیں اونکو مال خرچ کرنے کی حاجت پڑتی ہے۔

ذکر ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قلت یا رسول اللہ اسمع منک اشیاء فلا احفظھا فقال ابسط رداءک فبسطتہ فحدثنی حدیثا کثیرا فما نسیت شیئا حدثنی بہ اخرجہ الشیخان والترمذی وھذا لفظہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے میں نے کہا یا حضرت میں آپ سے بہت چیزیں سنتا ہوں اور بھول جاتا ہوں تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اپنا کپڑا پھیلا میں نے کپڑا پھیلایا پھر آپ نے مجھسے بہت حدیثیں بیان کیں سو میں کوئی چیز نہیں بھولا جو آپ نے مجھسے بیان کی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں۔

ذکر جلیبیب رضی اللہ عنہ
جلیبیب رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عن ابی برزۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغزی لہ فافاء اللہ علیہ فقال لاصحابہ ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا ثم قال ھل تفقدون من احد فقالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ فوجدوہ الی جنب سبعۃ قد قتلھم ثم قتلوہ فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقف علیہ ثم قال قتل سبعۃ ثم قتلوہ ھذا منی وانا منہ ھذا منی وانا منہ ثم وضعہ علی ساعدیہ ولیس لہ سریر الا ساعدا النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی حفر لہ ووضع فی قبرہ ولم یذکر غسلا اخرجہ مسلم قولہ فافاء اللہ علیہ الفیء ما یحصل للمسلمین من اموال الکفار واھلھم ودیارھم بغیر قتال ولا حرب

ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگ میں تھے اور بہت اصحاب حضرت کے دشمن شہید ہوگئے اور خدا نے آپکو مال عطا کیا تو حضرت نے فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اصحاب نے کہا کہ ہاں ہم فلانے اور فلانے کو تلاش کرتے ہیں پھر فرمایا کیا تم کسی کو تلاش کرتے ہو اونہوں نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا لیکن میں تو جلیبیب کو تلاش کرتا ہوں پھر اصحاب نے اوسکو تلاش کیا تو انہوں نے اوسکو سات آدمیوں کے پہلو میں پایا جنکو اوسنے قتل کیا تھا پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے پاس آئے اور اسکے سر پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا کہ اسنے سات کو قتل کیا تھا پھر کافروں نے اوسکو قتل کیا یہ میرا ہے اور میں اوسکا ہوں پھر اوسکے سر کو اپنے بازو پر رکھا اور حضرت کے بازو کے سوائے اوسکے لیے کوئی چارپائی نہ تھی یہانتک کہ اوسکے لیے قبر کھودی گئی اور اپنی قبر میں رکھا گیا اور نہیں ذکر کیا ابوہریرہؓ نے غسل کو یعنی اوسکے نہلانے کا ذکر حدیث میں نہیں ہے۔ مسلم اسکے راوی ہیں افاء اللہ علیہ فئے اس مال کو کہتے ہیں جو مسلمانوں کو کافروں سے بدون لڑائی کے ہاتھ لگے اونکا مال ہو یا عورتیں بچے یا ملک۔

ذکر حارثۃ بن سراقۃ رضی اللہ عنہ
حارثہ بن سراقہ کا بیان

(۱) عن انس قال اتت ام حارثۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ حدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سھم غرب فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتھدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انھا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی اخرجہ البخاری والترمذی یقال اصابہ سھم غرب بالاضافۃ

لہ جنگ کے بعد اصحاب اپنے عزیزوں اور دوستوں کی لاشیں تلاش کرنے لگے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی ۱۲

عہ ابوہریرہ کو حضرت کی ہزاروں حدیثیں یاد تھیں لوگوں کو انکی یاد پر تعجب ہوا تب انھوں نے یہ سبب بتلایا ۱۲

وَ تَرَكَهَا وَ تَحَرَّكَ الزَّائِدُ وَ تُشْكِلُ إِذَا لَمْ يُدْرَ مِنْ أَيْنَ أَتَاهُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حارثہ کی ماں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اوسنے کہا یا حضرت حارثہ کا حال تبلائیے اور وہ جنگ بدر کے دن شہید ہوا تھا۔ اوسکو کسی بے معلوم شخص کا تیر لگا تھا اوسنے کہا سو اگر حارثہ بہشت میں ہے تو میں اوسکے غم میں صبر کروں اور اگر بہشت کے سوائے کہیں اور ہے تو محنت کر کے خوب رولوں تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے حارثہ کی ماں خال تو دیوانی ہے کہ بہشت میں کئی بہشتیں ہیں اور مقرر تیرا بیٹا بہت اونچی بہشت میں پہونچا ہے بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں سہم غرب ساتھ اضافت کے اور بدون اوسکے اوس تیر کو کہتے ہیں جسکا مارنے والا معلوم نہ ہوا ورنہ جانے کہ کہاں سے آیا۔

ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُولُ مَنْ هٰذَا فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہہ میں اوترے تو لوگ گذرنے لگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ کون ہے اے ابوہریرہ میں کہتا تھا فلانا ہے تو فرماتے کہ یہ بندہ اللہ کا خوب ہے اور فرماتے یہ کون ہے میں کہتا کہ فلانا ہے فرماتے یہ بندہ اللہ کا برا ہے یہانتک کہ خالد بن ولید گذرے فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا کہ خالد بن ولید ہے فرمایا کہ یہ بندہ اللہ کا اچھا ہے یہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا ذکر

(۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اسلام لائے ہیں اور عمرو بن عاص ایمان[1] لائے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ رضی اللہ عنہ

ابوسفیان رضی اللہ عنہ بن حرب کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَأَلَ أَبُو سُفْيَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا إِلَّا قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نہیں مانگی ابوسفیان نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز مگر کہ آپ نے کہا کہ ہاں مسلم اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصٍ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ

[1] یعنی اسواسطے کہ لوگ خوف سے مسلمان ہوئے اور عمرو بن عاص رغبت سے ایمان لائے۔

اِهْدِ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے کہا کہ جب عمر بن الخطاب نے عمیر بن سعد کو حمص
نام ہے شام میں) کی حکومت سے معزول کیا تو معاویہ کو حاکم کیا تو لوگوں نے کہا کہ عمیر کو معزول کر دیا ہے اور معاویہ کو
حاکم کیا ہے تو عمیر نے کہا کہ نہ ذکر کرو معاویہ کو مگر خیر سے (یعنی معاویہ کو نیک یاد کرو) اسواسطے کہ مینے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ الٰہی اوسکو ہدایت کر یعنی حضرت نے اوسکے حق میں دعا خیر کی ہے ترمذی اسکے
راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَتَوَارَیْتُ خَلْفَ بَابٍ فَجَآءَ فَحَطَأَنِیْ حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ اِلٰی مُعٰوِیَةَ فَادْعُهُ لِیْ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ ثُمَّ قَالَ
اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ مُعٰوِیَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِیْ مُعٰوِیَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ یَاْكُلُ
فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهٗ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ حَطَأَنِیْ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ جَاءَ مُفَسَّرًا فِی الْحَدِیْثِ قُلْتُ مَا حَطَأَنِیْ قَالَ قَفَدَنِیْ
وَالْقَفْدُ صَفْعُ الرَّاْسِ بِبَسْطِ الْكَفِّ مِنْ قِبَلِ الْقَفَا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں لڑکوں کے ساتھ کھیلتا
تھا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم آئے تو میں ایک دروازے کے پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میرا سر
فرمایا کہ معاویہ کے پاس جا اور اوسکو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے فرمایا کہ جا اور معاویہ
کو میرے پاس بلا لا کہا پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے پھر فرمایا کہ جا اور معاویہ کو میرے پاس بلا لا کہا
پھر میں آیا اور مینے کہا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے تو فرمایا کہ خدا اوسکے پیٹ کو نہ بھرے۔ مسلم اسکے راوی ہیں
ساتھ حاء بے نقطہ کے حدیث میں اسکی تفسیر آگئی ہے مینے کہا کہ حطانی سے کیا مراد ہے کہا کہ اوسکے
اور قفد کے معنے ہیں وہانا سر کا ہاتھ کی ہتھیلی کو کہول کر پیچھے کی طرف سے۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَنَّهٗ قَالَ لِمُعٰوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے
روایت ہے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کو فرمایا
کہ الٰہی کر اسکو ہدایت کرنے والا راہ یاب اور اوسکے ساتھ ہدایت کر ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ مِنَ الْفَرْعِ الثَّانِیْ مِنَ الْفَصْلِ الثَّانِیْ مِنَ الْبَابِ الثَّالِثِ

فِیْ فَضَائِلِ النِّسَاءِ الصَّحَابِیَّاتِ

دوسری قسم دوسری فرع سے دوسرے فصل میں سے تیسرے باب میں سے صحابیہ عورتوں کے بیان میں

ذِكْرُ خَدِیْجَةَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ

خدیجہ بنت خویلد کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِیْجَةُ قَدْ اَتَتْ وَمَعَهَا اِنَاءٌ فِیْهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِیَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَیْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّیْ

وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِیْهِ وَلَا نَصَبَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ اَلْقَصَبُ هٰهُنَا اللُّؤْلُؤُ الْمُجَوَّفُ

اَلصَّخَبُ وَالْجَلَبَةُ وَالنَّصَبُ التَّعَبُ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جبریل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر تو کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ آئی ہیں اور اونکے ساتھ لاون والا برتن ہے یا کھانا ہے یا پینے کی چیز ہے سو جب وہ آپکے پاس آئیں تو اون کو اون کے رب کیطرف سے سلام کہنا اور اونکو بشارت دینا ایک گھر کی بہشت میں پولے موتی سے نہ اوسمیں شور و غل ہے نہ کچھ تکلیف شیخین اسکے راوی ہیں اور قصب پولے موتی کو کہتے ہیں۔ اور صخب چلانے اور شور و غل کرنے کو اور نصب تکلیف اور رنج کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيْجَةَ[ل] وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ وَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَاَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلٰثِ سِنِيْنَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ مجکو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پر رشک نہیں آیا جو مجکو خدیجہ پر رشک آیا اور حالانکہ مینے اونکو دیکھا نہ تھا ولیکن حضرتؐ اون کو بہت یاد کیا کرتے تھے۔ اور بہت وقت بکری ذبح کرتے پھر اونکے جوڑ کاٹ کر خدیجہ کی مصاحب عورتوں کے پاس بھیجتے اور مینے بہت وقت آپ سے کہتی کہ شاید اونکے برابر دنیا میں کوئی عورت نہیں ہو تو حضرت فرماتے کہ مقرر خدیجہؓ ایسی تہیں اور ایسی تھیں یعنی اومیں بہت خوبیاں تھیں اور میری اولاد بھی اُنہیں سے ہوئی کہا عائشہؓ نے اور حضرت صلے نے اونکے مرنے سے تین برس بعد مجھسے نکاح کیا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَاَشَارَ الرَّاوِيْ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ قُلْتُ وَمَا زَادَهٗ رَزِيْنٌ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِدُوْنِ ذِكْرِ خَدِيْجَةَ وَفَاطِمَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ترجمہ علیؓ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے زمانے میں مریم عمران کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہے اور اپنے زمانے میں خدیجہ خویلد کی بیٹی سب عورتوں سے افضل ہے اور راوی نے زمین و آسمان کیطرف اشارہ کیا (یعنی تمام عالم کی عورتوں سے افضل ہے) شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اپنی روایت میں زیادہ کیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ مردوں سے بہت لوگ کامل ہوئے ہیں۔ اور نہیں کامل ہوئی عورتوں میں سے مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی عورت اور خدیجہ خویلد کی بیٹی اور فاطمہ محمدؐ کی بیٹی اور عائشہ کو عورتوں پر اسطرح فضیلت ہے یعنی جیسے روٹی گوشت کو باقی کھانوں پر اور جو رزین نے زیادہ کیا ہے اوسکو بخاری نے روایت کیا ہے بدون ذکر خدیجہؓ اور فاطمہ کے واللہ اعلم۔

[ل] حضرت خدیجہ بہت مالدار تھیں جب اونکا نکاح حضرت سے ہوا تو اپنا سب مال حضرت پر لٹایا اور عورتوں میں سب سے پہلے وہی ایمان لائیں حضرتؐ ان سے بہت راضی رہے حضرت کی سب اولاد اونہیں سے پیدا ہوئی تین بیٹے چار بیٹیاں حضرت فاطمہ کے سوائے کسی کی اولاد باقی نہیں لیکن صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے اور لڑکپن میں مرگئے خلاصہ حضرت کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجھسے خدیجہ کو ساتھ دو سبب سے محبت ہوا ایک تو یہ کہ اونمیں خوبیاں بہت تھیں دوسرا یہ کہ میری نسل قیامت تک اوسی سے باقی رہے گی [۲] ثرید یہ ہے کہ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو کر کھایا جاوے یہ کھانا عرب کو بہت پسند تھا۔ ۱۲

ذِكْرُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بیان

عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسُئِلَتْ اَيُّ النِّسَاءِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا وَقَوَّامًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ جمیع بن عمیر سے روایت ہو کہ میں اپنی پھوپھی کے ساتھ عائشہ کے پاس گیا تو مینے پوچھا کہ حضرت کے نزدیک سب عورتوں میں سے زیادہ تر محبوب کون تھیں کہا کہ فاطمہ کہا گیا اور مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا کہ اونکے خاوند یعنی حضرت علی رضہ مقرر وہ میرے علم میں روزے دار اور تہجد گذار تھے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ نَاجَاهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضِحْكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان سے کان میں چپکے بات کی فاطمہ رونے لگیں پھر ان سے کان میں بات کی تو وہ ہنسنے لگیں کہا ام سلمہ رضہ نے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو مینے فاطمہ سے رونے اور ہنسنے کا سبب پوچھا کہا کہ حضرت نے مجھے خبر دی کہ آپ کا انتقال ہوگا میں روئی پھر آپ نے مجھے خبر دی کہ میں بہشت کی عورتوں کی سردار ہوں سوائے مریم عمران کی بیٹی کے تو میں ہنسی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ يَقْرَئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ عائشہ سے روایت ہو کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تجھکو سلام کرتے ہیں مینے کہا اور اونکو بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں کہا اور آپ دیکھتے تھے جو میں نہ دیکھتی تھی یعنی جبرئیل کو پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنْهُ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہو کہا کہ ہم حضرت کے صحابہ پر کبھی کوئی حدیث مشکل نہیں ہوئی یعنی کسی حدیث میں شبہہ نہیں گذرا پھر ہمنے عائشہ سے اسکا حال پوچھا مگر کہ ہمنے اونکے پاس اوسکا علم پایا یعنی وہ اونکو معلوم تھی ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہا۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَالْحَسَنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تَتَّبِعُوْنَ اَوْ اِيَّاهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابو وائل سے روایت ہے کہ جب علی مرتضے نے عمار اور حسن کو کوفہ کی طرف بھیجا تاکہ اون سے جنگ کے لیئے طلب کریں تو عمار نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ مقرر میں جانتا ہوں کہ وہ یعنی عائشہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا و آخرت

سلہ مراد یہ ہے کہ یہ عورتیں تمام فضائل اور نیک خصلتوں میں کمال اور انتہا کو پہونچ گئی ہیں ۱۲

کے دن اللہ نے ہمکو مبتلا کیا ہے تاکہ معلوم کرے کہ تم علی کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۵) ذکر صفیہ بنت حیی بن اخطب

صفیہ بنت حیی بن اخطب کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ اِنَّهَا بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اَنْتِ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ ... النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَبِمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ ... رِوَايَتُهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ کہتی ہیں ... یہودی کی بیٹی ہے وہ رونے لگیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکے پاس آئے اور حالانکہ وہ رو رہی تھیں تو آپ ... تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کہا کہ حفصہ نے مجھسے کہا ہے کہ تو یہودی کی بیٹی ہے تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ... کہ البتہ تو تو پیغمبر کی بیٹی ہے اور مقرر تیرے چچا پیغمبر ہیں اور تو پیغمبر کے نکاح میں ہے پھر وہ کس سبب سے تجھپر فخر کرتی ... فرمایا اے حفصہ اللہ سے ڈر ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں اور ترمذی اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۶) سودۃ بنت زمعۃ رضی اللہ عنہا

سودہ زمعہ کی بیٹی کا بیان

(۱) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مَاتَتْ سَوْدَةُ فَسَجَدَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ ... اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يُسَمِّيَاهَا وَذَكَرَ رَزِيْنٌ فِيْ رِوَايَةٍ وَسَمَّاهَا ترجمہ ... سے روایت ہے کہ صبح کی نماز کے بعد کسی نے ابن عباس سے کہا کہ سودہ (حضرت کی بی بی) فوت ہوگئیں انہوں نے ... کیا کسی نے اسکا سبب پوچھا کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کیا کرو ... نشانی بڑھ کر ہوگی حضرت کی بیبیوں کے فوت ہو جانے سے ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ دونوں نے ... نام نہیں لیا اور رزین نے اپنی روایت میں اونکا نام لیا ہے۔

ذکر ام ایمن رضی اللہ عنہا

ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُوْرُهَا كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُوْرُهَا فَلَمَّا اَتَيَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيْكِ اَمَا تَعْلَمِيْنَ اَنَّ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى وَلٰكِنْ اَبْكِيْ اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عمر سے کہا کہ ہمکو ام ایمن کے پاس لے چلو کہ ہم اونکی زیارت کریں جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی زیارت کیا کرتے تھے۔ پھر جب دونوں اونکے پاس گئے تو وہ رونے لگیں دونوں نے کہا کہ تمہارے رونے کا کیا سبب ہے کیا تم نہیں جانتی ہو کہ جو خدا کے پاس ہے وہ رسول کے لیے بہتر ہے اونہوں نے کہا ہاں میں جانتی ہوں جو خدا کے نزدیک ہے وہ حضرت

کے لئے بہتر ہے ولیکن میں روتی ہوں اسواسطے کہ وحی آسمان سے بند ہوگئی تو اونے اونکو رولایا تو وہ دونو بھی اوسکے ساتھ رونے لگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلفَصلُ الثَّالِثُ مِنَ البَابِ الثَّالِثِ فِی فَضَائِلِ اَهلِ البَیتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُم

تیسری فصل تیسرے باب سے اہل بیت کے فضائل کے بیان میں۔

(۱) عَن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا یَغذُوکُم بِهٖ مِن نِعمَةٍ وَاَحِبُّونِی لِحُبِّ اللّٰهِ وَاَحِبُّوا اَهلَ بَیتِی لِحُبِّی اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ تمکو ہر صبح نعمت دیتا ہے اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب یعنی تم مجھسے اسواسطے محبت رکھو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو اور تمہارے رب کی محبت میری محبت کا سبب ہو) اور محبت رکھو میرے اہل بیت سے میری محبت کے سبب سے یعنی میری محبت تمہارے نزدیک میرے اہلبیت کا سبب ہو یا یہ کہ میں اون سے محبت رکھتا ہوں تو تم بھی اون سے محبت رکھو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَن سَعدِ بنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَت هٰذِهِ الآیَةُ نَدعُ اَبنَاءَنَا وَاَبنَاءَکُم وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُم الآیَةَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَینًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهلِی اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اوتری کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بھی بلائیں اور تمہارے بیٹوں کو بھی بلائیں الآیۃ تو حضرت نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور کہا کہ الٰہی یہ میرے اہل بیت ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۳) وَعَن اُمِّ سَلَمَةَ قَالَت نَزَلَت هٰذِهِ الآیَةُ وَاَنَا جَالِسَةٌ عَلٰی بَابِ بَیتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرَکُم تَطهِیرًا وَفِی البَیتِ رَسُولُ اللّٰهِ وَعَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَالحَسَنُ وَالحُسَینُ فَجَلَّلَهُم بِکِسَاءٍ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهلُ بَیتِی فَاَذهِب عَنهُمُ الرِّجسَ وَطَهِّرهُم تَطهِیرًا فَقُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَستُ مِن اَهلِ البَیتِ فَقَالَ اِنَّکِ اِلٰی خَیرٍ اَنتِ مِن اَزوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ اَلرِّجسُ النَّجَسُ وَکُلُّ مُستَقذَرٍ وَقِیلَ الاِثمُ ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ یہ آیت اوتری اور میں حضرت کے گھر کے دروازے پر بیٹھی ہوئی تھی اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندگی اے گھر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا اوسوقت گھر میں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین تھے تو حضرت نے اونکو ایک لوئی میں چھپایا اور کہا الٰہی یہ میرے گھر والے ہیں سو گندگی کو ان سے دور کردے اور اونکو پاک کردے پاک کرنا مینے کہا یا حضرت کیا میں اہل بیت میں داخل نہیں ہوں فرمایا کہ تو میرے نزدیک بہتر ہے تو پیغمبر کی بیبیوں سے ہے ترمذی راوی ہیں اور رجس گناہ اور ہر گندی چیز کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد گناہ ہے۔

(۴) وَعَن اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ حِینَ نَزَلَت هٰذِهِ الآیَةُ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَهلَ البَیتِ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ اِذَا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ قَرِیبًا مِن سِتَّةِ اَشهُرٍ یَقُولُ الصَّلٰوةَ اَهلَ البَیتِ اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذهِبَ عَنکُمُ الرِّجسَ اَهلَ البَیتِ وَیُطَهِّرَکُم تَطهِیرًا اَخرَجَهُ التِّرمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے

کہ جب یہ آیت اوتری کہ خدا تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی اے گھر والو تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فاطمہ کے دروازے سے گذرتے تھے جبکہ نماز کیطرف نکلتے قریب چھ مہینے کے تو فرماتے تھے کہ نماز پڑھو اے گھر والو اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کردے تم سے گندگی کو اے گھر والو اور پاک کرے تمکو پاک کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ اَسْوَدُ فَجَاءَ الْحَسَنُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلْمِرْطُ كِسَاءٌ مِنْ خَزٍّ اَوْصُوْفٍ يُتَغَطّٰى بِهٖ وَالْمُرَحَّلُ الْمُوَشَّى الْمَنْقُوْشُ الَّذِيْ فِيْهِ صُوَرًا لِرِّجَالِ وَقَالَ الْجَوْهَرِيُّ هُوَ اِزَارُ خَزٍّ فِيْهِ عَلَمٌ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گہر سے تشریف لائے اور حالانکہ آپ نقشدار کالی لوئی پہنے ہوئے تھے تو امام حسن آئے حضرت نے اونکو اسمیں داخل کیا پھر امام حسین آئے آپنے اون کو بھی اُسمیں لے لیا پھر فاطمہ آئیں آپ نے اونکو بھی اوسمیں داخل کرلیا پھر علی آئے آپنے اونکو بھی اوسمیں داخل کرلیا پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے گندگی کو اے گھر والو اور پاک کرے تم کو پاک کرنا مسلم اسکے راوی ہیں۔ مرط ریشمی چادر ہے جسکے ساتھ ڈھانکا اور پردہ کیا جاوے اور مرحل نقشدار کو کہتے ہیں جسمیں کجاوونکی تصویریں ہوں اور کہا جوہری نے کہ وہ خز کا تہ بند ہوتا ہے اوسمیں نقش ہوتے ہیں۔

(۶) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَاِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَيْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ اَيْمُ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ تَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ اِلٰى اَبِيْهَا وَقَوْمِهَا اَهْلُ بَيْتِهٖ اَصْلُهٗ وَعَصَبَتُهُ الَّذِيْنَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ الْعَزِيْزَ وَاَهْلَ بَيْتِهٖ ثَقَلَيْنِ لِاَنَّ الْاَخْذَ بِهِمَا وَالْعَمَلَ بِمَا يَجِبُ لَهُمَا ثَقِيْلٌ وَقِيْلَ الْعَرَبُ تَقُوْلُ لِكُلِّ نَفِيْسٍ خَطِيْرٍ ثَقَلٌ فَجَعَلَهُمَا ثَقَلَيْنِ اِعْظَامًا لِقَدْرِهِمَا وَتَفْخِيْمًا لِشَانِهِمَا وَالْعَصَبَةُ اَهْلُ الرَّجُلِ مِنْ قِبَلِ الْاٰبَاءِ وَالْاَجْدَادِ **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے اوسنے زید بن ارقم سے روایت کی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک خدا تعالے کی کتاب یعنی قرآن مجید کہ وہ اللہ کی رسی ہے جو اوسکے تابع ہوا وہ ہدایت پر ہے اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہی پر ہے۔ دوسری میری اولاد ہمنے کہا کہ آپ کی بیبیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں کہا قسم ہے اللہ کی کہ عورت کچھہ زمانہ مرد کے ساتھہ رہتی ہے پہر وہ اوسکو طلاق دیدیتا ہے تو وہ اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے حضرت کے اہل بیت اصل ہیں یعنی جڑ اور آپکے عصبے جنپر صدقہ حرام ہے بعد آپ کے مسلم اسکے راوی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید اور اپنے اہل بیت کو ثقلین ٹھیرایا۔ اسواسطے کہ اونکو پکڑنا اور اونکی واجب کی ہوئی چیزوں پر عمل کرنا بہاری ہے اور بعضوں نے کہا کہ عرب ہر عمدہ اور نفیس چیز کو ثقل کہتے ہیں واسطے تعظیم وقدر اوسکی کے اور بڑا جاننے شان اوسکے کے اور عصبہ وہ لوگ ہیں جو باپ دادوں کی طرف سے قریبی ہوں۔

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ رض قَالَ ارْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تعظیم کرو محمد (رسول) صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اون کے اہل بیت میں یعنی اونکے اہل بیت کی تعظیم کرو۔ بخاری اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

چوتھی فصل

انصار کے فضائل میں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ الْاَنْصَارَ سَلَکُوْا وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهُمْ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ هُوَ مَا ظَلَمَ اٰوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَکَلِمَةً اُخْرٰی اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار چلتے پہاڑ کے نیچے کی راہ یا اوپر کی راہ تو میں انصار کی راہ چلتا نیچے کی یا اوپر کی اور اگر ہجرت نہوتی تو میں انصار میں سے ایک مرد ہوتا کہا ابوہریرہ نے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ یہ ہے کہ آپ پر ظلم نہوا انہوں نے آپ کو جگہہ دی اور آپ کی مدد کی یا اور کوئی بات کہی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْهَا اَهْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُّسِیْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار ہو کہ مقرر میرے خاص لوگ جنکی طرف میں جگہہ پکڑتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار انصاری لوگ ہیں سو اونکے بدکاروں سے معاف کرو اور اونکے نیکوں کی نیکی قبول کرو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دشمنی رکھے انصار سے کوئی جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ وَاِنَّ النَّاسَ سَیَکْثُرُوْنَ وَیَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا عَنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِیْئِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ زَادَ الْبُخَارِیُّ فِیْ اُخْرٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَیَقِلُّوْنَ حَتّٰی یَکُوْنُوْا کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ قَوْلُهٗ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ اَیْ مَوْضِعُ سِرِّیْ وَاَمَانَتِیْ فَاسْتَعَارَهُمَا لِاَنَّ الْمُجْتَرَّ یَجْمَعُ عَلَفَهٗ فِیْ کَرِشِهٖ وَالرَّجُلُ یَضَعُ ثِیَابَهٗ فِیْ عَیْبَتِهٖ وَقَالَ اَبُوْ عُبَیْدٍ یُقَالُ لِلْجَمَاعَةِ مِنَ النَّاسِ کَرِشٌ کَاَنَّهٗ اَرَادَ جَمَاعَتِیْ وَصَحَابَتِیَ الَّذِیْنَ بِهِمْ اَثِقُ وَعَلَیْهِمْ اَعْتَمِدُ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرے خاص لوگ اور میرے رازدار ہیں اور لوگ بڑھ جاوینگے اور گھٹ جاوینگے سو انکے نیکوں کی نیکی قبول کرو اور اونکے بدکاروں سے درگذر کرو شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور بخاری نے ابن عباسؓ سے دوسری روایت میں اتنا زیادہ کیا ہے بعد اس قول کے کہ گھٹ جاوینگے یہانتک کہ ہو جاوینگے جیسے آٹے میں نمک قول آپکا کرشی وعیبتی یعنی میرے رازدار اور امانتی ہیں اسواسطے کہ جانور گھاس کو اپنے پیٹ میں جمع کرتا ہے اور مرد اپنے کپڑے اپنے تھیلے میں رکھتا ہے اور کہا ابوعبیدہ نے کہ آدمیوں کی ایک جماعت کو کرش کہتے ہیں گویا کہ

اس روایت کو معلوم ہوگیا تھا کہ انصاریوں پر زیادتی ہوگی سو اس حدیث میں اونکی سفارش کردی یعنی امت محمدی کے حاکم کو لازم ہے کہ اونکے نیکوں کی تعظیم کرے اور اون کے بدکاروں سے چشم پوشی کرے لیکن سوائے حدود کے اونکی خطاؤں کو نہ پکڑے۔

حضرت کی مراد یہ ہے کہ میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں جنپر میرا اعتماد اور اعتبار ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ فَضَائِلِ اَهْلِ بَدْرٍ وَالْعَقَبَةِ وَالشَّجَرَةِ

پانچویں فصل

اہل بدر اور عقبہ اور درخت[1] کے فضل میں۔

(۱) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَكَانَ رِفَاعَةُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَ رَافِعٌ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ فَكَانَ يَقُوْلُ لِابْنِهٖ مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ رفاعہ بن رافع زرقی سے روایت ہے کہ جبرئیل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ تم جنگ بدر والوں کو اپنے درمیان کیا گنتے ہو حضرت نے فرمایا کہ ہم انکو سب مسلمانوں سے افضل گنتے ہیں کہا اور اسیطرح جو فرشتے جنگ بدر میں حاضر ہوئے تھے وہ سب فرشتوں سے افضل گنے جاتے ہیں اور رفاعہ بھی اُن لوگوں میں سے تھے جو جنگ بدر میں موجود تھے اور رافع اون اصحاب میں سے تھے جو گھاٹی پر حضرت کے پاس حاضر ہوئے تھے تو وہ اپنے بیٹے سے کہا کرتے تھے کہ مجھکو خوش نہیں لگتا کہ میں گھاٹی کے بدلے جنگ بدر میں حاضر ہوتا بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بدر والوں پر واقف ہوچکا ہے سو اون سے فرمایا کہ تم کرو جو تمہارا جی چاہے سو البتہ میں تمکو بخش چکا ہوں ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں نہ جاویگا کوئی اون لوگوں میں سے جنہوں نے درخت کے نیچے حضرت سے بیعت کی مسلم و ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ فَضَائِلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ

چوتھا باب

اس امت اسلامی کے فضائل کے بیان میں۔

(۱) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى

[1] صلح حدیبیہ میں ببول کے درخت کے نیچے پندرہ یا چودہ سو اصحاب نے حضرت سے بیعت کی تھی کہ ہم مرجائینگے مگر حضرت کے ساتھ سے نہیں پھرینگے خدا اون سے راضی ہوا اور ان میں کوئی دوزخی نہیں سب بہشتی ہیں ۱۲

كمثل رجل استاجر قوما يعملون له عملا الى الليل على اجر معلوم فعملوا له الى نصف النهار فقالوا لا حاجة لنا الى اجرك الذي شرطت لنا وما عملنا باطل فقال لهم لا تفعلوا اكملوا بقية عملكم وخذوا اجركم كاملا فابوا وتركوا واستاجر اخرين بعدهم فقال اكملوا بقية يومكم هذا ولكم الذي شرطت لهم من الاجر فعملوا حتى اذا كان حين صلوة العصر قالوا لك ما عملنا باطل ولك الاجر الذي جعلت لنا فيه فقال اكملوا بقية عملكم فانما بقي من النهار شيء يسير فابوا فاستاجر قوما يعملون بقية يومهم فعملوا فاستكملوا اجر الفريقين كليهما فذلك مثلهم ومثل ما قبلوا من هذا النور اخرجه البخاري ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ مسلمانوں اور یہود اور نصارے کی مثل اوس مرد کی سی مثل ہے۔ جسنے ایک قوم کو معین مزدوری پر رات تک مزدور ٹھیرایا سو کام کیا اونہوں نے دوپہر تک پہر کہنے لگے کہ ہم کو تیرے مزدوری کی کچھ حاجت نہیں جو تونے ہمارے لیئے مقرر کی تہی اور جو ہمنے محنت کی وہ باطل ہوئی تو اوسنے کہا کہ ایسا مت کرو اپنا باقی کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو انہوں نے نہ مانا اور چہوڑ گئے پہر اوسنے اونکے بعد اور لوگوں کو مزدور ٹھیرایا اور اون سے کہا کہ تم اپنا دن پورا کرو . . . .

. . . . اور جو مزدوری مینے اونکے لیئے ٹھیرائی تھی وہ تمکو ملے گی تو انہوں نے کام کیا یہانتک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو کہنے لگے جو ہمنے کام کیا وہ اکارت ہوا اور جو تونے ہمارے لیئے مزدوری ٹھیرائی تھی وہ ہمنے تجھکو چہوڑ دی تو مالک نے کہا کہ اپنا باقی کام پورا کرو سوائے اسکے کچھ نہیں کہ اب تو بہت تہوڑا دن باقی رہ گیا ہے انہوں نے نہ مانا پہر اوسنے اور لوگوں کو مزدور ٹھیرایا جو باقی دن کام کریں تو انہوں نے کام کیا اور دونوں گروہ کی پوری مزدوری لی۔ پس یہ ہے مثل اونکی اور مثل اوس چیز کے کہ قبول کیا انہوں نے اس نور یعنی دین اسلام سے بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما بقاؤكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين صلوة العصر الى غروب الشمس اوتي اهل التورىة التورىة فعملوا بها حتى انتصف النهار فعجزوا فاعطوا قيراطا قيراطا ثم اوتي اهل الانجيل الانجيل فعملوا الى صلوة العصر فعجزوا فاعطوا قيراطا قيراطا ثم اوتينا القران فعملنا الى غروب الشمس فاعطينا قيراطين قيراطين فقال اهل الكتابين اي رب اعطيت هؤلاء قيراطين قيراطين واعطيتنا قيراطا قيراطا ونحن كنا اكثر عملا منهم قال الله عز وجل هل ظلمتكم من اجركم شيئا قالوا لا قال فهو فضلي اوتيه من اشاء اخرجه البخاري والترمذي ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے اسکے کچھ مثل نہیں ہو سکتی کہ تمہاری زندگی اور عمر اے مسلمانو اگلی امتوں کی زندگی اور عمر کے مقابلے میں ایسی ہو سکتی ہے جیسے عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک توریت والی یعنی یہود تورایت دیئے گئے انہوں نے اسپر عمل کیا یہانتک کہ دوپہر ہوئی پھر عاجز ہوئے سو اونکو ایک ایک قیراط مزدوری ملی پہر نصارے کو انجیل ملی تو انہوں نے عصر کی نماز تک اوسپر عمل کیا پہر وہ بہی عاجز ہوئے تو وہ بھی ایک ایک قیراط مزدوری دیئے گئے پہر ہم قرآن دیئے گئے سو ہمنے سورج ڈوبنے تک عمل کیا تو ہمکو دو دو قیراط مزدوری ملی تو پہلی دو کتابوں والے کہینگے کہ اے ہمارے رب تونے انکو دو دو قیراطیں دیں اور ہمکو ایک ایک قیراط دی اور ہمارا کام اون سے زیادہ ہے تو خدا فرماویگا کہ کیا مینے تمپر تمہاری مزدوری میں کچھ ظلم کیا۔ یعنے جو مزدوری ٹھیری

تہی اوس سے کچہہ کم دیا کہیں گے کہ نہیں جو ٹہیرا تہا وہ دے دیا فرماویگا یہہ یعنی دونی مزدوری دینا میرا فضل ہے جسکو چاہوں دوں بخاری اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْہَا خَیْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَیْہَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ خَیْرًا فَوَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَھٰذَا اَثْنَیْتُمْ عَلَیْہِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَہُ النَّارُ اَنْتُمْ شُہَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک جنازہ گذرا تو صحابہ نے اوسکی تعریف کی اور اوسکو نیک کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی پھر دوسرا جنازہ گذرا تو صحابہ نے اوسکو بد کہا تو آپ نے فرمایا کہ واجب ہوئی تو عمر فاروق رضہ نے کہا یا حضرت کیا چیز واجب ہوئی فرمایا کہ جسکی تمنے تعریف کی اوسکے لیئے بہشت واجب ہوئی اور جسکو تم نے بد کہا اوسکے لیئے دوزخ واجب ہوئی تم خدا کے گواہ ہو زمین پر ابو داؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں

(۴) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَضَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَۃِ مَنْ کَانَ قَبْلَنَا فَکَانَ لِلْیَہُوْدِ یَوْمُ السَّبْتِ وَکَانَ لِلنَّصَارٰی یَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِنَا فَہَدَانَا لِیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَجَعَلَ الْجُمُعَۃَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَکَذٰلِکَ ھُمْ تَبَعٌ لَنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِی الدُّنْیَا الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْمَقْضِیُّ لَہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَبْلَ الْخَلَائِقِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہکا دیا اللہ تعالے نے جمعہ سے اونکو جو ہم سے پہلے تہے سو یہودیوں کے واسطے ہفتے کا دن ہوا اور نصاریٰ کے واسطے یکشنبہ کا دن ہوا پہر خدا نے ہمکو پیدا کیا سو خدا نے ہمکو جمعے کا دن بتلایا سو خدا نے جمعہ اور ہفتہ اور یکشنبہ ٹہیرایا یعنے جمعے کو ہفتے اور یکشنبے پر مقدم کیا اور اسیطرح وے لوگ قیامت کے دن ہمارے پیچہے ہونگے ہم دنیا میں تو پیچہلے ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں جنکا اول فیصلہ ہوگا سب خلق سے پہلے مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیُنَادٰی بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُخْرِجَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ قَالَ یَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ کُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعُوْنَ فَحِیْنَئِذٍ تَضَعُ الْحَامِلُ حَمْلَہَا وَیَشِیْبُ الْوَلِیْدُ وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ فَشَقَّ ذٰلِکَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی تَغَیَّرَتْ وُجُوْہُہُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ تِسْعَمِائَۃٍ وَتِسْعَۃً وَتِسْعُوْنَ وَمِنْکُمْ وَاحِدٌ ثُمَّ اَنْتُمْ فِی النَّاسِ کَالشَّعْرَۃِ السَّوْدَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَبْیَضِ اَوْ کَالشَّعْرَۃِ الْبَیْضَآءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا اے آدم تو وہ کہیگا کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں اور اطاعت میں اور سب بہتری تیرے ہی ہاتہوں میں ہے پہر آواز سے پکارا جاویگا کہ اللہ تعالی تجکو حکم کرتا ہے کہ نکال دوزخ کا حصہ یعنی جو دوزخ میں ڈالے جاوینگے اونکو جدا کر آدم کہینگے کہ الٰہی کسقدر ہے دوزخ کا حصہ خداوند فرماویگا کہ ہر ایک ہزار سے نو سو اور ننانوے

عہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر جماعت کو دیندار گواہ ہیں اور اوسکے نیک اور بد کہنے کو بڑا دخل ہے اور فاسق کی تعریف اور بد کہنے کا کچھ اعتبار نہیں یہ مثل مشہور ٹہیک ہے کہ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجہو ۱۲ عہ یعنی یہود اور نصاریٰ کی ہرچند عمریں زیادہ تہیں اور عبادت بھی بہت لیکن امت محمدی کو باوجود کم عمر اور کمی عبادت کا اور ثواب بہت دیا یہ خدا کا فضل ہے اپنے حبیب کی ضعیف امت پر الٰہی ہزار ہزار شکر تیرے احسان کا کہ ہمکو اپنے حبیب کی امت میں کیا۔

یعنی ہزار آدمی میں ایک بہشتی اور باقی دوزخی تب پیٹ والی اپنا بچہ گرادے گی اور لڑکا بڈھا ہوجاویگا اور تو دیکھیگا
لوگوں کو بیہوش اور دیوانے اور حالانکہ نہ ہونگے وہ بیہوش ولیکن عذاب اللہ کا سخت ہے تو یہ بات لوگوں پر سخت گذری
یہاں تک کہ اونکے چہروں کے رنگ بدل گئے تو صحابؓ نے کہا یا حضرت ہم میں سے ایسا بہشتی مرد کون ہوگا یعنی جب
ہزار میں ایک ہی بہشتی ہے تو ہمکو نجات پانے کی کیا امید باقی رہی حضرت نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو خوش رہو
کہ یاجوج ماجوج میں سے ہزار دوزخی ہونگے اور تم میں سے ایک مرد بہشتی ہوگا یعنی دوزخ بھرنے کے واسطے یاجوج
کیا کم ہیں جو تم گھبراتے ہو پھر تم لوگوں میں یعنی تمہاری مثل اور امتوں میں جیسے سیاہ بال کی مثل سفید بیل کی
کھال میں یا سفید بال کی مثل سیاہ بیل کی کھال میں شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِيْ رَبِّيْ اَنْ يُّدْخِلَ مِنْ اُمَّتِيْ الْجَنَّةَ سَبْعِيْنَ
اَلْفًا لَاحِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَاعِقَابَ وَمَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِ رَبِّيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ
اَلْحَثْيَةُ الْغُرْفَةُ بِالْكَفِّ ترجمہ ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے وعدہ
کیا ہے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار نہ اونکا حساب ہوگا اور نہ اونپر عقاب اور ہر ہزار کے ساتھ
ستر ہزار ہوگا اور تین لپیں میری رب کی لپوں سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور حثیہ کے معنے ہیں ہتھیلی سے لپ

(۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ
يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْمُجِدُّ الْمُسْرِعُ الْمُجَوِّدُ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ يَتَضَاغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ وَهُمْ شُرَكَاءُ
النَّاسِ فِيْ سَائِرِ الْاَبْوَابِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ سِوٰى قَوْلِهٖ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَهُوَ مِنْ رَزِيْنٍ
وَلِلتِّرْمِذِيِّ فِيْ اُخْرٰى عَنْ بُرَيْدَةَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ
سَائِرِ الْاُمَمِ التَّضَاغُطُ الْاِزْدِحَامُ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دروازہ
سے میری امت بہشت میں داخل ہوگی اوسکی چوڑائی میں خوب تیز چلانے والا سوار تین سال چلیگا پھر وہ مقرر
ہجوم کرینگے یہانتک کہ انکے مونڈھے جدا ہونے لگیں گے اور وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہونگے
ترمذی اسکے راوی ہیں سوائے اس قول کے کہ وہ باقی دروازوں میں بھی لوگوں کے ساتھ شریک ہونگے کہ یہ زیادتی
رزین کی روایت میں ہے اور ترمذی کی دوسری روایت میں بریدہ سے یوں آیا ہے کہ بہشتیوں کی ایک سو بیس صفیں
ہونگی اونمیں سے اسی صفیں اس امت کی ہونگی اور چالیس باقی امتوں کی التضاغط کے معنے ہیں ہجوم کے۔

(۸) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَمُوْتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ
النَّارَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو موسےؓ سے روایت ہے کہ نہیں مرتا کوئی مرد مسلمان مگر کہ داخل کرتا ہے
اللہ ایک یہودی یا نصرانی کو دوزخ میں داخل کرتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى
فَقَالُوْا وَمَنْ يَّاْبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری سب امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جسنے کہ نہ مانا اور انکار کیا لوگوں نے
کہا کہ انکار کرنے والا کون ہے فرمایا جسنے میری اطاعت کی اور میری سنت پر چلا وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جسنے

سلہ یعنی امت محمدی بہ نسبت اگلی امتوں کی نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتوں کے کافر کیا کم ہیں۔

میری نافرمانی کی یا بدعت نکالی اوسنے نہ مانا اور وہی منکر ہوا بخاری اسکے راوی ہیں[1]۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَارَکُمُ اللّٰهُ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَهْلِکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَّا یَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَةٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے تمکو تین چیزوں سے پناہ دی ہے ایک یہ کہ پیغمبر تمپر بددعا کرے اور تم سب ہلاک ہو جاؤ دوسری یہ کہ نہ غالب کریگا اللہ جہوٹ والوں کو سچ والوں پر تیسری یہ کہ نہ جمع ہونگے گمراہی پر ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ مَّرْحُوْمَةٌ لَیْسَ عَلَیْهَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُهَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مرحوم ہے یعنے اللہ نے اونپر رحم کردیا ہے آخرت میں اونپر کچہہ عذاب نہیں ہے اونکا عذاب دنیا میں فتنے فساد اور زلزلے قتل ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۱۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیَّ اَمَانَیْنِ لِاُمَّتِیْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ وَمَا کَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ فَاِذَا مَضَیْتُ تَرَکْتُ فِیْهِمُ الْاِسْتِغْفَارَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری امت کے لیے مجہپر دو امان اوتارے ہیں ایک یہ آیت ہے کہ نہیں ہے اللہ کہ اونکو عذاب کرے جبتک کہ تو اونمیں ہے اور دوسری یہ آیت اور نہیں اللہ اونکو عذاب کرنے کا اور حالانکہ وہ استغفار کرتے ہوں سو جب میں چلا گیا یعنی فوت ہوگیا تو اونمیں استغفار چہوڑ جاؤنگا قیامت تک یعنی جبتک لوگ توبہ استغفار کرتے رہینگے اونپر عذاب نازل نہیں ہوگا اور یہ امان اس امت میں قیامت تک باقی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِیْ مُعَاوِیَةَ فَرَکَعَ فِیْهِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَیْنَا فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یُهْلِكَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَیْنَهُمْ فَمَنَعَنِیْهَا اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلسَّنَةُ الْجَدْبُ وَالْقَحْطُ ترجمہ عامر بن سعد سے روایت ہے اوسنے اپنے باپ سے روایت کی کہا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد میں داخل ہوئے اور اوسمیں دو رکعتیں نماز پڑہی اور ہمنے بہی آپ کے ساتھ نماز پڑہی اور بہت دیر تک اپنے رب سے دعا کرتے رہے پہر ہماری طرف پہرے سو فرمایا کہ مینے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں سو خدا نے مجہکو دو چیزیں دیں یعنی میری دو دعائیں قبول ہوئیں اور ایک چیز مجہکو نہ دی ایک دعا تو مینے اپنے رب سے یہ مانگی تہی کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے سو خدا نے میری یہ دعا قبول کی اور مینے دوسری دعا یہ مانگی تھی کہ میری امت کو ڈوباکر ہلاک نہ کردیوے سو خدا نے میری یہ دعا بہی قبول کی اور تیسری دعا مینے یہ مانگی تہی کہ اونکی آپسمیں لڑائی اور خونریزی نہ ڈالے سو یہ دعا میری قبول نہوئی۔ مسلم اسکے راوی ہیں اور سنۃ جدب اور قحط کو کہتے ہیں[2]۔

---

[1] اس حدیث میں اتباع سنت کی فضیلت ہے اور بدعت برا نکار ہے ۱۲ [2] قحط اور غرق امت محمدی میں ایسا نہوا ہے اور نہ ہوگا کہ تمام امت یکبارگی ہلاک ہو جاوے جیسے اگلی امتیں ہلاک ہوئیں لیکن جنگ لڑائی ہمیشہ سے جاری ہے ۱۲

(۱۴) وَعَنْ اَبِی سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْفِئَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْقَبِیْلَۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْعُصْبَۃِ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّشْفَعُ فِی الْوَاحِدِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَاِنَّمَا شَفَاعَتِیْ فِیْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ وَاِنَّہٗ لَیُؤْمَرُ بِرَجُلٍ اِلَی النَّارِ فَیَمُرُّ بِرَجُلٍ قَدْ سَقَاہُ شَرْبَۃَ مَاءٍ عَلٰی ظَمَاءٍ فَیَعْرِفُہٗ فَیَقُوْلُ اَلَا تَشْفَعُ لِیْ فَیَقُوْلُ اَلَسْتُ اَنَا سَقَیْتُکَ الْمَاءَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا فَیَعْرِفُہٗ فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُرَدُّ مِنَ النَّارِ اِلَی الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے بعض شخص آدمیوں کی شفاعت کریگا اور اونمیں بعض قبیلے کی شفاعت کریگا اور بعض جماعت کی شفاعت کریگا اور بعض فقط ایک آدمی کی شفاعت کریگا یہانتک کہ بہشت میں داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہیں اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے اور میری شفاعت تو میری امت کی کبیرہ گناہوں والوں کے حق میں ہوگی اور مقرر شان یہ ہے کہ البتہ ایک مرد کو آگ کیطرف لے جانیکا حکم ہوگا سو وہ ایک مرد پر گذریگا جسکو اسنے پیاس پر پانی کا ایک گھونٹ پلایا ہوگا سو وہ اوسکو پہچان لیگا تو اوس سے کہیگا کہ کیا تو میری شفاعت نہیں کرتا وہ کہیگا تو کون ہے کہیگا کہ کیا میں نے تجکو فلانے فلانے دن پانی نہیں پلایا تہا تو وہ اوسکو پہچان لیگا سو اوسکے لیے شفاعت کریگا تو وہ دوزخ سے بہشت کیطرف پہیرا جائیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ مِثْلُ الْمَطَرِ لَا یُدْرٰی اٰخِرُہٗ خَیْرٌ اَمْ اَوَّلُہٗ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مینہ کی مثل ہے معلوم نہیں کہ اوسکا آخر بہتر ہے یا اول ترمذی اسکے راوی ہیں اور اوسکو صحیح کہا ہے۔

(۱۶) وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی یَاْتِیَہُمْ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ ظَاھِرُوْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَقَالَ الْبُخَارِیُّ وَھُمْ اَھْلُ الْعِلْمِ ترجمہ مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قائم اور غالب رہیگا جبتک کہ قیامت آوے گی اور وہ غالب ہی رہینگے شیخین اسکے راوی ہیں کہا بخاری نے کہ وہ اہل علم ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَھْلُ الْغَرْبِ ظَاھِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ ڈول والے لوگ یعنی انصاری یا تمام عرب کے لوگ قائم رہینگے حق دین پر قیامت تک مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ معاویہ بن قرہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب شام والے بگڑ جائیں تو پھر تم میں کوئی خیر نہیں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ غالب رہے گا نہ ضرر کریگا اونکو جو اونکو ذلیل کیا چاہے گا یہانتک کہ قیامت قائم ہو کہا علی بن مدینی نے کہ وہ

[illegible] سے مراد یہ ہے کہ شریعت کے احکام کے پہیلانے میں اور بدعات کی مٹانے میں نہیں تو اسمیں کچھ شک نہیں کہ قرن اول یعنے صحابہ [illegible] سے افضل ہیں پہر تابعین پہر تبع تابعین پس مراد یہ ہے کہ بعض افراد امت جمیع وجوہ سے بعض سے افضل نہیں اسواسطے کہ [illegible] [illegible] کہتے ہیں کہ مغرب کے لوگ مراد ہیں یا شام والے - ۱۲

وہ اہل حدیث ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ الْمُنَاوَاةُ الْمُعَادَاةُ

ترجمہ عمران ابن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق دین پر لڑتے رہینگے اور اپنے دشمنوں پر غالب رہینگے یہانتک کہ اونکا پچھلا گروہ مسیح دجال سے لڑیگا ابو داؤد اسکے راوی ہیں مناواہ کے معنے دشمنی۔

(۲۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسًا يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَاٰنِيْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں مجھسے نہایت محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے اونمیں سے ہر شخص چاہے گا کہ کاش مجھے دیکھتا اپنے اہل اور مال سے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِّنَ السُّجُوْدِ مُحَجَّلُوْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے چہرے روشن ہونگے سجدے کے سبب سے اور ہاتھ پاؤں روشن ہونگے وضو کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۲) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَاكَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَاَهْلَكَهَا وَهُوَ حَيٌّ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهٗ بِهَلَاكِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہے اللہ کسی امت پر اپنے بندوں سے رحمت کرنے کا تو امت سے پہلے اونکے پیغمبر کی روح قبض کرلیتا ہے یعنی پیغمبر کی وفات امت سے پہلے ہوتی ہے پھر اوس پیغمبر کو اپنی امت کا میر سامان بنایا جاتا ہے اور پیشوا بھیجتا ہے امت کے آگے اور جب خدا کسی امت کی ہلاکی اور بربادی چاہتا ہے تو امت پر عذاب بھیجتا ہے اوس امت کے پیغمبر کے جیتے پھر مٹاتا ہے امت کو پیغمبر کے سامنے تاکہ پیغمبر کی آنکھ کو ٹھنڈک اور روشنی بخشے اوس امت کو مٹا کر جبکہ اوسکو اون کافروں نے جھوٹا کہا اور اوسکا حکم نہ مانا۔

اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَاتٍ مُتَفَرِّقَةٍ يَاْتِيْ تَفْصِيْلُهُمْ

ف۵۱ یعنی اگر آپکو دیکھتا تو اپنا اہل و مال آپ پر قربان کرتا اور مراد یہ ہے کہ میرے زمانے کے بعض افراد سے یا حکماً یا حقیقۃً ۱۲ ف۵۲ یعنی جب امت پر خدا رحمت کیا چاہتا ہے تو اوسکو پیغمبر کی پہلے وفات ہوتی ہے تاکہ امت اوسکے غم میں صبر کرنے تو ثواب پاوے اور شریعت پر عمل کریں تو دونا ثواب حاصل ہوا اور پیغمبر اپنی امت کے نیک عمل دیکھکر خوش ہوا اور جب امت پر خدا غضب کیا چاہتا ہے تو اوسکے پیغمبر سے پہلے امت کو ہلاک کرتا ہے تاکہ پیغمبر کا دل ٹھنڈا ہوا سواسطے کہ اوس امت کم بخت نے اپنے پیغمبر کی قدر نہ جانے۔ اسحدیث میں حضرتؐ نے اپنی امت کو دلاسا دیا ہو کہ میری فراق میں زیادہ پریشان دل نہوں میری وفات کو غضب الہی نہ جانیں بلکہ خدا کی رحمت سمجھیں اسیواسطے اس امت کو مرحومہ کہتے ہیں۔

وَفِيهِ خَمْسَةُ فُصُولٍ

پانچواں باب

متفرق جماعتوں کے فضائل میں جنکی تفصیل آویگی اور اسمیں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي فَضْلِ قُرَيْشٍ

پہلی فصل قریش کے فضائل میں

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے لوگ نیکی اور بدی میں قریش کے تابعدار ہیں۔ مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَذَقْتَ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَاَذِقْ اٰخِرَهَا نَوَالًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اَلنَّكَالُ الْعَذَابُ وَالْمَشَقَّةُ وَالنَّوَالُ الْعَطَاءُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ الٰہی تونے قریش کے اول لوگوں کو وبال چکھایا ہے یعنی جنگ بدر کے دن تو اون کے پچھلے لوگوں کو انعام چکھا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہتے ہیں نکال عذاب کو کہتے ہیں اور مشقت کو اور نوال عطا کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ فِي صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهٖ وَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَحْنَاهُ مِنَ الْحُنُوِّ وَهُوَ الْعَطْفُ وَالشَّفَقَةُ وَاَرْعَاهُ مِنَ الْمُرَاعَاةِ وَالْحِفْظِ وَالْاِحْتِيَاطِ وَالرِّفْقِ بِهٖ وَتَخْفِيفِ الْكُلَفِ وَالْاَثْقَالِ عَنْهُ وَذَاتُ يَدِهٖ مَا يَمْلِكُ مِنْ مَالٍ وَغَيْرِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم قریش کی عورتیں اُن تمام عورتوں سے بہتر ہیں جو کہ اونٹ کی سواری کرتی ہیں نہایت مہربان ہیں چھوٹے لڑکوں پر اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی اور ابوہریرہ کہتے تھے کہ مریم عمران کی بیٹی کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں شیخین اسکے راوی ہیں احناہ حنو سے ماخوذ ہے۔ مہربانی اور شفقت کو کہتے ہیں اور ارعا کے معنے رعایت اور نگہبانی اور احتیاط اور نرمی اور اوسکی تکلیف اور بوجھ کو ہلکا کرنا اور ذات یدہ سے مراد وہ چیز ہے جو مال وغیرہ کا مالک ہو۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرُ مُطِيعٍ وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ بِجَزْمِ اللَّامِ وَرُوِيَ بِضَمِّهَا وَوَجْهُ الْجَزْمِ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُقْتَلَ قُرَشِيٌّ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَوَجْهُ الْحُمَيْدِيِّ فِي الضَّمِّ بِاَنَّ مَعْنَاهُ

---

[1] یعنی سرداری ہمیشہ قریش میں رہے گی کفر میں بھی اور اسلام میں بھی اونکی سرداری اور حکومت کسی کا حق نہیں ۱۲

لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ مُرْتَدٌّ عَلَى الْكُفْرِ ترجمہ عبداللہ بن مطیع اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہ قتل ہوگا قوم قریش سے کوئی خواری اور قید سے اس دن کے بعد قیامت تک اور نہیں مسلمان ہوا تھا کوئی قریش کے گناہگاروں سے سوائے مطیع کے اور اوسکا نام پہلے عاصی تھا پھر حضرت نے اوسکا نام مطیع رکھا اور قول آپکا لا یقتل ساتھ جزم لام کے ہے اور پیش کے بھی مروی ہے اور جزم کی حالت میں معنے یہ ہیں کہ آپنے منع کر دیا ہے کہ کوئی قریشی قید سے قتل نہ کیا جائے قیامت تک اور پیش کی حالت میں اُسکے معنے یہ ہیں کہ نہ قتل ہوگا کوئی قریشی بعد اس دن کے قید سے قیامت تک اور حالانکہ وہ مرتد ہوا کفر پر۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِيْ فَضْلِ جَمَاعَةٍ مِّنْ غَيْرِ الصَّحَابَةِ بِتَعْيِيْنِ اَسْمَاۤئِهِمْ

پانچویں فصل

غیر اصحاب کی ایک جماعت کے فضائل میں جنکے نام متعین ہیں۔

اُوَيْسُ الْقَرَنِيُّ

اویس قرنی کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسِ بْنِ عَامِرٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ اَثَرُ بَرَصٍ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَارٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ الْكُوْفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُوْنُ فِيْ غَبْرَاۤءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اُوَيْسٍ فَقَالَ تَرَكْتُهٗ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيْلَ الْمَتَاعِ فَاَخْبَرَهٗ عُمَرُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ الرَّجُلُ اَتٰى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ فَقَالَ لَقِيْتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اَلْاَمْدَادُ جَمْعُ مَدَدٍ وَهُمُ الْاَعْوَانُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُمِدُّوْنَ لِنَصْرِ الْاِسْلَامِ وَغَبْرَاۤءُ النَّاسِ بَقَايَاهُمْ وَاَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ الْمُتَاَخِّرِيْنَ لَا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ الْمَشْهُوْرِيْنَ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے کہ جب یمن کی مدد عمر فاروق پاس آئے تو اونہوں نے اون سے پوچھا کہ کیا تم میں اویس بن عامر بھی ہے یہانتک کہ اویس بن عامر کے پاس آئے اور پوچھا کہ تو اویس بن عامر ہے اوسنے کہا کہ ہاں کہا کہ تم قوم مراد میں سے ہو پھر قرن میں سے ہو کہا ہاں کہا کیا تو سفید داغ کی بیماری تھی پھر تو اوس سے اچھا ہو گیا مگر بقدر درہم کے ایک داغ باقی ہے اوسنے کہا کہ ہاں پھر عمر فاروق

له یہ حدیث آپنے ابن حنظل کے قتل کرنے کے بعد فرمائی یعنی سب قریش مسلمان ہو جاوینگے بعد اسلام کے کوئی مرتد نہ ہوگا جو اسطرح قید ہو کر مارا جاوے اور یہ مطلب نہیں کہ کوئی قریشی ظلم سے نہ مارا جاویگا اسواسطے کہ بہت قریشی ظلم سے شہید ہوئے چنانچہ کربلا کا قصہ مشہور ہے ۱۲

نے پوچھا کیا تیری ماں بھی زندہ ہے اوسنے کہا کہ ہاں کہا کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ آویگا تمہارے
پاس اویس بن عامر یمن کی مددوں کے ساتھ مراد کی قوم سے اور منجملہ مراد کے قرن کے قبیلے سے اوسکو سفید داغ کی
بیماری تھی سو وہ اوس بیماری سے چنگا ہوگیا مگر درہم کے برابر ایک داغ باقی ہے اوسکی ایک ماں ہے کہ اوسکا وہ
بڑا خدمت گذار اور نیکوکار ہے اور اگر وہ خدا کے بہروسے پر کسی چیز کی قسم کھا بیٹھے تو خدا اوسکو سچا کردیوے
سو اگر یہ تجھسے ہوسکے کہ وہ تیرے واسطے مغفرت مانگے تو کیجیو یعنی اوس سے دعا کرائیو سو میرے واسطے مغفرت کی دعا
مانگو تو اویس قرنی نے اونکے لیئے مغفرت کی دعا کی پہر عمر فاروق نے اوس سے کہا کہ اب تو کہاں کا ارادہ رکھتا ہے
کہا کوفہ کا کہا کہ کیا میں تمہارے واسطے اپنے تحصیلدار کیطرف نہ لکھدوں کہا کہ خراب خستہ حال لوگوں میں رہنا مجکو
زیادہ پسند ہے پہر جب آیندہ سال ہوا تو اونکے شریفوں سے ایک مرد نے حج کیا وہ عمر فاروق سے ملا اونہوں نے
اوس سے اویس کا حال پوچھا اوسنے کہا کہ میں نے اسکو چھوڑا ہے ایسا ملین کہ کم حیثیت اور تنگ گذران ہے تو عمر فاروق
نے اوسکو خبر دی اوس حدیث کی جو حضرتؐ سے سنی پہر جب وہ مرد پلٹا تو اویس کے پاس گیا اور اون سے کہا کہ میرے
لیئے مغفرت کی دعا کرو۔ اُنہوں نے کہا کہ تو ابہی نیک سفر سے آیا ہے پہر اوسنے کہا کہ میرے لیئے بخشش کی دعا کیجیے
اویس نے کہا کہ کیا تو عمر فاروق سے ملا تھا اوسنے کہا کہ ہاں تب انہوں نے اوسکے لیئے مغفرت کی دعا کی پہر لوگ اونکے
حال پا گئے تو وہ کہیں بیخبر چلے گئے مسلم اسکے راوی ہیں۔ آمداد جمع مدد کی ہے اور وہ مددگاروں کو کہتے ہیں جو
اونکے پاس اسلام کی مدد کو آتے تھے اور غبراء الناس کے معنے ہیں بقایا لوگ اور اویس نے چاہا کہ پچھلے یعنے غیر
مشہور لوگوں میں رہیں نہ اگلے مشہور لوگوں میں۔

النجاشی رحمۃ اللہ علیہ
نجاشی کی فضائل کا بیان

(١) عَنْ عَائِشَةَ رضـ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ نُوْرٌ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نجاشیؓ (حبش کا بادشاہ) مرگیا تو ہم سنتے تھے اور آپس میں چرچا کرتے تھے کہ ہمیشہ اوسکی قبر پر روشنی نظر آتی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

کراونپر بددعا کرتے ہیں سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو مسلمان کرکے میرے پاس لے آ شیخین اسکے راوی ہیں

(٨) وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ اصحاب نے کہا یا حضرت قوم ثقیف کے تیروں نے ہمکو جلایا ہے آپ اونپر بددعا کیجیئے تو آپ نے فرمایا کہ الٰہی ہدایت کر قوم ثقیف کو ترمذی اسکے راوی ہیں

(٩) وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ رَجُلًا فَسَبُّوْهُ وَضَرَبُوْهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوْكَ وَلَا ضَرَبُوْكَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ
ترجمہ ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرب کی ایک قوم کی طرف ایک مرد کو بھیجا تو انہوں نے
اوسکو گالی دی اور مارا تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو عمانؔ کے لوگوں کے پاس جاتا تو نہ تجکو گالی دیتے
نہ مارتے مسلم اسکے راوی ہیں۔

لہ خدا نے آپ کی یہ دعا قبول کی اور وہ قوم مسلمان ہوکر حضرتؐ کے پاس آئی ١٢ ؎ عمان شام یا یمن کے ملک میں ایک شہر کا نام ہے حضرتؐ نے
وہاں کے لوگوں کی خوش خلقی بیان کی ١٢

(۱۰) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْکُ فِیْ قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِی الْاَزْدِ یَعْنِی الْیَمَنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہی قریش میں ہے یعنی لائق ہے کہ اونمیں رہے اور قضا[۱] انصار میں اور اذان حبشیوں میں اور امانت ازدیوں میں یعنی یمن میں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ سَکِیْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِیْنَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا دَعُوْکُمْ وَاتْرُکُوا التُّرْکَ مَا تَرَکُوْکُمْ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ ابو سکینہ ایک غلام آزاد کیا ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک صحابی سے روایت کرتا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو حبشیوں کو جبتک تمکو چھوڑے رہیں اور چھوڑ دو ترکیوں کو جبتک تمکو چھوڑے رہیں ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(۱۲) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَکْرَهُ ثَلٰثَةَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفًا وَبَنِیْ حَنِیْفَةَ وَبَنِیْ اُمَیَّةَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہوئے اور حالانکہ وہ تین گروہ کو برا جانتے تھے ثقیف کو اور بنی حنیفہ کی قوم کو اور بنی امیہ کی قوم کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ الْعَرَبِ

تیسری فصل عرب کے فضائل میں

(۱) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِیْ فَتُفَارِقَ دِیْنَکَ قُلْتُ وَکَیْفَ اُبْغِضُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَبِکَ هَدَانِی اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سلمان فارسی سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ مجھسے دشمنی نہ رکھیو کہ تو اپنے دین سے جدا ہو جاویگا میں نے کہا کہ میں آپ سے کیوں دشمنی رکھونگا اور حالانکہ آپکے سبب سے اللہ نے مجھکو ہدایت کی فرمایا کہ تو نے عرب سے دشمنی رکھی تو مجھسے دشمنی رکھی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ یَدْخُلْ فِیْ شَفَاعَتِیْ وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِیْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے عرب کے لوگوں سے دغا کیا وہ میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا اور میری دوستی اسکو نہ پاوے گی۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ فَضْلِ الْعَجَمِ وَالرُّوْمِ

چوتھی فصل

عجم اور روم کی فضائل کے بیان میں۔

---

[۱] قضا سے مراد نقیب ہونا ہے یا تحصیلدار ہونا مراد ہے کہ معاذ کو یمن میں تحصیلدار کر کے بھیجا اور بلال مؤذن حبشی تھے اور ازد یمن کی ایک قوم ہے ۱۲ منہ یعنی جبتک تمسے لڑائی جھگڑا نہ کریں اونکو نہ چھیڑو ۱۲

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا بَلَغَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِنَا فَوَضَعَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ وَفِیْ اُخْرٰی رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ جمعہ پڑہی۔ اور جب اس آیت پر پہونچے وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنی اور اون کیطرف جو ابھی ہمکو نہیں ملے تو حضرت نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ اگر ایمان پروین پر ہوتا تو بھی فارسی لوگ اوسکو پاجاتے اور ایک روایت میں ہے کہ فارسیوں میں سے ایک مرد اوسکو پاجاتا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ اور اونہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجمیوں کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ البتہ مجکو ان سب پر یا بعض پر زیادہ تر اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے یا بعض تمہارے کے

(۳) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَکْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِکَ اِنَّ فِیْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعَةً اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً عِنْدَ مُصِیْبَةٍ وَاَوْشَکُهُمْ کَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَاَخْیَرُهُمْ لِمِسْکِیْنٍ وَیَتِیْمٍ وَضَعِیْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِیْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوْکِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ مستورد قرشی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ قیامت قایم ہوگی اس حال میں کہ رومی لوگ سب لوگوں سے زیادہ ہوجاینگے تو عمرو بن عاص نے کہا دیکھ کیا کہتا ہے کہا میں کہتا ہوں جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہا اگر تو یہ کہتا ہے سو مقرر انمیں چار خصلتیں ہیں مقرر یہ زیادہ تر بردبار ہیں سب لوگوں سے وقت فتنے فساد کے اور وقت مصیبت کے جلد تر ہوش میں آجاتے ہیں۔ اور جلد تر پھر آنے والے ہیں بعد بھاگنے کے اور زیادہ تر خاطرداری کرنے والے ہیں مسکین اور یتیم اور ضعیف کی اور پانچویں نیک خوبی ہے اور زیادہ تر منع کرنے والے ہیں بادشاہوں کے ظلم سے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ قَبَائِلَ مَخْصُوْصَةٍ مِّنَ الْعَرَبِ

فصل دوسری

عرب کے خاص قبیلوں کے فضائل میں۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قوم اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور قوم غفار کو خدا نے بخشا شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ

وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَھُمْ مَوْلٰی دُوْنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَہُ

ترجمہ اور اونہین سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم قریش اور
مزینہ اور قوم اسلم اور قوم اشجع اور قوم غفار کا مدد گار اور دوست خدا اور رسول ہے
ترمذی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَ
بِالْقُرْاٰنِ حِیْنَ یَدْخُلُوْنَ بِاللَّیْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَھُمْ مِنْ اَصْوَاتِھِمْ بِاللَّیْلِ بِالْقُرْاٰنِ
بِالنَّھَارِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَلَھُمَا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ قَلَّ طَعَامُ عِیَالِھِمْ اَرْمَلُوْا یَعْنِیْ نَفِدَ زَادُھُمْ ترجمہ ابو موسیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ مین آواز پہچان جاتا ہون اشعری لوگون کی قرآن
مین داخل ہوتے ہین اور مین اونکے مکان پہچانتا ہون رات کو انکی قرآن کی آواز سے اگر
مکان نہین دیکھے شیخین اسکے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین اونہین
سلم نے فرمایا کہ ۱؎ اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہوجاتے ہین یا مدینہ مین او
ہی تو جو کچھ اونکے پاس ہو ایک کپڑے مین یکجا کرتے ہین پھر ایک برتن سے آپسمین برابر بانٹ
اور مین اونکا ہون یعنی مین اُن سے راضی ہون اور ارملوا کے معنے ہین کہ اونکا

(۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْ
یَقُوْلُھَا فِیْھِمْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ ھُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُھُمْ فَقَ
صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَکَانَتْ سَبِیَّۃٌ مِنْھُمْ عِنْدَ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ
فَاِنَّھَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی کہ
رکھتا ہون جب سے مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتین اون کے
سُنا فرماتے تھے کہ میری اُمت مین وے نہایت سخت ہین دجال پر (یعنی جبکہ
اوسکا قابو نہ چلے گا) اور اونکے زکوۃ کے مال آئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہین اور عائشہؓ کے پاس اُن مین سے ایک بندی عورت تھی تو حضرت صل
اس کو آزاد کردے اس لیئے کہ ۱؎ وہ اسمٰعیل کے اولاد سے ہے شیخین اس

(۵) وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَیْسٍ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلْعَنْ حِمْیَرًا فَاَعْرَضَ عَنْہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ حِمْیَرًا اَفْوَاھُھُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْھِمْ طَعَامٌ وَھُمْ اَھْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ
اور اُنہین سے روایت ہی کہ قوم قیس مین سے ایکمرد نے کہا کہ یا حضرت قوم حمیر کو لعنت کیجئے
اوس نے پھر بھی حضرت سے کہا تو آپنے فرمایا کہ اللہ رحم کرے قوم حمیر پر اُونکے منہ مین
ہی یعنی سلام کرتے ہین اور محتاجون کو کھانا کھلاتے ہین اور وہ امن اور ایمان والے تھا

۱؎ اشعری یمن کی ایک قوم ہے جنمین سے ابو موسیٰ اشعری اس حدیث کے راوی ہین سفر یا
اور لوگ بھی اسی طرح آپس مین اتفاق کرین ۱۲

(۶) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ يُرِيْدُ النَّاسُ اَنْ يَضَعُوْهُمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّرْفَعَهُمْ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُوْلُ الرَّجُلُ فِيْهِ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ اَزْدِيًّا اَوْ يَا لَيْتَ اُمِّيْ كَانَتْ اَزْدِيَّةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَدْ رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلٰى اَنَسٍ وَهُوَ عِنْدَنَا اَصَحُّ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم ازد اللہ کی قوم ہے زمین میں لوگ چاہتے ہیں کہ اونکو نیچا کریں یعنی اونکو ذلیل کریں اور اللہ چاہتا ہے کہ اونکو اوپر کرے اونکی عزت کرے اور البتہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ اُس میں آدمی کہے گا کہ کاش میں ازدی ہوتا کاش میری ماں ازد کی قوم میں سے ہوتی ترمذی اس کے راوی ہیں اور کہا کہ انس پر موقوف مروی ہے اور وہ ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهُ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ طفیل بن عمرو دوسی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اوس نے کہا کہ دوس کی قوم ہلاک ہوئی انہوں نے نافرمانی کی اور انکار کیا ہے آپ اونپر بددعا کیجیے تو لوگوں نے گمان کیا کہ اونپر بددعا کرتے ہیں سو فرمایا کہ الٰہی دوس کی قوم کو ہدایت کر اور اونکو مسلمان کر کے میرے پاس لے آ شیخین اس کے راوی ہیں۔

زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

زید بن عمرو بن نفیل کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

فَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ اِنِّيْ لَا اٰكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا اٰكُلُ اِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُوْلُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاَنْتُمْ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ اِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ الْيَهُوْدِ فَسَاَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ وَقَالَ لَعَلِّيْ اَنْ اَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهِ فَقَالَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنْ عُلَمَاءِ النَّصَارٰى فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنَا اَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهِ فَقَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ تَعَالٰى فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنِّيْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ و

[illegible] خدا وند کریم نے آپ کی بددعا [illegible]

[illegible] قوم [illegible] ہو کر حضرت کے پاس آئی۔

السَّلَامُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْحَنِيْفُ الْمَائِلُ وَهُوَ فِي الْوَضْعِ الشَّرْعِيِّ الْمَائِلُ عَنِ الْاَدْيَانِ كُلِّهَا اِلٰى دِيْنِ
الْاِسْلَامِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہو وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ زید بن
عمرو سے ملے بلدح کے نواح مین اور یہ ملنا حضرت پر وحی اُترنے سے پہلے یعنی پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرت
اُس کے آگے دسترخوان لے گئے جسپر گوشت تھا تو اوس نے کھانے سے انکار کیا پھر زید نے کہا کہ مین نہین
کھایا کرتا جو تم اپنے بتون پر ذبح کرتے ہو اور مین نہین کھاتا مگر جسپر خدا کا نام لیا جائے اور قریش کے ذبح کیے ہوے
جانورون پر عیب کرتا تھا اور کہتا تھا کہ بکری کو خدا نے پیدا کیا ہے اور اوس کے لیئے آسمان سے پانی اوتارا
اور زمین سے گھانس اوگایا اور تم اوسکو خدا کے سوا ے یعنی بتون کے نام پر ذبح کرتے ہو یہ اس کام سے
انکار کے لیئے کہتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ زید بن عمرو شام کی طرف نکلا دین تلاش کرنے اور
پوچھنے کو سو ایک یہودی عالم سے ملا اور اوس سے اونکا دین پوچھا اور کہا کہ البتہ مجھپر لازم ہے کہ مین
تمہارے دین کی پیروی کرون اوس نے کہا کہ اگر تو ہمارا دین قبول کرے گا تو غضب الٰہی کا حصہ لے گا زید
نے کہا کہ مین تو اللہ تعالے کے غضب ہی سے بھاگا پھرتا ہون اور باوجود قدرت کے مین خدا کا غضب
کبھی کچھ نہین اوٹھاونگا یا مین غضب الٰہی سے کبھی کچھ نہین اوٹھا سکتا سو کیا تو مجھکو کوئی اور دین بتلاتا ہے
یعنی بتلا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جائے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ ابراہیم
علیہ السلام کا دین نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور خدا کے سوا ے کسی کی عبادت نہین کرتے تھے پھر زید وہان
سے نکلا اور نصرانی ایک عالم سے ملا اور اس سے بھی اوسی طرح ذکر کیا تو اوس نے کہا کہ اگر تو ہمارے
دین پر ہوگا تو خدا کی لعنت کا حصہ لے گا اوس نے کہا کہ مین تو اللہ کی لعنت ہی سے بھاگا پھرتا ہون باوجود
قدرت کے خدا کی لعنت کبھی کچھ نہین اوٹھاونگا سو کیا تو مجکو کوئی اور دین بتلاتا ہے یعنی مجھکو کوئی اور دین بتلا اوس نے
کہا مین نہین جانتا مگر یہ کہ تو حنیف ہو جاے زید نے کہا اور حنیف کس کو کہتے ہین کہا کہ دین ابراہیم علیہ السلام
کا کہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ کے سوا ے کسی کی عبادت نہین کرتے تھے پھر جب زید نے اونکا قول
ابراہیم علیہ السلام کے حق مین ایک دیکھا تو باہر نکل کر اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے اور کہا الٰہی مین گواہی دیتا ہون
کہ مین ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہون بخاری اس کے راوی ہین اور حنیف میل کرنے والے کو کہتے ہین
اور وہ شرع کے اصطلاح مین اوسکو کہتے ہین جو سب دینون کو چھوڑ کر دین اسلام کی طرف میل کرے۔

(٣) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ
يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ غَيْرِيْ وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْؤُدَةَ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ
بِنْتَهٗ اَنَا اَكْفِيْكَ مَؤُنَتَهَا فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيْهَا اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ وَاِنْ شِئْتَ
كَفَيْتُكَ مَؤُنَتَهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ اَلْمَوْؤُدَةُ الطِّفْلَةُ كَانُوْا اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِهِمْ بِنْتٌ حَفَرَ لَهَا حُفْرَةً وَ
دَفَنَهَا وَهِيَ حَيَّةٌ غَيْرَةً وَاَنَفَةً فَحَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ ترجمہ اسماء ابوبکر کی بیٹی سے روایت ہے کہ
مین نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا اپنے پیٹھ سے خانہ کعبہ کو تکیہ کیے ہوے کہتا تھا اے گروہ قریش کے
قسم ہے اللہ کی کہ تم مین سے کوئی میرے سوا ے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہین اور موؤدہ کو یعنی جو لڑکی زندہ
زمین مین گاڑی جاوے اوسکو زندہ کرتا تھا جب کوئی شخص اپنی بیٹی کو زمین مین گاڑنا چاہتا تھا تو اوس سے

کہتا تھا کہ اسکو مت مار، مین تجکو خرچ دونگا تو اوسکو اوس سے لے لیتا تھا پہر جب چلنے پہرنے لگتی تھی تو اوسکے باپ سے کہتا تھا کہ اگر تو چاہے تو تیرے حوالے کر دون اور اگر تو چاہے تو مین اوس کے خرچ سے تجھکو کفایت کرون بخاری اس کے راوی ہین اور موؤدہ لڑکی کو کہتے ہین کہ جب کسی کے ہان لڑکی پیدا ہوتی تھی تو اوسکو عار اور غیرت سے گڑہا کہود کر زندہ دبا دیتا تھا سو اللہ تعالے نے یہ کام حرام کر دیا۔

ابوطالب

ابوطالب کا بیان

(۱) عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ اَبَا جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَقَالَ لَهُ اَيْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اٰخِرُ مَا كَلَّمَهُمْ اَنَا عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰى اَنْ يَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُوْلِيْ قُرْبٰى الْاٰيَةَ وَاَنْزَلَ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ الْاٰيَةَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ مسیب بن حزن سے روایت ہی کہ جب ابوطالب کو موت آئی یعنی قریب مرگ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور اوس کے پاس ابوجہل اور عبد اللہ بن اُمیہ موجود پائے تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ لے اس کلمہ کو کہ مین خدا کے پاس اس کلمہ کہنے کے سبب سے تیرے واسطے جھگڑونگا یعنی تیرے اسلام کی گواہی دیکر تجھکو بخشاؤنگا تو ابوجہل اور عبد اللہ نے کہا کہ کیا تو عبد المطلب کے دین سے منہ پھیرتا ہے سو حضرت تو بار بار کلمہ کہنے کو فرماتے تھے اور وہ دونون یہی بات بار بار دوہراتے تھے یہانتک کہ ابوطالب نے آخر ش کو یہی کہا کہ مین عبد المطلب کے دین پر مرتا ہون اور کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی البتہ مین تیرے لیئے مغفرت کی دعا کرونگا جب تک کہ مین اُس سے منع نکیا جاؤنگا تو خدا ے تعالے نے یہ آیت اوتاری کہ نہین جائز ہے پیغمبر کو اور ایمانداروں کو کہ مشرکون کے لیئے مغفرت کی دعا مانگین اگرچہ قرابتی ہون الآیہ اور ابوطالب کے حق مین یہ آیت اُتری کہ اے پیغمبر تو نہین ہدایت کر سکتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے الآیہ شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَبُوْ طَالِبٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِاَنْ يُّجْعَلَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِّنْ نَّارٍ يَّبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الضَّحْضَاحُ الْمَاءُ الْقَلِيْلُ فَاسْتَعَارَهُ لِلنَّارِ وَشَبَّهَهُ فِي الْقِلَّةِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ اَبُوْ طَالِبٍ مِّنَ النَّارِ الْقَلِيْلَةِ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ابوطالب کا ذکر ہوا فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن میری شفاعت اوسکو نفع دیگی اس طور سے کہ تہوڑی آگ مین ڈالا جاوے گا جو اوس کے ٹخنون تک پہونچے کہ اُس سے اوس کا دماغ اوبلیگا شیخین اوسکے راوی ہین اور ضحضاح تہوڑے پانی کو کہتے ہین پھر اوسکو آگ کیواسطے استعارہ کیا اور کمی مین اوس کے ساتھ تشبیہ دی اُس تہوڑی آگ کو جسمین ابوطالب ہوگا۔

(٣) وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَاِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا اَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ يَحُوْطُكَ يَحْفَظُكَ وَيَصُوْنُكَ وَيَذُبُّ عَنْكَ وَيَتَوَفَّرُ عَلٰى مَصَالِحِكَ ترجمہ عباس سے روایت ہے کہ مین نے کہا یا حضرت کیا آپ نے بچا کو کچھ فائدہ پہونچایا کہ وہ آپ کی نگہبانی کیا کرتا تہا اور آپ کے لیئے غصہ کیا کرتا تھا فرمایا کہ ہان وہ تہوڑی آگ مین ہے اور اگر مین نہ ہوتا تو دوزخ کی نیچی تہ مین ہوتا شیخین اس کے راوی ہین اور یحوطک کے معنی ہین کہ آپکی حفاظت کیا کرتا ہتا اور بچاتا ہتا آپکو اور آپ کے دشمن کو دفع کرتا تہا۔ اور آپ کی بھلائی مین بہت کوشش کرتا تھا۔

مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ

مالک بن انس کا بیان

(١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَمَا يَجِدُوْنَ اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ حَدِيْثِهِ هُوَ مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ لوگ علم کی طلب مین اونٹون پر سفر کرینگے سو مدینے کے عالم سے کوئی زیادہ نہ پاینگے کہا عبد الرزاق نے اپنی حدیث مین کہ وہ مالک بن انس ہین ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْبَابُ السَّادِسُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَزْمِنَةِ وَالْاَمْكِنَةِ وَفِيْهِ فَصْلَانِ

چھٹا باب

زمانون اور مکانون کے فضائل مین اور اس مین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضَائِلِ الْاَزْمِنَةِ

پہلا فصل زمانون کے فضائل مین

اَلْعِيْدُ

عیدون کی فضیلت کا بیان

(١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ النَّفْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَيَوْمُ النَّفْرِ هُوَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ترجمہ عبد اللہ بن قرط سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب دنون سے افضل عید قربانی کا دن ہے پھر دن نفر کا ابوداؤد اس کے راوی ہین اور یوم النفر وہ ایام التشریق کا دوسرا دن ہے۔

(٢) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور حالانکہ اونکے لیئے دو دن تھے کہ وہ انمین کھیلا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ کیسے دن ہین اصحاب نے کہا کہ ہم کفر کے وقت انمین کھیلا کرتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے تمکو ان سے بہتر دو دن بدلہ دیئے ہین یعنی عید قربانی کا دن اور عید فطر کا دن ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین

عشر ذی الحجۃ — ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کا بیان

(۱) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام العمل الصالح فیہن احب الی اللہ من ہذہ الایام العشر قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال ولا الجہاد الا رجل خرج یخاطر بنفسہ ومالہ فلم یرجع بشیء اخرجہ البخاری وابوداؤد والترمذی وزاد الترمذی فی اخری عن ابی ہریرۃ یعدل صیام کل یوم منہا بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منہا بقیام لیلۃ القدر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسے نہیں جسمیں نیک عمل کرنا خدا کے نزدیک بہت پیارا ہو ان دس دنوں سے یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں سے اصحاب نے کہا اور راہ خدا مین جہاد کرنا بھی آپ نے افضل نہین فرمایا اور جہاد بھی اس سے افضل نہین مگر اُس مرد کا جہاد اس سے افضل ہے جو نکلا اپنی جان اور مال نثار کرتا ہوا پھر کچھ چیز بھی لیکر پھر یعنی شہید ہو گیا بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ترمذی نے دوسری روایت مین ابو ہریرہ سے اتنا زیادہ کیا ہے کہ انمین سے ہر دن کا روزہ ایکسال کے روزے کے برابر ہے اور اُسکی ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ ف اس حدیث سے عشرہ ذیحجہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی

یوم عرفۃ — عرفہ کے دن کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفۃ وان اللہ لیدنو ثم یتجلی ثم یباہی بہم الملائکۃ علیہم السلام اخرجہ مسلم والنسائی ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرفے کے دن سے زیادہ تر کوئی دن نہین جسمین خدا بندون کو دوزخ سے زیادہ آزاد کرتا ہو مقرر اللہ تعالی بہت قریب ہوتا ہے اور ظہور فرماتا ہے پھر خدا حج کرنیوالون کے سبب فرشتون مین فخر کرتا ہے یعنی اور کرم سے فرماتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہین ف عرفہ نوین تاریخ ذیحجہ کا نام ہے اُس دن حج ہوتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عرفے کا دن سب دنون سے افضل ہے۔

(۲) وعن طلحۃ بن عبید اللہ بن کریز قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الایام یوم عرفۃ وافق یوم جمعۃ وہو افضل من سبعین حجۃ فی غیر یوم جمعۃ وافضل الدعاء دعاء یوم عرفۃ وافضل ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اخرجہ مالک من قولہ افضل الدعاء الی اخرہ واخرجہ بطولہ رزین ترجمہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب دنون سے افضل عرفے کا دن ہے جو جمعہ کے دن سے موافق پڑے یعنی عرفہ کا دن جمعہ ہو اور وہ افضل ہے ستر حج سے جمعہ کے غیرون مین اور افضل دعا وہ ہے جو عرفہ کے دن دعا کیجاوے اور افضل ذکر جو مین نے اور مجھ سے پہلے نبیون نے کہا یہ ذکر ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ یعنی خدا کے سوا کوئی چیز لائق عبادت کے نہین وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہین مالک اس کے راوی ہین افضل الدعا سے آخر تک اور رزین نے پوری نقل کی ہے۔

نصف شعبان — شعبان کی پندرہوین کا بیان

(۱) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینزل اللہ تعالی لیلۃ النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب اخرجہ الترمذی وزاد رزین ممن استحق النار ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ماہ شعبان کی پندرہوین

رات کو پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے پھر قوم کلب کی بکریون کے بالون سے زیادہ آدمیون کو بخشتا ہے
ترمذی اس کے راوی ہین اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ اون لوگون مین سے جو دوزخ کے مستحق ہین

یَوْمُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرِمْتَ اَيْ بَلِيْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ اوس بن اوس سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے دنون مین سے افضل جمعہ کا دن ہے اُسی دن آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اُسی مین اُنکی وفات ہوئی اور اُسی دن مین صور پھونکا جاویگا اور اُسی دن مین قیامت قائم ہوگی سو اسدن مین مجھپر درود زیادہ پڑھا کرو اس لیئے کہ تمھارا درود اسدن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہی یعنی مجھکو اُس کی اطلاع پہونچتی ہے اصحاب نے کہا کہ ہمارا درود کس طرح آپ کے سامنے پیش کیا جاویگا اور حالانکہ آپ کا جسم گل چکا ہوگا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر پیغمبرون کے بدن کو کھانا حرام کردیا ہی ابوداؤد ونسائی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مرد جمعے کی رات یا جمعے کے دن مرجاوے اوسکو اللہ قبر کے فتنے سے بچالیتا ہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يُقَلِّلُهَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن ذکر ہوا سو فرمایا کہ جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہے کہ جو مرد مُسلمان اُسکو پاوے اور اُس مین خدا سے کوئی چیز مانگے اور حالانکہ وہ کھڑا نماز پڑھتا ہو تو خدا اُسکو وہ چیز دیتا ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتھ سے کہ وہ کم ہے یعنی تھوڑا وقت ہے تینون اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ ترجمہ ابوبردہ اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے کہ جمعہ کی مقبول ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے مُسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ تلاش کرو جمعہ کی مقبول ساعت کو عصر کے بعد سے آفتاب کی ڈوبنے تک ترمذی اس کے راوی ہین ف بہت حدیثون مین ثابت ہے کہ جمعہ مین ایک ایسی گھڑی ہے کہ اُس

مین مسلمان جو دعا کرے سو قبول ہوتی ہے لیکن اس مین اختلاف ہے کہ وہ گھڑی کونسی ہے سو یہی دو قول ان مین نہایت صحیح ہین جو ابو بردہ اور انس کی حدیث مذکور مین آئے ہین۔

اَلْمُحَرَّمُ
محرم کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل روزہ بعد رمضان کے خدا کے مہینے محرم کا روزہ ہے اور افضل نماز بعد فرض پنجگانہ کے رات کی نماز یعنی تہجد کی نماز ہے بخاری کے سوا پانچوں اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَیَّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا یَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَیَّ شَیْءٍ تَاْمُرُنِیْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللهِ فِیْهِ تَابَ عَلٰی قَوْمٍ وَیَتُوْبُ فِیْهِ عَلٰی اٰخَرِیْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علیؓ سے روایت ہے اور کسی مرد نے ان سے پوچھا کہ مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکھنے کا حکم ہے تو انہون نے کہا کہ مین نے کوئی نہین سنا جس نے یہ مسئلہ پوچھا ہو مگر ایک شخص نے میرے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا سو اسنے کہا یا حضرت مجھکو رمضان کے بعد کس مہینے کے روزہ رکھنے کا حکم ہے سو فرمایا کہ اگر تو رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہے تو محرم کا روزہ رکھ مقرر وہ اللہ کا مہینا ہے اسی مین خدا نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اسی مین اور لوگون کی توبہ قبول کرے ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَللَّیْلُ
رات کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ سَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللهَ خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر رات مین ایک ساعت ہے کہ جو مسلمان اسکو پاوے اور اسمین کوئی بھلائی دنیا اور آخرت کی اللہ سے مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہے اور یہ ساعت ہر رات مین ہوتی ہے مسلم اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضَائِلِ الْاَمْكِنَةِ وَفِیْهِ ثَلٰثَةُ فُرُوْعٍ

دوسری فصل
مکانون کے فضائل مین اور اسمین تین فرع ہین

اَلْاَوَّلُ فِیْ فَضْلِ مَكَّةَ
پہلی فرع مکہ کی فضیلت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا یُصَلّٰی فِیْهِ الْكَعْبَةُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ كَمْ كَانَ بَیْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق پہلا گھر جو لوگون کیواسطے مقرر کیا گیا یہی ہے جو مکے مین ہے برکت والا جسمین نماز پڑھی جاتی ہے یعنی خانہ کعبہ مین نے

[کہا] پھر کون گھر بنایا گیا تھا فرمایا کہ مسجد بیت المقدس مین نے کہا کہ ان دونون کے درمیان کتنی مدت کا فرق ہے
فرمایا چالیس برس کا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین۔
(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ
بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَإِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَهٰذَا لَفْظُ التِّرْمِذِيِّ
وَلَفْظُ النَّسَائِيِّ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب حجر اسود بہشت سے اترا تب دودھ سے زیادہ تر سفید تھا اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ آدمیون
کے گناہون نے اسکو سیاہ کر دیا ہے ترمذی اور نسائی اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے اور یہ لفظ
ترمذی کے ہین اور نسائی کے یہ الفاظ ہین کہ حجر اسود بہشت سے ہے **ف** شاید یہ حدیث بطور تمثیل کے واقع
ہوا ہے یعنی حجر اسود برکت اور یمن کے سبب سے بہشت کے موتیون کے مشابہ ہے تو گویا کہ وہ بہشت سے
اترا اور یہ آدمیون کے گناہ کے قریب ہے کہ جمادین اثر کرین تو پھر اون کے دلون مین کیون نہ اثر کرینگے عینی
(۳) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ
مِنْ يَوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَأَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ أَخْرَجَهُ
التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رکن اور
مقام دو یاقوت ہین بہشت کے یاقوتون سے اللہ تعالے نے اونکا نور مٹا دیا ہے اور اگر اونکا نور نہ مٹاتا تو مشرق
اور مغرب کے درمیان یعنی تمام دنیا کو روشن کر دیتے ترمذی اس کے راوی ہین۔
(۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ
بَعْدَ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ
یاجوج وماجوج کے بعد بھی اس خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوگا بخاری اس کے راوی ہین **ف** یعنی اوسوقت مین
بھی لوگ خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ کیا کرینگے۔
(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا أَوْ
مُعْتَمِرًا أَوْ لَيُثَنِّيَنَّهُمَا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
البتہ احرام باندھینگے ابن مریم حج کا یا عمرہ کا یا دونون کا اکٹھے روحا کی راہ سے مسلم اس کے راوی ہین **ف**
روحاء ایک مقام کا نام ہے مکے اور مدینے کے درمیان اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عیسی علیہ السلام
قیامت کے قریب آسمان سے اوترینگے تو شریعت محمدی پر عمل کرین گے۔ اور خانہ کعبہ کا حج و عمرہ کرینگے
(۶) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ
مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ
لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ
الْبَيْدَاءُ الْأَرْضُ الْوَاسِعَةُ الْقَفْرُ وَقَدْ جَاءَ أَنَّ الْمُرَادَ بِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِي بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَهِيَ مَعْرُوْفَةٌ
بِقُرْبِ ذِي الْحُلَيْفَةِ **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک لشکر کفار کا
خانہ کعبہ سے لڑنے کو آویگا پھر جبکہ وسیع زمین کے میدان مین پہونچین گے تو اونکے اگلے پچھلے سب زمین مین دھنسائے

جاویںگے مین سنے کہا یارسول اللہ سب اگلے پچھلے کیونکر دھنسائے جاوینگے - اور اونمین بازاری لوگ بھی ہونگے اور وہ لوگ جو اونمین سے نہین یعنی اونکا کیا قصور ہے کہ وہ بھی عذاب مین شریک ہونگے آپ نے فرمایا کہ پہلے پچھلے سب دھنسائے جائینگے پھر قیامت مین اوٹھین گے اپنی اپنی نیت پر شیخین اس کے راوی ہین اور الفاظ بخاری کے ہین - بیدا ارکشادہ زمین کو کہتے ہین جسمین پانی نہو اور یہ بھی آیا ہے کہ مراد وہ بیدا ہے جو مدینے کے قریب ہے اور وہ معروف ہے قریب ذوالحلیفہ کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بدون کے ساتھ نیکون پر بھی دنیاوی عذاب ہوتا ہے لیکن آخرت مین جیسی نیت ہوگی ویسا عوض ملے گا -

(۷) وَعَنْ شَقِيقٍ اَنَّ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ الْكَعْبَةَ فَرَاٰى مَا فِيْهَا مِنَ الْمَالِ فَقَالَ لَا اُخْرِجُ حَتّٰى اُقَسِّمَ مَالَ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ بَلٰى قُلْتُ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاٰى مَكَانَهٗ وَاَبُوْبَكْرٍ وَهُمَا اَحْوَجُ مِنْكَ اِلَى الْمَالِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَامَ فَخَرَجَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَهٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاؤُدَ **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے کہ شیبہ بن عثمان نے کہا کہ عمر فاروق کعبے مین داخل ہوے اور اوسمین جو مال تھا سو دیکھا تو اونھون نے کہا کہ مین باہر نہین نکلونگا یہانتک کہ کعبے کا مال تقسیم کرون مین نے کہا کہ یہ تو کر نہین کرسکتا اونہون نے کہا کیون نہین مین نے کہا کہ تو یہ نہین کرسکتا اونہون نے کہا کیون مین نے کہا اس واسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا مکان صرف دیکھا اور اونکو مال کی تم سے زیادہ حاجت بھی اونہون نے اوسکو نہین نکالا تو عمر فاروق اوٹھکر نکل آئے یعنے اوسکو تقسیم نہ کیا بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہین -

(۸) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْمُرَادُ لَا يُقْصَدُ مَوْضِعٌ مِنَ الْمَوَاضِعِ بِنِيَّةِ الْعِبَادَةِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا هٰذِهِ الْاَمَاكِنُ الثَّلٰثَةُ تَعْظِيْمًا لِشَاْنِهَا وَتَشْرِيْفًا **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جاوین یعنی سفر کرنا سوا ان تین مسجدون کے درست نہین ایک تو ادب والی مسجد یعنی خانہ کعبہ دوسری مدینہ مین حضرت کی مسجد تیسری ملک شام مین بیت المقدس سلیمانؑ کی بنائی ہوئی شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مراد یہ ہے کہ عبادت اور تقرب الٰہی اللہ کی نیت سے ان مسجدون کے سوا اور کسی جگہ کی طرف قصد نہ کیا جاوے کہ ان مسجدون کی عظمت اور بزرگی زیادہ ہے **ف** اکثر احتیاط والے عالم بموجب اس حدیث کے کہتے ہین کہ اولیا اور بزرگون کی قبرون پر سفر کرکے جانا درست نہین -

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَادَاؤُدَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری اس مسجد مین نماز پڑھنا افضل ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بہتر ہے ہزار نماز پڑھنے سے اور مسجدون مین سوائے خانہ کعبہ کی مسجد کے ابوداؤد کے سوا یہ چھون اس کے راوی ہین - ایک حدیث مین آیا ہے کہ خانہ کعبہ کی مسجد مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب لاکھ نماز کے برابر ہے -

(۱۰) وعن أبي شريح العدوي قال قلت لعمرو بن سعيد وهو يبعث البعوث إلى مكة ائذن لي أيها الأمير أحدثك قولا قام به رسول الله صلى الله عليه وسلم الغد من يوم الفتح سمعته يقول بعد حمد الله والثناء عليه إن مكة حرمها الله تعالى ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما أو يعضد بها شجرة فإن أحد ترخص لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقولوا إن الله أذن لرسوله ولم يأذن لكم وإنما أذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالأمس وليبلغ الشاهد الغائب فقيل لأبي شريح ماذا قال لك عمرو قال قال أنا أعلم بذلك منك يا أبا شريح إن الحرم لا يعيذ عاصيا ولا فارا بدم ولا فارا بخربة أخرجه الخمسة إلا أبا داود العضد القطع باليد والفار الهارب والخربة العيب والمراد بها ههنا التفرد بالشيء والتغلب عليه مما لا تجيزه الشريعة وقد جاء في سياق الحديث عن البخاري أن الخربة الخيانة والبلية ترجمہ ابو شریح عدوی سے روایت ہے کہ مین نے عمرو بن سعید (جو عبد الملک کی طرف سے مدینے پر حاکم تھا) سے کہا اور حالانکہ وہ (ابن زبیر سے لڑنے کے واسطے) مکہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا کہ اے امیر مجکو حکم ہو تو مین تجھسے ایک حدیث بیان کرون جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح کے دن صبح کو فرمائی مین نے آپ سے سُنا کہ خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مقرر خدا نے مکہ حرام کیا ہے آدمیون نے اوسکو حرام نہین کیا سو جو مرد کہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اوسکو حلال نہین کہ اوسمین کسی کا خون بہاوے یا وہان کا درخت کاٹے پھر اگر کوئی اوسمین خون کرنا درست جانے حضرت کے قتل کرنے کی دلیل سے تو اوس سے کہدینا کہ مقرر خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا اور تمکو حکم نہین دیا اور مجکو بھی فقط دن کی ایک ہی ساعت مین اجازت ہوئی پھر اوسکی حرمت پلٹ آئی آج جیسے کل تھی اور چاہیئے کہ جو لوگ اسوقت حاضر ہین وے غائب لوگون کو یہ حکم پہونچا دین کسی نے ابو شریح سے پوچھا کہ عمرو نے تجھ سے کیا کہا یعنی کیا جواب دیا کہا کہ اوس نے کہا کہ اے ابو شریح مین اسکو تجھ سے زیادہ جانتا ہون کہ حرم مکہ نہ گنہگار کو پناہ دیتا ہے نہ خونی کو نہ چور کو جو خون یا چوری کرکے مکے مین بھاگ آوے ابو داؤد کے سوا پانچون اس کے راوی ہین عضد کے معنے ہین لوہے سے کاٹنا اور فار بھاگنے والے کو کہتے ہین اور خربہ کے معنے ہین عیب اور مراد اس سے اس جگہ تنہا ہونا ہے ساتھ چیز کے اور اوسپر جبراً غلبہ کرنا جسکو شریعت جائز نہ رکھے اور سیاق حدیث مین بخاری سے آیا ہے کہ خربہ خیانت اور بلا ہے ف اوسوقت عبد اللہ بن زبیر مکہ مین امام حق تھا اور یہ قول اوسکا کہ مکہ خونی کو پناہ نہین دیتا بظاہر حق تھا اور درحقیقت باطل تھا اس واسطے کہ عبد اللہ بن زبیر نے کسی کا خون ناحق نہین کیا تھا کہ اونکو اوس کے قصاص مین مارا جاتا اور نہ چوری وغیرہ کوئی جرم موجب حد کیا تھا اور وہ عبد الملک بن مروان سے خلافت کا زیادہ حقدار تھا۔

(۱۱) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الفتح لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا ثم قال إن هذا البلد حرمه الله يوم خلق السموات والأرض فهو حرام بحرمة الله تعالى إلى يوم القيامة وإنه لم يحل القتال فيه لأحد قبلي ولم يحل لي إلا ساعة من نهار فهو حرام بحرمة الله تعالى إلى يوم القيامة لا يعضد شوكه ولا ينفر صيده ولا يلتقط لقطته إلا من عرفها ولا يختلى خلاه فقال العباس يا رسول الله إلا الإذخر فقال صلى الله عليه وسلم إلا الإذخر أخرجه الخمسة إلا الترمذي قوله ولا تحل لقطتها إلا لمعرف أي على الدوام بخلاف غيرها فإنه تحل بعد سنة واحدة

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ نہین ہے ہجرت بعد فتح ہونے مکہ کے لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے اور جب جہاد کے لیے تمکو بلایا جاے تو نکلو پھر مقرر اس شہر کو خدا نے حرام کیا ہے جسدن کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا سو وہ حرام ہے اللہ کے حرام کرنے سے قیامت تک اور تحقیق شان یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کسی کو مکے مین لڑنا حلال نہین ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک ساعت ہی حلال ہوئی سو وہ حرام ہے خدا کے حرام کرنے سے قیامت تک نہ مکے کا خاردار درخت کاٹا جاوے اور نہ اُسکا شکار بھگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اوٹھائی جاوے مگر اوس کے لیے جو اوسکو لوگون مین مشہور کرے اور نہ اُسکی گھانس کاٹی جاوے تو عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ مگر اذخر کی گھانس کاٹنے کی اجازت دیجیے تو حضرت نے فرمایا کہ مگر اذخر کا کاٹنا درست ہے ترمذی کے سوا پانچون اس کے راوی ہین اور یہ جو کہا کہ مکے کی گری پڑی چیز حلال نہین مگر اوس کے لیے جو مشہور کرے یعنی ہمیشہ مشہور کرتا رہے لیکن اگر مکے کے سوا اور کسی جگہ کوئی چیز گری پڑی پاوے تو اوسکو فقط ایک ہی سال تک مشہور کرے پھر اپنے کام مین لاوے۔

(۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْمِلَ السِّلَاحَ بِمَكَّةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال کسیکو کہ مکے مین ہتھیار اوٹھاوے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے کے حق مین فرمایا کہ تو کیا پاک شہر ہے اور مجھکو کیا پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھکو یہان سے نہ نکالتی تو مین تیرے سوا کسی جگہ مین نہ رہتا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْاِحْتِكَارُ اِدِّخَارُ الطَّعَامِ وَالْاَقْوَاتِ لِيَغْلُوْا اَسْعَارُهَا وَتُبَاعُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْاِلْحَادُ الظُّلْمُ وَاَصْلُهُ الْمَيْلُ وَالْعُدُوْلُ عَنِ الشَّيْءِ ترجمہ یعلے بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حرم مکہ مین اناج کا بند رکھنا گرانی کی انتظار پر اوسمین بیدینی ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین اور احتکار اسکو کہتے ہین کہ اناج اور کھانے کی چیزون کو بند کر رکھے تاکہ جب گران ہو تب مسلمانون پر بیچے اور الحاد کے معنے ہین ظلم اور اصل اسکا میل کرنا ہے ایک شئے سے۔

(۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ حِدْثَانُ الشَّيْءِ اَوَّلُهُ وَالْمُرَادُ بِهٖ قُرْبُ عَهْدِهِمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ لَمْ يَتَمَكَّنْ بَعْدُ فَكَانُوْا يَنْفِرُوْنَ لَوْ هُدِمَ مِنَ الْكَعْبَةِ وَغُيِّرَتْ هَيْئَتُهَا ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تو نے نہین دیکھا کہ تیری قوم یعنی قریش نے جبکہ

کعبے کو بنایا تو اونہون نے ابراہیم کی بنیادون سے کم کر دیا تو مین نے کہا یا حضرتؐ آپ اوسکو پھر کے بنا دیجیے ابراہیم کی بنیاد پر تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو مین یون ہی کرتا تو ابن عمرؓ نے کہا کہ اگر عائشہؓ نے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی ہی ہے اور مین خیال کرتا ہون کہ نہین ترک کیا حضرتؐ نے بوسہ دینا اون دونون کونون کو جو حطیم کے متصل ہین مگر اسیواسطے کہ خانہ کعبہ ابراہیم کی بنیادون پر پورا نہین ہوا ابوداؤد کے سوائے چھیون اسکے راوی ہین۔ حدثان الشئے کے معنے ہین اول اسکا اور مراد اس سے یہ ہے کہ اونکے کفر کا زمانہ قریب ہے اور ابھی اسلام نے اُنکے دل مین جگہ نہین پکڑی سو گویا کہ تھے وہ نفرت کرتے اس سے کہ خانہ کعبہ ڈھایا جاوے اور اُسکی شکل بدلی جاوے۔ **ف** کفر کے زمانے مین کفار قریش نے خانہ کعبہ بنایا تھا تو خرچ کی کمی سے حضرت ابراہیم کی قدیم بنیاد سے شمال کی طرف جدھر حطیم ہے سات ہاتھ کم کر دیا تھا حضرتؐ نے اوسکو دوبارہ اسواسطے نہ بنایا کہ قریش تازہ مسلمان ہوئے تھے انکو رنج ہوتا کہ پیغمبر نے ہماری بنائی ہوئی عمارت کو ڈھایا شاید اسلام سے پھر جاتے۔

(۱۶) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَّاسُ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيْكَ الْحِجَارَةَ فَفَعَلَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اِزَارِيْ اِزَارِيْ فَشَدَّهُ عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدُ عُرْيَانًا

ترجمہ عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ مین نے جابر بن عبداللہ سے سُنا کہتے تھے کہ جب خانہ کعبہ بنایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عباسؓ پتھر لانے لگے تو عباسؓ نے حضرتؐ سے کہا کہ اپنے تہبند کو اپنی گردن پر رکھ لو جو تمکو پتھرون کی تکلیف سے بچاوے حضرتؐ نے یون ہی کیا اور یہ واقعہ حضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے تھا تو حضرتؐ زمین پر گر پڑے اور آپ کی دونون آنکھین آسمان کی طرف لگ گئین تو فرمایا کہ میرا تہبند مجکو دو میرا تہبند مجکو دو پھر آپ نے بدن پر تہبند باندھا شیخین اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے کہ بیہوش ہو کر گر پڑے پھر اس کے بعد کبھی ننگے نہین دیکھے گئے۔

(۱۷) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَائِطٌ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا جُدُرُهُ قَصِيْرَةٌ فَعَلَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضرتؐ کے زمانے مین خانہ کعبہ کی چاردیواری نہ تھی خانہ کعبہ کے گرد نماز پڑھا کرتے تھے یہان تک کہ عمر فاروقؓ کا زمانہ آیا اور اس کے گرد احاطہ بنایا اوسکی دیوارین چھوٹی تھین پھر ابن زبیر نے اوسکو اونچا کیا بخاری اس کے راوی ہین۔

(۱۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَاَنِّيْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا يَعْنِي الْكَعْبَةَ اِنَّمَا صَغَّرَ السُّوَيْقَتَيْنِ لِاَنَّهُ اَرَادَ ضَعْفَهُمَا وَدِقَّتَهُمَا وَذٰلِكَ غَالِبٌ فِيْ سُوْقِ الْحَبَشَةِ وَالْفَحَجُ تَبَاعُدُ مَا بَيْنَ السَّاقَيْنِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھاویگا کعبے کو ایک حبشی چھوٹی پتلی پنڈلیان والا شیخین اور نسائی اس کے راوی ہین اور بخاری کی ایک روایت

ہین ابن عباس سے آیا ہے کہ گویا کہ مین اوس کعبے ڈھانے والے کالے پنڈلی کو دیکھتا ہون کہ خانہ کعبہ کے
پتھر پتھر اوکھاڑیگا اور اوسکی پنڈلیون کو چھوٹا کہا تو اسواسطے کہ مراد اوس سے اوسکا کمزور اور دبلا ہونا ہے اور
اکثر حبشیون کی پنڈلیان اسطرح ہوتی ہین اور فحج مابین الساقین کے بعد کو کہتے ہین ف قیامت کے قریب
ایک حبشی ضعیف الخلقت کعبے کو ڈھاویگا۔ اسکی حکمت خدا کو معلوم ہے۔

(۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوْكُمْ فَاِنَّهٗ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ اَلْكَنْزُ الْمَالُ الْمَخْبُوُّ وَالْمُرَادُ بِهٖ مَالُ الْكَعْبَةِ الَّذِيْ كَانَ مُعَدًّا لَّهَا مِنَ النُّذُوْرِ وَالْقَدِيْمَةِ وَغَيْرِهَا ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑدو حبشیون کو جب تک تمکو چھوڑے رہین اسواسطے کہ نہین نکالیگا خزانہ کعبے کا مگر چھوٹی پتلی پنڈلیان والا ابوداؤد اس کے راوی ہین۔ اور کنز پوشیدہ مال کو کہتے ہین اور مراد اوس سے کعبے کا مال ہے جو پرانی نذرون وغیرہ کا وہان رکھا ہوا تھا۔

اَلْفَرْعُ الثَّانِيْ فِيْ فَضْلِ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دوسری فرع

مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ حَتّٰى بَدَا لَهٗ اُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ اَلْحَدَثُ الْاَمْرُ الْحَادِثُ الْمُنْكَرُ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعْتَادٍ وَّلَا مَعْرُوْفٍ فِي السُّنَّةِ

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حرام کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کو درمیان فلانی اور فلانی جگہ کی سو جو اوسمین کوئی بدعت نکالے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا قبول نہ کریگا اوس سے قیامت کے دن نہ نفل عبادت کو نہ فرض کو شیخین اس کے راوی ہین اور اونکی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے سے آئے یہان تک کہ آپ کے لیئے احد کا پہاڑ ظاہر ہوا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہمکو چاہتا ہے اور ہم اوسکو چاہتے ہین پھر جب مدینے پر چڑھنے لگے تو فرمایا الٰہی مین حرام کرتا ہون جو مدینے کے دونون پہاڑون کے درمیان ہے جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرام کیا ہے الٰہی برکت کر اونکے مد اور صاع مین حدث نئے کام کو کہتے ہین جو منکر ہو نہ معتاد ہو نہ سنت مین معروف ہو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حرم مکے مین درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام ہے ویسے ہی مدینے کے حرم مین بھی درست نہین اور یہی ہے مذہب اکثر امامون کا۔

(۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى

مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فِيْ ذِمَّتِهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا لَفْظُ الشَّيْخَيْنِ زَادَ اَبُوْدَاوٗدَ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ لُقْطَتُهَا اِلَّا مَنْ اَشَادَهَا وَلَا يَصْلُحُ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّحْمِلَ فِيْهَا السِّلَاحَ لِقِتَالٍ وَّلَا يُقْطَعُ مِنْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا اَنْ يَّعْلِفَ الرَّجُلُ بَعِيْرَهٗ عَيْرٌ وَّثَوْرٌ جَبَلَانِ بِالْمَدِيْنَةِ وَقِيْلَ لَيْسَ بِهَا ثَوْرٌ وَّلٰكِنَّهٗ بِمَكَّةَ وَلَعَلَّ الْحَدِيْثَ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى اُحُدٍ وَالصَّحِيْحُ اَنَّ بِهَا ثَوْرًا وَالْمُحْدِثُ بِكَسْرِ الدَّالِ فَاعِلُ الْحَدَثِ وَبِفَتْحِهَا الْاَمْرُ الْمُبْتَدَعُ وَخَفَرْتُ الرَّجُلَ اِذَا اَمِنْتَهٗ وَاَخْفَرْتَهٗ اِذَا نَقَضْتَ عَهْدَهٗ وَالصَّرْفُ النَّافِلَةُ وَالْعَدْلُ الْفَرِيْضَةُ وَالْاِشَادَةُ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالشَّيْءِ وَالْمُرَادُ تَعْرِيْفُ اللُّقْطَةِ وَاِفْشَاؤُهَا ترجمہ علی سے روایت ہے کہ ہمنے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کچھ نہیں لکھا مگر قرآن اور جو اس ورق میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرام ہے عیر اور ثور کے درمیان کے دو پہاڑ ہیں مدینے کی دونوں طرف میں سو جو اسمین کوئی بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والے کو جگہ دیوے تو اوسپر خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے خدا نہ اوسکی نفل نماز کو قبول کریگا نہ فرض کو مسلمانون کا ذمہ ایک ہے اونکا اونے آدمی بھی اوسکے ساتھ کوشش کیا جاوے یعنی اگر مسلمانون مین سے کوئی اونے آدمی بھی کسی کافر کے ساتھ عہد پیمان کرے تو مسلمانون کو چاہیے کہ اُسکا ذمہ نہ توڑین اور جو کسی مسلمان کا عہد توڑے تو اوسپر بھی خدا کی اور فرشتون کی اور سب آدمیون کی لعنت ہے نہ اللہ اُسکی نفل عبادت کو قبول کریگا نہ فرض کو پانچون اِسکے راوی ہین اور یہ الفاظ شیخین کے ہین اور ابو داؤد نے زیادہ کیا ہے کہ نہ حرم مدینے کا درخت کاٹا جاوے اور نہ اوسکا شکار بہگایا جاوے اور نہ اوسکی گری پڑی چیز اُٹھائی جاوے مگر جو اوسکو مشہور کرے اور نہین جائز ہے کسی مرد کو کہ اوسمین لڑائی کے لیے ہتھیار اوٹھاوے اور نہ اُسکا درخت کاٹا جاوے لیکن اگر کوئی مرد اپنے اونٹ کو گھانس کھلاوے تو جائز ہے اور عیر اور ثور مدینے مین دو پہاڑ ہین اور بعض نے کہا کہ مدینے مین ثور کسی پہاڑ کا نام نہین ہے لیکن وہ مکے مین ہے اور شاید حدیث یون ہے کہ عیر سے احد پہاڑ تک صحیح یہ ہے کہ وہان بھی ثور ہے اور محدث ساتھ زیر دال کے بدعت نکالنے والے کو کہتے ہین اور ساتھ زبر کے بدعت کو کہتے ہین اور خفرت الرجل کے معنے ہین جبکہ تو اوسکے عہد و پیمان کو توڑے اور صرف نفل کو کہتے ہین اور عدل فرض کو اور اشاد کے معنے ہین کسی چیز کو پکار کر مشہور کرنا اور مراد مشہور کرنا ہے گری پڑی چیز کا اور ڈہونڈنا اوسکا۔

(۳۰) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ اللَّاْوَاءُ الشِّدَّةُ وَمَا تَعْظُمُ مَشَقَّتُهٗ عَلَى الْاِنْسَانِ مِنْ ضِيْقِ عَيْشٍ اَوْ قَحْطٍ اَوْ خَوْفٍ وَّنَحْوِهٖ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری امت سے مدینے کے قحط اور سختی پر صبر کریگا اور اوسمین ٹھہرا رہیگا مین اوسکو قیامت کے دن بخشاونگا یا اوسکا گواہ ہونگا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے مسلم نے یہ کہ نہ چھوڑیگا کوئی مدینے کو برا جانکر مگر کہ خدا اوس کے عوض اوسمین بہتر کو لاوے گا اور لاوا شدت کو کہتے ہین اور جسمین آدمی پر بڑی مشقت ہو تنگ گذران یا قحط یا خوف وغیرہ سے ف ان حدیثون سے مدینے کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور وہان کے رہنے والون کو عمدہ بشارت ہے۔

(۴) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَیَاْتِیْ قَوْمٌ یُبِسُّوْنَ فَیَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِیْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَمَعْنٰی یُبِسُّوْنَ یَسُوْقُوْنَ بَهَائِمَهُمْ سَائِرِیْنَ عَنِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی غَیْرِهَا وَالْاَصْلُ فِیْهِ اَنَّ بُسْ بُسْ كَلِمَةُ زَجْرٍ لِلْاِبِلِ ترجمہ سفیان بن ابی زہیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کا ملک فتح ہوگا سو آوینگے ایک قوم جلدی کرتی ہوئی سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہے اگر وہ جانتے اور فتح ہوگا شام کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوئے سو اوٹھا لے جاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے کا رہنا اونکے حق مین بہتر ہوگا اگر اونکو سمجھ ہوتی اور فتح ہوگا عراق کا ملک سو بعضے لوگ آوینگے جلدی کرتے ہوئے سو اوٹھا لیجاوینگے اپنے گھر والون کو اور جو اونکا کہا مانیگا اور حالانکہ مدینے مین رہنا اونکے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے تینون اسکے راوی ہین اور معنے یبسون کے یہ ہین کہ اپنے چوپایون کو ہانک لے جاوینگے مدینے کو چھوڑکر اور طرف چلین گے اور اصل اسمین یہ ہے کہ لفظ بس بس اونٹ کے جھڑکنے کے لیے بولا جاتا ہے

ف یعنی فتح اسلام کے بعد لوگ ملک شام اور یمن وغیرہ مین جا بسین گے اور حالانکہ مدینے کا چھوڑنا اور اوسکی برکات سے محروم رہنا اونکے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰی یَقُوْلُوْنَ یَثْرِبُ وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ خَبَثَ الْفِضَّةِ وَمَعْنٰی تَاْكُلُ الْقُرٰی اَنَّ اللّٰهَ یَنْصُرُ الْاِسْلَامَ بِاَهْلِهَا وَهُمُ الْاَنْصَارُ تُفْتَحُ الْقُرٰی عَلٰی اَیْدِیْهِمْ وَیُغَنِّمُهُمْ اِیَّاهَا فَیَاْكُلُوْنَهَا وَهٰذَا مِنْ بَابِ الْاِتِّسَاعِ وَالْاِخْتِصَارِ وَحَذْفِ الْمُضَافِ وَالتَّقْدِیْرُ تَاْكُلُ اَهْلُهَا اَمْوَالَ الْقُرٰی وَغَیَّرَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ یَثْرِبَ بِطَیْبَةَ وَطَابَةَ كَرَاهَةً لِلتَّثْرِیْبِ وَهُوَ الْمُبَالَغَةُ فِی اللَّوْمِ وَالتَّعْنِیْفِ وَالتَّعْیِیْرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ مجھکو اس بستی میں رہنے کا حکم ہوا جو سب بستیون کو کھاویگی لوگ اوسکو یثرب کہتے ہین اوسکا عمدہ نام تو مدینہ ہے بُرے لوگون کو مدینہ نکالدیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کا میل نکالدیتی ہے تینون اس کے راوی ہین اور ایک روایت مین ہے اور میل چاندی کا اور تاکل القرے کے معنے یہ ہین کہ اللہ مدینے والون سے اسلام کی مدد کرے گا اور وہ انصاری لوگ ہین اور اونکے ہاتھ پر شہر فتح ہونگے اور وہ غنیمت کا مال لوٹین گے سو وہ اوسکو کھاوین گے اور یہ باب الاتساع اور اختصار سے ہے اسمین مضاف محذوف ہے اور کلام دراصل یون ہے کہ شہرون کے مالون کو کھاوینگے اور حضرت نے یثرب کا نام بدل کر مدینے کا نام طیبہ اور طابہ رکھا واسطے مکروہ جاننے تثریب کے اور وہ مبالغہ ہے ملامت مین اور سختی اور عار دلانے مین ف مدینے کا نام اول یثرب تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدل کر طابہ اور مدینہ رکھا۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَمُتْ بِهَا فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِهَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے ہوسکے یہ کہ مدینے مین مرے تو چاہیے کہ اوس مین مرے

سو واسطے کہ جو مدینے مین مریگا مین اوسکی شفاعت کرونگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا اَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا اَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُوْلُ

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهِ | وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ

اَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ اَبِيْتَنَّ لَيْلَةً | بِوَادٍ وَحَوْلِيْ اِذْخِرٌ وَجَلِيْلٌ

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ | وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَطَفِيْلٌ

قَالَتْ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰهُمَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا وَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ اَلْوَعْكُ الْاَلَمُ وَقِيْلَ هُوَ اَلَمُ الْحُمّٰى وَالْعَقِيْرَةُ الصَّوْتُ وَالْجَلِيْلُ الثُّمَامُ وَهُوَ مِنْ نَبْتِ الْبَادِيَةِ وَمَجَنَّةُ مَوْضِعٌ مَعْرُوْفٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَكَّةَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ وَكَانَ لِلْعَرَبِ فِيْهِ سُوْقٌ وَشَامَةٌ وَطَفِيْلٌ جَبَلَانِ بِاَرْضِ مَكَّةَ وَمَا وَالَاهَا ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تو ابو بکرؓ اور بلالؓ تپ کی بیماری سے بیمار ہوے تو مین اونکے پاس خبر کو گئی مین نے کہا ابا جان تمہارا کیا حال ہے اور اے بلال تمہارا کیا حال ہے اور ابو بکر کا تو یہ حال تھا کہ جب اونکو تپ ہوتی تو یہ شعر پڑھتے ہر آدمی صبح کیا گیا ہے اپنے گھر والون مین اور موت قریب تر ہے اوسکی جوتی کے تسمے سے اور بلالؓ کا یہ حال تھا کہ جب اونکی تپ اوترتی تھی تو مکے کے اشتیاق مین بلند آواز سے یہ شعرین پڑھنے لگتے تھے خبردار کاش مجھکو معلوم ہوتا کہ کیا مین کوئی رات کاٹونگا مکے کے نالے مین اور حالانکہ میرے گرد اذخر اور جلیل ہو اور کیا مین اوترونگا کسی دن مجنہ کے پانیون پر اور کیا مین دیکھونگا شامہ اور طفیل کو کہا عائشہؓ نے سو مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی خبر دی تو آپ نے دعا کی الٰہی ہمارے نزدیک مدینے کو پیارا کردے جیسے ہمکو مکے سے محبت ہے یا اوس سے بھی زیادہ الٰہی اور چنگا کردے مدینے کو یعنی مدینے کی آب و ہوا کو درست کردے اور برکت کر ہمارے لیے اوسکے مُدّ اور صاع مین اور لیجا اسکی تپ کو سو ڈالدے اوسکی جحفہ مین تینون اُس کے راوی ہین اور وعک کے معنے ہین تکلیف درد اور بعضون نے کہا کہ وہ تپ کی تکلیف ہے اور عقیرہ کے معنے ہین آواز اور جلیل جنگل کی ایک گھانس کو کہتے ہین اور مجنہ ایک مشہور جگہ ہے مکے سے چھ میل پر اور وہان عرب کا بازار لگا کرتا تھا اور شامہ اور طفیل دو پہاڑ ہین مکے کی زمین مین۔

(۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ ترجمہ انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی کہ الٰہی مدینے مین مکے سے دونی برکت کردے تینون اس کے راوی ہین۔

(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِاَوَّلِ الثَّمَرِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَخَلِيْلُكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کوئی پہلا پھل آپ کے پاس لاتا تو یون دعا کرتے الٰہی برکت دے ہمکو ہمارے مدینہ مین اور ہمارے پھل مین اور ہمارے مُد مین اور ہمارے صاع مین برکت پر برکت الٰہی ابرہیم علیہ السلام تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر اور تیرا دوست ہے اور مقرر مین تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہون اور البتہ اونسے تجھسے مکے کے واسطے دعا کی تھی اور مین تجھسے مدینے کے واسطے دعا کرتا ہون جیسے اونسنے تجھسے مکے کے لیئے دعا کی اور اوسکے ساتھ اوسکے برابر اور بھی پھر جو چھوٹا لڑکا وہان موجود ہوتا اوسکو وہ پھل دیتے مسلم اور مالک اور ترمذی اسکے راوی ہین صاع اور مد دونون پیمانے کے نام ہین اور مراد اوس سے اناج کی برکت ہے۔

(۱۰) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَهِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ اَلنَّقْبُ الْمَضِيْقُ بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ وَقَوْلُهٗ يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ اَيْ خَلْفَهٗ ترجمہ اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینے کی راہون پر فرشتے متعین ہین نہ اوسمین طاعون داخل ہوگی اور نہ دجال تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین اور مسلم نے زیادہ کیا ہے کہ دجال پورب کی طرف سے آویگا اور اوسکا قصد مدینے کا ہوگا یہان تک کہ پہاڑ اُحد کے پیچھے اوتریگا پھر فرشتے اوسکا منہ پھیر دینگے شام کی طرف اور وہین جاکر ہلاک ہو جاویگا اور نقب کہتے ہین تنگ راہ کو جو دو پہاڑون کے درمیان ہو اور دبر احد سے یہ مراد ہے کہ احد کے پیچھے۔

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا فَيَنْزِلُ السَّبْخَةَ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا شہر نہین جسکو دجال نہ روندیگا یعنی سب جگہ اوسکا عمل ہو جاویگا سواے مکے اور مدینے کے اوسکے دروازون مین سے کوئی دروازہ ایسا نہوگا جسپر فرشتے قطار باندھے نگہبانی نہ کرتے ہون پھر دجال آویگا مدینے کے قریب شور زمین مین پھر مدینہ اپنے سب لوگون کے ساتھ کانپیگا تین بار تو نکل جاوینگے دجال کی طرف سب کافر اور منافق شیخین اس کے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے بہشت کے باغون مین سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا یعنی قیامت مین تینون اسکے راوی ہین۔

(۱۳) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهٗ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ دو مرد جھگڑے اوس مسجد کے حق مین جو تقوے پر بنائی گئی یعنی وہ مسجد کونسی ہے تو ایک مرد

نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہے اور ایک مرد نے کہا کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری یہی مسجد ہے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ ترمذی کے ہین

(۱۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ قَرْیَةٍ مِنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِیْنَةُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے شہرون مین سب سے مدینہ پیچھے خراب ہوگا یعنی جب مدینے کے سواے کہین اسلام نہ رہیگا اُس وقت مدینہ ویران ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۱۵) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتْرُکُوْنَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰی خَیْرِ مَا کَانَتْ لَا یَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِ السِّبَاعُ وَالطَّیْرُ وَاٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَیَجِدَانِهَا مُلِئَتْ وُحُوْشًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰی وُجُوْهِهِمَا اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ الْعَوَافِ جَمْعُ عَافِیَةٍ وَهِیَ کُلُّ طَالِبٍ مِنْ سَبُعٍ وَطَیْرٍ وَدَابَّةٍ وَغَیْرِ ذٰلِکَ اِلَّا اَنَّهُ کَثُرَ اسْتِعْمَالُهُ وَغَلَبَ عَلَی السِّبَاعِ وَالطَّیْرِ وَنَعْقُ الرَّاعِیْ بِالْغَنَمِ اِذَا دَعَاهَا لِتَعُوْدَ اِلَیْهِ ترجمہ اور اُنہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ جاوینگے مدینے کو اچھی حالت پر نہ رہین گے وہان مگر وحشی جانور اور چڑیان اور پچھلے جمع ہونیوالون مین دو بکریان چرانے والے ہونگے مزینہ کی قوم سے ارادہ کرینگے مدینے کا کہ آواز دیکر وہان کی بکریان ہانک لیجائین سو وے مدینے مین وحشی جانورون کو پاوینگے یہانتک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع پر پہونچین گے تو دونون منہ کے بل گر پڑینگے یعنی مرجائین گے تینون اسکے راوی ہین۔ عوافی جمع عافیہ کی اور اوسکے معنی ہین طلب کرنیوالا درندہ ہو یا پرندہ یا چوپایہ وغیرہ لیکن اکثر استعمال مین درندے اور پرندون کو کہتے ہین اور نعق الراعی بالغنم کے معنی ہین کہ چرواہا بکریون کو بلاتے تاکہ اُسکی طرف مڑ آئین **ف** ثنیۃ الوداع ایک ٹیلے کا نام ہے پاس مدینے کے اس حدیث مین خبر ہے کہ قیامت کے قریب مدینہ اُجاڑ ہوجاویگا

(۱۶) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ لَیَاْرِزُ اَیْ یَنْضَمُّ وَیَلْتَجِیُٔ ترجمہ اور اونہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ایمان سمٹ جاویگا مدینے کی طرف جیسے سانپ سمٹ جاتا ہے اپنے بل کی طرف شیخین اسکے راوی ہین لیارز کے معنے ہین کہ جڑ جاویگا اور جگہ پکڑیگا **ف** قیامت کے وقت کفر کا ہر طرف غلبہ ہوگا آخر سب ملکون کے ایماندار سب طرفون سے سمٹ کر مدینے مین امام مہدی کے پاس جمع ہونگے۔

(۱۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمَّی اللّٰهُ الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ نے مدینے کا نام طابہ رکھا ہے مسلم اس کے راوی ہین۔

(۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اِلٰی جُدُرَاتِ الْمَدِیْنَةِ اَوْضَعَ رَاحِلَتَهٗ وَاِنْ کَانَ عَلٰی دَابَّةٍ حَرَّکَهَا مِنْ حُبِّهَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ اَوْضَعَ اَیْ اَسْرَعَ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دستور تھا کہ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیوارین دیکھتے تو اپنی سواری کو جلد چلاتے اور اگر چوپایے پر ہوتے تو اوسکو مدینے کی محبت سے جھپٹاتے

ورہاتے بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہین اور ضبع کے معنی ہین جلدی کرنے کے۔

(۱۹) وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوْكَ تَلَقَّتْهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُتَخَلِّفِيْنَ فَاَثَارُوْا غُبَارًا فَخَمَّرَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهٗ اَنْفَهٗ فَاَزَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اللِّثَامَ عَنْ وَجْهِهٖ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ غُبَارَهَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَاَرَاهُ ذَكَرَ مِنَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ اَخْرَجَهٗ رَزِيْنٌ ترجمہ سعد سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک سے پھرے تو پیچھے رہنے والون مین سے بعضے لوگ آپکو آگے بڑھکر جا ملے انہون نے غبار اوڑایا لُو آپ کے ساتھیون سے بعضون نے اپنی ناک ڈھانک لی تو حضرتؐ نے اپنے چہرے سے پردہ اُٹھایا اور فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ مدینے کی غبار شفا ہے ہر بیماری سے اور مین خیال کرتا ہون کہ ذکر کیا کہ شفا ہے کوڑھ اور سفید داغ سے رزین اس کے راوی ہین

مسجد قباء — مسجد قبا کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَزُوْرُ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَّمَاشِيًا وَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ ہر ہفتے مسجد قبا کی زیارت کو جاتے (کبھی) سوار اور (کبھی) پیادہ اور اسمین دو رکعتین نماز پڑھتے چھون اسکے راوی ہین سوائے ترمذی کے۔

(۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ عُمْرَةٍ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نکل کر چلے یہان تک کہ مسجد قبا مین پہونچے پھر وہان دو رکعتین نماز پڑھے تو اوسکو عمرہ کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

جبل اُحُد — احد پہاڑ کا ذکر

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احد ایسا پہاڑ ہے کہ ہمسے محبت رکھتا ہے اور ہم اوس سے محبت رکھتے ہین تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین ف احد ایک پہاڑ ہے پاس مدینے کے۔

العقیق و ذو الحلیفۃ — عقیق اور ذو الحلیفہ کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالنَّسَائِيُّ التَّحَرِّيْ الْقَصْدُ وَالْاِعْتِمَادُ التَّعْرِيْسُ النُّزُوْلُ الْمُعَرَّسُ مَوْضِعُ التَّعْرِيْسِ وَهُوَ نُزُوْلُ الْمُسَافِرِ اٰخِرَ اللَّيْلِ نَزْلَةً لِلِاسْتِرَاحَةِ وَالنَّوْمِ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین نظر آیا اور حال انکہ آپ ذو الحلیفہ کے نالے کے اندر پچھلی رات کو اوتر کر سوکے ہوئے تھے سو آپ سے کہا گیا کہ

مقرر آپ بابرکت میدان مین ہو کہا موسے بن عقبہ نے کہ سالم نے ہمارے ساتھ اونٹ بٹھائے اوس جگہ مسجد سے
جہان عبداللہ سواری بٹھایا کرتے تھے قصد کرتے تھے اوسجگہ جہان حضرت پچھلی رات کو اوترا کرتے تھے اور وہ
جگہ اوس مسجد سے نیچے ہے جو نالے کے اندر ہے اوسکے اور قبلے کے درمیان برابر شیخین اسکے راوی ہین اور
تحری قصدا و راعتماد کو واسطے غرض تحقیق مطلوب کے اور معرس تعریس کی جگہ کو کہتے ہین اور اوسکے معنی ہین
اوترنا مسافر کا پچھلی رات کو واسطے آرام اور سونے کے -

(۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ اَتَانِي اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اونے روایت کی ابن عمر سے کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے اور حالانکہ آپ عقیق کے نالے مین تھے کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا
میرے رب کی طرف سے سو اوسنے کہا کہ نماز پڑھ اس مبارک نالے مین اور کہہ کہ داخل ہوا عمرہ حج مین بخاری اور
ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** وادی عقیق ایک نالے کا نام ہے کہ اور مدینے کی راہ مین اور ذوالحلیفہ بھی
ایک جگہ کا نام ہے پاس مدینے کے مدینے والے وہان سے احرام باندھتے ہین -

(۴) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّجَاوِزَ الْمُعَرَّسَ اِذَا قَفَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ اَوْ مَا بَدَا لَهٗ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ بِهٖ وَهُوَ عَلٰى سِتَّةِ اَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ کہا کہ نہین لائق ہے کسی کو کہ حضرت کے معرس سے آگے
بڑھے جبکہ مدینے کی طرف پلٹے یہان تک کہ اوسمین دو رکعت نماز پڑھے یا جسقدر چاہے اسواسطے کہ مجھکو حدیث پہونچی
کہ حضرت پچھلی رات کو وہان اُترے تھے اور وہ جگہ مدینے سے چھ میل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہین **ف** یہ
معرس حضرت کی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس ہے -

اَلْفَرْعُ الثَّالِثُ فِيْ فَضْلِ اَمَاكِنَ مُتَعَدِّدَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ

تیسری فرع

زمین کے کئی مکانون کی فضیلت کے بیان مین

اَلْحِجَازُ — حجاز کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ سُنَّتِيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ اَيْ لَيَعْتَصِمُ وَيَلْتَجِيْ وَيَحْتَمِيْ وَالْاُرْوِيَّةُ الْوَاحِدَةُ مِنْ شِيَاهِ الْجَبَلِ ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ البتہ دین عرب کے ملک کی طرف سمٹ جاویگا جیسے سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے اور البتہ ٹھکانا پکڑیگا
دین ملک حجاز مین جیسے جگہ پکڑتی ہے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی پر اور مقرر ابتداء مین دین اسلام ظاہر ہوا مسافر کی
طرح پھر آخر کو ویسا ہی ہو جاویگا جیسے پہلے تھا سو خوشی ہو جیو مسافرون کو اور وہ لوگ وہی ہین جو درست کرتے

ہیں جو لوگوں نے میری سنت بگاڑی ترمذی اس کے راوی ہیں۔ لیعقلن الدین کے معنے ہیں ہاتھ ماریگا اور جگہ
پکڑے گا اور حمایت میں رہیگا اور اروِیہ ایک پہاڑی بکری کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِلَظُ الْقُلُوْبِ وَالْجَفَاءُ فِيْ اَهْلِ الْمَشْرِقِ وَالْاِيْمَانُ فِيْ اَهْلِ الْحِجَازِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دلوں کی سختی مشرق کے لوگوں میں ہے اور ایمان حجاز کے لوگوں میں ہے مسلم اس کے راوی ہیں **ف** مدینے سے مشرق کیطرف مضر کی قوم رہتی تھی وہ نہایت سخت لوگ ہیں عرب میں حجاز اوس ملک کا نام ہے جسمیں مکہ اور مدینہ ہے۔

جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ
عرب کے جزیرے کا ذکر

(۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلتَّحْرِيْشُ الْاِغْرَاءُ وَاِيْقَاعُ الْفِتَنِ بَيْنَ النَّاسِ وَنَحْوُ ذٰلِكَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر شیطان کی آس ٹوٹ گئی اس سے کہ اب نمازی لوگ عرب کے ٹاپو میں اوسکو پوجیں لیکن اونمیں فتنہ فساد ڈالنے کا اوسکو قابو ہے مسلم اسکے راوی ہیں تحریش کے معنے ہیں جوش دلانا اور لوگوں کے درمیان فساد ڈلوانا **ف** شیطان پرستی سے مراد بت پرستی ہے عرب کے ملک میں بت پرستی کبھی نہیں ہوگی البتہ فتنے وفساد بہت ہوئے اور ہونگے اس حدیث سے عرب کی بڑائی ثابت ہوئی

(۲) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ دِيْنَانِ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَفَحَصَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى اَتَاهُ الثَّلَجُ وَالْيَقِيْنُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ فَاَجْلٰى يَهُوْدَ خَيْبَرَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَقَالَ وَقَدْ اَجْلٰى عُمَرُ يَهُوْدَ نَجْرَانَ وَفَدَكٍ وَاَمَّا يَهُوْدُ خَيْبَرَ فَخَرَجُوْا مِنْهَا لَيْسَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْاَرَاضِيْ شَيْءٌ وَاَمَّا يَهُوْدُ فَدَكٍ فَكَانَ لَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ وَنِصْفُ الْاَرْضِ قِيْمَةً مِنْ ذَهَبٍ وَوَرِقٍ وَاِبِلٍ وَحِبَالٍ وَاَقْتَابٍ ثُمَّ اَعْطَاهُمُ الْقِيْمَةَ وَاَجْلَاهُمْ مِنْهَا اَلْفَحْصُ اَلْبَحْثُ عَنْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ وَكَشْفُهُ وَالثَّلَجُ اَلْيَقِيْنُ ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے جزیرے میں دو دین جمع نہونگے یعنی عرب کے ملک میں کوئی کافر رہنے پائے کہا ابن شہاب نے کہ عمر فاروق نے اس بات کی تحقیق کی یہانتک کہ اونکو یقین آیا اور دل ٹھنڈا ہوا کہ بے شک حضرت نے یہ فرمایا ہے تو اونہوں نے یہود کو خیبر سے نکالدیا مالک اسکے راوی ہیں اور کہا کہ عمر فاروق نے نجران اور فدک کے یہود کو بھی جلاوطن کیا پھر خیبر کے یہود تو وہاں سے خالی ہاتھ نکلے پھلوں اور زمینوں سے کوئی چیز اونکو نہ ملے اور لیکن فدک کے یہود سو اونکو آدھے پھل اور آدھی زمین کی قیمت اور اونٹوں اور رسیوں اور پالانوں کی قیمت سونے چاندی سے دی۔ پھر اونکو قیمت دیکر وطن سے نکالدیا اور فحص کے معنے ہیں کسی کام کی حقیقت دریافت کرنا اور اوسکا کھولنا اور ثلج کے معنے ہیں یقین

(۳) وَعَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ فَلَا اَتْرُكُ فِيْهَا اِلَّا مُسْلِمًا قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَزِيْرَةُ الْعَرَبِ مَا بَيْنَ الْوَادِيْ اِلٰى اَقْصَى الْيَمَنِ اِلٰى تُخُوْمِ الْعِرَاقِ اِلَى الْبَحْرِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر میں نکالدونگا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے ٹاپو سے سو میں مسلمان کے سوا اسمیں کسی کو نہ چھوڑونگا کہا سعید بن عبد العزیز نے کہ عرب کا ٹاپو وہ ملک ہے جو وادی (مدینے

ہے یمن کی پرلی طرف تک ہے اور عراق کے کنارون سے سمندر تک مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین

اَلْیَمَنُ
یمن کا ذکر

(۱) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاکُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ ھُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَۃً وَاَلْیَنُ قُلُوْبًا اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِکْمَۃُ یَمَانِیَۃٌ وَرَاْسُ الْکُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُیَلَاءُ فِیْ اَھْلِ الْاِبِلِ وَالسَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ فِیْ اَھْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَفْئِدَۃُ جَمْعُ فُؤَادٍ وَالْخُیَلَاءُ اَلْکِبْرُ وَالْعُجْبُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یمن والے تمہارے پاس آئے اونکے دل نرم اور ملائم ہین عمدہ ایمان یمن والون کا ہے اور حکمت بھی یمنی ہے اور چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہے اور فخر اور بڑائی مارنا اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے اور غریبی اور چین بکری والون مین ہے تینون اور ترمذی اس کے راوی ہین افئدہ جمع فواد کی ہے دل کو کہتے ہین اور خیلاء کے معنے تکبر اور خود بینی **ف** اکثر فتنے فساد مشرق کی طرف سے ہوے دجال بھی اس طرف سے نکلے گا پھر فرمایا کہ جانورون کی صحبت کی بھی تاثیر ہو جاتی ہے شتربان اکثر بدخلق سخت ہوتے ہین اور بکری چرانے والے اکثر مسکین نرم دل ہوتے ہین اسی واسطے پیغمبرون نے بکریان چرائی ہین اور حکمت اوس علم کو کہتے ہین جس سے دین و دنیا آراستہ ہو جائے اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے یمن والون کو۔

اَلشَّامُ
ملک شام کا ذکر

(۱) عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃٌ بَعْدَ ھِجْرَۃٍ فَخِیَارُ اَھْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُھُمْ مُھَاجَرَ اِبْرَاھِیْمَ وَیَبْقٰی فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اِذْ ذَاکَ شِرَارُ اَھْلِھَا تَلْفِظُھُمْ اَرْضُوْھُمْ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَحْشُرُھُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ اَخْرَجَہُ اَبُوْ دَاؤدَ تَلْفِظُھُمْ اَیْ تَقْذِفُھُمْ کَمَا تَرْمِی النُّخَامَۃَ مِنَ الْفَمِ وَقَوْلُہٗ تَقْذَرُھُمْ نَفْسُ اللّٰہِ مَعْنَاہُ یَکْرَہُ اللّٰہُ خُرُوْجَھُمْ اِلَیْھَا وَمَقَامَھُمْ بِھَا فَلَا یُوَفِّقُھُمْ لِذٰلِکَ فَیَصِیْرُوْنَ بِالرَّدِّ وَتَرْکِ الْقَبُوْلِ کَالشَّیْءِ الَّذِیْ تَقْذَرُہٗ فَلَا تَقْبَلُہٗ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی سو زمین والون مین بہتر وہی شخص ہوگا جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت گاہ کو لازم پکڑیگا یعنی ملک شام کو اور اوسوقت پر زمین مین وہی لوگ باقی رہجاینگے جو اہل زمین مین بدتر ہونگے اونکی زمین اونکو پھینکدیگی اللہ عز وجل کا نفس پاک اونکو برا جانیگا اور اونکا حشر آگ کی طرف بندرون اور سورون کے ساتھ ہوگا ابوداؤد اس کے راوی ہین تلفظہم کے معنے ہین کہ اونکو پھینکدیگا جیسے لفظ منہ سے پھینکا جاتا ہے اور تقذرہم نفس اللہ کے معنے یہ ہین کہ برا جانیگا اللہ اونکے نکلنے کو طرف اوسکی اور اوسکے ٹھیرنے کو ساتھ اوسکے سو اونکو اسکی توفیق نہ دیگا تو ہوجاینگے ساتھ رد ہونے اور قبول نہونے کی مثل اوس چیز کے کہ نفس اوسکو گندی جانتا ہے اور نہین قبول کرتا۔

(۲) وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ کُنَّا یَوْمًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْاٰنَ فِی الرِّقَاعِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لِلشَّامِ قُلْتُ لِاَیِّ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ لِاَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بَاسِطَۃٌ اَجْنِحَتَھَا عَلَیْھَا اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہ ہم ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کو جمع کرنے کے کاغذون مین جمع کر رہے تھے سو فرمایا کہ خوشی ہو جیو شام والون کو مین نے کہا

رسول اللہ کیون فرمایا اسواسطے کہ فرشتون نے اوسکو اپنے پرون سے ڈھانکا ہوا ہے ترمذی اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیَصِیْرُ الْاَمْرُ اِلٰی اَنْ تَکُوْنُوْا جُنُوْدًا مُجَنَّدَۃً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْیَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقُلْتُ خِرْ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِکَ قَالَ فَعَلَیْکَ بِالشَّامِ فَاِنَّھَا خِیَرَۃُ اللّٰہِ مِنْ اَرْضِہٖ یَجْتَبِیْ اِلَیْھَا خِیَرَتَہٗ مِنْ عِبَادِہٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَیْتُمْ فَعَلَیْکُمْ بِیَمَنِکُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ تَوَکَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَھْلِہٖ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ قَوْلُہٗ خِرْ لِیْ بِکَسْرِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَۃِ اَیْ اِخْتَرْ لِیَ الْاَصْلَحَ وَالْاِجْتِبَاءُ الْاِخْتِیَارُ وَالْاِصْطِفَاءُ ترجمہ ابن حوالہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ انجام کار یہ ہوگا کہ تم کئی گروہ ہو جاؤگے ایک گروہ شام مین ہوگا اور ایک گروہ یمن اور ایک گروہ عراق مین تو مین نے کہا یا رسول اللہ میرے لیئے اختیار کرو اگر مین یہ وقت پاؤن تو کس فوج کے ساتھ ہون فرمایا سو تو اپنے اوپر لازم جان شام کو کہ وہ خدا کی چیدہ اور بہتر زمین ہے چنے جاتے ہین طرف اوس کے بندے اوس کے اور اگر تم نہ مانو پھر تم اپنے اوپر یمن کو لازم پکڑو اور پانی پلاؤ اپنے حوضون سے اس واسطے کہ اللہ ضامن ہوا ہے میرے لیئے شام کا اور وہان کے رہنے والون کا ابوداؤد اس کے راوی ہین اور خرلی ساتھ زیر خ نقطے دار کے یعنی میرے لیئے بہتر جگہ منتخب کرو کہ مین وہان رہون اور اجتبا کے معنے ہین پسند کرنا اور چن لینا

(۴) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَ الْمَلْحَمَۃِ بِالْغُوْطَۃِ اِلٰی جَانِبِ مَدِیْنَۃٍ یُّقَالُ لَھَا دِمَشْقُ وَھِیَ مِنْ خَیْرِ مَدَآئِنِ الشَّامِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ الْمُرَادُ بِالْفُسْطَاطِ ھُنَا الْبَلَدُ الْجَامِعَۃُ لِلنَّاسِ وَالْمَلْحَمَۃُ الْحَرْبُ وَالْقِتَالُ وَالْغُوْطَۃُ اِسْمٌ لِّلْبَسَاتِیْنِ وَالْمِیَاہِ الَّتِیْ عِنْدَ دِمَشْقَ وَھِیَ غُوْطَۃُ دِمَشْقَ ترجمہ ابو درداؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانون کا خیمہ لڑائی کے دن غوطہ مین ہوگا اوس شہر کی جانب مین جسکو دمشق کہا جاتا ہے اور وہ شام کے سب شہرون مین بہتر ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین اور مراد فسطاط سے اس جگہ شہر ہے جسمین بہت آدمی جمع ہون اور ملحمہ لڑائی کو کہتے ہین اور غوطہ نام ہے اُن باغون اور پانیون کا جو دمشق کے پاس ہین اور وہ غوطہ دمشق کا کہلاتا ہے

(۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ سَیَاْتِیْ مَلِکٌ مِّنْ مُّلُوْکِ الْعَجَمِ فَیَظْھَرُ عَلَی الْمَدَآئِنِ کُلِّھَا اِلَّا دِمَشْقَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤٗدَ ترجمہ عبد الرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہا کہ عجم کے بادشاہون سے ایک بادشاہ آوے گا سو وہ سب شہرون پر غالب ہو جاوے گا سواے دمشق کے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

بَیْتُ الْمَقْدِسِ

بیت المقدس کا ذکر

(۱) عَنْ مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفْتِنَا فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ

فَقَالَ ائْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ
أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بین نے کہا کہ یا حضرت ہم کو بیت
المقدس کا حکم تبلائیے فرمایا کہ وہان جاؤ اور اُسمین نماز پڑھو اور اگر وہان نہ جاؤ تو تیل بھیجو
اوس کی قندیلون مین جلایا جاوے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

وَجّ

وج کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حَرَمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ تَعَالَى أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَجٌّ وَادٍ
بَيْنَ الطَّائِفِ وَمَكَّةَ قَالَ الْخَطَّابِيُّ وَلَا أَعْلَمُ لِتَحْرِيمِهِ مَعْنًى إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَى سَبِيلِ
الْحِمَى لِنَوْعٍ مِنْ مَنَافِعِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ أَنَّهُ حُرِّمَ وَقْتًا مَخْصُوصًا ثُمَّ أُحِلَّ يَدُلُّ عَلَى
ذٰلِكَ قَوْلُهُ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ قَبْلَ نُزُولِهِ الطَّائِفَ لِحِصَارِ ثَقِيفٍ ثُمَّ عَادَ الْأَمْرُ فِيهِ إِلَى
الْإِبَاحَةِ ترجمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ وج
کا شکار اور درخت حرم ہے اللہ نے حرام کردیا ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین وج ایک نالا ہے طائف
اور مکے کے درمیان کہا خطابی نے کہ مین اس کے حرام ہونے کے کوئی معنی نہین جانتا یعنی وہ حرام
نہین مگر یہ کہ بطور رکھا اور رمنے کے ہو کہ اوس سے مسلمانون کو ایک قسم کا فائدہ پہونچے اور یا یہ کہ
آپ نے ایک خاص وقت مین حرام کیا ہو پھر حلال کردیا ہو۔ دلالت کرتا ہے اسپر قول ابن اثیر کا جامع
الاصول مین پہلے اُترنے آپ کے طائف مین واسطے محاصرہ ثقیف کے پھر بدستور مباح ہوگیا۔

مَسْجِدُ الْعَشَّارِ

مسجد عشار کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
شُهَدَاءَ لَا يَقُومُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ
الْمَسْجِدُ بِالْأُبُلَّةِ مِمَّا يَلِي النَّهْرَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ مقرر خدا تعالے قیامت کے دن مسجد عشار
سے شہید لوگ اٹھائے گا کہ اُن کے سوائے بدر کے شہیدون کے ساتھ کوئی برابر نہ ہوگا۔
ابوداؤد اس کے راوی ہین اور کہا کہ یہ مسجد ابلہ مین ہے متصل نہر کے۔

أَنْهَارٌ مَخْصُوصَةٌ

خاص نہرون کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل ہر ایک بہشت کی نہرین ہین مسلم اس کے راوی ہین۔

ف سیحون اور جیحون ترکستان مین ہین اور فرات عراق مین اور نیل مصر مین یعنی ان نہرون کا پانی بہشت کے پانی سے مشابہ ہے یا یہ کہ ان نہرون کی امداد وہان سے ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

قَدْ تَمَّتْ ثَلٰثَةُ أَرْبَاعِ الْكِتَابِ بِفَضْلِ اللّٰهِ الْمُيَسِّرِ لِلصِّعَابِ

یہان تین ربع کتاب کے تمام ہوئے ساتھ فضل اللہ کے جو مشکلون کا آسان کرنے والا ہے

الباب السابع فی فضائل اعمال واقوال متفرقة وفیه ثلثة فصول

ساتواں باب

فضائل اعمال اور اقوال متفرقہ کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں

الفصل الاول فی فضل صلوات مخصوصة

پہلی فصل خاص نمازوں کے فضائل کے بیان میں

(۱) **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان الی رمضان کفارات لما بینهن ما لم تغش الکبائر اخرجه مسلم والترمذی **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ دوسرے جمعے تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہوجاتا ہے ان گناہوں کا جو اُنکے درمیان ہوں جبتک کبیرہ گناہ ظاہر نہوں مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** معلوم ہوا کہ نیکیاں صرف صغیرہ گناہوں کو دور کرتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچے اور کبیرہ توبہ سے معاف ہوتے ہیں اور حق العباد آدمی کے معاف کرنے پر موقوف ہے۔

(۲) **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی الصبح فهو فی ذمة الله فلا یتبعنکم الله بشیء من ذمته اخرجه الترمذی وزاد رزین فانه من یطالبه بذمته ثم لا یفلته **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کی نماز پڑھے وہ اللہ کے امان میں آجاتا ہے سو کہیں ایسا نہو کہ خدا تم سے مطالبہ کرے کسی بات میں اپنی امان کے سبب سے ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے پھر کہ مقرر خدا جس کو ڈھونڈتا ہے پکڑ لیتا ہے پھر اس کو کبھی نہ چھوڑے گا۔

(۳) **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلوة الفجر وصلوة العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألهم وهو اعلم بکم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون اخرجه الثلثة والنسائی یتعاقبون ای تجیء طائفة بعد طائفة ای ان ملائکة اللیل تصعد وتنزل ملائکة النهار وبالعکس **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آتے جاتے ہیں فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں فجر اور عصر کی نماز میں پھر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جو رات کو تمہارے درمیان رہے تو خدا ان سے پوچھتا ہے اور حالانکہ وہ تمہارا حال ان سے زیادہ تر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم ان کو چھوڑ آئے نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا ان کو نماز پڑھتے تینوں اور نسائی اسکے راوی ہیں یتعاقبون یعنے گروہ بعد گروہ آتا ہے یعنی رات کے فرشتے چڑھتے ہیں اور دن کے فرشتے اترتے ہیں

وبالعکس **ف** معلوم ہوا کہ ہر دن رات میں اخبار نویس فرشتوں کی دوبارہ بدلی ہوتی ہے اور بندوں کا اعمال دربار دربار الٰہی میں حاضر ہوتا ہے مگر آدمی کو کچھ خیال نہیں کہ احکم الحاکمین کے جاسوس ہیں سب کارگذاری دوبارہ دربار الٰہی میں عرض کرتے ہیں ضعف ایمان کا سبب ہے جو غفلت میں عمر گذرتی ہے۔

(۴) **وعن** عمارۃ بن رؤیبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر اخرجہ مسلم وابوداود والنسائی **ترجمہ** عمارہ بن رؤیبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ میں کبھی داخل نہیں ہوگا جس نے سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے نماز پڑھی یعنی نماز فجر اور عصر کی مسلم اور ابوداود و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۵) **وعن** معاذ الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحٰی لا یقول الا خیرا غفر اللہ لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر اخرجہ ابوداود التسبیح ھھنا صلوۃ النافلۃ **ترجمہ** معاذ جہنی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز کے بعد اپنے نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعتیں پڑھے نیک بات سوائے اور کچھ زبان سے نہ کہے تو خدا اسکے گناہوں کو بخش دیتا ہے اگرچہ دریا کی جھاگ سے زیادہ ہوں ابوداود اسکے راوی ہیں اور تسبیح سے مراد یہاں نفل نماز ہے۔

(۶) **وعن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مسلم یصلی للہ تعالیٰ کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ من غیر الفریضۃ الا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ قالت فما ترکتھا منذ سمعتھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرجہ الخمسۃ الا البخاری **ترجمہ** ام حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بندہ نہیں کہ ہر روز فرض کے سوائے بارہ رکعتیں سنت خدا کے واسطے پڑھے مگر کہ خدا اسکے واسطے بہشت میں گھر بنا دیتا ہے کہا ام حبیبہ نے ان کو نہیں چھوڑا جب سے کہ ان کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا بخاری کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث میں بارہ رکعت سنت مؤکدہ کی فضیلت کا بیان ہے یعنی دو رکعت سنت فجر کی چھ ظہر کی دو مغرب کی دو عشا کی۔

(۷) **وعن** زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن وضوءہ ثم صلی رکعتین لا یسھو فیھما غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ اخرجہ ابوداود **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وضو کرے سو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے ان میں بھولے نہیں تو خدا اسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۸) **وعن** ابن المسیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیننا وبین المنافقین شھود العشاء والصبح لا یستطیعونھما اخرجہ مالک **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق عشا اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے وہ انہیں نہیں سکتے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۹) **وعن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ المرء فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ اخرجہ الاربعۃ الا النسائی **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت

کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز پڑھنا آدمی کا اپنے گھر میں افضل ہے اسکے نماز پڑھنے سے
بیچ اس مسجد میں سوائے فرض نماز کے یعنی فرض نماز کا مسجد میں پڑھنا افضل ہے نسائی کے سوائے چاروں
اسکے راوی ہیں۔

(١٠) وعن عبد الواحد يرفعه قال صلوة الرجل في الفلاة اذا اتمها تضاعف على صلوته في
الجماعة بمثلها اخرجه رزين ترجمہ عبد الواحد سے مرفوع روایت ہے کہ نماز پڑھنا مرد کا بیابان میں جبکہ
اسکو پورے طور پر ادا کرے جماعت کی نماز سے دونا ثواب رکھتا ہے مثل اسکی یعنی جسقدر جماعت کی نماز کا ثواب
ہے اس سے دونا ثواب اس کو ملتا ہے رزین اسکے راوی ہیں۔

(١١) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الجماعة افضل من صلوة الفذ
بسبع وعشرين درجة وروي بخمس وعشرين اخرجه الستة الا ابا داود الفذ الفرد ترجمہ ابن
عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے یا
پچیس حصے افضل ہے ابو داؤد کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں اور فذ اکیلے کو کہتے ہیں۔

(١٢) وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلثة في قرية ولا بدو ولا
تقام فيهم الصلوة الا قد استحوذ عليهم الشيطان فعليكم بالجماعة اخرجه ابو داود والنسائي وزاد
رزين وان ذئب الانسان الشيطان اذا خلا به اكله الاستحواذ الاستيلاء على الشيء والغلبة ترجمہ
ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تین آدمی گاؤں میں یا جنگل میں ہوں اور انمیں جماعت
سے نماز نہ پڑھی جائے تو اسپر شیطان غالب ہوجاتا ہے سو لازم پکڑ لو اپنے اوپر جماعت کو ابو داؤد و نسائی اسکے راوی
ہیں۔ اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جب اس کو تنہا پاتا ہے تو کھا جاتا ہے استحوذ کے
معنے غلبہ کے ہیں۔

(١٣) وعن ابي سعيد قال جاء رجل وقد صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقام يصلي فقال
صلى الله عليه وسلم الا رجل يتجر على هذا فيصلي معه فقام رجل فصلى معه اخرجه ابو داود و
الترمذي يتجر بفتح التاء تحت واسكان المثناة فوق اي يحصل لنفسه بالصلوة معه مكسبا من الثواب
ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے سو وہ کھڑا
ہوکر نماز پڑھنے لگا تو حضرت نے فرمایا کہ کیا کوئی مرد ہے کہ اسپر سوداگری کرے اور اسکے ساتھ نماز پڑھے تو ایک
مرد نے اٹھ کر اسکے ساتھ نماز پڑھی ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور یتجر کے معنے ہیں کہ اسکے ساتھ نماز
پڑھکر اپنے واسطے ثواب حاصل کرے۔

(١٤) وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة العشاء في جماعة
فكانما قام نصف الليل ومن صلى الصبح في جماعة فكانما قام الليل كله اخرجه مسلم ومالك و
ابو داود والترمذي ترجمہ عثمان سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عشا کی نماز جماعت
سے پڑھے تو گویا کہ وہ آدھی رات نفل پڑھتا رہا اور جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو گویا کہ وہ ساری رات نفل پڑھتا رہا
مسلم اور مالک ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ لَمْ تَفُتْہُ تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَۃً مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃً مِّنَ النِّفَاقِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چالیس دن جماعت سے نماز پڑھے تکبیر تحریمہ اس سے فوت نہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دو براءتیں لکھتا ہے ایک براءت دوزخ سے اور ایک براءت نفاق سے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰھُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّۃَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَوْلُہٗ ضَامِنٌ اَیْ اِنَّ صَلٰوۃَ الْمُقْتَدِیْنَ بِہٖ فِیْ عُھْدَتِہٖ وَصِحَّتَھَا مَقْرُوْنَۃٌ بِصِحَّۃِ صَلٰوتِہٖ فَھُوَ ضَامِنٌ لَّھُمْ صِحَّۃَ صَلٰوتِھِمْ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَلْقَوْمِ الَّذِیْنَ یَثِقُوْنَ بِہٖ وَیَأْتَمِنُوْنَہٗ عَلٰی اَوْقَاتِ صَلٰوتِھِمْ وَصِیَامِھِمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ہے الٰہی اماموں کو ہدایت کر اور مؤذنوں کو بخشدے کر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں قول اُنکا ضامن یعنی امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے اور اُنکی نماز کی صحت اسکی نماز کی صحت پر موقوف ہے تو وہ اُنکی نماز کے صحیح ہونے کا ضامن ہے اور مؤذن امانتدار ہے اُن لوگوں کا جو اُسپر اعتماد رکھتے ہیں اپنی نماز اور روزے کے وقتوں کا اُس کو امانتدار جانتے ہیں۔

(۱۷) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَۃٍ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِھَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ قِیْلَ مَا یُحْدِثُ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ مَا لَمْ یَفْسُوْ اَوْ یَضْرِطْ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز جماعت میں اُسکی گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ ہے اور اُسکا سبب یہ ہے کہ جب آدمی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا اس حال میں کہ نماز کے سوا اُسکے نکلنے کا کوئی سبب نہ ہو تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں چلتا مگر کہ خدا اُسکے سبب سے اسکا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اُسکی جگہ سے اُس کا ایک گناہ دور کرتا ہے پھر جب نماز پڑھنے لگے تو ہمیشہ فرشتے اُسکو دعا کرتے رہتے ہیں جبتک کہ اُس مکان میں بیٹھا ہے جس میں نماز پڑھ چکا فرشتے کہتے ہیں الٰہی اُسپر مہر کر الٰہی اُسپر رحم کر الٰہی اُسکی توبہ قبول کر یہ وعدہ اس شرط پر ہے جبتک کہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دیوے جبتک کہ مسجد میں دنیا کی بات نہ کہے یا وضو نہ ٹوٹے کسی نے کہا کہ حدث سے کیا مراد ہے ابو ہریرہ نے کہا جبتک گوز نہ کرے اور ہمیشہ تم میں سے ہر کوئی نماز ہی میں ہے جبتک کہ نماز کی انتظار کرتا رہے نسائی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں **ف** یعنی مسجد میں جتنی دیر جماعت کی انتظار میں گذرتی ہے وہ سب نماز ہی میں داخل ہے نماز کے انتظار کا ثواب بھی نماز کے برابر ملتا ہے بشرطیکہ سوائے انتظار نماز کے اور کسی کام کے واسطے مسجد میں نہ ٹھیرا ہو۔

(۱۸) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَضَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ الْمَوْتُ فَقَالَ اِنِّیْ مُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا مَا اُحَدِّثُکُمُوْہُ اِلَّا احْتِسَابًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتٰی اِلَی

الصلوٰۃ لم یرفع قدمہ الیمنیٰ الا کتب اللہ لہ بہا حسنۃ ولا وضع قدمہ الیسریٰ الا حط عنہ بہا سیئۃ فلیقرب او لیبعد فان اتی المسجد فصلی فی جماعۃ غفر لہ وان اتی المسجد وقد صلی بعض وبقی بعض فصلی ما ادرک واتم ما بقی کان کذلک وان اتی وقد صلوا فصلی واتم الصلوٰۃ کان کذلک اخرجہ ابو داود-

ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہا ایک انصاری مرنے لگا سو اُسنے کہا کہ میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں میں اُس کو تم سے بیان نہیں کرتا مگر ثواب کے واسطے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں کوئی اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کو چلے تو اپنا داہنا پاؤں نہیں اٹھاتا مگر کہ خدا اوسکے سبب سے اوسکے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور وہ اپنا بایاں پاؤں نہیں رکھتا مگر کہ اُسکی ایک بدی دور کرتا ہے سو چاہے قریب ہو یا دور ہے پھر اگر مسجد میں آوے اور اُسنے جماعت سے نماز پڑھی تو اُسکو بخش دیتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور کچھ نماز جماعت ہو چکی ہو اور کچھ باقی ہو پھر جو پاوے سو پڑھے اور جو باقی ہو تمام کرے تو بھی اُس کو اسی طرح ثواب ملتا ہے اور اگر مسجد میں آوے اور حالانکہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے ہوں پھر نماز پڑھے اور نماز تمام کرے تو بھی اسیقدر ثواب ملتا ہے ابو داؤد اسکے راوی ہیں

(١٩) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من خرج من بیتہ متطہرا الی الصلوٰۃ المکتوبۃ کان اجرہ کاجر الحاج المحرم ومن خرج الی تسبیح الضحی لا ینصبہ الا ذلک کان کاجر المعتمر وصلوٰۃ علی اثر صلوٰۃ لا لغو بینہما کتاب فی علیین اخرجہ ابو داود والنصب التعب واللغو الہذر من القول وعلیین اعلی مکان فی الجنۃ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خود پاک ہو کر اپنے گھر سے فرض نماز کی طرف نکلے تو اُس کو حاجی احرام والے کے برابر ثواب ہے اور جو شخص چاشت کے نفلوں کے لئے نماز کے سوائے اُسکی تکلیف کا کوئی سبب نہو تو اُس کو عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ہو اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کہ جنکے درمیان کوئی لغویات نہو علیین میں لکھی جاتی ہے ابو داود اسکے راوی ہیں اور نصب مشقت کو کہتے ہیں اور لغو بیہودہ بات کو کہتے ہیں اور علیین بہشت کا اعلے درجہ ہے

(٢٠) وعن انس رض قال اراد بنو سلمۃ ان یتحولوا الی قرب المسجد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تحتسبون آثارکم فاقاموا اخرجہ البخاری الاحتساب ادخار الاجر عند اللہ بفعل الخیر والآثار اقدام مشیہم ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قوم بنو سلمہ نے ارادہ کیا مسجد نبوی کے پاس جا رہنے کا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے قدموں کو محسوب ثواب نہیں جانتے بخاری اسکے راوی ہیں احتساب کے معنی ہیں خدا کے پاس ثواب کا جمع کرنا نیکی کرنے سے اور آثار سے مراد اُنکے چلنے کا نشان ہے ف مطلب یہ ہے کہ ہر ہر قدم کے بدلے ثواب ملتا ہے تو جسقدر تم مسجد سے دور رہو گے اوسیقدر زیادہ ثواب ملیگا پس اپنے قدیم مکانوں ہی میں رہے

(٢١) وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ اخرجہ ابو داود والترمذی ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ اندھیری راتوں میں مسجدوں کیطرف چلتے ہیں اُن کو بشارت دو پوری روشنی کی قیامت کے دن ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ فَضْلِ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ

دوسری فصل

بیمار کی خبر پوچھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۱) فِیْہِ حَدِیْثُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَعُوْدُ مَرِیْضًا مُمْسِیًا وَحَدِیْثُ اَنَسٍ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَہٗ فِی اللّٰہِ وَقَدْ مَرَّتْ ھٰذِہِ الْاَحَادِیْثُ فِیْ کِتَابِ الصُّحْبَۃِ مِنْ حَرْفِ الصَّادِ فِی الْفَصْلِ الثَّانِیْ عَشَرَ مِنْہُ عِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَفَضْلِھَا ترجمہ علیؓ کی حدیث ہے کہ جو کسی بیمار کی خبر کو جاوے شام کے وقت اور حدیث انسؓ کی کہ جو اچھی طرح وضو کرے اور اپنے بھائی مسلمان کی خبر کو جائے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی کہ جو اللہ کے واسطے کسی بیمار کی خبر پوچھے یا اپنے بھائی کی ملاقات کو جاوے اور پہلے گذر چکی ہیں یہ حدیثیں کتاب الصحبت میں حرف صاد کی بارھویں فصل میں بیمار کی عیادت اور اسکی فضیلت کے بیان میں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ فَضْلِ اَعْمَالٍ وَّاَقْوَالٍ مُّشْتَرَکَۃٍ الْاَحَادِیْثِ وَمُتَفَرِّقَۃٍ

تیسری فصل

اعمال اور اقوال کی فضیلت میں جن میں مشترک اور متفرق حدیثیں آئی ہیں۔

(۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَاَصْبَحْتُ یَوْمًا قَرِیْبًا مِّنْہُ وَنَحْنُ نَسِیْرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ وَّاِنَّہٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ تَعْبُدُ اللّٰہَ لَا تُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّتُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْمُ جُنَّۃٌ وَّالصَّدَقَۃُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوۃُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ شِعَارُ الصَّالِحِیْنَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اِلٰی قَوْلِہٖ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِہٖ وَذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ بَلٰی قَالَ کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہٖ فَقَالَ ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَا مُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْ قَالَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلشِّعَارُ الْعَلَامَۃُ وَالْمُرَادُ بِذِرْوَۃِ سَنَامِہٖ اَعْلٰی مَوْضِعٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَشْرَفُہٗ وَمِلَاکُ الْاَمْرِ بِفَتْحِ الْمِیْمِ وَکَسْرِھَا قِوَامُہٗ وَمَا یَتِمُّ بِہٖ وَالْحَصَائِدُ جَمْعُ حَصِیْدَۃٍ وَّھِیَ مَا یُحْصَدُ مِنَ الزَّرْعِ شُبِّہَ اللِّسَانُ وَمَا یَقْتَطِعُ بِہٖ مِنَ الْقَوْلِ بِحَدِّ الْمِنْجَلِ وَمَا یُقْطَعُ بِہٖ مِنَ النَّبَاتِ ترجمہ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو میں نے ایک دن آپکے قریب صبح کی اور ہم چلتے تھے تو میں نے کہا یا حضرت مجھکو ایسا عمل بتلائیے جو مجھکو بہشت میں لیجائے اور آگ سے دور ڈالے تو آپنے فرمایا کہ تو نے بڑی

بات پوچھی اور البتہ وہ آسان ہے جسپر خدا آسان کرے (وہ عمل یہ ہے کہ) تو خدا کی عبادت کر اُسکے ساتھ کسی چیز کو
شریک نہ ٹھہرائے اور نماز کو پڑھے اور زکوٰۃ دیوے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور خانہ کعبہ کا حج کرے پھر فرمایا
کیا نہ بتلاؤں تجھکو دروازے خیر کے میں نے کہا یا حضرت کیوں نہیں بتلائیے فرمایا روزہ ڈھال ہے اور صدقہ
گناہوں کو مٹاتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور رات کو نماز پڑھنا نیکوں کی علامت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
کہ جدا ہوتے ہیں اُنکے پہلو بستروں سے اس قول تک کہ بدلا ہے اسکا جو عمل کرتے تھے پھر فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں تجھکو
چوٹی امر دین کی اسلام ہے اسکا ستون نماز اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد ہے پھر فرمایا کیا میں تجھکو ان سب کاموں کے مضبوط
کرنیوالی چیز نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا اسکو روکا کر اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یا نبی
کیا ہم اپنی باتوں سے پکڑے جاویں گے فرمایا کہ تیری ماں تجھکو روئے اے معاذ اور نہیں ڈالیں گے لوگوں کو آگ میں منہ
کے بل یا فرمایا کہ ناکوں کے بل مگر بول انکی زبانوں کے ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور شعار کے معنے ہیں علامت
اور مراد ذروہ سنام سے اعلی اور عمدہ جگہ ہے بہشت میں اور ملاک الامر ساتھ زبر میم اور زیر کے وہ چیز ہے جس
سے وہ قائم اور تمام ہو اور حصائد جمع ہے حصیدہ کی کٹی ہوئی کھیتی کو کہتے ہیں زبان اور اسکے بولوں کو داتری اور
اس سے کاٹی ہوئی کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی یعنے جیسے داتری ہر انکوری کو کاٹتی چلی جاتی ہے گیلی سوکھی اچھی بری
میں تمیز نہیں کر سکتی اسی طرح بعضے لوگوں کی زبان ہے کہ صبح سے شام تک بکتے چلے جاتے ہیں۔ اچھی بری بات
میں کچھ تمیز نہیں کر سکتے۔

(۲) وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقام الصلوۃ واتی الزکوۃ ومات لا
یشرک باللہ شیئا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ هاجر او مات فی ارضہ التی ولد فیها فقلنا یا رسول اللہ الا نخبر
بها الناس فیستبشروا قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض اعدها اللہ
للمجاهدین فی سبیلہ ولولا ان اشق علی المؤمنین ولا اجد ما احملهم علیہ ولا تطیب انفسهم ان یتخلفوا
بعدی قعدت خلف سریۃ ولوددت انی اقتل ثم احیی ثم اقتل اخرجہ النسائی ترجمہ ابو درداء سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور مرجائے اس حال میں کہ خدا کے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ پر حق ہو جاتا ہے کہ اسکو بخشدے خواہ اُسنے ہجرت کی ہو یا اوسی زمین میں
مرجاوے جس میں پیدا ہوا ہمنے کہا یا حضرت کیا ہم لوگوں کو اسکی خبر نہ کریں کہ وہ شاد اور خوش ہوں فرمایا کہ بہشت میں
سو درجے ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں خدا نے انکو اپنے راہ کے غازیوں کے واسطے
تیار کیا ہے اور اگر میں ایمان والوں پر مشکل نہ جانتا اور میں سب کے لئے سواری بھی نہیں پاتا اور انکے دل خوش نہیں
ہوتے کہ مجھسے پیچھے رہیں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے پیچھے نہ رہتا اور البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں
شہید ہوں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید ہوں۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی من عادی لی ولیا فقد اذنتہ
بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی من اداء ما افترضت علیہ ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل
حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بها ورجلہ
التی یمشی بها وان سالنی اعطیتہ وان استعاذنی اعذتہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ

الموت وانا اکرہ مساءتہ اخرجہ البخاری والتردد فی حق اللہ محال ومعناہ ما ترددت رسلی فی شیء انا
فاعلہ کترددھم ایاھم فی نفس المؤمن ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی سے عداوت کرے تو میں اس کو لڑائی سے خبردار کرتا ہوں اور میرے بندہ نے میری
کسی چیز سے نہیں چاہی جو مجھ کو بہت پیاری ہو فرض ادا کرنے سے اور میرا بندہ ہمیشہ نفل عبادتوں کے ذریعہ
میری نزدیکی چاہا کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو چاہنے لگتا ہوں اور جب میں اس کو چاہنے لگتا ہوں تو میں اس کا
کان ہو جاتا ہوں جس سے سنتا ہے اور اسکی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اسکا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس
سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر مجھ
سے پناہ مانگے تو البتہ اس کو پناہ میں رکھتا ہوں اور مجھکو کسی چیز میں تردد نہیں ہوتا جیسے مجھکو ایماندار کی روح
قبض کرنے میں تردد ہوتا ہے وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اسکے ملول ہونے کو برا جانتا ہوں بخاری اسکے
راوی ہیں اور تردد کرنا اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے اور اسکے معنے یہ ہیں کہ میرے بھیجے ہوئے فرشتے کسی چیز
میں تردد نہیں کرتے جسکا میں کرنے والا ہوں جیسے میں انکو مومن کی روح قبض کرنے میں تردد کرتا ہوں ف
ولی سے مراد اس حدیث میں متقی ہے چنانچہ قرآن میں ہے کہ اولیاء اللہ وے ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری
کرتے ہے اور ہر چند خدا تردد سے پاک ہے لیکن یہ مزید رحمت کا بیان ہے یعنی جوش رحمت سے مومن کے تردد کو خدا نے
اپنی طرف نسبت کیا جیسے دوسری حدیث میں بیماری اور بھوک پیاس کو اپنی طرف نسبت کیا حالانکہ بھوک پیاس بندہ
کو ہوتی ہے نہ خدا کو کہ اس کی ذات اس سے پاک ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی عبادت ادائے فرض سے افضل نہیں اور
یہ جو کہا کہ میں اسکا کان آنکھ وغیرہ ہو جاتا ہوں یعنی اسکے آنکھ کان ہاتھ پاؤں کو لگتا ہوں تو مدد کرتا ہوں اور یہ
مطلب نہیں کہ بندہ عین اللہ ہو جاتا ہے کہ یہ صریح کفر اور الحاد ہے اور جیسے کہ بھوک و پیاس خدا تعالیٰ کے حق میں
محال ہے ویسے ہی یہ حدیث بھی اسکی مثال ہے پس مرزا قادیانی نے جو بلاغ میں اس حدیث سے اپنے خدا ہونے پر
استدلال کیا ہے تو بس یہی ایک دلیل کافی ہے اسکے کذاب اور دجال ہونے پر اسلئے کہ حدیث کے اخیر الفاظ صاف ثابت
ہے کہ بندہ بندہ ہی رہتا ہے خود خدا نہیں بن جاتا اسواسطے کہ بندہ کو سائل اور مستعیذ ٹھہرایا ہے اور سائل اور مسئول
اور مستعیذ اور معیذ کا ایک شے ہونا محال ہے اور بالبداہت باطل۔
(۴) وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ کلھم ضامن علی اللہ رجل خرج غازیا فی
سبیل اللہ تعالیٰ فھو ضامن علی اللہ تعالیٰ حتی یتوفاہ اللہ فیدخلہ الجنۃ او یردہ بما نال من اجر او غنیمۃ ورجل راح
الی المسجد فھو ضامن علی اللہ تعالیٰ حتی یتوفاہ اللہ تعالیٰ فیدخلہ الجنۃ ورجل دخل بیتہ بسلام فھو ضامن علی اللہ
اخرجہ ابوداود قولہ ضامن فاعل بمعنی مفعول ومعناہ مضمون علی اللہ وقولہ دخل بیتہ بسلام اراد بہ لزوم
البیت وطلب السلامۃ من الفتن ترغیبا فی العزلۃ وتقلیل المخالطۃ ترجمہ ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی ہیں کہ وے سب اللہ کی ضمانت میں ہیں ایک وہ شخص جو خدا کی راہ میں جہاد کو نکلا وہ
اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ خدا اس کو موت دے اور اسکو بہشت میں داخل کرے یا اس کو اجر یا غنیمت کے
ساتھ گھر میں پھیر لاوے دوسرا وہ مرد ہے کہ مسجد کیطرف نکلا سو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ
اسکی روح قبض کرے اور اسکو بہشت میں لیجاوے تیسرا وہ مرد ہے جو اپنے گھر میں سلام سے داخل ہو کہ وہ

کی ضمانت میں ہے اور ضامن فاعل ہے ساتھ معنے مفعول کے اور اسکے معنے ہیں کہ ضمانت کیا گیا ہے اللہ پر یہ جو کہا کہ داخل ہوا اپنے گھر میں سلام سے تو مراد اس سے گھر کو لازم پکڑنا ہے اور طلب سلامت رہنے کی فتنوں سے اسمیں رغبت دالی ہے گوشہ گیری کی لوگوں سے۔

(۵) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّلٰوةَ وَالصِّیَامَ وَالذِّکْرَ تُضَاعَفُ عَلَی النَّفَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ ترجمہ معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز اور روزہ اور ذکر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے سات سو حصے زیادہ ثواب رکھتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِذَا صَلَّیْتُ الْمَکْتُوْبَةَ وَصُمْتُ رَمَضَانَ وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ نعمان بن قوقل نے کہا یا حضرت بتلاؤ تو کہ اگر میں فرض نماز پڑھوں اور رمضان کا روزہ رکھوں اور حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام جانوں اور اسپر کچھ چیز زیادہ نہ کروں تو میں بہشت میں داخل ہونگا فرمایا کہ ہاں تو اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی میں اسپر کچھ چیز زیادہ نہیں کرونگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَمَرَ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا عَلَیْهِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِهَا وَاَنْ یَّاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا وَاِنَّهُ کَادَ اَنْ یُّبْطِئَ بِهَا فَقَالَ لَهُ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَکَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهَا وَتَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِهَا فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ بِهَا وَاِمَّا اَنْ اٰمُرَهُمْ اَنَا بِهَا فَقَالَ یَحْیٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اَخْشٰی اِنْ سَبَقْتَنِیْ بِهَا اَنْ یُّخْسَفَ بِیْ اَوْ اُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَاَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوْا عَلَی الشُّرَفِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ وَاٰمُرَکُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ لَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَکَ بِاللّٰهِ کَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ وَقَالَ هٰذِهٖ دَارِیْ وَهٰذَا عَمَلِیْ فَاعْمَلْ وَاَدِّ اِلَیَّ فَکَانَ یَعْمَلُ وَیُؤَدِّیْ اِلٰی غَیْرِ سَیِّدِهٖ فَاَیُّکُمْ یَرْضٰی اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدُهٗ کَذٰلِکَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَمَرَکُمْ بِالصَّلٰوةِ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ وَاَمَرَکُمْ بِالصِّیَامِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ فِیْ عِصَابَةٍ مَّعَهٗ صُرَّةٌ فِیْهَا مِسْکٌ وَکُلُّهُمْ یُعْجِبُهٗ رِیْحُهَا وَاِنَّ رِیْحَ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ وَاَمَرَکُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَاَوْثَقُوْا یَدَهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ وَقَدَّمُوْهُ لِیَضْرِبُوْا عُنُقَهٗ فَقَالَ اَنَا اَفْدِیْ نَفْسِیْ مِنْکُمْ بِالْقَلِیْلِ وَالْکَثِیْرِ فَفَدٰی نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَاَمَرَکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰی اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ وَکَذٰلِکَ الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی اَمَرَنِیْ بِهِنَّ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجِهَادِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا دَعْوَی الْجَاهِلِیَّةِ فَهُوَ فِیْ جُثٰی جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی فَادْعُوْا بِدَعْوَی اللّٰهِ الَّذِیْ سَمَّاکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ عِبَادَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ ترجمہ حارث اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اللہ تبارک وتعالےٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم کیا کہ خود انپر عمل کریں اور بنی اسرائیل
کو بتلائیں کہ وہ بھی انپر عمل کریں اور تحقیق وہ نزدیک قریب تھے کہ انہیں دیر کریں تو عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کو
کہا کہ اللہ تعالےٰ نے تمکو حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنے کا اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی انپر عمل کریں سو
یا تو تم ان کو اُن باتوں کا حکم کرو اور یا میں انکو اُن کا حکم کرتا ہوں تو یحییٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے
انپر عمل کر لیا تو میں ڈرتا ہوں کہ زمین میں دھنسا یا جاؤں یا عذاب کیا جاؤں پھر تو انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس
میں جمع کیا اور مسجد بھر گئی اور اونچی جگہ میں بیٹھے سو فرمایا کہ مقرر خدا نے مجھے حکم کیا ہے پانچ باتوں پر عمل کرنیکا اور یہ کہ
میں تمکو بھی انپر عمل کرنیکا حکم کروں انمیں پہلی بات یہ ہے کہ تم خاص خدا کی بندگی کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو شریک
نہ ٹھہراؤ اسواسطے کہ مشرک باللہ کی مثل اُس شخص کی مثل ہے جسنے اپنے خالص مال سونے یا چاندی سے غلام خریدا اور
اُس سے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے سو کام کر اور مزدوری مجھکو دے سو وہ کام کرتا تھا اور مزدوری اپنے مالک
کے سوائے اور کو دیتا تھا سو تم میں کون راضی ہے کہ اُسکا غلام ایسا ہو اور مقرر خدا نے تم کو نماز کا حکم کیا ہے پھر جب تم
نماز پڑھنے لگو تو ادھر ادھر نہ دیکھو اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نماز میں اپنا منہ بندہ کے سامنے رکھتا ہے جبتک کہ وہ ادھر
اودھر نہ دیکھے اور حکم کیا ہے خدا نے تمکو روزے کا مقرر روزہ دار کی مثل اُس شخص کی سی مثل ہے جو ایک گروہ میں
بیٹھا ہو اور اُسکے ساتھ مشک کی ایک تھیلی ہو سب کو اُسکی خوشبو خوش لگتی ہو اور یہ کہ روزہ دار کے منہ کی بو
خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے افضل ہے اور خدا نے تمکو حکم کیا ہے زکوۃ وخیرات کا سو مقرر زکوۃ دینے والے
کی مثل اُس مرد کی سی مثل ہے جسکو دشمن نے قید کر لیا اور انہوں نے اُسکے دونوں ہاتھ اُسکی گردن میں باندھے
اور اُسکو آگے کیا تا کہ اُسکی گردن ماریں تو اُسنے کہا کہ میں اپنا تھوڑا بہت مال بدلا دیکر اپنی جان تم سے چھڑاتا ہوں
سو اُسنے بدلا دیکر اپنی جان کو اُن سے چھوڑایا اور خدا نے تمکو حکم کیا ہے کہ اللہ کو یاد کرو سو مقرر ذاکر کی مثل اُس مرد کی
سی مثل ہے کہ دشمن اُسکے پیچھے دوڑا یہانتک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں پہونچا لیکن اور وہاں اُسنے پناہ لی سو اپنی جان
کو اُن سے بچایا اور اسی طرح بندہ اپنے تئیں شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اور میں بھی تمکو حکم کرتا ہوں پانچ چیزوں کا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھکو اُن کا حکم کیا ہے سننے اور کہا ماننے اور
جہاد اور ہجرت کرنے اور جماعت لازم پکڑنے کا اسواسطے کہ جو جدا ہوا جماعت سے بالشت بھر تو اُسنے اسلام کا پٹہ اپنی گردن
سے اوتارا مگر یہ کہ رجوع کرے اور جو کفر کا بول بولے تو وہ دوزخ میں ڈالا جاویگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ
روزہ دار اور نماز گذار ہو فرمایا اگرچہ روزہ دار اور نماز گذار ہو سوائے اللہ کے بندو اللہ کا بول بولو جسنے تمہارا نام مسلمان
اور مومن رکھا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ
اَتَانِيْ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى
قُلْتُ لَا فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
اَتَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَنَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ
فِي السَّبَرَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ
اُمُّهٗ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ

وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اِطْلَاقُ الصُّوْرَةِ عَلَی اللّٰهِ لَا یَجُوْزُ وَالْمُرَادُ بِمَا جَاءَ فِی الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ اَتَاهُ فِیْ اَحْسَنِ صِفَةٍ اَوْ یَکُوْنُ الْمَعْنٰی عَائِدًا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْ اَتَانِیْ رَبِّیْ وَاَنَا فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ وَالْمَلَاُ الْاَعْلٰی الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالسَّبَرَاتُ بِاِسْکَانِ الْمُوَحَّدَةِ جَمْعُ سَبْرَةٍ شِدَّةُ الْبَرْدِ وَفِیْ بَعْضِ النُّسَخِ الْمَکْرُوْهَاتُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیا میرے پاس رات کو کوئی آنے والا میرے رب کیطرف سے اور ایک روایت میں ہے کہ میرا رب میرے پاس آیا نہایت عمدہ صورت میں تو اسنے کہا کہ اے محمد ﷺ مینے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں فرمایا کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ مینے کہا کہ میں نہیں جانتا سو خدا نے اپنا ہاتھ میرے دونو مونڈھوں کے درمیان رکھا یہانتک کہ مینے اوس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں پائی سو مجکو معلوم ہوگیا جو آسمانوں اور زمین میں ہے پھر فرمایا کہ اے محمد کیا تو جانتا ہے کس بات میں جھگڑتے ہیں بلند رہنے والے لوگ مینے کہا کہ ہاں درجوں اور کفاروں میں یعنی کن عملوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور کن عملوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں مینے اور گناہوں کے اوتارنے والے یہ اعمال ہیں جماعت کی نماز کے واسطے قدموں سے چلکر جانا اور نہایت سردی میں وضو کا کامل کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا اور جسنے انکی نگہبانی کی وہ خیر سے جیا اور خیر سے مرا اور پاک ہوجاتا ہے گناہوں سے مثل اوس دن کے کہ اسکی ماں نے اوسے جنا پھر کہا اے محمد مینے کہا کہ حاضر ہوں خدمت میں بار بار اور حاضر ہوں کہا کہ جب تو نماز پڑھا کرے تو یہ دعا مانگا کر الٰہی میں تجھسے مانگتا ہوں نیکیوں کا کرنا اور برے کاموں کا چھوڑنا اور محتاجوں سے محبت رکھنا اور جب تو اپنے بندوں کو فتنے میں ہتلا کیا چاہے تو مجکو اپنی طرف اٹھا لے بغیر ڈالنے کے فتنے میں کہا کہ اور درجات کے بلند کرنیوالے یہ عمل ہیں اسلام کا پھیلانا اور کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جبکہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں اور یہ کہنا جائز نہیں کہ اللہ کی صورت ہے اور مراد صورت سے حدیث میں صفت ہے یعنی اچھی صفت میں یا یہ معنے حضرت ﷺ کی طرف پھرتے ہیں یعنے میرا رب میرے پاس آیا اور حالانکہ میں اچھی صورت میں تھا اور مراد ملاء الاعلیٰ سے نزدیک والے فرشتے ہیں اور سبرات سخت سردی کو کہتے ہیں اور بعضے نسخوں میں مکروہات آیا ہے۔

(۹) وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ علی سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں ایسے محل ہیں کہ انکا باہر اندر سے نظر آتا ہے اور انکا اندر باہر سے نظر آتا ہے تو ایک گنوار اٹھ کھڑا ہوا اسنے کہا یا حضرت وہ کس کے واسطے ہیں فرمایا اسکے واسطے جو اچھا کلام کرے اور محتاجوں کو کھانا کھلاے اور ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نماز پڑھے اسوقت کہ لوگ سوتے ہوں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ حِیْنَ یَذْکُرُنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِیْ مَشْیًا اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً

اخرجہ الشیخان۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا بلند اور بزرگ کہتا ہے
کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں جیسا گمان کہ میرے ساتھ رکھے اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جس دم کہ مجھکو یاد کرتا
ہے پھر اگر بندہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرے تو میں بھی اسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجھکو مجمع میں یاد کرے تو میں اسکو
اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اسکے مجمع سے بہتر ہے یعنی میں اسکا ذکر فرشتوں میں کرتا ہوں اور اگر بالشت بھر مجھ سے قریب
ہو تو میں اس سے ہاتھ بھر قریب ہوتا ہوں اور اگر ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہووے تو میں اس سے کلاونچ بھر نزدیک ہوتا ہوں اور
اگر وہ میری طرف چلکر آوے تو میں اسکی طرف دوڑ کر آتا ہوں شیخین اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی بندہ جتنا خدا کی طرف
متوجہ ہوتا ہے اسکا دونا چوگنا خدا بندے پر متوجہ ہوتا ہے اسکا مددگار ہو کر دین کے مشکل کام اسپر آسان کر دیتا ہے اس
حدیث میں ذکر کی فضیلت اور نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا اور اگر گناہ پر اڑا کر یوں کہے کہ خدا
مجھکو بخشیگا تو یہ حسن ظن نہیں اسکا نام رجا ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا وَاَزِیْدُ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَجَزَآءُ سَیِّئَۃٍ مِّثْلُہَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا اَلْحَدِیْثَ وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَۃً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِہَا مَغْفِرَۃً اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ قُرَابُ الْاَرْضِ مَا یُقَارِبُ مِلْاَہَا ترجمہ
ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا عز وجل فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اس کو اسکے دس گنا
ثواب ہے اور اس سے بھی زیادہ اور جو ایک بدی کرے تو بدی کا بدلا اسکے برابر ہے اور میں بخشتا ہوں اور جو بالشت بھر مجھسے
قریب ہووے الحدیث اور جو مجھسے ملے زمین بھر گناہ لیکر اس حال میں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں
اس سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملتا ہوں مسلم اسکے راوی ہیں قراب الارض کے معنے جو اسکے پر ہونیکے قریب ہو۔

(۱۲) وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَۃُ بُرْہَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِیَآءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّۃٌ لَّکَ اَوْ عَلَیْکَ کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَایِعٌ نَفْسَہٗ فَمُعْتِقُہَا اَوْ مُوْبِقُہَا اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مُوْبِقُہَا اَیْ مُہْلِکُہَا ترجمہ ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ وضو آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان کو اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں زمین اور آسمان کے درمیان
کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے صدق ایمان پر اور صبر کرنا روشنی کا موجب ہے اور قرآن حجت ہے تیرے لئے یا تجھپر
سب لوگ صبح کو کام پر جاتے ہیں سو بعض آدمی اپنے نفس کو بیچکر اسکو آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور بعض اس کو ہلاک
کرنیوالا ہے مسلم اور ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔ موبق کے معنے ہلاک کرنے والا۔

(۱۳) وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا مَّنْ اَصْبَحَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ الْیَوْمَ مِنْکُمْ جَنَازَۃً قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ رَجُلٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آج کون
روزہ دار ہے صدیق اکبر نے کہا کہ میں ہوں پھر حضرت نے فرمایا کہ کون آج جنازہ کے ساتھ چلا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں
پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج محتاج کو کھانا کھلایا ہے ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے پھر حضرت نے فرمایا کہ کس نے آج بیمار

[illegible] نے کہا کہ میں نے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں یہ چاروں کام ایکدن میں جمع [illegible] ہوگا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(١٤) [illegible] ذر قال قالوا یا رسول اللہ ذہب اہل الدثور بالاجور ویصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم [illegible]ون بفضول اموالہم قال اولیس قد جعل اللہ لکم ما تصدقون بہ ان بکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وبکل تہلیلۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن منکر صدقۃ وفی بضع احدکم صدقۃ قالوا یا رسول اللہ ایاتی احدنا شہوتہ ویکون لہ فیہا اجر قال ارأیتم لو وضعہا فی حرام اکان علیہ وزر قالوا نعم قال کذلک اذا وضعہا فی الحلال کان لہ اجر اخرجہ مسلم وللترمذی فی روایۃ تبسمک فی وجہ اخیک صدقۃ وارشادک الرجل الطریق صدقۃ واماطتک الحجر والشوک والعظم عن الطریق صدقۃ وافراغک من دلوک فی دلو اخیک صدقۃ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے کہ بعض اصحاب نے کہا یا رسول اللہ مالدار لوگ ثواب کو لے گئے نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور اپنی حاجت سے زیادہ مالوں کو صدقہ دیتے ہیں، خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو حضرت نے فرمایا کیا خدا نے تمکو وہ نہیں دیا جس کا تم صدقہ دو البتہ ہر ایک بار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور نیک بات بتلانا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے جماع کرنے میں بھی صدقہ ہے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت کا کام کرے تو اسمیں بھی اسکو ثواب ہوگا یعنی اپنی لذت میں ثواب ملنے کی کیا وجہ ہے ثواب تو عبادت میں ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بھلا بتلاؤ تو کہ اگر حرام میں اپنی شہوت رانی کرے یعنی زنا کرے تو البتہ اسپر عذاب ہوگا تو اسی طرح جب شہوت کو حلال رکھے تو اسکو ثواب ہوگا یعنی ثواب شہوت پر نہیں بلکہ خدا کی اطاعت پر ہے مسلم اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ تیرا اپنے بھائی کے ساتھ ہنسنا بھی صدقہ ہے اور کسی مرد کو راہ بتلانا بھی صدقہ ہے اور پتھر کانٹا ہڈی راہ سے ہٹانا بھی صدقہ ہے اور اپنا ڈول اپنے بھائی کے ڈول میں ڈالنا بھی صدقہ ہے

ف یعنی صدقہ اور خیرات کا ثواب صرف مال ہی پر موقوف نہیں کہ تمکو افسوس آوے بلکہ ہر ایک نیک عمل میں خیرات کا ثواب ہے یہانتک کہ جماع میں بھی ثواب ہے بشرطیکہ نیت بخیر ہو۔

(١٥) **وعن** جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من کن فیہ نشر اللہ علیہ کنفہ وادخلہ الجنۃ رفق بالضعیف والشفقۃ علی الوالدین والاحسان الی المملوک اخرجہ الترمذی کنف الانسان ظلہ وجناحہ الذی یاوی الیہ الخائف **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہیں جسمیں وہ ہونگی اللہ اسپر اپنا پردہ پھیلائیگا اور اسکو بہشت میں لیجائیگا کمزور کی مدد کرنا اور والدین پر شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ احسان کرنا ترمذی اسکے راوی ہیں کنف کے معنے ہیں سایہ اور جگہ حمایت کی جسکی طرف خوف کرنیوالا جگہ پکڑے۔

(١٦) **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ حق علی اللہ عونہم المجاہد فی سبیل اللہ والمکاتب الذی یرید الاداء والناکح الذی یرید العفاف اخرجہ الترمذی والنسائی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمی کی مدد کرنا اللہ پر حق ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے اور غلام مکاتب کی جو بدل کتابت کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اسکی جو حرام سے بچنے کے لئے نکاح کرے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ وَثَلٰثَۃٌ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَاَمَّا الثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُحِبُّھُمُ اللّٰہُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَھُمْ بِاللّٰہِ وَلَمْ یَسْاَلْھُمْ بِقَرَابَۃٍ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھُمْ فَمَنَعُوْہُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِھِمْ فَاَعْطَاہُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِہٖ اِلَّا اللّٰہُ وَالَّذِیْ اَعْطَاہُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَھُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِہٖ فَنَزَلُوْا فَقَامَ رَجُلٌ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَانْھَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِہٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَہٗ وَاَمَّا الثَّلٰثَۃُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُھُمُ اللّٰہُ فَالشَّیْخُ الزَّانِیْ وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تین آدمیوں کو اللہ محبت رکھتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جن سے اللہ محبت رکھتا ہے (انمیں سے) ایک وہ مرد ہے جو کسی قوم کے پاس آیا اور انکو اللہ کے نام سے سوال کیا قرابت کے سبب سے سوال نہ کیا سو انہوں نے اسکو کچھ نہ دیا پھر ایک مرد انکی ایڑیوں پر پیچھے ہٹا اور اس کو کچھ چھپا کے دیا اسکے صدقہ کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ اور وہ شخص جسنے اسکو دیا اور دوسری وہ قوم کہ رات بھر چلتی رہے یہانتک کہ جب سو جانا انکو بہت پیارا ہوا اس چیز سے کہ اسکے برابر ہو تو وہ اترے تو ایک مرد انمیں سے کھڑا ہو میری خوشامد کرنے لگا اور میری آیتیں پڑھنے لگا تیسرا وہ مرد کہ ایک لشکر میں تھا پھر وہ دشمن سے ملا سو لوگ بھاگ گئے اور وہ اپنے سینے سے دشمن کے سامنے ہوا یہانتک کہ قتل کیا جاوے یا اسکی فتح ہو لیکن وہ تین آدمی جنسے اللہ دشمنی رکھتا ہے سو بڈھا ہے زنا کرنیوالا اور محتاج تکبر کرنے والا اور مالدار ظلم کرنیوالا۔ ترمذی نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۱۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلٰی ذٰلِکَ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَاَۃٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو خدا اپنے سایہ میں رکھیگا جسدن اسکے سایہ کے سوا کہیں سایہ نہ ہوگا یعنی قیامت میں ایک تو منصف حاکم دوسرا وہ جوان جو اٹھتی جوانی سے خدا کی بندگی میں مشغول ہوگا۔ تیسرا جسکا دل مسجد میں لگا رہتا ہے یہانتک کہ اسکی طرف پھر جاوے یعنی جماعت کا فکر رکھتا ہے اور جماعت کے واسطے مسجد میں جاتا ہے چوتھے دو مرد ہیں جو خدا ہی کے واسطے آپسمیں محبت رکھتے ہیں ملتے ہیں تو اسی پر اور جدا ہوتے ہیں تو اسی پر پانچواں وہ مرد ہے جس کو مالدار باعزت خوبصورت عورت نے بلایا اپنے بدکاری کے واسطے تو اسنے کہا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ چھٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اسکو چھپایا یہانتک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اسکے داہنے ہاتھ نے۔ ساتواں وہ مرد ہے جسنے اللہ کو یاد کیا خالی مکان میں سو اسکی دو نو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے یعنی خوف الٰہی سے روپڑا۔ ابو داؤد کے سوا چھؤں اسکے راوی ہیں۔

(۱۹) وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ اتَّبَعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ اتَّبَعَہٗ لَا یَنْقُصُ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَمَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہدایت کی طرف بلاوے تو اسکو اس شخص کے برابر ثواب ہوتا ہے جو اس کی

تابع ہوا اُسکے ثواب سے کچھ چیز کم نہیں ہوتی یعنی سب کو برابر ملتا ہے اور جو گمراہی کیطرف بلاوے تو اُسپر اُسکے برابر گناہ ہوتا ہے جو اُسکے تابع ہوا اُنکے گناہوں سے کچھ چیز کم نہوگی مسلم مالک ابو داؤد ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیکی کا کام بتلاوے اُسکو اُسکے کرنے والے کے برابر ثواب ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِعَمَلِ سَیِّئَۃٍ فَلَا تَکْتُبُوْھَا حَتّٰی یَعْمَلَھَا فَاِذَا عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا عَلَیْہِ وَاحِدَۃً وَاِنْ تَرَکَھَا لِاَجْلِیْ فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً وَاِذَا ھَمَّ بِعَمَلِ حَسَنَۃٍ وَلَمْ یَعْمَلْھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً فَاِنْ عَمِلَھَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِمِائَۃِ ضِعْفٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بدی کرنے کا قصد کرے تو اُسکو اُسپر مت لکھو یہانتک کہ اُسکو کرے پھر اگر وہ اُس بدکام کو کرے تو اُسپر ایک بدی لکھو اور اگر وہ اُسکو میرے خوف سے چھوڑ دے تو اسکو اسکے لیئے ایک نیکی لکھو اور اگر نیکی کرنے کا قصد کرے اور اسکو کرے نہیں تو اسکو اسکے لئے ایک نیکی لکھو پھر اگر وہ اس نیکی کو کرے تو اُس کو اُسکے لئے دس گنا لکھو یعنے اُسکے واسطے دس گنا ثواب لکھو سات سو گنا تک شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں ف سبحان اللہ کیا اسکی رحمت اپنے بندوں پر بے حساب ہے کہ بدکام کے قصد کو نہ لکھاوے اور نیک کام کے قصد کو بدون کیئے لکھاوے اور بدی کو ایک ہی رکھے اور نیکی کو دس گنا کر ڈالے۔

(۲۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَافِظَیْنِ رَفَعَا اِلَی اللّٰہِ مَا حَفِظَا مِنْ عَمَلِ عَبْدٍ مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَھَارٍ فَیَجِدُ اللّٰہُ فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَۃِ وَاٰخِرِھَا خَیْرًا اِلَّا قَالَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اُشْھِدُکُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَۃِ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دو نگہبان فرشتے نہیں کہ خدا کی طرف اوٹھاویں جو انہوں نے بندے کے عمل سے نگاہ رکھا رات میں یا دن میں پھر اللہ تعالیٰ نامہ اعمال کے اوّل اور آخر میں خیر کو پاوے مگر کہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ بیشک اپنے بندے کو بخشدیا جو نامہ اعمال کے دونو کناروں کے درمیان ہے یعنے اسکے گناہوں کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَیْبَۃً فِی الْاِسْلَامِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ یَبْلُغْ کَانَ لَہٗ عِتْقُ رَقَبَۃٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَۃً مُؤْمِنَۃً کَانَتْ لَہٗ فِدَاءَہٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا عُضْوًا اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَھٰذَا لَفْظُ النَّسَائِیِّ ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بڈھا ہوا اسلام میں بڈھا ہو یعنی اسکے بال سفید ہوئے) تو وہ اسکے لئے قیامت کے دن نور ہوگا اور جسنے خدا کی راہ میں تیر پھینکا پھر وہ دشمن تک پہنچا یا نہ پہونچا تو اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو وہ آگ سے اسکا بدلہ ہوگا اُسکا ہر ہر عضو یعنے اُسکا ہر عضو اسکے عضو کے بدلے آزاد ہوگا اصحاب سنن اسکے راوی ہیں اور یہ لفظ نسائی کے ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ کَیْفَ اَعُوْدُکَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ

اما علمت انك لو عدته لوجدتني عنده يا ابن ادم استطعمتك فلم تطعمني قال يا رب كيف اطعمك
وانت رب العالمين قال ان عبدي فلانا استطعمك فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك
عندي يا ابن ادم استسقيتك فلم تسقني قال يا رب كيف اسقيك وانت رب العالمين فيقول له اي عبدي
فلان استسقاك فلم تسقه اما انك لو سقيته لوجدت ذلك عندي اخرجه مسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرماویگا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا
سو تو نے مجھکو نہ پوچھا بندہ کہیگا کہ اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر پوچھتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا
ہے (یعنے بیمار رہنا مخلوق کی شان ہے بیماری سے اور خالق سے کیا نسبت) خدا فرماویگا کیا تجھکو معلوم نہیں کہ میرا فلانا
بندہ بیمار رہا تھا سو تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجھکو معلوم نہیں کہ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا
یعنی میری رحمت اور ثواب کو پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ کھلایا بندہ کہیگا
اے میرے رب میں تجھکو کیونکر کھانا کھلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا مالک پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ کیا تجھکو معلوم نہیں
کہ میرے فلانے بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا سو تو نے اسکو نہ کھلایا کیا تجھکو معلوم نہ تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اسکا ثواب
میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے میں نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے مجھکو نہ پلایا بندہ کہیگا اے میرے رب میں تجھ کو کیونکر
پانی پلاتا اور حالانکہ تو سارے جہان کا پالنے والا ہے خدا فرماویگا کہ میرے فلانے بندے نے تجھسے پانی مانگا تھا سو تو نے
اس کو نہ پلایا یاد رکھ اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اسکا ثواب میرے پاس پاتا مسلم اسکے راوی ہیں **ف** اہل ایمان
کی خدا کے نزدیک اتنی بڑی عزت ہے کہ انکی ضرورت اور حاجت کو اپنی ذات پاک کیطرف نسبت کیا حالانکہ وہ ذات مقدس سب
ضرورتوں سے پاک ہے اس حدیث میں بھوکے پیاسے مسلمان کو کھانا کھلانے اور پانی پلانے کی ترغیب ہے۔

(۲۵) **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من اكل طيبا وعمل في سنة وامن الناس
بوائقه دخل الجنة قال له رجل يا رسول الله ان هذا اليوم في الناس كثير قال فسيكون في قرون بعدي
اخرجه الترمذي والمراد بالبوائق هنا الغوائل والشرور والظلم والغش **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حلال پاک مال کھاوے اور سنت کے موافق عمل کرے اور لوگوں کو اپنی شرارتوں سے امن
میں رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ایسے مرد تو اسوقت لوگوں میں بہت ہیں (کیا آئندہ بھی ہونگے)
سو فرمایا کہ ایسا مرد میرے بعد کے زمانوں میں بھی پایا جاویگا یعنے پچھلے زمانوں میں بھی ایسے لوگ ہونگے لیکن نسبت پہلوں
کے کم تر ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور مراد بوائق سے اس جگہ آفتیں اور شر اور ظلم اور دغا ہے۔

(۲۶) **وعن** البراء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من منح منحة لبن او ورق او هدى زقاقا او طريقا
كان له مثل من اعتق رقبة اخرجه الترمذي المنحة العطية والمنحة الناقة والشاة تعار لينتفع بلبنها ثم تعاد
ترجمہ براء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عطا کرے دودھ والا جانور یا چھوڑے یا اندھے کو راہ بتلاوے
تو اسکو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے ترمذی اسکے راوی ہیں اور منحہ عطیہ کو کہتے ہیں اور منحہ وہ اونٹنی اور بکری
ہے کہ مانگ لی جاوے تاکہ اسکے دودھ سے نفع اوٹھا کر پھر پھیر دیوے۔

(۲۷) **وعن** ابي هريرة قال قيل يا رسول الله الرجل يعمل العمل سرا فاذا اطلع عليه اعجبه ذلك فقال
صلى الله عليه وسلم له اجران اجر السر واجر العلانية اخرجه الترمذي المعنى اعجبه ثناء الناس عليه بالخير
لقوله صلى الله عليه وآله وسلم انتم شهداء الله في الارض او اذا اعجبه علم الناس به ليقتدوا ويعظم بذلك

[illegible] وَرِيَاءً وَقِيلَ مَعْنَاهُ اَعْجَبَهُ اِطِّلَاعُ النَّاسِ عَلَيْهِ رَجَاءَ اَنْ يَعْمَلَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ فَيَكُونُ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِفِعْلِهِ بِقَوْلِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً كَانَ لَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ کسی نے کہا یا حضرت کہ
آدمی ایک عمل چھپے کرتا ہے پھر جب کوئی اسپر اطلاع پاوے تو اس سے خوش ہوتا ہے تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اس کو دوہرا ثواب ہے ایک
ثواب چھپے کرنے کا اور ایک کھلے کرنے کا ترمذی اسکے راوی ہیں اور اعجبہ کے معنے ہیں کہ لوگ اسکی تعریف کریں وہ اس سے خوش
ہووے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ تم خدا کے گواہ ہو زمین میں لیکن اگر وہ اس بات سے خوش ہو کہ لوگ میرا حال معلوم
کرکے اس سبب سے میری تعظیم اور تکریم کرینگے تو یہ ریا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ خوش ہووے اس امید سے
کہ لوگ اسپر اطلاع پاکر اُسکے موافق عمل کریں تو جو اسپر عمل کریگا اُسکے برابر اُسکو بھی ثواب ہوگا اسواسطے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہر
کہ جو نیک رسم جاری کرے اُسکو اسکا ثواب ہوتا ہے اور جو اُسپر عمل کرے اُسکے برابر بھی اُسکو ثواب ہے۔

(۲۸) وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْخَيْرَ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى
الْمُؤْمِنِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوذر سے روایت ہو کہ کسی نے کہا یا حضرت آدمی نیک کام کرتا ہے اور اسپر لوگ اسکی تعریف کرتے
ہیں تو فرمایا کہ یہ مسلمان کو دنیا میں بشارت ہو مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۹) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے ایلچی تین ہیں غازی اور حاجی اور عمرہ کرنے والا۔
نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳۰) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ
اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انسؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کسی درخت کو لگاوے یا کھیتی بووے پھر اُس سے کوئی پرندہ یا آدمی یا
چوپایہ کھاوے مگر کہ وہ اسکے لئے صدقہ ہوتا ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْبَابُ الثَّامِنُ فِي فَضَائِلِ الْمَرَضِ وَالْمَوْتِ وَالنَّوَائِبِ وَفِيهِ ثَلٰثَةُ فُصُولٍ

آٹھواں باب

مرض اور موت اور مصیبتوں کے فضائل کے بیان میں اور اسمیں تین فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْمَرَضِ وَالنَّوَائِبِ

پہلی فصل

بیماری اور مصیبتوں کے بیان میں

(۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ
وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهِمُّهُ اِلَّا كَفَّرَ اللهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَ
التِّرْمِذِيُّ اَلنَّصَبُ وَالْوَصَبُ اَلْوَجَعُ وَالْمَرَضُ ترجمہ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ نہیں پہونچتا ایماندار کو درد اور محنت مشقت اور نہ کوئی بیماری اور نہ تکلیف اور نہ کوئی غم یہانتک کہ تشویش جو اسکو فکر میں ڈالے مگر کہ خدا اسکے سبب سے اسکے گناہوں کو دور کر ڈالتا ہے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں نصب اور وصب کے معنے ہیں درد اور بیماری **ف** ہر ایک رنج اور تکلیف سے کم ہو یا زیادہ ایماندار کے گناہ دور ہوتے ہیں تو لازم ہے کہ تکلیف میں صبر کرے۔

(۲) **وعن** جابرؓ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ فَقَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ تُزَفْزِفِيْنَ بِالزَّاءِ الْمُكَرَّرَةِ وَاَصْلُ الزَّفِيْفِ الْحَرَكَةُ الشَّدِيْدَةُ كَاَنَّهُ سَمِعَ مَا عَرَضَ لَهَا مِنْ رِعْدَةِ الْحُمّٰى وَيُرْوٰى بِالرَّاءِ الْمُهْمَلَةِ مِنْ رَفْرَفَةِ جَنَاحِ الطَّائِرِ وَهِيَ تَحْرِيْكُهُ عِنْدَ الطَّيَرَانِ فَشُبِّهَ حَرَكَتُهُ رِعْدَتَهَا بِهٖ وَالْاَوَّلُ اَكْثَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب پر داخل ہوئے تو فرمایا تجھکو کیا ہوا کہ تو کانپ رہی ہے اس عورت نے کہا کہ مجھکو تپ ہے خدا اسکو برکت نہ کرے تو حضرت نے فرمایا کہ گالی مت دے بخار کو کہ تپ کو اسواسطے کہ وہ آدمیوں کے گناہوں کو دور کرتی ہے جیسے آگ کی بھٹی لوہے کا میل دور کرتی ہے مسلم اسکے راوی ہیں تزفزفین میں زا مکرر ہے اور اصل زفیف سخت حرکت کو کہتے ہیں گویا کہ حضرت نے سنا جو اس کو لرزہ تپ کا عارض ہوا تھا اور رائے بے نقطہ کے ساتھ بھی ایک روایت میں آیا ہے رفرفہ سے پرندکے بازو کو کہتے ہیں اور وہ اسکا ہلانا ہے وقت اڑنے کے تو لرزہ کی حرکت کو اسکے ساتھ تشبیہ دی اور زا اکثر ہے واللہ اعلم۔

(۳) **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْمُوْمًا فَقَالَ لَهٗ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ لِتَكُوْنَ حَظَّهٗ مِنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ رَزِيْنٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تپ والے کی خبر کو گئے تو فرمایا کہ تجھے بشارت ہو اسواسطے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ میری آگ ہے میں اسکو قابو دیتا ہوں اپنے مومن بندے پر تا کہ وہ اسکا حصہ آگ سے ہو رزین اسکے راوی ہیں۔

(۴) **وعن** اَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دنیا میں تکلیف جلد بھیجتا ہے اور جب کسی کے ساتھ بدی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے درد و تکلیف کو روکتا ہے یہانتک کہ اسکو قیامت میں پورا کریگا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضٰى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ ثواب زیادہ مصیبت میں ملتا ہے اور یہ کہ جب اللہ تعالی کسی قوم کو چاہتا ہے تو ان کو بلا میں مبتلا کرتا ہے پھر جو اس پر راضی ہوا اس سے خدا راضی ہوتا ہے اور جو غصے ہوا اس سے خدا غصے ہوتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) **وعن** جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ اَنْ لَوْ كَانَتْ جُلُوْدُهُمْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب مصیبت والوں کو ثواب ملیگا تو عافیت اور آرام والے لوگ آرزو کرینگے کہ کاش دنیا میں انکے چمڑے قینچیوں سے کاٹے جاتے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال البلاء بالمؤمن والمؤمنة في نفسه وولده وماله حتى يلقى الله وما عليه خطيئة أخرجه مالك والترمذي۔ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار مرد اور عورت اپنی جان اور اولاد اور مال کی مصیبت میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہے یہانتک کہ اللہ سے ملتا ہے یعنی مرکر اور حالانکہ اسپر کوئی گناہ نہیں ہوتا مالک اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن مصعب بن سعد عن أبيه قال قلت يا رسول الله أي الناس أشد بلاء قال الأنبياء ثم الأمثل فالأمثل يبتلى الرجل على حسب دينه فإن كان صلبا في دينه اشتد بلاؤه وإن كان في دينه رقة ابتلاه الله على حسب دينه فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشي على الأرض وليس عليه خطيئة أخرجه الترمذي يقال جاء القوم الأمثل فالأمثل أي جاء أشرفهم وأجلهم وخيرهم وجاء العدول في الرتبة والمنزلة۔ ترجمہ مصعب اپنے باپ سعد سے روایت کرتا ہے کہ میں نے کہا یا حضرت سب لوگوں میں زیادہ تکلیف بیماری کس کو ہوتی ہے فرمایا کہ پیغمبروں کو پھر اس سے کمتر ان لوگوں کو جو درجے میں ان سے کمتر ہیں پھر جو ان سے کمتر ہیں وعلے ہذا القیاس ہر آدمی اپنے دین کے موافق مبتلا ہوتا ہے سو اگر اپنے دین میں مضبوط اور سخت ہو تو اس کو بیماری بھی سخت آتی ہے اور اگر دین میں سست اور نرم ہو تو اسکو دین کے موافق اللہ بیماری میں مبتلا کرے پھر ہمیشہ بیماری بندہ کے ساتھ رہتی ہے یہانتک کہ اسکو چھوڑتی ہے اور حالانکہ اسپر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اے لوگو امثل پھر امثل یعنی اے انکے اشرف اور بزرگ اور بہتر یکے بعد دیگرے موافق اپنے اپنے رتبے کے۔

(۹) وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله عز وجل وعزتي وجلالي لا أخرج أحدا من الدنيا أريد أن أغفر له حتى أستوفي كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه أو إقتار في رزقه أخرجه رزين الإقتار التضييق على الإنسان في رزقه۔ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ قسم ہے میری عزت اور بزرگی کی کہ میں نہیں نکالونگا کسی کو دنیا سے جس کو میں بخشا چاہوں یہانتک کہ میں پورا لوں اسکے ہر گناہ کو کہ اسکی گردن میں ہے اسکے بدن کو بیماری سے یا رزق کی تنگی یعنی بیمار رہتا ہے یا تنگدست یہانتک کہ اسپر کوئی گناہ باقی نہ رہے رزین اسکے راوی ہیں۔ اقتار کے معنے ہر آدمی پر رزق کی تنگی کرنا۔

(۱۰) وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا كان العبد يعمل عملا صالحا فشغله عنه مرض أو سفر كتب الله له كصالح ما كان يعمل وهو صحيح مقيم أخرجه البخاري وأبو داود۔ ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ نیک عمل کر رہا ہو پھر کوئی بیماری یا سفر اسکو اس سے روکے تو اللہ تعالے اسکے لئے نیک عمل کا ثواب لکھتا ہے حالت صحت اور اقامت میں کیا کرتا تھا بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

الفصل الثاني في موت الأولاد

دوسری فصل

اولاد کے مرنے کے بیان میں

(۱) عن ابی سعید قال قالت النساء للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ غلبنا علیک الرجال فاجعل لنا یوما من نفسک فوعدھن یوما فوعظھن وامرھن وکان فیما قال لھن ما منکن امرأۃ تقدم ثلثۃ من ولدھا الا کان لھا حجابا من النار فقالت امرأۃ یا رسول اللہ واثنین قال واثنین کان لھا حجابا من النار اخرجہ الشیخان ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ عورتوں نے کہا یا حضرت آپکے پاس مرد ہمیشہ غالب ہوتے ہیں یعنی مرد آپ کی صحبت میں ہر دم حاضر رہتے ہیں اور دین سیکھتے ہیں ہم کو موقع نہیں ملتا سو ہمارے واسطے ایکدن اپنی طرف سے مقرر فرمایئے حضرت نے ایکدن کا ان سے وعدہ کیا پھر آپنے انکو وعظ کیا اور حکم فرمایا اور جو آپنے ان سے فرمایا تھا اسمیں ایک یہ بات تھی فرمایا کہ تم میں سے ایسی کوئی عورت نہیں جو آگے بھیج چکی ہو تین لڑکے یعنی اسکے تین لڑکے مر گئے ہوں مگر کہ وہ اس عورت کے اور دوزخ کے درمیان پردہ بن جاوینگے یعنی اس کو دوزخ سے بچاوینگے پھر ایک عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مر گئے ہوں فرمایا اور دو بھی اسکو آگ سے بچاوینگے شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ النار الا تحلۃ القسم اخرجہ الستۃ الا ابا داؤد وفی اخری للترمذی اثنان وواحد ومعنی تحلۃ القسم ای لا تمسہ النار الا مسۃ ...... یسیرۃ مثل تحلیل قسم الحالف ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سے جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں اسکو دوزخ کی آنچ نہ لگے گی مگر بقدر قسم سچے کرنے کو جیبول اسکے راوی ہیں اور ترمذی کی ایک روایت میں آیا ہے کہ دو اور ایک لڑکے کا بھی یہی حکم ہے اور تحلۃ القسم کے معنے یہ ہیں کہ اسکو تھوڑی سی آگ لگی گی جیسے کوئی قسم خوردہ اپنی قسم کھولے۔

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ فرطان من امتی دخل الجنۃ بھما قالت عائشۃ ومن کان لہ فرط قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ قالت فمن لم یکن لہ فرط من امتک قال انا فرط امتی لن یصابوا بمثلی اخرجہ الترمذی الفرط السابق المتقدم علی القوم فی طلب الماء والمنزل واذا مات للانسان ولد صغیر فھو فرط لہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جسکے لئے دو فرط ہوں وہ انکے سبب سے بہشت میں داخل ہوگا عائشہ نے کہا اور جسکے لئے ایک فرط ہو وہ بھی اے موفقہ عائشہ نے کہا اور جسکا کوئی فرط نہو آپ کی امت سے فرمایا کہ میں اپنی امت کا میر سامان ہوں میرے مرنے کے برابر ان کو کوئی مصیبت نہیں پہونچی ترمذی اسکے راوی ہیں اور فرط اس کو کہتے ہیں جو پانی اور اترنے کی جگہ تلاش کرنے کے لئے قوم سے آگے بڑھکر چلا جائے جسکو میر سامان کہتے ہیں اور جب کسی آدمی کا چھوٹا لڑکا مر جائے تو وہ اسکے لئے میر سامان ہے۔

الفصل الثالث فی حب الموت ولقاء اللہ

تیسری فصل

موت اور ملاقات اللہ کی محبت کے بیان میں

(۱) عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشۃ انا لنکرہ الموت قال لیس ذلک ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر

بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاؤدَ۔ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدا کا ملنا یعنی موت اور آخرت چاہے خدا اسکے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کا ملنا برا جانے خدا اسکے ملنے کو برا جانتا ہے تو عائشہؓ نے کہا کہ موت تو ہم کو بری معلوم ہوتی ہے فرمایا یہ اسکا مطلب نہیں لیکن جب ایماندار قریب مرگ ہوتا ہے تو اسوقت اسکو فرشتے خدا کی رضامندی اور کرم کی خوشی سناتے ہیں تو اسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر پیاری لگتی ہے سو وہ خدا کا نہایت مشتاق ہوتا ہے تو خدا بھی اسکا ملنا چاہتا ہے اور جب کافر مرنے لگتا ہے تو فرشتے اسکو عذاب الٰہی اور دکھ کی خبر سناتے ہیں تو اسکو موت ہر چیز سے زیادہ تر بری لگتی ہے تو وہ خدا کا ملنا برا جانتا ہے اور خدا بھی اسکے ملنے کو برا جانتا ہے ابوداؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ وَالْمَوَارِيْثِ وَفِيْهِ ثَلٰثَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے

فرائض اور وراثتوں کے بیان میں۔ اور اس میں تین فصلیں ہیں۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ اَسْبَابِ الْمِيْرَاثِ وَمَوَانِعِهٖ

پہلی فصل

اسباب میراث اور اس کی منع کرنے والی چیزوں کے بیان میں

(۱) **عَنْ** اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا النَّسَائِيَّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میراث نہ پاویگا مسلمان کافر کی اور نہ کافر مسلمان کی نسائی کے سوائے چھیوں اسکے راوی ہیں اور نہیں ذکر کیا مالک نے یہ جملہ کہ نہ کافر مسلمان کی **ف** یعنی کافر اور مسلمان میں وراثت نہیں اگر ایک کا باپ کافر ہو تو مسلمان بیٹا اوسکا حصہ نہیں پا سکتا و بالعکس اور یہی مذہب چاروں اماموں کا ہے۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤدَ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص اور جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو مختلف مذہب والے آپسمیں ایکدوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے ابوداؤد اسکے راوی ہیں ابن عمرو سے اور ترمذی جابر سے۔

(۳) **وَعَنْ** اُسَامَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ فَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاؤدَ **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے کہ اسنے کہا یا حضرت آپ کل مکے میں اپنے

گھر کہاں اُترینگے فرمایا کہ کیا عقیل نے ہمارے واسطے کوئی گھر یا مکان چھوڑا ہے اور عقیل ورطالب ابوطالب کے وارث ہوئے تھے اور جعفر اور علی اسکے وارث ہوئے اسواسطے کہ وہ دونوں مسلمان ہو چکے تھے اور عقیل اور طالب اس وقت کافر تھے شیخین اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** ابوطالب کے چار بیٹے تھے علی و جعفر و عقیل و طالب پہلو دونوں صاحبوں نے حضرت کا ساتھ دیا ہجرت کرکے مدینے میں چلے گئے اور عقیل اسوقت ایمان نہ لائے تھے اس سبب سے مکے میں رہ گئے اپنے باپ کے وارث ہوئے اور مکانات سب بیچ ڈالے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا یَرِثُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل اپنے مقتول کا وارث نہیں ہو سکتا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اَبٰی عُمَرُ اَنْ یُّوَرِّثَ اَحَدًا مِّنَ الْاَعَاجِمِ اِلَّا اَحَدٌ وُّلِدَ فِی الْعَرَبِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ وَامْرَاَةٌ جَاءَتْ حَامِلًا فَوَلَدَتْ فِی الْعَرَبِ فَهُوَ یَرِثُهَا اِنْ مَاتَتْ وَتَرِثُهُ اِنْ مَاتَ مِیْرَاثَهُ فِیْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰی ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ انکار کیا عمر نے یہ کہ وارث کریں کسی کو عجمیوں میں سے مگر وہ شخص کہ عرب میں پیدا ہوا ہو مالک اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اور کوئی عورت عجمی حمل سے آئے بچہ عرب میں جنے پھر اگر وہ عورت مرجائے تو وہ اسکا وارث ہوگا اور اگر لڑکا مرجائے تو وہ اسکی وارث ہوگی اُسکی میراث خدا کی کتاب میں ہے۔

(۶) وَعَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ اُتِیَ مُعَاذٌ بِمِیْرَاثِ یَهُوْدِیٍّ فَوَرَّثَهٗ اِبْنًا لَّهٗ مُسْلِمًا وَّقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی وَیَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابوالاسود سے روایت ہے کہ معاذ کے پاس ایک یہودی کی میراث لائی گئی اُسکا ایک بیٹا مسلمان تھا اُنہوں نے اسکو اسکا وارث ٹھہرایا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اسلام اونچا ہوتا ہے نیچا نہیں ہوتا اور بڑھتا ہے گھٹتا نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا یَرِثُ مِنْ اَبِیْهِ وَلَا یَرِثُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ یَذْكُرْ وَلَا یَرِثُهٗ وَالْمُعَاهَرَةُ الزِّنَا وَالْعَاهِرُ الزَّانِیْ وَعَهَرَ بِهَا اِذَا زَنٰی بِهَا ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ وہ اپنے دادا سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مرد کسی آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کرے پھر اس زنا سے بچہ پیدا ہو تو وہ حرام کا لڑکا ہے نہ وہ اپنے باپ کا وارث ہوگا اور نہ باپ اسکا وارث ہوگا راوی اسکے ترمذی ہیں اور نہیں ذکر کیا اُسنے لفظ ولا یرثہ کا اور معاہرۃ زنا کو کہتے ہیں اور عاہر زانی ہے اور عہر بہا کے معنے ہیں کہ اسکے ساتھ زنا کیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ اَحْكَامِ الْفَرَائِضِ وَذِكْرِ الْوَارِثِیْنَ

دوسری فصل

احکام وراثت اور وارثوں کے بیان میں

اَلجَدُّ وَالجَدَّةُ
دادا اور دادی کی وراثت کا بیان

(۱) وَعَنِ ابنِ الزُّبَیرِ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلَیهِ اَهلُ الکُوفَةِ فِی الجَدِّ فَقَالَ اَمَّا الَّذِی قَالَ فِیهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَو کُنتُ مُتَّخِذًا مِن هٰذِهِ الاُمَّةِ خَلِیلًا لَاتَّخَذتُهٗ فَاِنَّهٗ اَنزَلَهٗ مَنزِلَةَ الاَبِ یَعنِی اَبَابَکرٍ اَخرَجَهُ البُخَارِیُّ وَمَعنَاهُ جَعَلَ الجَدَّ فِی مَنزِلَةِ الاَبِ اَعطَاهُ مَا یَاخُذُہُ الاَبُ مِنَ المِیرَاثِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ کوفے والوں نے اسکی طرف دادا کے حصے کی بابت لکھا تو ابن زبیر نے کہا کہ جسکے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں اس امت سے کسی کو جانی دوست ٹھہراتا تو اسی کو ٹھہراتا سو انہوں نے تو اسکو بجائے باپ کے اوتارا ہے یعنی ابوبکر صدیق نے بخاری اسکے راوی ہیں اور اسکے معنے یہ ہیں کہ ابوبکر صدیق نے دادا کو بجائے باپ کے ٹھہرایا ہے اور جو حصہ میراث سے باپ لیتا ہے وہی اس کو دلایا ہے۔

(۲) وَعَن عِمرَانَ بنِ حُصَینٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابنَ ابنِی مَاتَ فَمَا لِی مِن مِیرَاثِهٖ قَالَ لَکَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ لَکَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الاٰخَرَ طُعمَةٌ اَخرَجَهٗ اَبُودَاؤدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَقَالَ اَبُودَاؤدَ قَالَ قَتَادَةُ فَلَا یَدرُونَ مَعَ اَیِّ شَیءٍ وَرَّثَهٗ وَاَقَلُّ شَیءٍ وَرِثَ الجَدُّ السُّدُسُ یُقَالُ اَعطَاهُ هٰذَا الشَّیءَ طُعمَةً اِذَا اَعطَاهُ زَائِدًا عَلٰی حَقِّهٖ اَو اَعطَاهُ شَیئًا لَا یُعطٰی غَیرُهٗ مِثلَهٗ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ میرا پوتا مر گیا ہے تو مجھ کو اسکی میراث سے کیا حصہ پہنچتا ہے فرمایا کہ تجھکو چھٹا حصہ ملیگا جب اوسنے پیٹھ پھیری تو اسکو بلایا اور فرمایا تجھکو چھٹا حصہ دوسرا ہے پھر جب اسنے پیٹھ پھیری تو فرمایا کہ دوسرا چھٹا حصہ تیرے کو انعام ہے ابوداؤد اور ترمذی اسکو راوی ہیں ابوداؤد نے کہا ہے کہ قتادہ نے کہا سو نہیں جانتے کہ کس سبب سے اسکو وارث کیا اور کم سے کم دادا... کا حق چھٹا حصہ ہے کہا جاتا ہے کہ اوسنے یہ چیز اسکو طعمہ کی دی جبکہ اسکے حق سے اسکو زیادہ دے یا اسکو ایسی چیز دے جو اسکے غیر کو ایسی چیز نہیں دی جاتی۔

(۳) وَعَن مُعٰوِیَةَ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی زَیدِ بنِ ثَابِتٍ یَسأَلُهٗ عَنِ الجَدِّ فَکَتَبَ اِلَیهِ کَتَبتَ تَسأَلُنِی عَنِ الجَدِّ وَاللّٰهُ اَعلَمُ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِمَّا لَم یَکُن یَقضِی فِیهِ اِلَّا الاُمَرَاءُ یَعنِی الخُلَفَاءَ وَقَد حَضَرتُ الخَلِیفَتَینِ قَبلَکَ یُعطِیَانِهِ النِّصفَ مَعَ الاَخِ الوَاحِدِ وَالثُّلُثَ مَعَ الاِثنَینِ فَصَاعِدًا لَا یَنقُصُ مِنَ الثُّلُثِ وَاِن کَثُرَتِ الاِخوَةُ اَخرَجَهٗ مَالِکٌ ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ اسنے زید بن ثابت کی طرف لکھا دادا کا حصہ پوچھنے کو تو زید نے اسکی طرف لکھا کہ تو نے مجھکو لکھا ہے دادا کا حصہ پوچھنے کو اور اللہ خوب جانتا ہے سو یہ مسئلہ اس قسم سے ہے کہ نہیں حکم کیا اسمیں خلیفوں نے اور البتہ تجھسے پہلے دو خلیفوں کے پیش رو ہوا اسکو آدھا مال دلایا ہے ساتھ ایک بھائی میت کے اور تہائی ساتھ دو بھائیوں کے یا زیادہ کے اور تہائی سے اسکا حصہ کم نہ کیا جاوے۔ اگرچہ بھائی بہت ہوں مالک اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَن بُرَیدَةَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لِلجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَم تَکُن دُونَهَا اُمٌّ اَخرَجَهٗ اَبُودَاؤدَ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کے واسطے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہے جبکہ اس سے نیچے ماں نہ ہو ابوداؤد اسکو راوی ہیں۔

اَلبَنَاتُ وَالاَخَوَاتُ
بیٹیوں اور بہنوں کے حصے کا بیان

(۱) عَنِ الاَسوَدِ بنِ یَزِیدَ قَالَ اَتَانَا مُعَاذٌ بِالیَمَنِ مُعَلِّمًا وَاَمِیرًا فَسَاَلنَاهُ عَن رَجُلٍ تُوُفِّیَ وَتَرَکَ ابنَةً وَّاُختًا فَقَضٰی لِلاِبنَةِ بِالنِّصفِ وَلِلاُختِ النِّصفَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ ... وَسَلَّمَ حَيٌّ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ معاذ ہمارے پاس یمن میں آئے معلم اور سردار بنکر تو ہمنے اُن سے پوچھا کہ ایک مرد مرگیا ہے اور اسنے ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہے سو انہوں نے حکم کیا کہ آدھا بیٹی کو ملے اور آدھا بہن کو دیا جائے اور حالانکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے بخاری ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسٰى عَنْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ثُمَّ قَالَ أَقْضِي فِيهَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ لِلْأُخْتِ فَأُخْبِرَ أَبُو مُوسٰى فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ الْحَبْرُ بِفَتْحِ الْحَاءِ وَكَسْرِهَا الْعَالِمُ ترجمہ ہزیل بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ابو موسیٰ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا ہے اور اسنے ایک بیٹی اور ایک پوتی اور ایک بہن چھوڑی ہے تو انہوں نے کہا کہ آدھا متروکہ بیٹی کا ہے اور آدھا بہن کا یعنی اور پوتی کو کچھ نہیں ملے گا پھر ابن مسعود پوچھے گئے اور خبر دیئے گئے ساتھ قول ابو موسیٰ کے تو ابن مسعود نے کہا اگر میں یہی حکم کروں تو البتہ میں گمراہ ہوا اور نہیں ہیں راہ پانے والوں سے پھر انہوں نے کہا کہ میں اُس میں حکم کرتا ہوں جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ آدھی میراث بیٹی کی ہے اور چھٹا حصہ پوتی کا واسطے پورا کرنے دو ۲ تہائیوں کے اور باقی یعنی تہائی بہن کو ملے گی تو کسی نے ابو موسیٰ کو اسکی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ جبتک یہ عالم تم میں موجود ہے مجھسے مسئلہ نہ پوچھا کرو بخاری ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ اور حبر کے معنے ہیں عالم۔

الْأُخُوَّةُ
بھائیوں کے حصے کا بیان

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْأَعْيَانُ الْإِخْوَةُ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ وَالْعَلَّاتُ الَّذِينَ أَبُوهُمْ وَاحِدٌ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى ترجمہ علی سے روایت ہے کہ مقرر تم پڑھتے ہو اس آیت کو مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ یعنی بعد وصیت کے جو تم کرو یا قرض کے اور مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ ادا کرنے قرض کے پہلے وصیت سے اور البتہ عینی بھائی وارث ہوتے ہیں نہ علاتی بھائی آدمی وارث ہوتا ہے اپنے بھائی کا جو ماں باپ دونوں کیطرف سے ہو نہ وہ بھائی جو صرف باپ کیطرف سے ہو یعنی عینی بھائی کے ہوتے علاتی بھائی وارث نہیں ہوتے ترمذی اسکے راوی ہیں اعیان وہ بھائی ہیں جو باپ اور ماں دونوں میں شریک ہوں اور علاتی وہ بھائی ہیں کہ باپ ایک ہو اور مائیں جدی جدی **ف** یعنی قرض اگرچہ ذکر میں موخر ہے لیکن حکم میں مقدم ہے اسی واسطے حضرت نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کیا اور موخر کرنا اسکا ذکر میں اہتمام شان وصیت کی ہے۔ لمعات۔

الْجَنِينُ
پیٹ کے بچے کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ فَقَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ الْغُرَّةُ عِنْدَ الْعَرَبِ الْعَبْدُ وَالْأَمَةُ وَعِنْدَ الْفُقَهَاءِ مَا بَلَغَ ثَمَنُهُ مِنَ الْعَبِيدِ نِصْفَ

[illegible] والعاقلة اقارب الرجل الذين يؤدّون عنه ما يلزمه من الدية ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بچے بچے میں کہ ایک عورت کے پیٹ سے مردہ گرا کہ اسکے بدلے ایک بردہ دیوے
غلام یا لونڈی پھر جس عورت کے حق میں حضرت نے بردے کا حکم کیا تھا وہ بھی مر گئی تو حضرت نے حکم کیا کہ اسکی میراث اسکے
بیٹوں کو اور اسکے خاوند کو ملے گی۔ اور اسکی دیت اسکی برادری کے لوگوں پر ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور
غرہ عرب کے نزدیک غلام لونڈی کو کہتے ہیں اور فقہا کے نزدیک غرہ وہ غلام ہے جسکی قیمت نصف عشر دیت کو پہنچے
یعنی دیت کے بیسویں حصے کو اور عقل دیت کو کہتے ہیں اور عاقلہ مرد کے وہ قرابتی ہیں جو ادا کرتے ہیں اسکی طرف سے
جو لازم ہوا اسکو دیت سے۔

(٢) وَعَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَوْلُوْدَ اِذَا اسْتَهَلَّ ثُمَّ مَاتَ وَرِثَ وَوُرِثَ وَاِذَا لَمْ يَسْتَهِلَّ فَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاسْتَهَلَّ الْمَوْلُوْدُ اِذَا بَكٰى عِنْدَ وِلَادَتِهٖ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا مِنْ حَيٍّ وَكَذَا اِنْ وُجِدَ مِنْهُ اَمَارَةٌ تَدُلُّ عَلَى الْحَيٰوةِ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم
کیا لڑکا جب پیدا ہو کر آواز کرے چلائے پھر مر جائے تو وارث ہوتا ہے اور وارث کیا جاتا ہے اور جب آواز نہ کرے تو نہ وہ کسی کا
وارث ہوتا ہے اور نہ کوئی اسکا وارث ہوتا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے استھل المولود جبکہ پیدا ہونے کے وقت
چلائے اور یہ نہیں واقع ہوتا مگر زندہ سے اور اسی طرح حکم ہے جبکہ اس سے کوئی نشانی زندگی کا معلوم ہو۔

وَلَدُ الْمُلَاعَنَةِ
لعان کرنیوالی عورت کے بچے کا بیان

(١) عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ لِاُمِّهٖ ثُمَّ لِوَرَثَتِهَا مِنْ بَعْدِهَا اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُلَاعَنَةُ الَّتِيْ لَاعَنَهَا زَوْجُهَا وَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا ترجمہ مکحول سے روایت ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان والی کے بیٹے کی میراث اسکی ماں کے لئے ٹھیرائی ہے پھر اسکے بعد اسکے وارثوں کے لئے ابوداود
اسکے راوی ہیں ملاعنہ وہ عورت ہے جس سے اسکے خاوند نے لعان کیا ہو اور اسکے بیٹے سے انکار کیا ہو کہ میرا نہیں۔

(٢) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلٰثَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَللَّقِيْطُ الطِّفْلُ الَّذِيْ يُوْجَدُ مَرْمِيًّا عَلَى الطَّرِيْقِ لَا يُعْرَفُ اَبُوْهُ وَلَا اُمُّهٗ وَهُوَ حُرٌّ لَا وَلَاءَ عَلَيْهِ لِاَحَدٍ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ وَذَهَبَ بَعْضُهُمْ اِلٰى اَنَّ وَلَاءَ اللَّقِيْطِ لِلْمُلْتَقِطِ وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ بِصَحِيْحٍ عِنْدَ الْاَكْثَرِ وَلَا ثَابِتٍ عِنْدَ اَكْثَرِ اَهْلِ النَّقْلِ ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عورت تین میراثوں کو جمع کرتی ہے (یعنے اسکو تین شخصوں کی میراث پہونچتی ہے) اپنے آزاد کئے ہوئے غلام
کی اور گرے پڑے بچے اوٹھائے ہوئے کی اور اپنے بیٹے کی جس سے لعان کیا ابوداؤد ترمذی اسکے راوی ہیں اور لقیط
اس لڑکے کو کہتے ہیں جو راہ میں گرا پڑا پایا جائے اسکے ماں باپ معلوم نہوں اور وہ آزاد ہے اکثر فقہا کے نزدیک اس کی
ولاء کا حق کسی کو نہیں پہونچتا یعنی وہ عورت اسکی وارث نہیں ہوتی جسنے اس کو لے جا کر پالا اور بعضوں نے کہا
کہ وہ اسکی وارث ہوتی ہے اور اسنے حجت پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اور یہ حدیث اکثر کے نزدیک صحیح نہیں اور نہ اکثر
اہل نقل کے نزدیک ثابت ہے۔

[illegible] قتلة
[illegible] الی عورتکا بیان

(١) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ قَالَ كَانَ عِنْدَ جَدِّيْ حَبَّانَ امْرَاَتَانِ هَاشِمِيَّةٌ وَاَنْصَارِيَّةٌ فَطَلَّقَ الْاَنْصَارِيَّةَ وَهِيَ تُرْضِعُ فَمَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ هَلَكَ وَلَمْ تَحِضْ فَقَالَتْ اَنَا اَرِثُهٗ لَمْ اَحِضْ

فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی لَهَا بِالْمِيْرَاثِ فَلَامَتْهُ الْهَاشِمِيَّةُ فَقَالَ هٰذَا عَمَلُ ابْنِ عَمِّكِ هُوَ اَشَارَ عَلَيْنَا بِهٰذَا يَعْنِي عَلِيًّا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ محمد بن یحییٰ سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا حبّان کے پاس دو عورتیں تھیں ایک ہاشمیہ اور ایک انصاریہ سو اُسنے انصاریہ کو طلاق دی اور حالانکہ وہ بچے کو دودھ پلاتی تھی سو اُس عورت پر ایک سال گذرا پھر حبّان مرگیا اور حالانکہ اُس کو حیض نہوا تھا تو اُس عورت نے کہا کہ میں اسکی وارث ہوں مجھہ کو حیض نہیں آیا تو وہ حضرت عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے اُنھوں نے اُس عورت کو اُسکی میراث دلائی ہاشمیہ عورت نے عثمان کو ملامت کی تو اُنھوں نے کہا کہ یہ عمل تیرے چچیرے بھائی کا ہے اشارہ کیا اوسنے ہمپر ساتھ اسکے یعنی حضرت علی نے مالک اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ نِسَاءَ ابْنِ مُكْمِلٍ مِنْهُ وَكَانَ طَلَّقَهُنَّ وَهُوَ مَرِيْضٌ اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ اعرج سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابن مکمل کی عورتوں کو اُسکا وارث کر دیا حالانکہ ابن مکمل نے اپنی بیماری میں طلاق دیدیا تھا۔

(۳) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلَتِ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْهُ الطَّلَاقَ فَقَالَ اِذَا طَهُرْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَاٰذَنَتْهُ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ اَوْ تَطْلِيْقَةً كَانَتْ بَقِيَتْ لَهَا وَهُوَ مَرِيْضٌ يَوْمَئِذٍ فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ مِنْ زَوْجِهَا مَيِّتًا بَعْدَ انْقِضَاءِ عِدَّتِهَا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ ترجمہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے روایت ہے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کی عورت نے اُس سے طلاق طلب کی تو انھوں نے کہا کہ جب تو حیض سے پاک ہو تو مجھہ کو خبر کر دینا اُسنے اسکو خبر دی تو انھوں نے اسکو بائن طلاق دی یا ایک طلاق جو اُسکی باقی تھی اور عبدالرحمن اسوقت بیمار تھے (یعنے سو مرگئے) تو عثمان نے اُسکو اُسکے خاوند کی میراث دلائی بعد گذرنے اُسکی عدّت کے مالک اسکے راوی ہیں۔

اَلْكَلَالَةُ

کلالہ کا بیان

(۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ سَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهٗ يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْاٰيَةُ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ فِي الصَّيْفِ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ قَالَ رَاوِيَهٗ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحٰقَ وَهُوَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَلَدًا وَّلَا وَالِدًا قَالَ كَذٰلِكَ ظَنُّوْا اَخْرَجَهٗ مَالِكٌ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ وَ اٰيَةُ الشِّتَاءِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِيْ اَوَّلِهَا يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ الاٰية ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ عمر فاروق نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلالہ کا حکم پوچھا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ کافی ہے تجھکو اس سے وہ آیت جو اُتاری گئی گرمی کے موسم میں سورہ نساء کے اخیر میں راوی کہتا ہے کہ مینے ابو اسحاق سے کہا کہ کلالہ اسکو کہتے ہیں جو مرجاوے اور نہ اولاد چھوڑے نہ باپ یعنی نہ اُسکا باپ ہو نہ اولاد اوسنے کہا کہ اسی طرح کہتے ہیں مالک اسکے راوی ہیں۔ اور وہ آیت کہ گرمی کے موسم میں اوتاری گئی سورہ نساء کے اخیر میں یہ ہے یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ یعنی حکم پوچھتے ہیں تجھ سے تو کہدے کہ اللہ حکم دیتا ہے کلالہ میں اور آیت سردی کے موسم کی جو اسکے اول میں ہے يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ الاٰية یعنی اللہ وصیت کرتا ہے تمکو تمہاری اولاد کے حق میں۔

ذَوُو الْاَرْحَامِ

ذوو الارحام کا بیان

(۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ محمد بن ابی بکر بن حزم سے روایت ہے کہ اُسنے اپنے باپ سے بہت کہتے ہوئے سُنا کہ عمر فاروق بہت کہا کرتے تھے کہ عجب ہے کہ پھپی وارث ہوتی ہے یعنے وقت ہوتے اور وارثوں کے اور اسکا کوئی وارث

نہیں ہوتا مالک اسکے راوی ہیں **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی ذوالارحام میں سے کیا اور اُسنے کوئی وارث اسکو دلوائی ابوداؤد وترمذی
ہوتے ہیں یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ عَنْ اَنَسٍ وَعِنْدَہٗ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ **ترجمہ** ابوموسے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ سے روایت ہے کہ قوم کا بھانجا اُنہیں میں داخل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور روایت کیا ہے اس کو نسائی نے انس سے کہ بھانجا قوم کا سے جانوں میں سے ہے **ف** یعنی جب اور کوئی وارث نہو تو بھانجا وارث ہوتا ہے۔

مِیْرَاثُ الدِّیَۃِ
دیت کی میراث کا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ الدِّیَۃُ عَلَی الْعَاقِلَۃِ وَھُمْ یَرِثُوْنَھُمْ تَرِثُ الْمَرْاَۃُ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا فَقَالَ لَہُ الضَّحَّاکُ ابْنُ سُفْیَانَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلَیَّ اَنْ اُوَرِّثَ امْرَاَۃَ اَشْیَمَ الضِّبَابِیِّ مِنْ دِیَۃِ زَوْجِھَا وَکَانَ مِنْ قَوْمٍ اٰخَرِیْنَ فَرَجَعَ عُمَرُ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** ابن مسیب سے روایت ہے کہ عمر فاروق فرماتے تھے دیت عاقلہ پر ہے اور وہ اسکے وارث ہوتے ہیں یعنی جبکہ اور کوئی وارث نہو اور نہیں وارث ہوتی عورت اپنے خاوند کی دیت سے تو ضحاک بن سفیان نے اُس سے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف لکھا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی عورت کو اُسکے خاوند کی دیت کا وارث کروں اور حالانکہ وہ دوسرے لوگوں میں سے تھی تو عمر فاروق نے اپنے قول سے رجوع کیا ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اسکو صحیح کہا۔

مِیْرَاثُ الصَّدَقَۃِ
صدقہ کی میراث کا بیان

(۱) **عَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ اَتَتْ اِمْرَاَۃٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ وَتَرَکَتْ الْوَلِیْدَۃَ فَقَالَ قَدْ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسنے کہا کہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی خیرات کر دی تھی اب میری ماں مرگئی ہے اور اسنے لونڈی چھوڑی تو آپ نے فرمایا کہ تیرا ثواب واجب ہوا اور میراث نے اسکو تیری طرف پھیر دیا یعنے وہ لونڈی میراث میں تجھ کو پہونچی اور اسکے پھیر لینے میں تیرا ثواب باطل نہیں ہوا) مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) **وَعَنْ** مَالِکٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَصَدَّقَ عَلٰی اَبَوَیْہِ بِصَدَقَۃٍ فَھَلَکَا فَوَرِثَ ابْنُھُمَا الْمَالَ وَکَانَ نَخْلًا فَسَاَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ لَقَدْ اُجِرْتَ فِیْ صَدَقَتِکَ وَرَدَّھَا عَلَیْکَ الْمِیْرَاثُ **ترجمہ** مالک سے روایت ہے انکو خبر پہونچی کہ ایک انصاری مرد نے اپنے ماں باپ پر کچھ صدقہ کیا پھر وہ دونوں مرگئے تو انکا بیٹا اُنکے مال کا وارث ہوا اور وہ کھجوروں کے درخت تھے پھر اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ البتہ تجھکو تیرے صدقہ کا ثواب ملا اور میراث نے وہ صدقہ تجھکو پھیر دیا **ف** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ کی ہوئی چیز اگر میراث میں پھر ہاتھ لگے تو اس سے صدقہ کا ثواب باطل نہیں ہوتا۔

جَمَاعَۃُ الْوُرَّاثِ
وارثوں کی جماعت کا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَالْوَصِیَّۃُ لِلْوَالِدَیْنِ فَنَسَخَ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ مَا اَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّکَرِ مِثْلَ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ وَجَعَلَ لِلْاَبَوَیْنِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا السُّدُسَ وَالثُّلُثَ وَجَعَلَ لِلْمَرْاَۃِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ

فاختصموا الی عثمان فقضی اخرجه البخاری ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ میت کے مال کی وارث اولاد ہوا کرتی تھی
علینا اخرجه مالک اور وصیت واجب تھی سو اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس سے چاہا منسوخ کر دیا سو مرد کا حصہ دو عورتوں کے
انصاریہ سو اسنے برابر کیا اور ماں باپ ہر ایک کے واسطے چھٹا اور تیسرا حصہ ٹھیرایا اور عورت کے واسطے آٹھواں اور چوتھا
اور حالانکہ اس کو خاوند کے واسطے آدھا اور چوتھا حصہ مقرر فرمایا بخاری اسکے راوی ہیں۔

پاس جھگڑا لائی وعن زید بن ثابت قال ولد الابناء بمنزلة الابناء اذا لم یکن دونهم ابن ذکرهم کذکرهم وانثاهم
کانثاهم یرثون کما یرثون ویحجبون کما یحجبون ولا یرث ولد الابن مع ابن ذکر فان ترک ابنة وابن ابن ذکرا
(٢) کان للابنة النصف ولابن الابن ما بقی لقول رسول الله صلی الله علیه وسلم الحقوا الفرائض باهلها فما بقی
مالک فلاولی رجل ذکر اخرجه البخاری فی ترجمته ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے کہا کہ پوتے بجائے بیٹوں کے ہیں جبکہ ان کے
بیٹے موجود نہوں انکے مرد انکے مردوں کی مثل ہیں اور انکی عورتیں انکی عورتوں کی مثل ہیں جیسے بیٹے وارث ہوتے ہیں
ایسے ہی وہ وارث ہوتے ہیں اور محروم کرتے ہیں جیسے وہ محروم کرتے ہیں اور نرینہ اولاد کے ساتھ پوتے وارث
نہیں ہوتے پھر اگر ایک بیٹی اور ایک نرینہ پوتا چھوڑے تو بیٹی کو آدھا مال متروکہ ملیگا اور جو باقی ہو سو پوتا پاوے گا
واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ملاؤ فرائض کو فرائض والوں سے پھر جو مال باقی رہے سو قریب تر رشتہ دار
مرد کا ہے **ف** فرائض مقرری حصوں کو کہتے ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں جیسے آدھا حصہ لڑکی کا اور چھٹا حصہ ماں
کا اور آٹھواں حصہ بیوی کا سو میت کے مال سے اول مقرر حصے والوں کو دیا جاوے اگر کچھ مال باقی رہے تو عصبہ
پاوے گا۔ بخاری اسکے راوی ہیں ترجمے میں۔

(٣) وعن علی انه سئل عن ابنی عم احدهما اخ لام والآخر زوج فقال للزوج النصف وللاخ من
الام السدس وما بقی بینهما نصفان اخرجه رزین ترجمہ علی سے روایت ہے کہ وہ پوچھے گئے دو چچیرے
بھائیوں سے کہ ایک میت کا اخیافی بھائی ہے اور دوسرا خاوند ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آدھا مال خاوند کو ملیگا۔ اور
چھٹا حصہ اخیافی بھائی کو دیا جاویگا اور جو باقی رہے سو دونوں کے درمیان آدھوں آدھ تقسیم ہوگا رزین اسکے راوی ہیں

(٤) وعن زینب قالت اشتکی نساء من المهاجرات الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ضیق منازلهن فامر
صلی الله علیه وسلم ان تورث دور المهاجرین النساء فمات ابن مسعود فورثته امراته دارا بالمدینة اخرجه
ابوداود ترجمہ زینب سے روایت ہے کہ بعض مہاجر عورتوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے گھروں کی تنگی کی شکایت
کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ مہاجرین کے گھروں کی عورتیں وارث ہوں پھر ابن مسعود مر گئے تو انکی عورت
مدینے میں انکے گھر کی وارث ہوئی ابوداود اسکے راوی ہیں۔

میراث الولاء
ولاء کی میراث کا بیان

(١) عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یرث الولاء من یرث المال اخرجه الترمذی ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وہی شخص وارث ہوتا ہے جو مال کا وارث ہو یعنی اگر باپ کا آزاد کیا ہوا غلام مر جاوے تو اسکے مال کا وارث آزاد کرنے والے کا بیٹا ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٢) وعنه عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الولاء للاکبر من الذکور ولا

لَا تَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ اِلَّا وَلَاءَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَوْ اَعْتَقَ مَنْ اَعْتَقْنَ اَخْرَجَهُ رَزِين ... گیا اور اُسنے کوئی وارث
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آزاد غلام کے مال کا وارث وہ شخص ہوگا جو ... اسکو دلوائی ابوداؤد و ترمذی
ہیں بڑا ہو اور عورتیں حق ولاء کی وارث نہیں ہوتیں مگر اسکے مال کی جسکو انہوں نے خود آزاد کیا ہے
کو آزاد کیا۔ رزین اسکے راوی ہیں۔ ... سے روایت

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَرَادَتْ عَائِشَةُ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً لِتُعْتِقَهَا فَاَبٰی اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْوَلَاءُ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے ارادہ کیا کہ ایک لونڈی خرید کر آزاد کریں اسکے مالکوں نے انکار کیا مگر اس شرط سے کہ حق آزادی کا ہمارے واسطے ہو تو عائشہ نے یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپنے فرمایا کہ تجھکو آزاد کرنے سے یہ بات مانع نہو کر آزاد غلام کے مال کا وارث وہی شخص ہے جسنے آزاد کیا مسلم اسکے راوی ہیں **ف** یعنی اگر لونڈی غلام کچھ چھوڑ کر مر جائے تو اسکا وارث آزاد کرنیوالا ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اِنَّ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ هَلَكَ وَتَرَكَ ثَلٰثَ بَنِیْنَ اِثْنَانِ لِاُمٍّ وَّاخٌ لِعَلَّةٍ فَهَلَكَ اَحَدُ الَّذَیْنِ لِاُمٍّ وَتَرَكَ مَالًا وَّمَوَالِیَ فَوَرِثَهُ اَخُوْهُ الَّذِیْ لِاَبِیْهِ وَاُمِّهِ الْمَالَ وَوَلَاءَ مَوَالِیْهِ ثُمَّ هَلَكَ الَّذِیْ وَرِثَ الْمَالَ وَالْوَلَاءَ وَتَرَكَ ابْنَهُ وَاَخَاهُ لِاَبِیْهِ فَقَالَ ابْنُهُ اَنَا اَحْرَزْتُ مَا اَحْرَزَ اَبِیْ فَقَالَ الْاَخُ لَیْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا اَحْرَزْتَ الْمَالَ فَقَطْ وَاَمَّا وَلَاءُ الْمَوَالِیْ فَلَا اَرَاَیْتَ لَوْ مَاتَ اَخِی الْیَوْمَ اَلَسْتُ اَرِثُهُ اَنَا فَاخْتَصَمَا اِلٰی عُثْمَانَ فَقَضٰی بِالْوَلَاءِ لِاَخِی الْمَیِّتِ وَبِالْمَالِ لِابْنِ الْمَیِّتِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ ابوبکر بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ عاص بن ہشام مر گیا اور اُسنے تین بیٹے چھوڑے دو باہم سگے بھائی تھے اور ایک علاتی سو دو تو عینی بھائیوں میں سے ایک مر گیا اور اُسنے مال اور غلام آزاد چھوڑے تو اُسکا عینی بھائی اسکے مال اور اسکے آزاد غلاموں کے مال کا وارث ہوا پھر وہ بھی مر گیا جو مال اور ولاء کا وارث ہوا تھا۔ اور اُسنے ایک بیٹا اور اخیافی بھائی چھوڑا تو اسکے بیٹے نے کہا کہ میں سب مال لونگا جو میرے باپ نے لیا تھا اور بھائی نے کہا کہ یوں نہیں کہ تو فقط مال پاویگا لیکن آزاد غلاموں کی آزادی کا حق سو تو نہیں پاویگا بھلا بتلاؤ تو اگر میرا بھائی آج مرتا تو کیا میں اسکا وارث نہوتا سو وہ دونوں عثمان کے پاس جھگڑا لے گئے تو انہوں نے حکم کیا کہ آزاد غلاموں کے مال کا وارث بھائی ہے اور میت کا مال اسکا بیٹا پاویگا مالک اسکے راوی ہیں۔

مِیْرَاثُ الْعَصَبَةِ
عصبے کی میراث کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَّلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلْیَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قریب تر ہوں ساتھ مومنوں کے انکی جانوں سے یعنے میں انکا زیادہ خیر خواہ ہوں اس سے کہ وہ اپنی ذاتوں کے خیر خواہ ہیں سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور اپنے اوپر قرض چھوڑ جائے تو اسکا ادا کرنا ہمپر لازم ہے جو مال چھوڑے سو اسکے وارثوں کا حق ہے اور ایک روایت میں ہے اور جو مال چھوڑ جائے تو اسکے وارث اسکے عصبے ہیں جو ہوں نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

فاختصموا الی عثمان ف... قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ
علیا اخرجہ مالک ...
انصاریہ سوا سنے ... [و]ارث لہ اعقل عنہ وارثہ والخال وارث من لا وارث لہ یعقل عنہ ویفک عانیہ
اور حالانکہ اس ... ابوداود والترمذی عن عائشۃ مرفوعا الخال وارث من لا وارث لہ فقط الکل العیال
پاس جھگ... ترجمہ مقدام سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیال چھوڑے تو میں اسکا متکفل ہوں
تیرے ... جو چھوڑے سو اسکے وارثوں کا حق ہے اور جسکا کوئی وارث نہو اسکا میں وارث ہوں میں اسکی دیت بھرونگا
(۲) ... کوئی وارث نہو اسکا وارث ماموں ہے وہی اسکی دیت بھریگا اور اسکے قیدی کو چھوڑا دیگا اور اسکا وارث
مالا ... ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی میں عائشہ سے مرفوع روایت صرف اسی قدر ہے کہ جسکا کوئی وارث
... اسکا وارث ماموں ہے اور کل عیال اور بوجھ کو کہتے ہیں۔

(۳) وعن عائشۃ قالت مات مولی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وترک شیئا ولم یدع حمیما ولا
ولدا فقال صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا میراثہ رجلا من اہل قریتہ اخرجہ ابوداود والترمذی الحمیم
القریب ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام آزاد فوت ہوا اور اسنے کچھ مال چھوڑا اور
کوئی قریبی اور اولاد نہ چھوڑی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکا متروکہ اسکے گاؤں کے کسی مرد کو دیدو ابوداؤد
اور ترمذی اسکے راوی ہیں حمیم کے معنے ہیں قریب۔

(۴) وعن بریدۃ قال اتی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی میراث رجل من الازد
ولست اجد ازدیا ادفعہ الیہ قال فاذہب فالتمس ازدیا حولا فاتاہ بعد الحول فقال لم اجد ازدیا
ادفعہ الیہ قال فانظر اول خزاعی تلقاہ فادفعہ الیہ فلما ولی قال علی بالرجل فلما جاءہ قال انظر
کبر خزاعۃ فادفعہ الیہ اخرجہ ابوداود الکبر بضم الکاف جمع الاکبر وہم المشائخ وقیل اراد بہ
اقربہم الی الجد الاول ولم یرد کبر السن وقد احتج بہذا الحدیث قوم علی توریث الرجل ممن یسلم
علی یدیہ من الکفار وخالفہم اکثر الفقہاء وجعلوا معنی الحدیث الایثار بالبر ونحو الانعام و
الصلۃ ونحو ذلک وضعفوا ہذا الحدیث ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا سو اسنے کہا کہ ایک ازدی مرد کی میراث میرے پاس ہے اور میں کوئی ازدی نہیں پاتا کہ اسکو دوں
فرمایا کہ ایک سال تک کوئی ازدی تلاش کرو وہ سال کے بعد آپ کے پاس آیا تو اسنے کہا کہ میں نے کوئی ازدی نہیں
پایا جسکے حوالے کروں تو فرمایا کہ دیکھ پہلی تلاش کر سو جس ازدی کو تو پہلے پہل ملے اسکو دیدینا پھر جب وہ پیٹھ دیکر
چلا تو فرمایا کہ اس مرد کو میرے پاس لاؤ جب وہ آیا تو اس سے فرمایا کہ دیکھ جو شخص تو خزاعہ میں بڑا ہو اس کو دیدینا
ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور کبر ساتھ پیش کاف کے جمع اکبر کی ہے اور وہ مشائخ لوگ ہیں یا مراد وہ شخص ہے جو پہلے
دادا کیطرف قریب تر ہو اور بڑی عمر والا مراد نہیں ہے اور بعض لوگوں نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو کافر کسی
مسلمان کے ہاتھ اسلام لاوے پھر مر جاوے تو اسکے مال کا وارث وہی مسلمان ہے جسکے ہاتھ پر وہ مسلمان ہوا تھا۔
اور اکثر فقہا اسکے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ معنے حدیث کے مقدم کرنا ہے بھلائی اور سلوک اور مثل اسکی ہیں اور انہوں
نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۵) وعن ابن عباس قال مات رجل ولم یدع وارثا الا غلاما لہ کان اعتقہ فجعل صلی اللہ علیہ وسلم

مِيرَاثَهُ لَهُ أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد مر گیا اور اُسنے کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام اپنا جس کو اُسنے آزاد کیا ہوا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی میراث اُسکو دلوائی ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ اللَّقِيطُ حُرٌّ وَمَالُهُ لِبَيْتِ الْمَالِ وَكَذَا السَّائِبَةُ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ عمرؓ سے روایت ہے کہ جو لڑکا پڑا ہوا اٹھایا جاوے وہ آزاد ہے اور اُس کا مال بیت المال میں رکھا جاوے اور یہی حکم ہے سانڈھ کا رزین اسکے راوی ہیں۔

الفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مِيرَاثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَلَّفَ

تیسری فصل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کے بیان میں اور جو آپنے چھوڑا

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَتْ فَاطِمَةُ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِلَّا لَيَالِيَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ عُمَرُ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ بَعْدَهُ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذَلِكَ إِلَى الْيَوْمِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ وَلَفْظُ الْبُخَارِيِّ مُخْتَصَرٌ ترجمہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ نے ابوبکر صدیق سے سوال کیا کہ انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم کر دیں تو ابوبکر صدیق نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں سو راہ خدا میں صدقہ ہے سو فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہوئیں اور ابوبکر کی ملاقات ترک کر دی سو ہمیشہ ناراض ہی رہیں یہانتک کہ فوت ہوئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ دن کم چھ مہینے زندہ رہیں پھر عمرؓ نے یہ کام کیا لیکن جو مال حضرتؐ کے صدقہ کا مدینے میں تھا سو اسکو عمر فاروق نے علیؓ و عباسؓ کے حوالے کر دیا اور خیبر اور فدک کو اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ حضرت کے دو صدقے آپکے حقوق اور ضروری کاموں کے واسطے تھے جو آپ کو پیش آتے تھے اور انکا اختیار اس شخص کیطرف ہے جو آپ کے بعد خلیفہ ہو سو وہ اسی حال پر ہیں آجتک ترمذی کے سوا پانچوں اسکے راوی ہیں اور لفظ بخاری کے مختصر ہیں۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلَكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ ابوبکر صدیق کے پاس آئیں اور ان سے کہا یعنی پوچھا کہ تمہارا کون وارث ہوگا انہوں نے کہا کہ میرے گھر والے اور میری اولاد فاطمہ نے کہا تو پھر کیا سبب ہے کہ میں اپنے باپ کی وارث نہیں ہوئی ابوبکر نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا لیکن میں لازم جانونگا خرچ اسکا جس کا خرچ حضرت لازم سمجھتے تھے اور خرچ کرونگا جس پر حضرت خرچ کرتے تھے۔ ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ نِسَاءُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

يَبْنَاتُهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ أَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَأَبُوْ دَاوُدَ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی بیبیوں نے چاہا کہ عثمان کو ابوبکر کے پاس بھیجیں اپنی میراث مانگنے کو تو عائشہ نے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہمنے چھوڑا سو صدقہ ہے راہ خدا میں تینوں اور ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

ذِكْرُ مَا خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ کا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا عَبْدًا وَّلَا أَمَةً وَّلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عمرو بن حارث خزاعی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام نہ لونڈی اور کچھ اور چیز سوا سفید خچر اور ہتھیاروں کے اور زمین جس کو مسافروں کے واسطے وقف فرمایا۔ بخاری اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔ ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ نہیں چھوڑا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ کچھ وصیت کی ابوداؤد اور مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۳) وَعَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ إِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلنَّمِرَةُ بُرْدَةٌ مِّنْ صُوْفٍ يَلْبَسُهَا الْأَعْرَابُ۔ ترجمہ یونس بن عبید سے جو محمد بن قاسم کا غلام آزاد ہے روایت ہے کہ محمد بن قاسم نے مجھکو براء بن عازب کے پاس بھیجا تاکہ میں اُس سے پوچھوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان کیسا تھا۔ اُسنے کہا کہ سیاہ چوگوشہ نمرہ سے ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔ نمرہ اُون کی چادر ہے جس کو گنوار لوگ پہنتے ہیں۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِوَاءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ أَبْيَضَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم جسدن مکے میں داخل ہوئے سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا اور علم سفید تھا ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ سِمَاكٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ عَنْ اٰخَرَ مِنْهُمْ قَالَ رَأَيْتُ رَايَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْرَاءَ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ۔ ترجمہ سماک سے روایت ہے اُسنے اپنی قوم کے ایک مرد سے اُسنے دوسرے سے روایت کی کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان زرد دیکھا ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۷) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَّكَانَ قَدِ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ عَرِيْضٌ مِّنْ نُضَارٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَالنُّضَارُ شَجَرٌ بِنَجْدٍ وَّقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ مَا لَا أُحْصِيْ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ وَقَدْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْقَدَحَ وَكَانَ

فيه حلقة من حديد فاراد انس ان يجعل مكانها حلقة من فضة او ذهب فقال ابو طلحة لا تغيرن شيئا صنعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فتركه وقال انس لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدحي هذا الشراب كله العسل والنبيذ والماء واللبن اخرجه البخاري النضار قيل هو خشب اثل يكون بالغور ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے کہ میں نے انس بن مالک کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ دیکھا اور البتہ وہ پھٹ گیا تھا تو انسکو چاندی کی تار سے جوڑ دیا گیا اور وہ پیالہ چوڑا تھا نضار سے پھر راوی نے کہا کہ نضار نجد کے ملک میں ایک درخت ہوتا ہے اور انس رضی نے کہا کہ البتہ میں نے اس پیالے میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی بار پانی پلایا ہے کہ میں نہیں گن سکتا ابن سیرین نے کہا کہ میں نے بھی وہ پیالہ دیکھا ہے اور اسمیں لوہے کا ایک کڑا لگا ہوا تھا تو انس رضی نے چاہا کہ اسکے بدلے وہاں چاندی یا سونے کا کڑا لگا دیں تو ابو طلحہ رضی نے کہا کہ نہ بدلیو اسمیں سے کچھ چیز جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لگائی ہے اور کہا انس رضی نے کہ میں اس پیالے سے حضرت کو شہد نچوڑ کر کھجور یا پانی دودھ ہر چیز پلائی ہے بخاری اسکے راوی ہیں نضار بعضے کہتے ہیں کہ وہ جھاؤ کی لکڑی ہے جو غور میں ہوتی ہے۔

كتاب الفتن والاهواء والاختلاف وفيه ستة فصول

کتاب ہے فتنوں اور خواہشوں اور اختلاف کے بیان میں اور اسمیں چھ فصل ہیں

الفصل الاول في الوصية عند وقوع الفتن وحدوثها

فصل پہلی وصیت میں وقت واقع ہونے اور پیدا ہونے فتنوں کے

(۱) عن ابي امية الشعباني قال قلت يا ابا ثعلبة كيف تقول في هذه الاية يايها الذين امنوا عليكم انفسكم فقال اما والله لقد سألت عنها خبيرا سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ائتمروا بالمعروف وانتهوا عن المنكر حتى اذا رأيتم شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذي رأي برأيه فعليك بنفسك ودع عنك امر العوام فان من ورائكم اياما الصبر فيهن كالقبض على الجمر للعامل فيهن مثل اجر خمسين رجلا يعملون مثل عملكم اخرجه ابو داؤد والترمذي الشح البخل الشديد وطاعة اتباع الانسان هوى نفسه لبخله وانقياده له وقوله دنيا مؤثرة اي محبوبة مشتهاة ترجمہ ابی امیہ شعبانی سے روایت ہے میں نے کہا کہ اے ابو ثعلبہ تو کیا کہتا ہے اس آیت میں کہ اے ایمان والو بچاؤ اپنی جانوں کو تو اسنے کہا ہاں قسم ہے اللہ کی البتہ تو نے باخبر سے پوچھا ہے میں نے اسکا مطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا فرمایا کہ نیک کام بجا لاؤ اور برے کام سے باز رہو یہاں تک کہ جب تم لوگوں کو دیکھو بخل کے مطیع خواہش کے تابعدار دنیا کو مقدم کرنے والے دین پر اور ہر شخص اپنی رائے پر مغرور تو بچا اپنی جان کو اور عام لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے اسواسطے کہ تمہارے پیچھے ایسے دن آوینگے کہ انمیں صبر کرنا ایسا سخت ہوگا جیسے انگار کو ہاتھ میں پکڑنا جو انمیں عمل کریگا اسکو پچاس آدمی کے برابر ثواب ہوگا جو تم جیسا عمل کریں ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں شح سخت بخل کو کہتے ہیں اور اسکا مطیع ہونا تابعدار ہونا آدمی کا ہے

خواہش نفس کو واسطے بخل کے اور اسکا فرمابردار ہوجانا اور دنیا مؤثرۃ کے معنے ہیں کہ دنیا پیاری ہوجاوے گی۔

(۲) وَعَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ شَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ وَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِذَا بَقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا هٰكَذَا قَالَ فَكَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَاْخُذُ مَا تَعْرِفُ وَتَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَتُقْبِلُ عَلٰى خَاصَّتِكَ وَتَدَعُهُمْ وَعَوَامَّهُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ وَلَيْسَ هُوَ فِي اَكْثَرِ النُّسَخِ الْحُثَالَةُ مَا يَسْقُطُ مِنْ قِشْرِ الشَّعِيْرِ وَنَحْوِهِ اِذَا نُقِّيَ وَكَانَهُ الرَّدِيُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَمَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ اَيْ اخْتَلَطَتْ وَاخْتَلَفَتْ ترجمہ واقد بن محمد سے روایت ہے اسنے اپنے باپ سے روایت کی اسنے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو قینچی کیا اور فرمایا کہ اے عبداللہ بن عمرو تو کیا کریگا جبکہ تو باقی رہجائیگا کوڑا قص لوگوں میں جنکے عہد و پیمان اور امانت داریاں بگڑجائینگی اور انمیں پھوٹ پڑجائیگی تو وے لوگ اسطرح ہوجاوینگے عبداللہ بن عمرو نے کہا کہ یارسول اللہ میں اسوقت کیا کروں فرمایا جو بات کہ شرع کے موافق تجھکو معلوم ہو اس کو لیجیو اور جو خلاف شرع ہو اسکو چھوڑ دیجیو اور خاص اپنے حال پر متوجہ ہونا اور عام لوگوں کو ان کے حالات پر چھوڑ دینا بخاری اسکے راوی ہیں۔ کہا حمیدی نے اور یہ اکثر نسخوں میں نہیں ہے۔ اور حثالہ اسکو کہتے ہیں جو جو کی چھیل گرے جبکہ پاک صاف کیا جاوے گویا کہ وہ ردّی ہے ہر چیز سے اور مرجت کے معنے ہیں کہ مل جائیں اور مختلف ہوں۔

(۳) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ بِالْوَصِيْفِ قُلْتُ مَا خَارَ لِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ اَوْ قَالَ تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غَرِقَتْ بِالدَّمِ قُلْتُ مَا خَارَ لِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ عَلَيْكَ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اٰخُذُ سَيْفِيْ اَضَعُهُ عَلٰى عَاتِقِيْ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ قَالَ تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ فَاِنْ دُخِلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ قَالَ اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ ثَوْبَكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْمُرَادُ بِالْبَيْتِ هٰهُنَا الْقَبْرُ وَالْوَصِيْفُ الْعَبْدُ وَالْمَعْنٰى اَنَّ الْقَتْلٰى تَكْثُرُ لِكَثْرَةِ الْفِتَنِ حَتّٰى يُشْتَرٰى مَوْضِعُ قَبْرٍ يُدْفَنُ فِيْهِ الْمَيِّتُ بِعَبْدٍ لِضِيْقِ الْمَكَانِ عَنْهُمْ اَوْ لِاَنَّهُ لِاشْتِغَالِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ لَا يُوْجَدُ مَنْ يَحْفِرُ قَبْرَ مَيِّتٍ وَيَدْفِنُهُ اِلَّا اَنْ يُعْطٰى وَصِيْفًا اَوْ قِيْمَتَهُ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر میں نے کہا حاضر ہوں مستعد ہیں یا رسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ لوگوں کو موت پہونچے گی کہ اسمیں ایک گھر غلام سے بکیگا مینے کہا کہ جو اللہ اور اسکا رسول میرے واسطے پسند کرے فرمایا کہ اپنے اوپر صبر کو لازم جان یا فرمایا کہ صبر کرنا پھر مجھ سے فرمایا اے اباذر مینے کہا حاضر ہوں خدمت میں یا رسول اللہ اور حاضر ہوں فرمایا کیا حال ہوگا تیرا جبکہ تو زیت کے پتھروں کو خون میں ڈوبے ہوئے دیکھیگا مینے کہا کہ جو اللہ اور رسول میرے واسطے پسند کریں فرمایا کہ اپنے اوپر لازم جان اسکو کہ تو اس سے ہے یعنی اپنے گھر والوں اور قرابتوں میں پھر مینے کہا یا حضرت کیا میں اپنی تلوار پکڑکر اپنے مونڈھے پر نہ رکھ لوں یعنی جہاد نہ کروں) فرمایا کہ تو بھی اسوقت لوگوں کے ساتھ فتنے میں شریک گنا جائیگا مینے کہا پھر مجھکو کیا حکم ہے فرمایا اپنے گھر کو لازم پکڑنا مینے کہا کہ اگر میرے گھر میں کوئی آگھسے تو پھر کیا کروں فرمایا اگر تو ڈرے کہ تلوار کی چمک تجھپر غالب ہوگی تو اپنے منہ پر کپڑا ڈال لے کہ وہ پھرے تیرے گناہ اور اپنے گناہ لے کر ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مراد بیت سے اسجگہ قبر ہے اور وصیف

کے معنے ہیں غلام اور معنے یہ ہیں کہ فتنے فساد کی کثرت کے سبب سے بہت خلقت قتل ہوگی یہاں تک کہ ایک قبر کی جگہ غلام سے خریدی جاویگی تاکہ میت اوسمیں دفن کی جاوے یعنی اتنی کثرت سے خلقت قتل ہوگی کہ جگہ بمشکل ملے گی جگہ کی بہت تنگی ہوجاوے گی یا اسواسطے کہ لوگ آپسمیں ایکدوسرے کے ساتھ فتنے میں مشغول ہونگے کوئی میت کو قبر کھودنے والا ہاتھ نہ لگے گا مگر یہ کہ قبر کھودنے کی مزدوری میں غلام دیا جاوے یا قیمت اس کی **ف** اور منہ پر کپڑا ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ تلوار کو میان میں کرے اور زیت ایک جگہ کا نام ہے مدینے میں یزید کے وقت یہاں سخت لڑائی ہوئی اور اتنے اصحاب مارے گئے کہ یہاں کے پتھر لہو میں غرق ہوئے اور جیسا آپ نے فرمایا ویسا ہی واقع ہوا خلاصہ یہ کہ ایسے وقت میں گوشہ گیری افضل ہے۔

(۴) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ فِتَنًا کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْھَا مُؤْمِنًا وَّیُمْسِیْ کَافِرًا وَّیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَّیُصْبِحُ کَافِرًا اَلْقَاعِدُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْمَاشِیْ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ فَکَسِّرُوْا قِسِیَّکُمْ وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَکُمْ وَاضْرِبُوْا سُیُوْفَکُمْ بِالْحِجَارَۃِ فَاِنْ دُخِلَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْکُمْ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ السَّاعِیْ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ کُوْنُوْا اَحْلَاسَ بُیُوْتِکُمْ قِطَعُ اللَّیْلِ طَائِفَۃٌ مِّنْہُ وَاَرَادَ فِتَنًا مُظْلِمَۃً سَوْدَاءَ تَعْظِیْمًا لِشَاْنِھَا وَاَرَادَ بِقَوْلِہٖ فَلْیَکُنْ کَخَیْرِ ابْنَیْ اٰدَمَ ابْنَ اٰدَمَ لِصُلْبِہٖ ھَابِیْلَ الَّذِیْ قَتَلَہٗ اَخُوْہُ قَابِیْلُ وَمِمَّا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِقْرَاْ ھُمَا لَئِنْ بَسَطْتَّ اِلَیَّ یَدَکَ لِتَقْتُلَنِیْ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** ابو موسےٰ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فتنے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجائیگا کہ انمیں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مسلمان ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائیگا انمیں بیٹھا ہوا آدمی بہتر ہوگا کھڑے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا انمیں دوڑنے والے سے سو اپنی کمانوں کو توڑ ڈالنا اور چلوں کو کاٹ ڈالنا اور تلواروں کو پتھروں پر مارنا یعنی تاکہ بیکار ہوجائیں پھر اگر کوئی تم میں سے کسی پر گھس آوے تو چاہئے کہ آدم کے دو بیٹوں میں بہتر کی طرح ہو ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور ابوداؤد نے ساعی کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے اصحاب نے عرض کیا پھر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے گھروں میں گھس رہنا رات کا قطع ایک ٹکڑا ہے اور مراد یہ ہے کہ فتنے اندھیرے اور سیاہ ہونگے یعنے نہایت اندھا دھند اور مراد بیٹے آدم سے انکا صلبی بیٹا ہے یعنے ہابیل جسکو اسکے بھائی قابیل نے قتل کیا تھا اور جو کچھ کہ اللہ تعالےٰ نے انکے حق میں فرمایا کہ اگر تو اپنا ہاتھ میرے مارنے کے لیئے دراز کریگا تو میں اپنا ہاتھ نہیں اوٹھاؤنگا الآیہ۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَمَالِکٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ مَوَاقِعُ الْقَطْرِ الْمَوْضِعُ الَّتِیْ یَنْزِلُ بِھَا الْمَطَرُ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریاں ہونگی جنکے پیچھے پیچھے پھریگا پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پانی برسنے کے مقاموں پر اپنا دین لیکر بھاگتا پھریگا فتنے فسادوں کے سبب سے بخاری مالک و ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ مواقع القطر سے وہ جگہ مراد ہے جہاں مینہ اوترتا ہے **ف** یعنے فتنے فساد کے وقت میں گوشہ گیری بہتر ہے کہ لوگوں کے ملنے سے ایسے وقت ایمان سلامت نہیں رہتا۔

(۶) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِبَادَۃُ فِی الْھَرْجِ کَھِجْرَۃٍ اِلَیَّ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْھَرْجُ ھٰھُنَا الْاِخْتِلَافُ وَالْفِتَنُ **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ فتنے فساد کے وقت عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا مسلم ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ہرج کے معنے ہیں اسجگہ اختلاف اور فتنے کے **ف** یعنی ہجرت کے برابر ثواب ہے۔

(۷) **وعن المقداد** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنّ السعید لمن جُنِّبَ الفتن ولمن ابتُلی فصبر فواہاً اخرجہ ابوداؤد واہا کلمۃ یقولہا المتأسّف علی الشیٔ والمتعجّب منہ ترجمہ مقداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے بچے اور جو مصیبت میں مبتلا ہو کر صبر کرے سو آہا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور آہا ایک لفظ ہے جو افسوس اور تعجب کرنے والا کہتا ہے۔

(۸) **وعن ابن عباس** رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ویلٌ للعرب من شرٍّ قد اقترب أفلح من کفّ یدہ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی ہے واسطے عرب کے اس بلا سے جو نزدیک ہو چکی خلاص ہوا وہ شخص جسے اپنا ہاتھ روکا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

الفصل الثانی فیما ورد ذکرہ من الفتن والاھواء الحادثۃ فی الزمان

دوسری فصل

ان فتنوں اور خواہشوں کے ذکر میں جو زمانے میں پیدا ہونے والے ہیں

ذکر الفتن المسماۃ

معین فتنے فسادوں کا ذکر

(۱) **عن حذیفۃ** قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا قال انک لجریٔ وکیف قال قلت سمعتہ یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ وولدہ ونفسہ وجارہ یکفّرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال فقلت ما لک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذالک احری ان لا یغلق ابدا فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غدٍ اللیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط فقیل لحذیفۃ من الباب قال عمر اخرجہ الشیخان والترمذی وفی روایۃ المسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تعرض الفتن علی القلوب کالحصیر عودا عودا فای قلب اشربھا نکتت فیہ نکتۃ سوداء وای قلب انکرھا نکتت فیہ نکتۃ بیضاء حتی تصیر علی قلبین قلب ابیض مثل الصفا فلا تضرہ فتنۃ ما دامت السموات والارض والآخر اسود مربادا کالکوز مجخیا لا یعرف معروفا ولا ینکر منکرا الا ما اشرب من ھواہ وفیہ قال حذیفۃ ان بینک وبینھا بابا مغلقا یوشک ان یکسر قال عمر اکسرا لا اَبا لک فلو انہ فتح کان لعلہ یعاد قال وحدثتہ ان ذالک الباب رجل یقتل او یموت حدیثا لیس بالاغالیط فقلت لسعد بن طارق ما اسود مربادا قال شدۃ البیاض فی سواد فقلت فما الکوز مجخیا قال منکوسا والجرأۃ الاقدام علی الامر العظیم والاغالیط جمع اغلوطۃ وھی المسائل التی یغلط بھا والاحادیث التی تذکر للتکذیب وقولہ کالحصیر عودا عودا معناہ ان القلوب تحیط بھا الفتن حتی تکون فیھا کالمحصور والمحبوس یقال احصرہ القوم اذا احاطوا بہ وضیقوا علیہ وقولہ عودا عودا بفتح العین ای مرۃ اشربھا ای دخلت فیہ وقبلھا وسکن الیھا والنکتۃ الاثر والمرباد الذی فی لونہ ربدۃ وھی

لَوْنٌ بَيْنَ السَّوَادِ وَالْغُبْرَةِ وَالْمُجَخِّي الْمَائِلُ عَنِ الْاِسْتِقَامَةِ وَالْاِعْتِدَالِ لَهُمَا ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ ہم
عمر فاروق کے پاس بیٹھے تھے سو کہا کہ تم میں کون یاد رکھتا ہے حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتنے کے بات میں
بینے کہا کہ البتہ تو بڑا دلیر ہے (اس دعوے میں) اور آپ نے کسطرح فرمایا ہے کہا مینے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو مرد سے
اپنے گھر والوں کے حق میں اور اسکے مال اور جان اور لڑکوں اور ہمسایوں کے حق میں قصور ہوا وسکو روزہ اور نماز اور
خیرات کرنا اور نیک بات بتلانا اور برے کام سے روکنا دور کر ڈالتا ہے یعنے بندے کا یہ قصور ان عبادتوں سے معاف ہو جاتا
ہے تو عمر نے کہا کہ میری یہ مراد نہیں (بلکہ) میری مراد وہ فتنہ ہے جو موج ماریگا جیسے دریا موج مارتا ہے مینے کہا کہ تجھکو اس سے
کیا مطلب ہے اے امیر المؤمنین کہ مقرر تیرے اور اسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا ہوا کہا کہ دروازہ ٹوٹ جائیگا یا کھل
جائیگا مینے کہا کہ نہیں بلکہ ٹوٹ جائیگا کہا عمر نے پھر لائق ہے کہ کبھی بند نہو یعنی جب ٹوٹ گیا تو پھر کبھی بند نہیں ہوویگا
(راوی کہتا ہے) ہمنے حذیفہ سے کہا کہ کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ دروازے سے کیا مراد ہے حذیفہ نے کہا کہ ہاں جیسی جانتے
تھے کہ آیندہ روز سے پہلے رات ہے مینے ان سے ایسی حدیث بیان کی ہے جو غلط نہیں تو کسی نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ
سے کیا مراد ہے کہا عمر شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور مسلم کی روایت میں ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے
تھے کہ سامنے آتے ہیں دلوں پر فتنے جیسے چٹائی بناتے وقت پیشتر پے در پے آتے ہیں یا لکڑی پے در پے آتی ہے یعنی خام
اعتقاد اور باطل خطرات کا دلوں پر ہجوم ہوتا ہے سو جو دل کہ ان فتنوں کو پلایا گیا تو اسمیں ایک سیاہ نکتہ پڑ جاتا ہے اور جس
دل نے ان فتنوں سے انکار کیا تو اسمیں ایک فتنہ سفید ڈالا جاتا ہے تو دو قسم کے دل ہو گئے ایک سفید ہو جاتا ہے جیسے سنگ
مرمر سو اسکو کسطرح کا فتنہ ضرر نہیں کرتا جبتک کہ آسمان اور زمین قائم ہے اور دوسرا دل کالا خاکستری رنگ ہے جیسے اوندھا
کوزہ نہ نیکی کو پہچانے نہ بدی سے انکار کرے اپنی خواہش نفسانی کے سوائے وہ کچھ نہیں جانتا اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے
کہ تیرے اور اسکے درمیان دروازہ ہے بند کیا گیا عنقریب ٹوٹ جائیگا عمر نے کہا کہ کیا ٹوٹ جائیگا تیرا باپ نہو سو اگر وہ کھلتا
تو امید تھی کہ پھر بند ہو جاتا کہا حذیفہ نے کہ مینے ان سے بیان کیا کہ مراد اس دروازے سے ایک مرد ہے جو قتل کیا جاویگا یا مر جائیگا
یہ حدیث ایسی ہے کہ غلط نہیں ہے میں نے سعد بن طارق سے کہا کہ اسود مربادکے کیا معنے ہیں کہا کہ نہایت سفیدی سیاہی میں
مینے کہا کہ مجخیا کے معنے کیا ہیں کہا کہ اوندھا اولٹا یا گیا اور جرأت کے معنے ہیں بڑے کام کی طرف آگے بڑھنا اور اغلوطہ جمع
ہے اغلوطہ کی اور مراد وہ مسائل ہیں جنکو غلط ٹھہرایا جاتا ہے اور وہ حدیثیں جو تکذیب کے واسطے ذکر کی جاتی ہیں اور کالحصیر
عودًا عودًا اسکے معنے یہ ہیں کہ فتنے دلوں کو گھیر لیتے ہیں یہانتک کہ دل ایسا ہو جاتا ہے جیسے کوئی چیز قید اور بند
ہوا اور قول اسکا عودًا ساتھ زیر عین کے ہے یعنے بار بار اور اشربہا کے معنے ہیں کہ فتنہ دلمیں
داخل ہو جاتا ہے اور دل اسکو قبول کر لیتا ہے اور اسکے ساتھ آرام پکڑتا ہے اور مراد نکتہ سے نشان ہے اور سیدہ
وہ ہے جسکے رنگ میں ربدہ ہو اور وہ رنگ سیاہ اور خاکی کے درمیان ہے اور مراد مجخی سے اس جگہ وہ ہے جو سیدھا
نور سے پھرا ہو جائے۔

(۲) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اُنَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ بِغَائِطٍ يُسَمُّوْنَهُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَهْرٍ
يُقَالُ لَهُ دِجْلَةُ يَكُوْنُ عَلَيْهِ جِسْرٌ يَكْثُرُ اَهْلُهَا وَتَكُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ
قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا عَلٰى شَطِّ النَّهْرِ فَيَتَفَرَّقُ اَهْلُهَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ
اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَالْبَرِّيَّةَ وَهَلَكُوْا وَفِرْقَةٌ يَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَكَفَرُوْا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُوْنَ ذَرَارِيَّهُمْ خَلْفَ

ظهورهم ويقاتلونهم فهم الشهداء اخرجه ابوداود الغائط المطمئن من الارض والبصرة الحجارة البيض الرخوة وبها سميت البصرة وبنو قنطوراء هم الترك يقال ان قنطوراء اسم جارية كانت لابراهيم الخليل عليه السلام ولدت له اولادا جاء من نسلهم الترك **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک کشادہ زمین میں اتریں گے جسکا نام بصرہ ہے پاس نہر کے جسکا نام دجلہ ہے اسپر پل ہوگا اسکے لوگ بہت ہو جاویں گے اور وہ مہاجرین کے شہروں میں کسی ہوگا پھر جب اخیر زمانہ ہوگا تو آوینگے ترکی لوگ چوڑے چہرے والے چھوٹی آنکھ والے یہانتک کہ نہر کے کنارے تو اسکے رہنے والے تین گروہ ہو جاویں گے ایک فرقہ تو گاؤں کی دم اور جنگل میں ٹھکانا پکڑیں گے یعنے لڑائی سے ڈر کر بیلوں پر سوار ہوکر خلاصی کے لیے جنگل کو بھاگیں گے اور جنگل میں ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی جانوں کے فکر میں رہینگے یعنے اپنی جان بچانے کے واسطے دشمنوں سے امان مانگیں گے وہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ اپنی عورتوں اور بچوں کو پس پشت ڈالیں گے اور لڑینگے سو وہی شہید ہونگے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔ اور غائط با قرار زمین کو کہتے ہیں اور بصرہ سفید نرم پتھروں کو کہتے ہیں اور اسی سبب سے اس کا نام بصرہ رکھا گیا اور بنو قنطورا ترکوں کا نام ہے کہتے ہیں کہ قنطورا ایک لونڈی کا نام ہے جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس تھی اسکے اولاد پیدا ہوئی۔ ابراہیم سے تو یہ ترک لوگ انہیں کی نسل سے ہیں۔

(۳) وعن حسان بن عطية عن جبير بن نفير عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له ذو مخبر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستصالحون الروم صلحا امنا فتغزون انتم وهم عدوا من ورائهم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتى تنزلوا بمرج ذي تلول فيرفع رجل من اهل النصرانية الصليب فيقول غلب الصليب فيغضب رجل من المسلمين فيدقه فعند ذلك تغدر الروم وتجمع للملحمة ويثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة اخرجه ابوداود المرج الارض الواسعة ذات النبات تمرج فيها الدواب اي تسرح مختلطة كيف شاءت والتلول الاماكن المرتفعة من الارض والملحمة معظم القتال **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے روایت ہے اسنے جبیر بن نفیر سے روایت کی اسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے جس کا نام ذو مخبر تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم رومیوں سے صلح کروگے صلح امن کی پھر تم اور وہ ملکر انکے سوائے اور دشمنوں سے لڑوگے سو تم فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامت آؤگے پھر تم پلٹ کر ایک ٹیلوں والی سبزہ زار زمین میں اتروگے تو عیسائیوں میں سے ایک مرد صلیب اٹھاویگا اور کہیگا کہ غالب ہوئی سولی تو مسلمانوں میں سے ایک مرد اسکو غضبناک ہوگا اور اسکو توڑ ڈالیگا تو اسوقت رومی عہد توڑ ڈالیں گے اور لڑائی کے واسطے جمع ہونگے اور مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف کود اٹھینگے اور آپس میں لڑینگے تو اللہ تعالے اس گروہ کو شہادت سے بزرگی دیگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور مرج کشادہ سبزہ دار زمین کو کہتے ہیں جسمیں چوپائے مواشی بافراغت چر بر سکیں اور تلول زمین کی اونچی جگہوں کو کہتے ہیں اور ملحمہ کہتے ہیں بڑی لڑائی کو۔

(۴) وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من اهل المدينة هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه كارها فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا راى الناس ذلك اتاه

ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش اخواله من كلب فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل فيهم بسنة نبيهم ويلقي الاسلام بجرانه الى الارض فيلبث سبع سنين وقال بعض الرواة تسع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون اخرجه ابوداؤد قوله ويلقي الاسلام بجرانه اي يقر قراره و يستقيم كما ان البعير اذا برك واستراح مد جرانه على الارض ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلیفے کے مرنے کے وقت اختلاف ہوگا تو مدینہ والوں میں سے ایک مرد (یعنی امام مہدی) نکلے گا مکے کو بھاگتا ہوا تو مکہ والوں میں سے کچھ لوگ اسکے پاس آوینگے اور اسکو گھر سے نکالینگے بیعت کے لئے اور حالانکہ وہ اس سے ناخوش ہوگا پھر رکن اور مقام کے درمیان اُس سے بیعت کرینگے پھر اُسپر شام سے لشکر کفار بھیجا جائیگا تو وہ مکے اور مدینے کے درمیان بیداء (ایک جگہ کا نام ہے) پہ زمین میں دھنسائے جاوینگے پھر جب لوگ یہ حال دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کے اشراف اسکے پاس آوینگے اور اُس سے بیعت کرینگے پھر قریش میں سے ایک مرد (مہدی کا مخالف) پیدا ہوگا اُسکے ماموں قوم کلب میں سے ہونگے تو وہ مہدی کیطرف لشکر بھیجے گا تو مہدی کے ساتھی اُنپر غالب ہونگے اور یہ لشکر قوم کلب کا ہوگا اور نا امید ہے جو کلب کی غنیمت میں حاضر نہو پھر مہدی اُنمیں مال غنیمت تقسیم کرینگے اور پیغمبر کی سنت کے موافق عمل کریں گے پھر قوت پائے گا اور قرار پکڑے گا اسلام زمین میں پھر مہدی سات یا نو سال زندہ رہیں گے پھر مر جائیں گے اور مسلمان انکا جنازہ پڑھیں گے ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور یلقی الاسلام بجرانہ الی الارض یعنی قرار پکڑے گا اور قدرت پاوے گا زمین میں جیسے اونٹ کہ جب بیٹھ جاتا ہے اور آرام پاتا ہے تو اپنے گردن کی اگلی طرف زمین پر بڑھاتا ہے۔

(۵) وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الامم ان تتداعى عليكم كما تتداعى الاكلة الى قصعتها فقال قائل من قلة نحن يومئذ قال لا بل انتم يومئذ كثير ولكنكم غثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم وليقذفن في قلوبكم الوهن قيل وما الوهن قال حب الدنيا وكراهة الموت اخرجه ابوداؤد التداعي التتابع اي يدعو بعضها بعضا فيجيب والاكلة جمع اكل و الغثاء ما يلقيه السيل ترجمہ ثوبان سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہے کہ امتیں ایکدوسرے کو بلائیں گی تمسے لڑنے کو جیسے کھانے والے ایکدوسرے کو رکابی کیطرف بلاتے ہیں تو کسی نے کہا کہ ہم اُسوقت کم ہونگے فرمایا کہ نہیں بلکہ تم اُسوقت بہت ہوگے جیسے بہاؤ کا کوڑا البتہ اللہ دشمنوں کے سینے سے تمہارا خوف کھینچ لیگا اور تمہارے دل میں سستی اور ضعف ڈالدیگا کسی نے کہا کہ وھن کیا ہے فرمایا کہ دنیا کو چاہنا اور موت کو ناخوش جاننا ابوداؤد اسکے راوی ہیں تداعی کے معنے ہیں کہ ایکدوسرے کو بلائینگے سو ایک دوسری کی مدد کو آئیں گے اور اکلہ جمع آکل کی ہے اور غثا وہ کوڑا ہے جو بہاؤ ڈالتا ہے۔

(۶) وعن حذيفة قال والله ما ادري انسي اصحابي ام تناسوا والله ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم من قائد فتنة الى انقضاء الدنيا يبلغ من معه ثلثمائة فصاعدا الا سماه لنا باسمه واسم ابيه وقبيلته اخرجه ابوداؤد ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی کہ کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا تم بھول گئے قسم ہے اللہ کی نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ اٹھانیوالا

دنیا کے تمام ہونے تک یعنی قیامت تک جسکے ساتھ تین سو آدمی تابع ہوں یا زیادہ مگر کہ ہم کو اُسکا نام اور اسکے باپ اور قبیلے کا نام تبلایا ابوداؤد اسکے راوی ہیں **ف** فتنہ انگیز گمراہی کیطرف بلانے والا۔

ذکر الفتن غیر المسماۃ
غیر معین فتنوں کا ذکر۔

(۱) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا اخرجہ مسلم قال الترمذی۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک عملوں کو شتابی کرلو فسادوں سے پہلے ایسے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی یعنے اندھا دھند زمانہ ہوجائے گا حق وباطل کی کچھ تمیز نہ رہیگی صبح کے وقت آدمی مسلمان ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجائے گا اپنے دین کو بیچیگا دنیا کے مال سے مسلم ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث میں اوّل فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور [illegible] زمان میں واقع ہوئے۔

(۲) وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون فی ہذہ الامۃ اربع فتن واخرہا القتل اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں چار فتنے ہونگے اخیری فتنہ قتل ہے ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن عرفجۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستکون ہنات وہنات فمن اراد ان یفرق امر ہذہ الامۃ وہی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان وفی روایۃ فاقتلوہ اخرجہ مسلم وابوداؤد والنسائی الہنات جمع ہنۃ وہی الخصلۃ من الشر دون الخیر ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب بری کام ہونگے یعنے فتنے فساد ہونگے سو جو چاہے کہ اس امت کی جمعی جمائی ریاست میں پھوٹ ڈالے تو اسکو تلوار سے مار ڈالو خواہ کوئی ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو قتل کرڈالو مسلم ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہیں۔ ہنات جمع ہے ہنہ کی اور وہ بدخصلت کو کہتے ہیں سوائے خیر کے۔

(۴) وعن معاویۃ قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا ان من کان قبلکم من اہل الکتاب افترقوا علی ثنتین وسبعین ملۃ وان ہذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی الجماعۃ اخرجہ ابوداؤد وزاد فی روایۃ سیخرج من امتی اقوام تجاری بہم الاہواء کما تجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ والتجاری تفاعل من الجری وہو الوقوع فی الاہواء الفاسدۃ والتداعی فیہا تشبیہا بجری الفرس والکلب بتحریک اللام داء معروف یعرض للکلب اذا عض انسانا عرضت لہ اعراض ردیۃ فاسدۃ قاتلۃ فاذا تجاری بالانسان وتمادی ہلک ترجمہ معاویہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا خبردار رہو کہ جو تم سے پہلے کتاب والے تھے یعنے یہود ونصاریٰ پھوٹ کر بہتر فرقے ہوئے اور مقرر یہ امت تہتر فرقے ہوجاویگی (انہیں سے) بہتر فرقے دوزخی ہونگے اور ایک فرقہ بہشتی ہوگا اور وہ جماعت ہیں اہل علم جو حضرت ؐ کی سنت کے اتباع پر جمع ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ایک روایت میں زیادہ ہے کہ عنقریب میری امت سے بعضے لوگ نکلینگے کہ انمیں بدعتیں خلل کرینگی جیسے دخل کرتی ہے ہڑکا

رانے کی جسکو ہو کہ اُسکے ہر رگ ریشے جوڑ توڑ میں سرایت کرتی ہے اور تجارٰے تفاعل ہے جری سے اور وہ وقع
ہوتا ہے فاسد خواہشوں میں اور رغبت کرنا انمیں یہ تشبیہ ہے گھوڑے کی چال سے اور کلب ساتھ حرکت لام کے ایک بیماری
مشہور ہے کہ کتے کو پیدا ہوتی ہے اس سے کتا دیوانہ ہو جاتا ہے اور جب وہ کسی آدمی کو کاٹے تو اسکو بھی وہی بیماری مہلک ہو جاتی
ہے پھر جب آدمی کے جوڑوں میں اثر کر جائے اور دراز ہو تو آدمی مر جاتا ہے۔

(۵) وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی امتی ما اتی علی بنی
اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لیکونن فی امتی من یصنع ذلک وان بنی
اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وستفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہا فی النار الا ملۃ
واحدۃ قالوا من ہی قال من کان علی ما انا علیہ واصحابی اخرجہ الترمذی حذو النعل بالنعل ای مثل
النعل لان احدی النعلین تقطع وتقدر علی حذو النعل الاخری والحذو التقدیر قال الخطابی فی قولہ صلی اللہ
علیہ وسلم ستفترق امتی دلالۃ علی ان ہذہ الفرق غیر خارجۃ من الملۃ والدین اذ جعلہم من امتہ ترجمہ ابن عمرو
بن عاص رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت پر وہ زمانہ آویگا جو بنی اسرائیل کی قوم پر آیا
تھا جیسا کہ جوتا جوتے سے برابر ہوتا ہے یہانتک کہ اگر انمیں کسی نے اپنی ماں سے کھلے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں بھی بعضے
آدمی ایسے ہونگے جو یہ کام کرینگے اور یہ کہ بنی اسرائیل پھوٹ کر بہتر فرقے ہوتے تھے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاویگی سب دوزخی
ہونگے سوائے ایک فرقے کے صحابہؓ نے کہا وہ کون لوگ ہیں فرمایا کہ جو میرے طریقے اور میرے اصحاب کے طریقے پر ہونگے ترمذی
اسکے راوی ہیں۔ حذو النعل بالنعل کے معنے ہیں مثل جوتے کی اسواسطے کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی مقدار پر قطع کیا جاتا ہے اور
حذو کے معنے ہیں اندازہ کرنے کے کہا خطابی نے کہ یہ جو حضرتؐ نے فرمایا امت میری تو اسمیں دلالت ہے اسپر کہ یہ فرقے دین
ملت سے خارج نہیں اسواسطے کہ حضرتؐ نے اُسکو اپنی امت سے ٹھہرایا ہے۔

(۶) وعن عائشۃ رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یذہب اللیل والنہار حتی تعبد اللات و
العزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ تعالی ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ان ذلک تام قال انہ سیکون من ذلک ما شاء اللہ تعالی ثم یبعث اللہ
ریحا طیبۃ فتتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی
دین آبائہم اخرجہ مسلم ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ جاوینگے
رات اور دن یعنی قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ لات اور عزیٰ پوجے جاوینگے میں نے کہا یا حضرت مجھکو گمان تھا
جبکہ خدا تعالی نے یہ آیت اوتاری کہ وہی اللہ ہے جسنے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو سب دینوں
پر غالب کرے کہ یہ دین قیامت تک غالب رہیگا یعنے تو پھر لات اور عزیٰ کیونکر پوجے جاویں گے فرمایا کہ یہ رہیگا جبتک
اللہ چاہیگا پھر اللہ تعالی ایک عمدہ ہوا بھیجیگا سو مر جاویگا جسکے دلمیں رائی کے برابر ایمان ہوگا اور بے ایمان لوگ
باقی رہجاوینگے سو وہ اپنے باپ دادوں کے دین کیطرف پھر آوینگے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا
وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین
وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی ثلثون کذابا کلہم یزعم انہ نبی وانا خاتم

النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ مُفَرَّقًا وَأَخْرَجَهُ رَزِينٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو اپنی امت پر گمراہ کرنیوالے حاکموں سے ڈرتا ہوں اور جب میری امت میں تلوار ڈالی گئی تو پھر اس سے قیامت تک نہ اٹھے گی یعنی جب میری امت میں خونریزی شروع ہوئی تو پھر قیامت تک موقوف نہوگی اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں کافروں میں جا ملینگی اور یہانتک کہ میری امت کی کئی قومیں بت پوجیں گی اور مقرر شان یہ ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہونگے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر ہے اور حالانکہ میں مہر ہوں سب پیغمبروں پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ دین حق پر غالب رہیں گے انکا مخالف انکو ضرر نہ کریگا یہانتک کہ خدا کا حکم آوے یعنے قیامت قائم ہوگی۔ اور وہ حالانکہ غالب ہی ہونگے علی بن مدینی نے کہا کہ وہ اہلحدیث ہیں ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور ترمذی اور یہ لفظ رزین کے ہیں۔

(۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ قِيلَ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آویگا کہ نہ جانے گا قاتل کہ کس بات میں اسنے قتل کیا اور نہ مقتول جانے گا کہ کس بات میں مارا گیا مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ الْأُطُمُ بِنَاءٌ مُرْتَفِعٌ وَجَمْعُهُ آطَامٌ ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کے بلندیوں سے ایک بلندی پر جا نکلے سو فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ البتہ میں دیکھتا ہوں تمہارے گھروں کے اندر فتنے فساد کے مقاموں کو جیسے مینہ گرنے کے مقام معلوم ہوتے ہیں شیخین اسکے راوی ہیں اطم اونچی عمارت کو کہتے ہیں۔

(۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَمْرُقُ أَيْ تَخْرُجُ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَتُحَارِبُهُمْ وَالْمَارِقُ الْخَارِجُ عَنِ الطَّاعَةِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا ایک گروہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے نزدیک سو اسکو قتل کریگا وہ جو دونوں گروہ میں سے حق کے قریب تر ہوگا ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور تمرق کے معنے ہیں کہ آدمیوں کا ایک گروہ مسلمانوں میں لڑنے کو نکلے گا اور ان سے لڑیگا اور مارق کہتے ہیں اسکو جو امام کی حکم برداری سے نکلے اور جماعت مسلمانوں سے جدا ہو جائے۔

(۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَخَدَمَتْهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْمُطَيْطَاءُ بِضَمِّ الْمِيمِ وَالْمَدِّ الْمِشْيَةُ بِتَبَخْتُرٍ وَهِيَ مِشْيَةُ الْمُتَكَبِّرِينَ الْمُتَجَبِّرِينَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت اترا کر چلے گی اور فارس اور روم کے شہزادے انکے خادم ہونگے تو اللہ تعالے انکے بدوں کو نیکوں پر

غالب کر دیگا ترمذی اسکے راوی ہیں اور مطیطا ساتھ بیش میم کے اور مد کے اِتراکر اور مٹک کر چلنا ہے اور یہ چال متکبروں اور ظالموں کی ہے۔

(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَالرُّومِ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ نَكُونُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ إِلَى مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَحْمِلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْمُنَافَسَةُ عَلَى الشَّيْءِ الْمُغَالَبَةُ عَلَيْهِ وَالْاِنْفِرَادُ بِهٖ وَالتَّدَابُرُ كِنَايَةٌ عَنِ الْاِخْتِلَافِ وَالْاِفْتِرَاقِ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم پر فارس اور روم کے خزانے فتح ہونگے تم کون قوم ہو گے یعنی شکرگذار یا ناشکر عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ ہم شکرگذار ہونگے جیسا ہم کو اللہ تعالےٰ نے حکم کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ تم لالچ کرو گے اور آپسمیں حسد کرو گے پھر آپس میں ایکدوسرے کو پیٹھ دو گے پھر آپس میں ایکدوسرے سے بغض عداوت رکھو گے پھر تم محتاج مہاجرین کی طرف چلو گے سو اُنکے بعضوں کو بعضوں کی گردنوں پر چڑہا ؤ گے یعنی ایک کو دوسرے کے قابو میں کرو گے یا اُنکو تکلیف مالا یطاق دو گے مسلم اسکے راوی ہیں اور منافسہ کے معنے ہیں ایک چیز پر غالب ہونا اور تنہا اُسکو لینا دوسرے کو اُسمیں سے کچھ نہ دینا اور تدابر سے مراد اختلاف اور پھوٹ ہے **ف** یزید اور مروانیہ کی سلطنت میں جو جو زیادتیاں اور ظلم . . . . مہاجرین اصحاب پر ہوے سارا عالم جانتا ہے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت صلعم کا۔

(۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے بہتر اور متقی لوگ تمہارے سردار ہوں اور تمہارے مالدار سخی ہوں اور تمہارا کام تمہارے درمیان مشورہ سے ہو تو زمین کا ظاہر تمہارے لئے بہتر ہے اُسکے باطن سے یعنی جینا مرنے سے بہتر ہے اور جب تمہارے سردار تمہارے بدتر ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہارا کام عورتوں کے اختیار میں ہو تو تمکو مرنا جینے سے بہتر ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۴) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا فَسَقَ فِتْيَانُكُمْ وَطَغٰى نِسَاؤُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَأَشَدُّ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَأَشَدُّ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ وَنَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ وَأَشَدُّ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ مُنْكَرًا وَالْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَكَائِنٌ قَالَ نَعَمْ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ **ترجمہ** علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہاری لونڈیاں گناہ کریں اور تمہاری عورتیں سرکشی کریں تو تمہارا کیا حال ہوگا لوگوں نے کہا یا حضرت یہ بات ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر فرمایا کیا حال تمہارا ہوگا جبکہ تم نہ نیک بات بتلاؤ گے نہ بُرے کام سے روکو گے لوگوں نے کہا یا حضرت کیا یہ بات ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر اور کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم بد کام بتلاؤ گے اور نیک کام سے روکو گے لوگوں نے کہا یارسول اللہ اور یہ باتیں

بھی ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں اور اس سے بھی سخت تر کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ نیک بات کو برا جانوگے اور برے کام کو نیک سمجھیں گے لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ اور یہ بات بھی ہونیوالی ہے فرمایا کہ ہاں رزین اسکے راوی ہیں

(۱۵) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ أَوْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ لَهُمْ فَيَأْتِيهِمْ رَجُلٌ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ۔ اَلْحِرُ بِكَسْرِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَبَعْدَهَا رَاءٌ مُهْمَلَةٌ اَلْمُرَادُ بِهِ الزِّنَا وَالْعَلَمُ الْجَبَلُ وَالْعَلَامَةُ وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَةٌ اَلسَّارِحَةُ الْمَوَاشِي الَّتِي تُسَرَّحُ إِلَى الْمَرْعَى وَتَرُوحُ إِلَى أَهْلِهَا بِالْعَشِيِّ وَيُبَيِّتُهُمُ الْعَدُوُّ إِذَا طَرَقَهُمْ لَيْلًا وَهُمْ غَافِلُونَ ترجمہ ابو مالک یا ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر میری امت میں کچھ لوگ ہونگے جو حلال جانیں گے زنا کو اور ریشمی کپڑے کو اور شراب کو اور راگ باجوں کو اور مقرر ایک قوم ایک علم کے پہلو میں اترے گی انکے مواشی شام کو چر کر انکے پاس آ رہیں گے تو ایک مرد محتاج انکے پاس آویگا تو کہیں گے کہ کل پھر آئیو تو راتوں رات عذاب الٰہی انپر نازل ہوگا اور علم کو رکھیگا اور دوسرے لوگوں کو صورت بدلکر بندر اور سور کر دیگا قیامت تک بخاری اسکے راوی ہیں اور حر ساتھ زیر حاء بے نقطہ کے کہ بعد اسکے راء بے نقطہ ہے زنا کو کہتے ہیں اور علم سے مراد پہاڑ اور نشان ہے اور سارحہ کے معنے ہیں مواشی جو چراگاہ کیطرف چرنے کو جاتے ہیں اور شام کو مالکوں کے پاس آتے ہیں اور يُبَيِّتُهُمُ الْعَدُوُّ کے معنے ہیں جبکہ دشمن راتوں رات انپر ٹوٹ پڑے اور وہ بیخبر سوتے ہوں۔

(۱۶) وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ فَقُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَأَبُو دَاوُدَ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر پوچھا کرتے تھے اور میں شر پوچھا کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں مجھکو پا نہ جائے میں نے کہا یا حضرت کہ (ہم اسلام سے پہلے) کفر اور شر میں تھے پھر خدا نے ہم کو یہ خیر عنایت کی تو کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگا فرمایا کہ ہاں میں نے کہا اور پھر اس شر کے بعد بھی خیر ہے فرمایا کہ ہاں اور اسمیں کدورت اور میل بھی ہے میں نے کہا کہ اسکی کدورت کیا ہے فرمایا کہ کچھ لوگ میری سنت چھوڑکر اور چیز کی پیروی کرینگے اور میری ہدایت چھوڑکر اور راہ چلیں گے تو انکے بعضے کام موافق شرع دیکھیگا اور بعضے خلاف شرع دیکھیگا میں نے کہا اور اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا کہ ہاں دوزخ کے دروازے پر بلانے والے کھڑے ہیں (یعنی جو لوگوں کو گمراہی کیطرف بلاتے ہیں) سو جو انکا دوزخ کی دعوت قبول کریگا اسکو اسمیں پھینکدینگے میں نے کہا یا حضرت ہمارے واسطے انکا حال بیان کیجیے فرمایا کہ وہ ہماری قوم یا ہمارے ہی اہل دین میں سے ہونگے اور ہماری ہی زبانوں سے کلام کرینگے میں نے کہا یا رسول اللہ پھر مجھکو کیا حکم ہے اگر مجھکو یہ وقت پا جائے فرمایا کہ تم مسلمانوں کی جماعت اور انکے حاکم کا ساتھ لازم پکڑیو میں نے کہا کہ اگر جماعت اور امام نہو تو پھر کیا حکم ہے فرمایا کہ ان سب فرقوں سے الگ

رہو اگرچہ تو درخت کی جڑ چبانے پر قناعت کرے یہانتک کہ تجھکو اسی حالمیں موت آوے شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** مراد پہلی شر سے وہ فتنے ہیں جو حضرت عثمان کی قتل ہونے کے بعد واقع ہوئے اور ساتھ کی خیر دوسری جو عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں واقع ہوئی اور پھر اسکے بعد بعضے سنت پر عمل کرتے تھے اور بعضے بدعت کی طرف بلاتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد دوسری خیر سے صلح حسنؓ کی ہے ساتھ معاویہؓ کے اور مراد دخن سے وہ زیادتی ہے جو ابن زیاد وغیرہ سے عراق میں ہوئی۔

(۱۷) **وعن** عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة قال دخلت المسجد فاذا عبد الله بن عمرو بن العاص جالس في ظل الكعبة والناس في ظل الكعبة مجتمعون اليه فجلست اليه فقال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فنزلنا منزلا فمنا من يصلح خباءه ومنا من ينتضل ومنا من هو في جشره اذ نادى منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة جامعة فاجتمعنا اليه فقال انه لم يكن نبي قبلي الا كان عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب اخرها بلاء وامور تنكرونها تجيء فتنة فيدلق بعضها بعضا فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه هذه فمن احب ان يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيته وهو يؤمن بالله واليوم الاخر وليأت الى الناس ما يحب ان يؤتى اليه ومن بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء اخر ينازعه فاضربوا عنق الاخر قال فدنوت منه فقلت انشدك الله آنت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فاهوى الى اذنيه وقلبه بيديه وقال سمعته اذناي ووعاه قلبي فقلت ان ابن عمك معاوية يأمرنا ان ناكل اموالنا بيننا بالباطل ونقتل انفسنا والله تعالى يقول يا ايها الذين امنوا لا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن تراض منكم ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فسكت ساعة ثم قال اطعه في طاعة الله واعصه في معصية الله اخرجه مسلم والنسائي الجشر المال من المواشي التي ترعى حول البيوت ولا تروح الى اهلها ليلا ويدلق بعضها بعضا اي يدفعه بسرعة دونه عليه وروي يدهق بالهاء بدل اللام والادهاق الاعجال **ترجمہ**

عبد الرحمن بن عبد رب کعبہ سے روایت ہے کہ میں خانہ کعبہ کی مسجد میں داخل ہوا سو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے ہوئے نظر پڑے اور لوگ کعبے کے سائے میں انکے پاس جمع تھے میں بھی انکے پاس بیٹھ گیا تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے سو ہم ایک منزل میں اترے سو ہم میں سے بعضا اپنا خیمہ درست کرتا تھا اور بعض تیراندازی کرتا تھا اور بعض مال مواشی میں تھا کہ ناگاہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا الصلوۃ جامعۃ یعنی نماز ہے جمع کرنیوالی ہم آپ کے پاس جمع ہوئے تو فرمایا کہ بات تو یہ ہے کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں ہوا مگر کہ اسپر ضرور تھا کہ اپنی امت کو بتلاوے جو انکے واسطے بہتر جانے اور ڈراوے انکو اس سے جو انکے حق میں برا جانے اور مقرر تمہاری اس امت کے شروع میں نزدیک عافیت ٹھہر چکی ہے اور پچھلی امت مصیبت میں مبتلا ہوگی اور وہ کام ہونگے جنکو تم برا جانوگے پھر ایک فتنہ آویگا تو بعض بعضے کو ہلکا کریگا یعنے پچھلے فساد کے روبرو پہلا فساد ہلکا معلوم ہوگا تو ایماندار کہیگا کہ میری اسمیں بربادی ہے پھر وہ فساد مٹیگا اور دوسرا فساد ہوگا تو ایماندار کہے گا کہ یہی میری موت ہے یہی میری موت ہے سو جو چاہے کہ آپکو دوزخ سے دور ڈالے اور بہشت میں جاوے

تو چاہئے کہ اسکی موت اس حالت میں آوے کہ وہ خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو یعنے با ایمان مرے اور چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ وہ کام کرے جو اپنے واسطے چاہتا ہے یعنی جو چیز اپنے واسطے چاہتا ہے وہی لوگوں کے واسطے چاہے اور جسنے کسی امام سے بیعت کی ہو اسکے ساتھ خالص دلی عہد کیا ہو تو چاہئے کہ اسکی تابعداری کرے اگر اسکو طاقت ہو پھر اگر کوئی دوسرا شخص آوے اور پہلے امام کی سرداری میں جھگڑا ڈالے تو دوسرے کی گردن مارو کہا عبد الرحمن نے پھر میں اُن سے قریب ہوا اور میں نے کہا کہ میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تمنے یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے اپنا ہاتھ اپنے کان اور دل کیطرف جھکایا اور کہا کہ میرے کانوں نے اسکو سنا اور دل نے یاد رکھا میں نے کہا کہ تیرا چچیرا بھائی معاویہ ہم کو حکم کرتا ہے کہ ہم اپنے مال اپنے درمیان باطل وجہ سے کھائیں اور اپنی جانوں کو قتل کریں اور حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ایمان والو نہ کھاؤ اپنے مالوں کو اپنے درمیان وجہ باطل سے مگر یہ کہ تمہاری خوشی سے سوداگری ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو سو مقرر تم پر رحم کرنے والا ہے سو ایک ساعت مجھ سے چپ رہا۔ پھر کہا کہ خدا کی فرمانبرداری میں اُسکا حکم مان اور خدا کے گناہ میں اُسکا کہا نہ مان مسلم نسائی اسکے راوی ہیں۔ اور حوشیر مال مویشی کو کہتے ہیں جو گھروں کے گرد چرتے ہیں اور رات کو اپنے مالکوں کیطرف نہیں آتے اور یزلق کے معنے ہیں کہ اسکو جلد ہٹا دیتا ہے اور دُور کر دیتا ہے اور یزہق ساتھ ہ کے ازہاق سے بھی آیا ہے اُسکے معنی ہیں ہٹا دینا **ف** حضرتؐ کو اپنی اُمت پر بہت شفقت تھی اسواسطے جو جو فتنے فساد ہونے والے تھے اُنکی خبر دی پھر اُنکے علاج بتلائے اور سردار کی فرمانبرداری کی تاکید کی اور باغیوں کا قتل فرمایا۔

(١٨) **وعن جابرؓ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيْزٌ وَّلَا دِرْهَمٌ قِيْلَ مِنْ اَيْنَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَّا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِيْنَارٌ وَّلَا مُدْيٌ قِيْلَ مِنْ اَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّوْمِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلْقَفِيْزُ مِكْيَالٌ بِالْعِرَاقِ وَهُوَ ثَمَانِيَةُ مَكَاكِيْكَ وَالْمُدْيُ مِكْيَالٌ لِاَهْلِ الشَّامِ يَسَعُ خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ رِطْلًا وَالْمَعْنٰى اَنَّ اَهْلَ الذِّمَّةِ يَمْتَنِعُوْنَ مِنْ اَدَاءِ الْجِزْيَةِ **ترجمہ** جابرؓ سے روایت ہے کہ قریب ہے کہ عراق والوں کیطرف نہ قفیز پہونچایا جاویگا نہ درہم پوچھا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ عجمیوں کیطرف سے کہ وہ اُنکو جزیہ نہ دینگے پھر فرمایا کہ شام والوں کی طرف نہ دینار کھینچا جائے گا نہ مدی کہا گیا کہ کس طرف سے فرمایا کہ رومیوں کیطرف سے پھر کچھ چپ رہے مسلم اُسکے راوی ہیں۔ اور قفیز عراق کے پیمانے کا نام ہے جس سے اناج ناپتے ہیں اور وہ آٹھ مکوک کا ہوتا ہے اور مدی شام والوں کے پیمانے کا نام ہے جسمیں پینتالیس رطل آتے ہیں اور مطلب یہ ہے کہ عہد و پیمان والے کافر جزیہ نہ دینگے باغی ہو جاویں گے۔

(١٩) **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَّحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَّا يَعُدُّهٗ عَدًّا قِيْلَ لِاَبِيْ نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلَاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَا لَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اخیر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال سونے چاندی کو لپ بھر بھر کر دیوے گا اسکو نہ گنے گا شمار کر کے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے کہا گیا کہ کیا تمہاری رائے ہیں وہ عمر بن عبد العزیز ہے دونوں نے کہا کہ نہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔

(٢٠) **وعن ابی ہریرۃؓ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيْزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ اِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاْتُمْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ

لحمُ ابی ہریرۃ ودمہ اخرجہ مسلم وابوداؤد الاردب مکیال لاہل مصر یسع اربعۃ وعشرین صاعاً او اربعۃ وعشرین صاعاً علی ان الصاع خمسۃ ارطال وثلث وفی ہذا الحدیث اخبار من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما لم یکن وہو فی علم اللہ تعالی کائن فخرج لفظہ علی لفظ الماضی تحقیقاً لوقوعہ وجدوثہ وفی اعلامہ بہ قبل وقوعہ دلیل من دلائل النبوۃ وفیہ دلیل علی ما وظفہ عمر بن الخطاب علی الکفرۃ من النصاری من الجزیۃ ومقدارہا وقولہ منعت لہ معنیان احدہما انہم سیسلمون یسقط عنہم ما وظف علیہم باسلامہم والثانی انہم یخرجون عن الطاعۃ فیمنعون ما فی ایدیہم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عراق کا ملک اپنے درہم اور قفیز کو روک لیگا اور ملک شام اپنی مد اور دینار کو روک لیگا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روک لیگا اور ہو جاؤ گے تم جیسے پہلے تھے یہ تین بار فرمایا ابوہریرہ نے کہا کہ اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور لہو گواہی دیتا ہے یعنی اسمیں کچھ شک نہیں ہے مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہیں اور اردب مصر کے پیمانے کا نام ہے اوسمیں چوبیس من یا چوبیس صاع اناج آتا ہے اسپر کہ صاع تین رطل وتہائی ہو اور اس حدیث میں پیشگوئی ہے آخر زمانے کے فتنے فسادوں کی اور وہ اللہ تعالی کے علم میں ہونیوالے ہیں سو اوسکو ماضی کے لفظ سے تعبیر کیا اسوجہ سے کہ وہ سچ مچ واقع اور پیدا ہونیوالے ہیں اور حضرت نے جو وقوع سے پہلے انکی خبر دی تو یہ ایک دلیل ہے حضرت کی پیغمبری کی دلیلوں سے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جو عمر بن خطاب نے نصاریٰ کا وظیفہ پر جزیہ مقرر کیا تھا اور مقدار اسکی اور منعت کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ وہ مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام لانے کے سبب جزیہ ان سے ساقط ہو جاویگا جو انپر مقرر تھا دوسرے یہ کہ بادشاہ اسلام کی تابعداری سے نکل جاوینگے اور جزیہ نہ دینگے یہ حدیث بظاہر جابر کی حدیث

(۲۱) **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عرش ابلیس علی البحر فیبعث سرایاہ فیفتنون الناس واعظمہم عندہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ فیجیء احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئاً ثم یجیء اٰخر فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ فیدنیہ منہ ویلتزمہ فیقول نعم انت اخرجہ مسلم **ترجمہ** جابر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقر شیطان کا تخت دریا پر ہے سو وہ اپنے لشکر کو دنیا میں فساد کرنے کے لئے بھیجتا ہے وہ آدمیوں کو گمراہ کرتے ہیں سو اسکے نزدیک بہت بڑا مرتبہ میں وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالنے والا ہو پھر کوئی شیطان انمیں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے کہ تو نے تو کچھ بھی نہیں کیا پھر کوئی اور آکر کہتا ہے کہ میں فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ بیچ اسکے اور اسکی بیوی کے درمیان جدائی کرادی تو اسکو اپنے نزدیک کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا مسلم اسکے راوی ہیں **ف** جورو خاوند کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں اسواسطے شیطان کو یہ کام بہت پسند آتا ہے اسواسطے کہ اسمیں ولد حرام ہوتی ہے پس مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے میں طلاق منہ سے نکل جاے۔

(۲۲) **وعن ابی البختری** قال حدثنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لن یہلک الناس حتی یعذروا من انفسہم اخرجہ ابوداؤد ومعنی یعذروا ای لا یہلکہم اللہ سبحانہ حتی تکثر ذنوبہم وعیوبہم فتقوم الحجۃ علیہم ویتضح لہم عذر من یعاقبہم **ترجمہ** ابوالبختری سے روایت ہو کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے جس نے حضرت سے سنا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ کبھی ہلاک نہیں ہونگے یہانتک کہ انکی جانوں سے انپر عذر

قائم ہوا ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور معنے بعید روا کے یہ ہیں کہ اللہ انکو ہلاک نہ کریگا یہانتک کہ انکے گناہ اور عیب بہت ہوں اور انپر حجت قائم ہو اور جو انکو عذاب کرے اُسکا عذر انکے نزدیک ظاہر ہو۔

(۲۳) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو باغی ہوکر مسلمانوں پر تلوار کھینچے وہ ہمارے طریقے پر نہیں مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَطْ قَوْلُهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَيْ اِذَا حَمَلَهُ عَلَى الْمُسْلِمِ لِكَوْنِهٖ مُسْلِمًا فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ وَاَمَّا اِذَا حَمَلَهُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَمَعْنَاهُ لَيْسَ مِثْلَنَا وَلَيْسَ مُتَخَلِّقًا بِاَخْلَاقِنَا وَاَفْعَالِنَا ترجمہ ابو موسے اور ابن عمر سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہمپر ہتھیار اُٹھاوے ہم میں سے نہیں شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور نسائی نے ابن عمر سے صرف یہ روایت کی ہے کہ وہ ہم میں سے نہیں یعنی جو اُسپر حملہ کرے اس سبب سے کہ وہ مسلمان کیوں ہوا تو وہ مسلمان نہیں اور اگر کسی اَور وجہ سے حملہ کیا ہو تو اسکے معنے یہ ہیں کہ ہماری مثل نہیں اور ہماری خصلتیں تو نہیں ہے۔

(۲۵) وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ اَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ الْهَدَرُ الَّذِيْ لَا يُطْلَبُ بِثَارِهٖ ترجمہ ابن زبیرؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے تلوار کھینچی پھر رکھدی تو اُسکا خون معاف ہو نسائی اسکے راوی ہیں۔ ہدر کے معنے ہیں کہ اُسکا بدلہ طلب نہ کیا جائے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ ذِكْرِ الْعَصَبِيَّةِ وَالْاَهْوَاءِ

فصل تیسری

حمیّت اور خواہش نفسانی کے ذکر میں

(۱) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُوْ لِعَصَبِيَّةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَتُهٗ جَاهِلِيَّةٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ الْعِمِّيَّةُ بِتَشْدِيْدٍ تَبْيِيْنُ الْجَهَالَةِ وَالضَّلَالَةِ وَهِيَ فِعِّيْلَةٌ مِّنَ الْعَمٰى وَالتَّعَصُّبُ الْمُحَابَاةُ وَالْمُدَافَعَةُ عَنِ الْاِنْسَانِ الَّذِيْ يَلْزَمُكَ اَمْرُهٗ اَوْ تَلْتَزِمُهٗ لِغَرَضٍ وَالْقِتْلَةُ بِكَسْرِ الْقَافِ حَالَةُ الْقَتْلِ اَيْ فَقِتْلَتُهٗ قِتْلٌ جَاهِلِيٌّ ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مارا گیا اندھا دُھند جھنڈے کے تلے لوگوں کو بلاتا ہو برادری کی جماعت اور بچنے کے واسطے نہ خدا کے واسطے اور مددگی ہو تو برادری کی حمایت کے واسطے تو اسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہوا مسلم و نسائی اسکے راوی ہیں عمّیہ ساتھ دو تشدید کے جہالت اور گمراہی کو کہتے ہیں اور وہ فعلیہ کا وزن ہے عمٰے سے اور تعصب کے معنے ہیں حمایت کرنا اور ہٹانا دشمن کا اُس شخص سے جس کا حکم لازم ہو یا کسی غرض سے لازم کر لیا ہو اور قتلہ ساتھ زیر قاف کے قتل کی حالت ہے یعنی اُسکا قتل ہونا کفر کے طور پر ہے۔

(۲) وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمُ الْمُدَافِعُ عَنْ عَشِيْرَتِهٖ

لم یأثم اخرجه ابوداود ترجمہ سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے قرابتیوں سے دشمن کو ہٹائے جبتک کہ گناہ نہو ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن واثلة بن الاسقع قال قلت یا رسول الله ما العصبیة قال ان تعین قومك علی الظلم اخرجه ابوداود ترجمہ واثلہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا حضرت برادری کی حمایت کیا ہے فرمایا کہ تو اپنی قوم کی مدد کرے ظلم پر ابوداود اسکے راوی ہیں۔

(۳) وعن عمرو بن ابی قرة قال کان حذیفة بالمدائن یذکر اشیاء قالها رسول الله صلی الله علیه وسلم لاناس من اصحابه فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلك من حذیفة فیاتون سلمان فیذکرون ذلك له فیقول حذیفة اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفة فیقولون له قد ذکرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا کذبك فاتی حذیفة سلمان فقال ما یمنعك ان تصدقنی فیما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان یغضب فیقول فی الغضب ویرضی فیقول فی الرضی ثم قال یا حذیفة اما تنتهی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتی توقع اختلافا وفرقة ولقد علمت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب فقال اللهم انی اتخذ عندك عهدا ایما رجل من امتی سببته سبة او لعنته لعنة فی غضبی فانما انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون وانما بعثتنی رحمة للعالمین فاجعلها علیهم صلوة یوم القیمة والله لتنتهین یا حذیفة او لاکتبن الی عمر بن الخطاب رضی الله عنه اخرجه ابوداود ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے کہ حذیفہ مدائن (شہر) میں تھے اپنے ساتھیوں کے آگے حضرت کی حدیثیں ذکر کرتے تھے غصے کے باب میں تو لوگ یہ حذیفہ سے سنکر سلمان کے پاس جاتے تھے اور انکے آگے ذکر کرتے تھے تو وہ کہتے کہ حذیفہ دانا ہے ساتھ اسکے جو کہتے ہیں پھر وہ حذیفہ کے پاس پلٹ آتے تو اس سے کہتے تھے کہ ہم نے تمہاری بات سلمان سے ذکر کی سو نہ انہوں نے تمکو سچا کہا اور نہ جھوٹا تو حذیفہ سلمان کے پاس آئے اور کہا کہ تم کو کس چیز نے منع کیا میری تصدیق کرنے سے اس میں جو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو سلمان نے کہا کہ حضرت غصے ہوتے تھے تو غصے کے باب میں فرماتے تھے اور راضی ہوتے تھے تو رضا کے باب میں فرماتے تھے پھر کہا کہ اے حذیفہ کیا تو باز نہیں آتا یہاں تک کہ تو بعضے مردوں کی دل میں محبت پیدا کرے اور بعضوں کے دل میں دشمنی پیدا کرے اور یہاں تک کہ تو اختلاف اور پھوٹ ڈالے اور البتہ میں جانتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا سو فرمایا کہ الٰہی میں تیرے نزدیک عہد ٹھہراتا ہوں کہ میں اپنی امت سے جس شخص کو غصے کی حالت میں ہوگالی دوں یا لعنت کروں تو سوا اسکے کچھ نہیں کہ میں آدمی ہوں غصہ کرتا ہوں جیسا لوگ غصہ کرتے ہیں اور تو نے تو مجھکو عالموں کی رحمت کو بھیجا ہے تو میری لعنت کو قیامت کے دن اُنپر رحمت کر دے قسم ہے اللہ کی اے حذیفہ تم اس بات سے باز آؤ نہیں تو میں عمر بن خطاب کی طرف لکھونگا ابوداود اسکے راوی ہیں۔

الفصل الرابع فی ذکر الجهات التی تجئ منها الفتن وفی من تکون

چوتھی فصل

اس جہت کے بیان میں جس طرف سے فتنے آئیں گے اور کن لوگوں میں ہونگے

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ اَخْرَجَهُ الثَّلٰثَةُ وَفِیْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْفِتْنَةُ هٰهُنَا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ وَلِمُسْلِمٍ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِی الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ الْخُيَلَاءُ الْكِبْرُ وَالْعُجْبُ اَلْفَدَّادِيْنَ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الدَّالِ الْاُوْلٰى وَهُمُ الْمُكْثِرُوْنَ مِنَ الْاِبِلِ وَهُمْ جُفَاةٌ اَهْلُ خُيَلَاءَ وَاَهْلُ الْوَبَرِ هُمُ الْاَعْرَابُ الَّذِيْنَ فِی الْبَادِيَةِ وَمَنْ لَّا يَاْوِیْ اِلٰى جِدَارٍ ضِدُّ اَهْلِ الْمَدَرِ وَاَضَافَ الْاِيْمَانَ اِلَى الْيَمَنِ لِاَنَّ اَصْلَ ظُهُوْرِهٖ مِنْ مَّكَّةَ وَالْكَعْبَةُ تُسَمَّى الْكَعْبَةَ الْيَمَانِيَّةَ وَقَرْنُ الشَّيْطَانِ اُمَّتُهٗ وَقِيْلَ قُوَّتُهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوٹی کفر کی مشرق کی طرف ہو اور تکبر کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں میں ہے اور شور کرنے والوں میں جو اونٹ والے ہیں اور غریبی اور آرام بکری والوں میں ہے تینوں اسکے راوی ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمدہ ایمان یمن والوں کا ہے اور فتنہ اُس جگہ سے ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے یعنے آفتاب اور مسلم کی روایت میں ہے کہ عمدہ ایمان یمن کا ہے اور کفر مشرق کی طرف ہو اور غریبی اور سکینی بکری والوں میں ہے اور فخر اور بڑائی کرنا شور کرنے والے گھوڑے اونٹ والوں میں ہے اور خیلاء کے معنے ہیں تکبر اور خود پسندی اور کہا ابو عبیدہ نے کہ فدادین کے معنے ہیں بہت اونٹ رکھنے والے اور وہ سخت خو اور متکبر ہوتے ہیں اور اہل وبر گنوار لوگ ہیں جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور کسی دیوار کے پاس ٹھکانا نہیں پکڑتے ضد اہل مدر کے ہیں اور ایمان کو یمن کی طرف نسبت کیا اسواسطے کہ ایمان پہلے پہل مکے سے ظاہر ہوا اور کعبے کو کعبہ یمانیہ کہتے ہیں اور قرن شیطان سے مراد اسکی قوم ہے یا قوت ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ قِتَالِ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

پانچویں فصل

آپس میں مسلمانوں کی لڑائی کے بیان میں

(۱) عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ وَاُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِیْ اَبُوْ بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَحْنَفُ قُلْتُ اُرِيْدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِنَّهٗ قَدْ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ ترجمہ احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نکلا اس مرد کا ارادہ کرتا ہوا تو ابو بکرہ مجھ سے ملا اُس نے کہا کہ تو کہاں کا ارادہ کرتا ہے میں نے کہا کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی یعنے علی رضی اللہ عنہ کی مدد کروں اُس نے کہا کہ پھر جا اسواسطے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلواروں سے آپس میں ایکدوسرے کا مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ پھر قاتل تو دوزخی ہوا پس کیا حال ہے مقتول کا یعنے وہ کیوں دوزخی ہوا فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کی حرص رکھتا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ بھی اپنے ساتھی کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُشِیْرُ اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَانَ یَنْزِغُ فِیْ یَدِهٖ فَیَقَعُ فِیْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلنَّزْغُ بِالْغَیْنِ الْمُعْجَمَةِ الْفَسَادُ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی مسلمان کیطرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اسواسطے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے تلوار کھینچ لے اور وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں اور نزغ کے معنے ہیں فساد یعنے شاید کوئی مسلمان اس سے قتل ہوا اور قاتل دوزخ میں جاوے معلوم ہوا کہ ہتھیار سے اشارہ کرنا حرام ہے۔

(۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ کُفْرٌ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ قِیْلَ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلٰی مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ غَیْرِ تَاْوِیْلٍ وَقِیْلَ قَالَهٗ عَلٰی جِهَةِ التَّغْلِیْظِ لَا اَنَّ قِتَالَهٗ کُفْرٌ یُخْرِجُ عَنِ الْمِلَّةِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اُس کو ناحق قتل کرنا کفر ہے ابو داؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں بعضوں نے کہا یہ اُسکے حق میں ہے جو بدون تاویل کے قتل کرے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بطور تغلیظ کے ہے یعنے یہ بڑا سخت گناہ ہے نہ یہ کہ اُس کا قتل کرنا کفر ہے کہ دین اسلام سے نکالدیتا ہے۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ النَّسَائِیُّ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا یُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِیْرَةِ اَبِیْهِ وَلَا بِجَرِیْرَةِ اَخِیْهِ قِیْلَ مَعْنٰی لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا اَیْ فِرَقًا مُخْتَلِفَةً یَقْتُلُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَتُشْبِهُوْنَ الْکُفَّارَ یَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِالْعَدَاوَةِ وَالْجَرِیْرَةُ الذَّنْبُ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جاؤ کہ تم سے بعضا بعضے کی گردن مارے ترمذی اسکے راوی ہیں اور روایت کیا ہے اسکو ابو داؤد و نسائی نے ابن عمر سے اور زیادہ کیا ہے نسائی نے ایک روایت میں ابن مسعود سے کہ نہ بیٹا باپ کے گناہ سے پکڑا جاوے اور نہ کوئی بھائی کے گناہ سے پکڑا جاوے بعضوں نے کہا کہ یہ جو فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جاؤ تو اسکے معنے یہ ہیں کہ جدی جدی فرقے نہ ہو جاؤ کہ تمہا بعضا بعضے کو قتل کرے اور تم کافروں کے مشابہ ہو جاؤ کہ وہ عداوت سے ایکدوسرے کو قتل کرتے ہیں اور جریرہ کے معنے ہیں گناہ

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْمَا وَقَعَ بَیْنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِیْنَ مِنَ الْقِتَالِ وَالْاِخْتِلَافِ

چھٹی فصل

اصحاب اور تابعین کی لڑائیوں اور اختلاف کے بیان میں

مَقْتَلُ عُثْمَانَ

عثمان کے قتل ہونیکا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ جَاءَ اِلٰی عُثْمَانَ لَمَّا اُرِیْدَ قَتْلُهٗ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نُصْرَتِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَی النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَیْرٌ لِّیْ مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ کَانَ اِسْمِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فُلَانًا فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَ

نزل فیّ آیات من کتاب اللہ تعالیٰ نزل فیّ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فآمن و
استکبرتم ونزل فیّ قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب ان للہ سیفا مغمودا
عنکم وان الملائکۃ قد جاورتکم فی بلدکم ھذا الذی نزل فیہ نبیکم فاللہ اللہ فی ھذا الرجل ان
تقتلوہ فواللہ ان قتلتموہ لتطردن جیرانکم الملائکۃ ولیسلن سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد
الی یوم القیامۃ فقالوا اقتلوا الیہودی واقتلوا عثمان اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن اخی عبداللہ
ابن سلام سے روایت ہے اُسنے اپنے چچا سے روایت کی کہ وہ حضرت عثمان رض کے پاس گئے جبکہ بلوائیوں نے انکے
قتل کا ارادہ کیا تو عثمان نے اُس سے کہا کہ تو کیوں آیا ہے اُسنے کہا کہ میں تمہاری مدد کو آیا ہوں اُنہوں نے
کہا کہ باہر نکل اور لوگوں کو مجھ سے ہٹا دے کہ تیرا باہر ہونا میرے لئے بہتر ہے اندر ہونے سے تو عبداللہ بن
سلام باہر نکلے اور کہا کہ اے لوگو کفر کے وقت میرا نام فلانا تھا اور حضرت نے میرا نام عبداللہ رکھا ہے اور میرے
حق میں قرآن کی کئی آیتیں اتری ہیں میرے حق میں یہ آیت اتری اور گواہی دی گواہی دینے والے نے
بنی اسرائیل میں سے اُسکی مثل پر سو وہ ایمان لایا اور تمنے تکبر کیا اور نیز میرے حق میں یہ آیت اتری تو کہہ کافی
ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم کتاب کا ہے تحقیق اللہ کی تلوار تم سے غلاف میں
کی گئی ہے اور تحقیق فرشتے تمہارے شہروں میں تمہارے ہمسائے ہیں یعنی میں وہ ہوں جسکے حق میں تمہارے
درمیان قرآن اترا پس ڈرو اللہ سے اس مرد کے حق میں اس سے کہ اُس کو قتل کرو سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے
اُس کو مار ڈالا تو تم اپنے ہمسائے فرشتوں کو ہانک دوگے اور البتہ اللہ کی تلوار جو تم سے غلاف میں کی گئی ہے
کھینچی جاویگی پھر میان میں نہ ہوگی قیامت تک تو انہوں نے کہا کہ مار ڈالو یہودی یعنی عبداللہ بن سلام
کو اور قتل کرو عثمان کو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

وقعۃ الجمل
جنگ جمل کا بیان

(۱) عن عبداللہ بن زیاد قال لما سار طلحۃ والزبیر وعائشۃ الی البصرۃ بعث علی عمار بن یاسر وحسنا فقدما علینا الکوفۃ فصعدا المنبر فکان الحسن فی اعلاہ وعمار اسفل منہ فاجتمعنا
الیہما فسمعت عمارا یقول ان عائشۃ قد سارت الی البصرۃ وواللہ انہا لزوجۃ نبیکم فی الدنیا
والآخرۃ ولکن اللہ ابتلاکم لیعلم ایاہ تطیعون ام ھی اخرجہ البخاری ترجمہ عبداللہ بن
زیاد سے روایت ہے کہ جب طلحہ اور زبیر اور عائشہ بصرہ کی طرف چلے تو علی مرتضی نے عمار بن یاسر اور حسن کو بھیجا سو وہ
دونوں ہمارے پاس کوفہ میں آئے اور منبر پر چڑھے حسن رضی اللہ عنہ اوسکے اوپر کے درجہ پر تھے اور عمار نیچے کے درجہ پر تو ہم انکے پاس جمع ہوئے سو میں نے
عمار سے سنا کہتے تھے کہ حضرت عائشہ بصرہ کی طرف گئیں اور قسم ہے اللہ کی البتہ وہ تمہارے پیغمبر کی بی بی ہے دنیا میں اور آخرت میں لیکن
اللہ نے تم کو مبتلا کیا ہے تاکہ جانے کہ تم علی کی تابعداری کرتے ہو یا عائشہ کی بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن شقیق قال کنت جالسا مع ابی موسی الاشعری وابی مسعود وعمار رضی اللہ عنہم
فقال ابو مسعود لعمار ما من اصحابک من احد الا لو شئت لقلت فیہ غیرک وما رأیت منک شیئا
منذ صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیب عندی من استسراعک فی ھذا الامر فقال عمار
یا ابا مسعود ما رأیت منک ولا من صاحبک ھذا شیئا منذ صحبتما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیب عندی

من ابطائكما في هذا الامر فقال ابو مسعود وكان موسرا يا غلام هات حلتين فاعطى احداهما ابا موسى
والاخرى عمارا وقال روحا فيهما الى الجمعة اخرجه البخاري ترجمہ شقیق سے روایت ہے کہ میں ابو موسیٰ
اشعری اور ابو مسعود اور عمار کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ابو مسعود نے عمار سے کہا کہ تیرے سوائے تیرے ساتھیوں سے
ایسا کوئی آدمی نہیں مگر کہ میں اگر چاہوں تو اس کا عیب کہوں اور میں نے اپنے نزدیک تجھ میں کوئی معیوب بات نہیں دیکھی
جب سے تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحبت کی زیادہ تر عیبدار اس سے کہ تم اس لڑائی میں دوڑ سے جاتے ہو تو عمار نے
کہا اے ابو مسعود میں نے تجھ میں اور تیرے اس ساتھی میں اپنے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں دیکھی جب سے تم دونوں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کی معیوب تر ہوا اس سے کہ تم اس لڑائی میں دیر اور سستی کرتے ہو اور ابو مسعود مالدار
تھے انہوں نے کہا کہ اے غلام دو جوڑے لا ایک ابو موسے کو دے اور دوسرا عمار کو پہنا اور کہا کہ یہ جوڑے پہنکر جمعہ میں جایا
کرو بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۴) وعن قيس بن عباد قال قلت لعلي اخبرني عن مسيرك هذا اعهد عهده اليك رسول الله
صلى الله عليه وسلم ام راي رأيته فقال ما عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء ولكنه راي رأيته
اخرجه ابو داود ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے علیؓ سے کہا کہ مجھ کو اپنے اس سفر جنگ کی خبر دو کہ کیا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو اس بارے میں کچھ وصیت کی ہے یا تمہاری اپنی رائے ہے تو انہوں نے کہا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کچھ وصیت نہیں کی لیکن یہ میری اپنی رائے ہے جو میرے قیاس میں آئی ابوداؤد اسکے راوی ہیں

الخوارج
خارجیوں کا بیان

(۱) عن زيد بن وهب وكان في الجيش الذين كانوا مع علي حين سار الى الخوارج
فقال علي ايها الناس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرؤن
القرآن ليس قراءتكم الى قراءتهم بشيء ولا صلوتكم الى صلوتهم بشيء ولا صيامكم
الى صيامهم بشيء يقرؤن القرآن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلوتهم تراقيهم يمرقون
من الدين كما يمرق السهم من الرمية ولو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم
لنكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم رجلا له عضد ليس له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه
شعرات بيض فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم في ذراريكم واموالكم والله
لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله
تعالى قال فلما التقينا وعلى الخوارج يومئذ عبد الله بن وهب الراسبي فقال لهم القوا الرماح وسلوا السيوف
فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم يوم حروراء فرجعوا فوحشوا برماحهم وسلوا السيوف وشجرهم
الناس برماحهم وقتل بعضهم على بعض وما اصيب يومئذ من الناس الا رجلان فقال علي التمسوا فيهم
المخدج فلم يجدوه فقام علي بنفسه حتى اتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال اخروهم فوجدوه مما
يلي الارض فكبر وقال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين والله الذي
لا اله الا هو لسمعت هذا الحديث من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اي والله الذي لا اله الا هو حتى
استحلفه ثلثا وهو يحلف له اخرجه مسلم عن عبيد الله بن رافع بنحوه وفي اوله ان الحرورية لما خرجت
على علي بن ابي طالب قالوا لا حكم الا لله فقال علي كلمة حق اريد بها باطل التراقي جمع ترقوة

العظم الذی بین ثغرة النحر والعاتق والرمیة ما یرمی من صید ونحوه قال الخطابی قد اجمع علماء المسلمین
علی ان الخوارج علی ضلالتهم فرقة من فرق المسلمین ورأوا مناکحتهم واکل ذبائحهم واجازوا شهادتهم قال
ومعنی یمرقون من الدین ای یخرجون من طاعة الامام المفترض طاعته ینسلخون منها ویکلوا عن العلم
ای فنزوا وجنبوا والآیة العلامة التی یستدل بها وحشوا برماحهم ای رموا بها والقوها من ایدیهم
والشناجر الواحد التاسجر المطاعن بها والمخدج الناقص ترجمہ زید بن وہب سے روایت ہے اور وہ حضرت علیؓ کے لشکر
میں تھا جبکہ وہ خارجیوں کی طرف چلے تو علی نے کہا کہ اے لوگو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے
تھے کہ میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہونگے قرآن کو پڑھینگے کہ تمہارا قرآن پڑھنا بہ نسبت ان کے قرآن پڑھنے کے کچھ
چیز نہ ہوگا اور نہ تمہاری نماز انکی نماز کے پاس کچھ چیز ہوگی اور نہ تمہارا روزہ انکے روزے کے پاس کچھ چیز ہوگا قرآن کو پڑھینگے
گمان کرینگے کہ وہ ان کے لئے ثواب ہے اور حالانکہ وہ انپر وبال ہوگا انکی نماز انکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھیگی
نکل جاوینگے دین سے جیسے نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور اگر جانے وہ لشکر کہ ان کو مارینگے جو ان کے لئے انکی پیغمبر
کی زبان پر ثواب ٹھہر چکا ہے تو عمل چھوڑ بیٹھیں اس قوم کی پہچان یہ ہے کہ انہیں ایک مرد ہوگا کہ اسکا بازو ہوگا
اور ہاتھ نہ ہوگا اسکے بازو پر پستان کی نوک کی طرح گوشت کا لوتھڑا ہوگا اسپر سفید بال ہونگے سو تم انکو چھوڑ کر
معاویہ اور اہل شام کے پاس چلے جاؤگے اور وہ تمہارے پیچھے تمہارے بیوی بچوں پر آپڑینگے قسم ہے اللہ کی البتہ
میں امید رکھتا ہوں کہ یہی لوگ ہیں جنکی حضرت نے خبر دی ہے کہ مقرر انہوں نے حرام لہو بہایا ہے یعنے ناحق خون
کئے اور لوگوں کے مال مواشی لوٹے ہیں سو چلو اللہ کے نام سے سو جب ہمارا انکا مقابلہ ہوا اور حالانکہ اسوقت خارجیوں
کا سردار عبد اللہ بن وہب راسبی تھا تو علی نے ان سے کہا کہ نیزے پھینکدو اور تلواریں کھینچ لو سو مقرر میں
ڈرتا ہوں کہ تم کو قسم دیں جیسے انہوں نے تمکو جنگ حروراء کے دن قسم دی سو لوگ پھرے اور انہوں نے نیزے
پھینک کر تلواریں کھینچ لیں اور لوگوں نے انکو نیزوں سے زخمی اور مجروح کیا اور بعضے بعضوں پر مارے گئے اور ان
مردوں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے تو علیؓ نے کہا کہ ان میں ناقص ہاتھ والے کو تلاش کرو لوگوں نے اسکو نہ پایا تو
علی مرتضے خود اٹھے یہانتک کہ ان مردوں کے پاس آئے جو ایک دوسرے پر پڑے تھے تو
فرمایا کہ انکو ہٹاؤ یعنے تو لوگوں نے ان کو ہٹایا تو اسکو انکے نیچے پایا تو سبحان اللہ اکبر کہا کہا کہ اللہ نے سچ فرمایا
اور اسکے پیغمبر نے پہونچایا تو عبیدہ سلمانی اسکی طرف اٹھا سو اسنے کہا کہ اے امیر المؤمنین قسم ہے اس ذات کی جسکے
سوائے کوئی لائق بندگی کے نہیں البتہ تم نے یہ حدیث حضرت صلعم سے سنی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں قسم ہے اسکی جس کے
سوائے کوئی لائق عبادت کے نہیں یہانتک کہ اسنے ان سے تین بار قسم لی اور انہوں نے اسکے لئے تین بار قسم کھائی
مسلم ابوداود اسکے راوی ہیں اور مسلم نے اسکو اسی طرح عبد اللہ بن رافع سے روایت کیا ہے اور اسکے اول میں
ہے کہ جب خارجی لوگ علی مرتضے سے باغی ہوئے تو کہنے لگے کہ اللہ کے سوائے کسی کا حکم نہیں تو حضرت علیؓ نے
فرمایا کہ یہ بات حق ہے اور مراد اس سے باطل ہے اور تراقی جمع ہے ترقوۃ کی اور ترقوۃ وہ ہڈی ہے جو سر سینہ اور
مونڈھے کے درمیان ہے اور رمیۃ شکار وغیرہ کو کہتے ہیں جسکو تیر مارا جاتا ہے کہا خطابی نے اجماع ہے مسلمانوں کا
اسپر کہ خارجی لوگ باوجود گمراہی کے مسلمانوں میں سے ایک فرقہ ہے ان سے نکاح کرنا اور انکے ذبح کئے ہوئے جانور
کا کھانا اور گواہی لینا جائز ہے اور یمرقون من الدین کے معنے ہیں کہ وے نکل جاوینگے امام حق کے تابعداری

سے جنکے تابعداری فرض ہے اور اس سے الگ ہو جاینگے اور نکلوا کے معنے ہیں کہ سست اور بزدل ہو جاینگے اور آیت کے معنے علامت جس سے راہ لی جاوے اور وحشوا کے معنے ہیں کہ نیزوں کو پھینکا اور اپنے ہاتھوں سے ڈالدیا اور تشاجر بالرماح کے معنے ہیں اُنکے ساتھ زخمی کرنا اور مخدج کے معنے ہیں ناقص۔

(۲) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا فَوَاللّٰهِ لَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْلَ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَقُلْ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خُدْعَةٌ وَّإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ فِيْ قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ أَيْ شَبَابٌ لَمْ يَكْبَرُوْا حَتّٰى يَعْرِفُوا الْحَقَّ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ السَّفَهُ الْخِفَّةُ فِي الْعَقْلِ وَالْجَهْلُ وَالْأَحْلَامُ الْعُقُوْلُ ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب میں تم سے حضرتؐ کی کوئی حدیث بیان کروں تو البتہ میرا آسمان سے گر پڑنا مجھکو محبوب تر ہے اس سے کہ میں حضرتؐ پر جھوٹ باندھوں اور آپ پے جھوٹ حدیث بیان کروں اور اگر میں تم سے اپنے اور تمہارے درمیان کی کوئی بات کہوں تو مقرر لڑائی فریب ہے یعنے اسمیں کچھ کمی بیشی ہو جائیگی۔ اور البتہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ عنقریب ایک قوم پیدا ہوگی آخر زمانے میں کم عمر ناقص عقل کلام کرینگے بہتر لوگوں کا کلام قرآن کو پڑھینگے اُنکا ایمان اُنکے نرخروں کے نیچے نہ اُترے گا یعنے دلمیں ایمان کا کچھ اثر نہوگا نکل جاینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے سو تم جہاں کہیں اُن سے ملو تو اُن کو قتل کرڈالو اسواسطے کہ اُنکے قتل کرنے میں قتل کرنے والے کو ثواب ہے قیامت میں خدا کے نزدیک ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔ حدثاء الاسنان یعنے جوان ہونگے بڑے نہ ہوئے ہونگے تاکہ حق کو پہچانیں اور سفہاء الاحلام سے مراد ہے کم عقل اور احلام کے معنے ہیں عقلیں

(۳) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَأَنَسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَّفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ثُمَّ لَا يَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سِيْمَاهُمْ قَالَ التَّحْلِيْقُ أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِلشَّيْخَيْنِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ نَحْوُهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ وَالتَّسْبِيْدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمْ فَأَنِيْمُوْهُمْ الْفُوْقُ وَالْفُرْقُ وَالْفُوْقُ مَوْضِعُ وُقُوْعِ الْوَتَرِ مِنَ السَّهْمِ ترجمہ ابو سعید اور انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب میری امت میں اختلاف ہوگا اور ایک فرقہ پیدا ہوگا بات اچھی کرینگے اور کام بُرا کرینگے قرآنکو پڑھینگے انکے گلے کی ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھیگا یعنے دل میں کچھ اثر نہ ہوگا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے پھر نہ پھرینگے یہانتک کہ پھر آوے تیر اپنی زہ میں وے سب خلق سے بدتر ہیں خوشی ہے اس شخص کے لئے جو انکو قتل کرے اور جسکو وہ قتل کریں قرآن کی طرف لوگوں کو بلاوینگے اور حالانکہ خود اُن کو قرآن سے کچھ نسبت نہوگی جو اُن سے لڑے وہ قریب تر ہے ساتھ اللہ کے اُن سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اُن کی نشانی کیا ہے فرمایا کہ سر منڈانا ابو داود اسکے راوی ہیں اور شیخین نے اسکی مثل ابو سعید سے روایت کی ہے

اور ایک روایت میں انس سے آیا ہے کہ انکا نشان سر منڈانا اور صفا کرانا ہے سو جب تم ان سے ملو تو ان کو مار ڈالو اور
فوق وہ جگہ ہے جہاں تانت میں تیر کا ایک سرا پھینکتے وقت رکھتے ہیں۔

(۷) وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِىْ ثَوْبِ بِلَالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ مِنْهَا وَيُعْطِى النَّاسَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ لَقَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهٗ وَاِنَّ هٰذَا وَاَصْحَابَهٗ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ جنگ حنین سے پلٹتے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد آیا اور بلال کے کپڑے میں چاندی تھی اور حضرت اسمیں سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے تو اس نے کہا کہ محمد آپ انصاف کیجیے یعنی انصاف سے تقسیم کیجیے تو آپنے فرمایا تجھ پر خرابی پڑے جب میں نے انصاف نہ کیا تو کون انصاف کریگا البتہ تو نا امید ہوا اور ٹوٹے میں پڑا اگر میں نے انصاف نہ کیا تو عمر فاروق نے کہا کہ یا رسول اللہ حکم ہو تو اس منافق کی گردن ماروں تو حضرت نے فرمایا کہ خدا کی پناہ لوگ چرچا کریں گے کہ محمد اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے اور یہ اور اسکے ساتھی قرآن کو پڑھینگے انکے نرخروں سے آگے نہ بڑھے گا نکل جاوینگے دین سے جیسے تیر نکل جاتا ہے شکار سے شیخین اسکے راوی ہیں اور لفظ مسلم کے ہیں۔

اَمْرُ الْحَاكِمَيْنِ وَبَيْعَةُ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ
دو حاکموں کا اور یزید کی بیعت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ قَدْ كَانَ مِنَ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ وَلَمْ يُجْعَلْ لِىْ مِنَ الْاَمْرِ شَىْءٌ فَقَالَتْ اِلْحَقِ النَّاسَ فَاِنَّهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ وَاَخْشٰى اَنْ يَكُوْنَ فِىْ احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ فَلَمْ تَدَعْهُ حَتّٰى ذَهَبَ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَكَلَّمَ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهٗ فَلَنَحْنُ اَحَقُّ بِهٖ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ سَلَمَةَ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ فَهَلَّا اَجَبْتَهٗ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَقُوْلَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَاَبَاكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَخَشِيْتُ اَنْ اَقُوْلَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ وَتَسْفِكُ الدَّمَ وَيُحْمَلُ عَلَىَّ غَيْرُ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ فِى الْجِنَانِ فَقُلْتُ حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ میں حفصہ اپنی بہن پر داخل ہوا سو میں نے کہا کہ جو لوگوں کا حال ہوا سو تم دیکھتی ہو میرا کچھ اختیار نہیں تو انہوں نے کہا کہ لوگوں سے جا مل وہ تیری انتظار میں ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ تو انکے پاس نہ پہونچے تو پھوٹ پڑے تو حفصہ ابن عمر کو یہ بات کہتی رہیں یہانتک کہ وہ گئے پھر جب لوگ جدا جدا ہوگئے تو معاویہ نے خطبہ پڑھا اور کہا کہ جو شخص اس حکومت میں کچھ کلام کیا چاہے تو چاہیے کہ اپنا سینگ ہمارے لئے نکالے یعنی ہمارے سامنے ظاہر ہووے سو ہم اس سے اور اسکے باپ سے زیادہ تر حقدار ہیں حبیب بن سلمہ کہتا ہے میں نے ابن عمر سے کہا کہ تم نے اسکو کیوں جواب نہ دیا انہوں نے کہا البتہ میں نے قصد کیا تھا کہ میں کہوں کہ حکومت کا تجھ سے زیادہ تر حقدار وہ شخص ہے جو تجھ سے اور تیرے باپ سے اسلام لانے پر لڑا پھر میں ڈرا کہ مبادا لوگوں میں اس بات سے پھوٹ پڑے اور خونریزی ہو یا اس سے کچھ اور مراد لیجاوے سو میں نے یاد کیا جو اللہ تعالی نے بہشت میں تیار کیا ہے تو حبیب نے کہا کہ میں نے نگاہ رکھا اور بچا لیا

یعنے لوگوں کو بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن المسیب قال لما وقعت الفتنة الاولی یعنی مقتل عثمان لم تبق من اصحاب بدر احدا ثم وقعت الفتنة الثانیة یعنی الحرة فلم تبق من اصحاب الحدیبیة احدا ثم وقعت الفتنة الثالثة فلم ترتفع وللناس طباخ اخرجه البخاری یقال فلان لا طباخ له ای لا عقل له ولا خیر عنده والمراد انها لم تبق فی الناس من الصحابة احدا ترجمہ ابن مسیبؒ سے روایت ہے کہ جب پہلا فتنہ فساد واقع ہوا یعنی قتل ہونا حضرت عثمانؓ کا تو اسنے جنگ بدر والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب دوسرا فتنہ یعنے جنگ حرہ واقع ہوا تو اسنے حدیبیہ والے اصحاب میں سے کسی کو نہ چھوڑا پھر جب تیسرا فساد واقع ہوا تو اسنے کسی کی عقل اور ہوش نہ چھوڑی تو وہ آدمیوں سے مرتفع ہوا جبتک ان میں عقل ہی تھی بخاری اسکے راوی ہیں کہا جاتا ہے عرب کے محاورے میں فلان لا طباخ له یعنے نہ اسکی عقل ہے نہ اسکے پاس خبر ہے اور مراد یہ ہے کہ اسوقت لوگوں میں کوئی صحابی نہیں رہے گا۔

باب ابن الزبیر
ابن زبیر کے دنوں کا بیان

(۱) عن ابی نوفل قال رأیت عبد الله بن الزبیر علی عقبة المدینة فجعلت قریش تمر علیه والناس حتی مر علیه عبد الله ابن عمر فوقف علیه فقال السلام علیک ابا خبیب ثلاثا اما والله لقد کنت انهاک عن هذا وان کنت ما علمت الا صواما قواما وصولا للرحم اما والله لامة انت شرها لامة خیر فبلغ الحجاج موقف عبد الله بن عمر وقوله فارسل الیه فانزل عن جذعه فالقی فی قبور الیهود ثم ارسل الی امه اسماء بنت ابی بکر فابت ان تأتیه فاعاد الیها الرسول لتأتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک فابت فقالت والله لا آتیک حتی تبعث من یسحبنی بقرونی فقال اروني سبتیتی فاخذ نعلیه ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیها فقال کیف رأیتنی صنعت بعدو الله قالت رأیتک افسدت علیه دنیاه وافسد علیک آخرتک بلغنی انک تقول یا ابن ذات النطاقین انا والله ذات النطاقین اما احدهما فکنت ارفع به طعام رسول الله صلی الله علیه وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الآخر فنطاق المرأة التی لا تستغنی عنه اما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا اما الکذاب فقد رأیناه واما المبیر فلا اخالک الا ایاه فقام عنها ولم یراجعها اخرجه مسلم وزاد رزین ان الحجاج قال دخلت الیها لاخرجها فاخرجتنی قرون المرأة ضفائرها والتوذف التبختر وقیل الاسراع والسبتیتان النعلان واصله من السبت وهو جلود البقر المدبوغة بالقرظ یعمل منها النعال نسبت الیها وقیل من السبت وهو حلق الشعر لان شعر الجلد یحلق عنها ثم تعمل منها النعال والمبیر المهلک ترجمہ ابو نوفل سے روایت ہے کہ دیکھا عبداللہ بن زبیر کو مدینے کی گھاٹی پر (سولی پر) دیکھا تو قریش اور لوگ اسپر گذرنے لگے یہانتک کہ عبداللہ بن عمر اسپر گذرے اور اسکے پاس ٹھہرے اور کہا السلام علیک اے ابا خبیب (یہ عبداللہ بن زبیر کی کنیت ہے) تین بار کہا خبردار قسم ہے اللہ کی البتہ میں تجھکو اس بات سے منع کیا کرتا تھا اور البتہ تو میرے علم میں تو بہت روزہ رکھنے والا نماز گذار قرابتیوں سے سلوک کرنیوالا تھا خبردار قسم ہے اللہ کی یہ امت جس کے تو بدتر ہے بہتر امت ہے پھر عبداللہ بن عمر کے وہاں ٹھیرنے اور انکی بات کی خبر حجاج ظالم کو پہنچی جس نے ابن زبیر کو سولی دیا تھا

اسے ابن زبیر کی طرف ایک آدمی بھیجکر اسے سولی سے اتروا لا دو یہودیوں کے قبرستان میں پھینکدیا پھر اُس کی
ماں اسماء بنت ابی بکر کو بلا بھیجا اُسنے اُسکے پاس آنے سے انکار کیا تو ایلچی پھر اُسکے پاس گیا کہ تو میرے پاس چلی آ
نہیں تو مَیں تیرے پاس اُس شخص کو بھیجونگا جو تجھکو سر کی چوٹیوں سے گھسیٹ کر لاوے اُسنے انکار کیا اور کہا قسم ہے
اللہ کی مَیں تیرے پاس نہیں آؤنگی یہانتک کہ تو اُس شخص کو بھیجے جو مجھکو چوٹیوں سے گھسیٹے حجاج نے کہا کہ میرے دو
جوتے مجھکو دکھلاؤ اُسنے جوتے لیکر پاؤں میں ڈالے اور چلا مٹکتا اور اتراتا ہوا یہانتک کہ اُسکے پاس اندر گیا اور اُس سے
کہنے لگا کہ تو نے دیکھا یعنی خدا کے دشمن کا کیا حال کیا اسماء نے کہا کہ مَیں نے تجھکو دیکھا کہ تو نے اُسکی دنیا کو تباہ کیا اور اُسنے
تیری آخرت کو تباہ کردیا مجھکو خبر پہونچی تو کہتا ہے کہ اے ذات النطاقین کے بیٹے قسم ہے اللہ کی میں ذات النطاقین
ہوں یعنی دو کمر بند والی ایک سے تو میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اپنے باپ کا کھانا زمین کے جانوروں سے اوٹھا
(یعنی ہجرت کرنے کے وقت) اُٹھا رکھتی تھی اور دوسرا سو عورت کا کمر بند ہے جس سے وہ بے پروا نہیں ہو سکتی خبردار
مقرر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ بیشک ثقیف کی قوم میں ایک بہت جھوٹا ہوگا اور ایک
ظالم خونریز ہوگا سو کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور لیکن ظالم خونریز سو میں نہیں خیال کرتی مگر تو ہی ہے تو حجاج اوٹھ
کھڑا ہوا اور اسکو کچھ جواب نہ دیا مسلم اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ حجاج نے کہا کہ میں اسکے پاس گیا تھا
کہ اسکو غمگین کردوں سو اُسنے الٹا مجھکو غمگین کردیا قولہ الوذرة اُسکی چوٹیاں ہیں اور توذف کے معنے ہیں مٹک
کر چلنا اور بعض نے کہا کہ جلدی چلنا اور سبتیتان کے معنے جوتیاں ہیں اور اُسکی اصل سبت سے ماخوذ ہے اور وہ گائے
کا چمڑا ہے رنگا ہوا اسلئے جوتوں کو کہ اُس سے جوتے بنائے جاتے ہیں اسکی طرف منسوب ہوا اور بعضوں نے کہا کہ وہ سبت
سے ماخوذ ہے اور وہ بالوں کا منڈانا ہے اسواسطے کہ کھالوں کے بال اوڑائے جاتے ہیں پھر اُن سے جوتا بنایا جاتا
ہے اور مبیر ہلاک کرنے والے کو کہتے ہیں۔

ذکر الحجاج
حجاج کا ذکر

(۱) عن الزبير بن عدي قال دخلنا على انس بن مالك فشكونا اليه ما نلقى من الحجاج فقال اصبروا فانه لا ياتي عليكم زمان الا والذي بعده شر منه حتى تلقوا ربكم سمعت هذا من نبيكم صلى الله عليه وسلم اخرجه البخاري والترمذي ترجمہ زبیر بن عدی
سے روایت ہے کہ ہم انس بن مالکؓ پر داخل ہوئے تو ہم نے اُنکے پاس حجاج کے ظلم کی شکایت کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ صبر کرو سو مقرر
شان یہ ہے کہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آویگا مگر کہ اُسکے پچھلا اُس سے بدتر ہوگا یہانتک کہ تم اپنے رب سے ملو میں نے یہ حدیث تمہارے
پیغمبر سے سنی ہے بخاری ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقيف كذاب ومبير اخرجه الترمذي وقال
يقال الكذاب المختار بن ابي عبيد والمبير الحجاج بن يوسف ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ثقیف کی قوم میں ایک بڑا جھوٹا اور ایک ظالم خونریز ہوگا ترمذی اسکے راوی ہیں کہتے ہیں کہ کذاب
سے مراد مختار بن ابی عبید ہے اور مبیر سے حجاج ہے۔

(۳) وعن هشام بن حسان قال احصوا ما قتل الحجاج صبرا فوجدوه مائة الف وعشرين الفا اخرجه
الترمذي قوله صبرا المراد به كل من قتل في غير حرب ولا اقتتال كمن تضرب عنقه او يحبس ليموت
او يصلب او نحو ذلك من هيئات القتل فهو مقتول صبرا ترجمہ ہشام بن حسان نے روایت کیا ہے

کہ گنے گئے جو حجاج نے قید کر کے مارے تھے تو انہوں نے ایک لاکھ بیس ہزار آدمی پائے ترمذی اسکے راوی ہیں اور صبر سے مراد وہ شخص ہے جو بدون لڑائی اور جلد پکڑ لینے کے مارا جاوے جیسے کسی کی گردن ماری جاوے یا بند کیا جاوے یہانتک کہ مرجائے یا سولی دیا جاوے اور کسی وجہ سے قتل کیا جاوے تو اسکو قید میں مارا گیا کہتے ہیں۔

بنو مروان

مروان کی اولاد کا بیان

(۱) عن سعید بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما قال اخبرنی جدی قال کنت جالسا مع ابی ھریرۃ فی مسجد المدینۃ ومعنا مروان فقال ابو ھریرۃ سمعت الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ھلکۃ امتی علی یدی اغیلمۃ من قریش قال مروان لعنۃ اللہ علیہم فقال ابو ھریرۃ لو شئت ان اقول فلان وفلان لفعلت قال سعید فخرجت مع جدی الی الشام حین ملک بنو مروان فاذا راھم غلمانا احداثا فقال عسی ان یکون ھؤلاء الذین عنی ابو ھریرۃ فقلت انت اعلم اخرجہ البخاری الصادق المصدوق ھو النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فی قولہ وما اخبر بہ وصدق فیما جیء بہ الیہ من الوحی واغیلمۃ تصغیر اغلمۃ۔ ترجمہ سعید بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہا کہ میرے دادا نے مجھے خبر دی کہ میں ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینے کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا تو ابوہریرہ نے کہا کہ میں نے صادق مصدوق یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکی قریش کے لونڈوں کے ہاتھ پر ہوگی مروان نے کہا کہ انپر خدا کی لعنت ہو ابوہریرہؓ نے کہا اگر میں چاہوں تو انکے نام بھی لے دوں کہ فلانا اور فلانا ہے کہا سعید نے سو میں اپنے دادا کے ساتھ شام کی طرف نکلا جبکہ مروان کی اولاد شام کے بادشاہ ہوئے پھر جب اوسنے ان کو کم عمر لڑکے دیکھا تو کہا امید ہے کہ یہی وہ لوگ ہوں جو ابوہریرہ مراد رکھتے تھے میں نے کہا کہ تو دانا تر ہے بخاری اسکے راوی ہیں اور صادق مصدوق سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سچ کہا آپنے اپنے قول میں اور جو خبر دی اور تصدیق کئے گئے جو لائے گئے وحی سے اور اغیلمہ تصغیر غلمہ کی ہے۔

(۲) وعن حذیفۃ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احصوا لی کم یلفظ بالاسلام قلنا یا رسول اللہ اتخاف علینا ونحن ما بین الستمائۃ الی السبعمائۃ قال انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا قال فابتلینا حتی جعل الرجل منا لا یصلی الا سرا اخرجہ الشیخان وفی اخری لھما عنہ رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک یختلجون ای ینتزعون ویجذبون۔ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے واسطے گنو کتنے مسلمان ہیں ہمنے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہمپر ڈرتے ہیں اور حالانکہ ہم چھ سو اور سات سو کے درمیان ہیں فرمایا کہ تم نہیں جانتے شاید تم مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ کہا سو ہم مبتلا ہوئے یہانتک کہ ہم میں سے کوئی آدمی نماز نہیں پڑھتا تھا مگر چھپکر شیخین اسکے راوی ہیں اور انکی ایک روایت میں انہیں سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حوض پر وارد ہونگے بعضے لوگ تو وہ حوض سے ہٹا دیئے جاویں گے تو میں کہونگا کہ یہ تو میرے ساتھی ہیں تو حکم ہوگا تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعتیں نکالیں یختلجون کے معنے ہیں اکھاڑے اور کھینچے جائیں گے۔

(۳) وعن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب رضی فقلت طوبی لک صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ اخرجہ البخاری وقال قال خلف ابن حوشب کانوا یستحبون ان یتمثلوا بھذہ الابیات عند الفتن ۞ الحرب اول ما تکون فتیۃ ۞

تَسْعٰى بِزِيْنَتِهَا لِكُلِّ جَهُوْلٍ ۔ حَتّٰى اِذَا اسْتَعَرَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا ۔ وَلَّتْ عَجُوْزًا غَيْرَ ذَاتِ خَلِيْلٍ ۔
شَمْطَاءَ تُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ ۔ مَكْرُوْهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيْلِ ۔

ترجمہ مسیب بن رافع سے روایت ہے کہ میں براء بن عازبؓ سے ملا اور میں نے ان سے کہا کہ تمکو خوشی ہو جیو کہ تم نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی اور درخت کے تلے آپ سے بیعت کی تو اسنے کہا کہ اے بھائی تو نہیں جانتا کہ ہم نے آپ کے بعد کیا کیا نئے کام نکالے بخاری اسکے راوی ہیں اور کہا خلف بن حوشب نے کہ مستحب جانتے تھے کہ فتنے کے وقت بطور مثال کے یہ شعر پڑھیں ؎ لڑائی کہ اول ابتداء میں جوان ہوتی ہے۔ دوڑتی ہے اپنی زینت دکھلانے کو واسطے ہر جاہل کے۔ یہانتک کہ جب روشن ہو جاتی ہے اور جوان ہوتی ہے بھڑک اسکی۔ تو پیٹھ پھیرتی ہے اس حال میں کہ بڑھیا ہوتی ہے بدون یار کے سفید بال والی کہ اسکا رنگ ناخوش ہوتا ہے اور بدل جاتی ہے نہ اسکے سونگھنے کو جی چاہتا ہے نہ چومنے کو ۔

حَرْفُ الْقَافِ وَفِيْهِ تِسْعَةُ فُصُوْلٍ

حرف قاف کا اور اس میں نو کتابیں ہیں

اَلْقَدَرُ اَلْقَنَاعَةُ اَلْقَضَاءُ اَلْقَتْلُ اَلْقِصَاصُ اَلْقَسَامَةُ اَلْقِرَاضُ اَلْقِصَصُ اَلْقِيٰمَةُ

تقدیر قناعت قضا قتل قصاص قسامہ قراض قصے قیامت

كِتَابُ الْقَدَرِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے تقدیر کے بیان میں اور اسمیں پانچ فصل ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ

پہلی فصل

تقدیر پہ ایمان لانے کے بیان میں

(١) عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطأه لم يكن ليصيبه أخرجه الترمذي ترجمہ جابر رضہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندے کا ایمان کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ تقدیر پر
ایمان لاوے اسکی نیکی اور بدی کو مانے یہاں تک کہ یقین جانے کہ جو مصیبت اسکو پہنچی وہ اس سے چوکنے والی
نہ تھی اور جو اس سے چوک گئی وہ ممکن نہ تھی کہ اسکو پہنچتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(٢) وعن عبادة بن الصامت أنه قال لابنه عند الموت يا بني إنك لن تجد طعم حقيقة الإيمان
حتى تعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وما أخطأك لم يكن ليصيبك فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول إن أول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال يا رب وما أكتب قال اكتب مقادير كل شيء
يوم القيمة يا بني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات على غير هذا فليس مني أخرجه أبو داود
وهذا لفظه والترمذي ترجمہ عبادہ بن صامت رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مرنے کے وقت اپنے بیٹے کو
کہا کہ اے بیٹا تو ایمان کی حقیقت کا کبھی مزہ نہ پاویگا یہاں تک کہ تو یقین جان لے کہ جو مصیبت تجھکو پہنچی وہ تجھکو
چوکنی نہ تھی اور جو تجھ سے چوک گئی وہ ممکن نہ تھی کہ تجھکو پہنچتی [illegible] تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ
فرماتے تھے کہ پہلے پہل اللہ نے قلم کو پیدا کیا پھر اسے کہا کہ لکھ اس نے کہا اے رب میں کیا لکھوں فرمایا کہ ہر چیز کی
تقدیر قیامت تک لکھ اے بیٹا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جو غیر اس اعتقاد پر مرے وہ
مجھ سے نہیں ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور لفظ ابو داؤد کا ہے۔

الفصل الثاني في العمل مع القدر

دوسری فصل

باوجود تقدیر ماننے کے عمل کرنیکے بیان میں

(١) عن عمرو بن العاص قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي يده كتابان فقال أتدرون
ما هذان الكتابان قلنا لا يا رسول الله إلا أن تخبرنا فقال للذي في يده اليمنى هذا كتاب من رب العالمين فيه
أسماء أهل الجنة وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا وقال للذي
في شماله هذا كتاب من رب العالمين فيه أسماء أهل النار وأسماء آبائهم وقبائلهم ثم أجمل على آخرهم
فلا يزاد فيهم ولا ينقص منهم أبدا فقال أصحابه ففيم العمل يا رسول الله إن كان الأمر قد فرغ منه قال
سددوا وقاربوا فإن صاحب الجنة يختم له بعمل أهل الجنة وإن عمل أي عمل وصاحب النار يختم له بعمل أهل
النار وإن عمل أي عمل ثم قال صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة و
فريق في السعير أخرجه الترمذي السداد الصواب في القول والعمل والمقاربة القصد فيهما ترجمہ عمرو
بن عاص رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے یعنے گھر سے تشریف لائے اور آپکے ہاتھ میں دو مکتوب
تھے سو فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ یہ دونوں نوشتے کیا ہیں ہم نے کہا یا حضرت نہیں مگر یہ کہ آپ ہمکو خبر دو تو اپنے داہنے ہاتھ والے
مکتوب کے حق میں فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں بہشتیوں کے اور انکے باپوں کے اور قبیلوں کے
نام ہیں پھر جملہ یعنے میزان کی گئی ہے انکے اخیر میں یعنی کل آ گئے ہیں سو نہ انمیں کبھی کوئی بڑھے گا اور نہ گھٹے گا پھر اپنے
بائیں والے مکتوب کو فرمایا کہ یہ نوشتہ ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں دوزخیوں اور انکے باپوں اور قبیلوں کے نام ہیں پھر انکے اخیر میں میزان کی گئی ہے سو کبھی کوئی نہیں بڑھیگا

اصحاب نے کہا کہ اگر تقدیر میں کام سے فراغت ہو چکی ہے یعنی اگر بدا تقدیر کے لکھے پر ہے تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ اپنے عملوں کو کرو اور قربت چاہو کہ مقرر بہشتی کا خاتمہ بہشتیوں کے عمل پر ہوگا اور دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوگا پھر اپنے دونو ہاتھ سے اشارہ کیا اور دونوں کو پھینکدیا یعنے عالم الغیب کے سپرد کیا پھر فرمایا کہ تمہارا رب بندوں کے کام سے فارغ ہو چکا ایک گروہ بہشتی ہوا اور ایک دوزخی ترمذی اسکے راوی ہیں سداد کے معنے ہیں قول اور عمل کو ٹھیک کرنا اور مقاربت کے معنے ہیں انہیں میانہ روی کرنی۔

(۲) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ کُنَّا فِیْ جَنَازَةٍ بِبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهٗ وَ بِیَدِهٖ مِخْصَرَةٌ فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِهَا الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ کُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّکِلُ عَلٰی کِتَابِنَا فَقَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَیُیَسَّرُ اِلٰی عَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَسَیُیَسَّرُ اِلٰی عَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ اَلْمِخْصَرَةُ کَالسَّوْطِ وَنَحْوِهٖ مِمَّا یُمْسِکُهُ الْاِنْسَانُ بِیَدِهٖ مِنْ عَصًا وَغَیْرِهَا وَالنَّکْتُ ضَرْبُ الشَّیْءِ بِالْعَصَا وَالْیَدِ لِیُؤَثِّرَ فِیْهِ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع الغرقد مدینے کی قبرستان میں تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم بھی آپکے گرد بیٹھ گئے اور آپکے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی تو آپ اُس سے زمین کو ٹھونکنے لگے پھر فرمایا کہ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر کہ اسکا مکان بہشت سے اور اسکا مکان دوزخ سے لکھا گیا ہے یعنے بہشتی لوگ اور دوزخی خدا کے نزدیک مقرر ہو چکے ہیں پھر اصحاب نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنے لکھے پر کیوں نہ بھروسا کریں یعنے تقدیر کے رو برو عمل کرنا بے فائدہ ہے تو حضرت نے جواب میں فرمایا کہ عمل کئے جاؤ اسواسطے کہ ہر آدمی کو وہی کام آسان معلوم ہوگا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے سو جو نیک بختوں سے ہوگا وہ جلدی نیک کام کیواسطے مستعد ہو جاویگا اور جو بد بختوں سے ہوگا تو وہ بد کام پر شتابی سے مستعد ہو جائے گا پھر حضرت نے اپنی اس کلام کی سند قرآن سے پڑھی کہ خدا فرماتا ہے سو جسنے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنے اسلام کو سچا جانا سو ہم اسپر آسان کردینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پروا بنا اور اس نے نیک دین کو جھوٹا جانا تو اسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی راہ نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور مخصرہ کوڑا وغیرہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ میں لاٹھی وغیرہ سے پکڑے رکھتا ہے نکث کے معنے ہیں لاٹھی یا ہاتھ سے کسی چیز کو مارنا تا کہ اُسمیں اثر کرے **ف** معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں بلکہ نیک عمل بہشت کا سبب ہوا اور بد عمل دوزخ کا سبب ہوا جیسے کسب رزق کا سبب ہے اور کوئی اسکو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ مسلمان کو تقدیر پر ایمان لانا واجب ہے اور اسمیں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے۔

(۳) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ رض فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَیِّنْ لَنَا دِیْنَنَا کَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِیْمَ الْعَمَلُ الْیَوْمَ فِیْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ اَمْ فِیْمَا یُسْتَقْبَلُ قَالَ فِیْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیْرُ قَالَ فَفِیْمَ الْعَمَلُ قَالَ اعْمَلُوْا فَکُلٌّ مُیَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ وَکُلُّ عَامِلٍ بِعَمَلِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ جابر رض سے روایت ہے کہ سراقہ بیٹا مالک بن جعشم آیا تو اس نے کہا یا حضرت ہمارے واسطے ہمارا دین بیان کیجئے کہ ہم اب پیدا ہوئے ہیں سو آج عمل کرنا کس چیز میں ہے کیا اس چیز میں ہے جسکے ساتھ قلمیں خشک ہو چکیں اور تقدیریں جاری ہوئیں یا اس چیز میں کہ آیندہ ہوگی یعنے ہر چیز پہلے سے مقدر ہو چکی ہے روز وغیرہ

تازہ ہوتی ہے فرمایا اس چیز میں ہے کہ اسکے ساتھ قلمیں سوکھ گئیں اور تقدیریں جاری ہو چکیں یعنے بات
مقدر ہو چکی ہے کوئی کام تقدیر سے باہر نہیں اُسنے کہا تو پھر عمل کرنے کا کیا فائدہ ہے فرمایا کہ عمل کیئے جاؤ کہ
ہر شخص کو وہی کام آسان ہو گا جسکے واسطے وہ پیدا کیا گیا ہے اور ہر عمل کرنے والا جو عمل کرے مسلم اسکے راوی ہیں

(۴) وعن ابن مسعود قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدكم يجمع
في بطن امه اربعين يوما ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله اليه
ملكا باربع كلمات يكتب رزقه واجله وعمله وشقي ام سعيد ثم ينفخ فيه الروح فوالذي لا اله غيره ان
احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل
اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق
عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها اخرجه الخمسة الا النسائي وزاد رزين
فقال اذا وقعت النطفة طارت في الرحم اربعين يوما ثم تكون علقة اربعين يوما ثم تكون مضغة
اربعين يوما فاذا بلغت ان تخلق نفسا بعث الله ملكا يصورها فياتي الملك بتراب بين اصبعيه فيخلطه
في المضغة ثم يعجنه ثم يصورها كما يؤمر فيقول اذكر ام انثى اشقي ام سعيد وما عمره وما
رزقه وما اثره وما مصائبه فيقول الله فيكتب الملك فاذا مات الجسد دفن حيث اخذ ذلك
التراب النطفة الماء القليل والكثير والمراد به ههنا المني والعلقة الدم الجامد والمضغة
القطعة اليسيرة من اللحم بقدر ما يمضغ ترجمہ ابن مسعود رضہ سے روایت ہے کہ حدیث بیان کی ہم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ سچے تصدیق کیئے گئے ہیں کہ مقرر ہر آدمی نطفہ اُسکی ماں کے
پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گوشت کی بوٹی بن
جاتا ہے پھر خدا فرشتے کو اُسکی طرف چار باتوں کے ساتھ بھیجتا ہے یعنی اسکو حکم کرتا ہے کہ اسکی روزی لکھتا ہے
کہ محتاج ہو گا یا مالدار اور اُسکی عمر لکھتا ہے کہ اتنے سال زندہ رہیگا اور اُسکے عمل لکھتا ہے کہ کیا کریگا اور یہ لکھتا ہے
کہ نیک بخت بہشتی ہو گا یا بدبخت دوزخی ہو گا پھر اسمیں روح پھونکتا ہے سو قسم ہے اُسکی جسکے سوا کوئی لائق
بندگی کے نہیں کہ بیشک تم لوگوں میں کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اُسکے اور بہشت کے درمیان
ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب آجاتا ہے سو وہ دوزخیوں
کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور بیشک تم لوگوں میں کوئی دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہانتک
کہ اُسکے اور دوزخ کے درمیان ہاتھ بھر کا فرق رہجاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اُسپر غالب آتا ہے سو وہ بہشتیوں
کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ
کیا ہے کہ جب نطفہ واقع ہوتا ہے تو چالیس دن رحم میں رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی پھٹکی رہتا ہے
پھر چالیس دن بوٹی رہتا [illegible] تو خدا اُسکی طرف فرشتہ [illegible]
[illegible] اُسکو [illegible]
[illegible] پھر اسکی [illegible]
[illegible] ہو گا یا نیک بخت [illegible]

مصیبتیں پیش آتی ہیں پھر اللہ فرماتا ہے اور فرشتہ ... ہے پھر جب جسم مرجاتا ہے تو وہ فنا ہو جاتا ہے جہاں سے کہ اگلی
نطفہ کہتے ہیں پانی کو تھوڑا ہو یا بہت اور ... اسی جگہ ... ہے اور علقہ جمے ہوئے لہو کو کہتے ہیں اور مضغہ گوشت کا
تھوڑا سا ٹکڑا ہے بقدر اسکے کہ چبایا جاتا ہے۔

(۵) وعن عامر ابن واثلة قال سمعت عبد الله بن مسعود يقول الشقي من شقي في بطن أمه والسعيد من وعظ بغيره فأتى رجلا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقال له حذيفة فحدثه بقول ابن مسعود فقال كيف يشقى رجل بغير عمل قال أتعجب من ذلك فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا مر بالنطفة ثنتان وأربعون ليلة بعث الله إليها ملكا فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها ثم قال يا رب أذكر أم أنثى فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يقول يا رب أجله فيقضي ربك ما شاء ويكتب الملك ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده فلا يزيد على ذلك شيئا ولا ينقص أخرجه مسلم ترجمہ عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن مسعود سے سنا کہتے تھے کہ بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت ہوا اور نیک بخت وہ ہے جو غیر کے حال کو دیکھ کر نصیحت پکڑے پھر عامر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے پاس آیا جن کا نام حذیفہ تھا اور ان سے ابن مسعود کا قول بیان کیا سو کہا کہ کس طرح بدبخت ہوا مرد بغیر عمل کے حذیفہ نے کہا کیا تو اس سے تعجب کرتا ہے سو مقرر میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ جب نطفے پر بیالیس روز گذرتے ہیں تو خدا اسکی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اسکی تصویر کھینچتا ہے اور اسکا کان اور آنکھ اور چمڑا اور گوشت بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب کیا مرد ہوگا یا عورت تیرا رب حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے رب اسکی عمر کتنی ہے سو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر کہتا ہے اے رب اسکا رزق کیا ہے تو حکم کرتا ہے تیرا رب جو چاہتا ہے اور فرشتہ حکم الٰہی لکھ لیتا ہے پھر فرشتہ کاغذ ہاتھ میں لیکر نکلتا ہے پھر نہ اس میں کچھ بڑھاتا ہے نہ گھٹاتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن ابن مسعود قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم مقاما فقال لا يعدي شيء شيئا فقال أعرابي يا رسول الله ما بال الإبل يأتيها البعير الأجرب الحشفة فيجربها كلها فقال صلى الله عليه وسلم فمن أعدى الأول لا عدوى ولا صفر إن الله خلق كل نفس وكتب حياتها وموتها ورزقها ومصابها أخرجه الترمذي ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک جگہ حضرت ہمارے درمیان کھڑے ہوئے سو فرمایا کہ ایک چیز کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی سو ایک گنوار نے کہا یا حضرت اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ایک خارش دار اونٹ انمیں آتا ہے تو اس سب کو خارش کی بیماری لگ جاتی ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے کو کس نے لگائی ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر کا مہینا ... ہے مقرر اللہ نے ہر جی کو پیدا کیا اور اسکی زندگی اور موت اور روزی اور مصیبتیں اور سختیاں لکھ دیں ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد الله تعالى بعبد خيرا استعمله فقيل كيف يستعمله قال يوفقه لعمل صالح قبل الموت أخرجه الترمذي ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو اس سے نیک عمل کرواتا ہے کہا گیا کہ کس طرح اس سے عمل کرواتا ہے فرمایا کہ اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے مرنے سے پہلے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ یُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِیْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی یُخْتَمَ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور البتہ بعض آدمی ایک دراز مدت تک دوزخیوں کے کام کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ بہشتیوں کے کام پر ہوتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں ف یعنے خاتمہ کا اعتبار ہے اول کاموں پر کچھ اعتبار نہیں تو عبادت پر گھمنڈ کرنا نہ چاہیئے۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاص رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا پھر اپنا نور انپر ڈالا سو جس کو اس نور سے کچھ حصہ پہنچا اس نے ہدایت پائی اور جو اس سے چوکا وہ گمراہ ہوا سو میں اسی واسطے کہتا ہوں کہ خشک ہو گیا قلم خدا کے علم پر ترمذی اسکے راوی ہیں یعنے جو کچھ ہونا تھا سو مقدر میں لکھا گیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِی الرِّضَاءِ بِالْقَدَرِ

تیسری فصل

تقدیر کے ساتھ راضی ہونے کے بیان میں

(۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَی اللّٰهُ تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَی اللّٰهُ تَعَالٰی اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رض سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی سے ہے یہ بات کہ خدا کی تقدیر پر راضی ہووے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ اللہ تعالے سے استخارہ نہ کرے اور آدمی کی بدبختی سے ہے یہ بات کہ خدا کی تقدیر سے ناراض ہو ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ كُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ لَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مضبوط ایمان والا خدا کے نزدیک بہتر اور محبوب تر ہے کمزور اور سست ایماندار سے اور ہر ایماندار میں خیر اور بہتری ہے حرص کر اس چیز کی جو تجکو نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہو تھک نہ جا اور اگر تجھے کچھ مصیبت پہونچے تو یوں نہ کہ اگر میں فلانا کام کرتا تو ایسا ایسا ہوتا لیکن کہہ کہ خدا نے اسی طرح مقدر کیا تھا اور جو چاہا سو کیا اسواسطے کہ... کہنا شیطانی کام کا دروازہ کھولتا ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ حُكْمِ الْاَطْفَالِ

چوتھی فصل

لڑکوں کے حکم کے بیان میں

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَا تَدْرِينَ أَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ أَهْلًا وَلِهٰذِهِ أَهْلًا أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَأَبُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فوت ہوا تو میں نے کہا اُسکو خوشی ہو جیو کہ بہشت کی چڑیوں سے ایک چڑیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں جانتی ہو کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا اور دوزخ کو پیدا کیا پھر بہشت والے پیدا کئے اور دوزخ والے پیدا کیے مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کافروں کی اولاد کا حکم پوچھا تو فرمایا کہ جب خدا نے انکو پیدا کیا تو وہ دانا تر ہے جو عمل کرتے ہیں ترمذی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں **ف** یعنے توقف ہے۔

(۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَّ آدَمُ مُوسَى عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي أَخْرَجْتَ النَّاسَ مِنَ الْجَنَّةِ بِذَنْبِكَ وَأَشْقَيْتَهُمْ فَقَالَ آدَمُ لِمُوسَى أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا النَّسَائِيَّ الْحَاجَّةُ الْمُجَادَلَةُ وَالْمُخَاصَمَةُ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بحث کی آدم سے موسیٰ نے سو کہا کہ تو وہی ہے جسنے اپنے گناہ کے سبب لوگوں کو بہشت سے نکالا اور انکو بدبخت کیا تو آدم نے موسیٰ سے کہا کہ تو وہی ہے کہ تجکو خدا نے اپنی پیغمبری اور کلام سے برگزیدہ کیا کیا تو مجکو ملامت کرتا ہے اور الزام دیتا ہے اُس کام پر جو خدا نے میری تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا کرنے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غالب آئے آدم موسیٰ پر نسائی کے سوا چھیوں اسکے راوی ہیں اور محاجہ کے معنے ہیں لڑنا اور جھگڑنا۔

(۴) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى يَا رَبِّ أَرِنَا آدَمَ الَّذِي أَخْرَجَنَا وَنَفْسَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَرَاهُ اللّٰهُ أَبَاهُ آدَمَ فَقَالَ أَنْتَ أَبُونَا آدَمُ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَنْتَ الَّذِي نَفَخَ اللّٰهُ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَعَلَّمَكَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَسَجَدُوا لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ أَخْرَجْتَنَا وَنَفْسَكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ وَمَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ أَنْتَ الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ أَنْتَ نَبِيُّ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِي كَلَّمَكَ اللّٰهُ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ لَمْ يَجْعَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ رَسُولًا مِنْ خَلْقِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا وَجَدْتَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ بَلَى قَالَ أَفَتَلُومُنِي فِي شَيْءٍ سَبَقَ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ الْقَضَاءُ قَبْلِي قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى أَخْرَجَهُ أَبُودَاوُدَ ترجمہ عمر بن خطاب رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰ نے کہا اے رب ہمکو آدم دکھلا جسنے ہمکو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا تو خدا نے اُنکو آدم دکھلایا سو کہا کہ تو ہی ہمارا باپ آدم ہے کہا کہ ہاں پھر کہا تو وہی ہے کہ تجمیں اللہ نے اپنی روح پھونکی اور تجکو سب چیزوں کے نام بتلائے اور فرشتوں کو حکم کیا

توانہوں نے تجکو سجدہ کیا آدمؑ نے کہا کہ ہاں تو کہا کہ تجکو کیا باعث ہوا کہ تو نے ہمکو اور اپنے تئیں بہشت سے نکالا آدمؑ نے کہا کہ تو کون ہے کہا کہ میں موسےٰ ہوں کہا کہ تو وہی ہے جس کو خدا نے اپنی پیغمبری سے برگزیدہ کیا بنی اسرائیل کا پیغمبر ہے کہ تجہ سے خدا نے بیں پردہ کلام کیا اور تیرے اور اپنے درمیان اپنی مخلوق سے کوئی ایلچی نہ ٹھہرایا کہا کہ ہاں میں وہی ہوں کہا کیا تو نے نہیں پایا کہ یہ خدا کی کتاب میں لکھا ہوا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے کہا کہ کیوں نہیں کہا تو کیا تو مجکو ملامت کرتا ہے اس کام پر جو خدا کی تقدیر میں لکھا تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت غالب آئے آدم موسےٰ پر غالب ہوئے آدم موسےٰ پر غالب آئے آدم موسیٰ پر ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** یہ گفتگو حضرت موسےٰ کے انتقال کے بعد عالم ارواح میں ہوئے اور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آدمی اپنے گناہوں کو تقدیر کے حوالے کرے اور آپکو بے قصور سمجھے اسواسطے کہ جبتک حضرت آدم اس عالم میں زندہ رہے قصور کو اپنی طرف نسبت کرتے رہے اور عالم اجسام کا قیاس عالم ارواح پر صحیح نہیں۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذَمِّ الْقَدَرِیَّۃِ

پانچویں فصل قدریہ کی مذمت کے بیان میں

(۱) عَنْ حُذَیْفَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ مَجُوْسٌ وَّمَجُوْسُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ اَنْ لَّا قَدَرَ فَمَنْ مَّاتَ مِنْہُمْ فَلَا تَشْہَدُوْا جَنَازَتَہٗ وَمَنْ مَّرِضَ مِنْہُمْ فَلَا تَعُوْدُوْہُ وَہُمْ شِیْعَۃُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّلْحِقَہُمْ بِالدَّجَّالِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَہٗ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْہُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْہَدُوْہُمْ وَلَہٗ اَیْضًا فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ مَرْفُوْعًا لَا تُجَالِسُوْا اَہْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْہُمْ بِالْکَلَامِ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کے واسطے مجوس ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں سو جو ان میں سے مرجائے اسکے جنازے میں نہ جاؤ اور جو بیمار ہو جائے اسکی بیمار پرسی نہ کرو اور وہ دجال کا گروہ ہے اور اللہ پر حق ہے کہ انکو دجال کے ساتھ ملا دے ابو داؤد اسکے راوی ہیں اور اسکی ایک روایت میں مرفوع آیا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہوں تو انکی خبر نہ پوچھو اور اگر مرجائیں تو انکے جنازے میں نہ جاؤ اور نیز اوسی کی ایک روایت میں ... مرفوعًا آیا ہے کہ قدریوں کے پاس نہ بیٹھو اور پہلے ان سے کلام نہ کرو

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَہُمْ فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ اَلْقَدَرِیَّۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ الْخَیْرُ مِنَ اللّٰہِ وَالشَّرُّ مِنَ الْاِنْسَانِ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یُرِیْدُ اَفْعَالَ الْعُصَاۃِ وَالْمُرْجِئَۃُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا یَضُرُّ مَعَ الْاِیْمَانِ مَعْصِیَۃٌ وَّہُمْ اَضْدَادُ الْقَدَرِیَّۃِ فَاِنَّ مَذْہَبَہُمْ تَخْلِیْدُ صَاحِبِ الْکَبِیْرَۃِ فِی النَّارِ اِذَا لَمْ یَتُبْ مِنْہَا وَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا وَّکِلَاہُمَا مُخَالِفَانِ لِاَہْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں دو قسم کے لوگ ہیں جو اسلام سے بے نصیب ہیں مرجیہ اور قدریہ ترمذی اسکے راوی ہیں قدریہ وے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اللہ کی طرف سے ہے اور بدی آدمی کی طرف سے ہے اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ گنہگاروں

کے کاموں کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ وہ بلا ارادہ خدا کے اُن سے صادر ہوتے ہیں اور مرجیہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا یعنے ایماندار خواہ کتنے ہی گناہ کرے اسکے ایمان میں کچھ نقصان نہیں ہوتا اور وہ قدریہ کے مخالف ہیں اسواسطے کہ قدریہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہ کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا جبکہ اس سے توبہ نہ کرے اگرچہ مومن ہو اور یہ دونو گروہ اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں۔

(۳) وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رض فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّهُ بَلَغَنِي اَنَّهُ قَدْ اَحْدَثَ التَّكْذِيْبَ بِالْقَدَرِ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِأْ مِنِّي عَلَيْهِ السَّلَامَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نافع سے روایت ہو کہ ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کرتا ہے اُسنے شام کے ایک شخص کا نام لیا ابن عمرؓ نے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ وہ تقدیر کو جھٹلاتا ہے سو اگر اُسنے یہ بات نکالی ہے تو میرا اسلام اوسسے نکہیو۔ اسواسطے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اس امت میں بھی خسف اور مسخ ہوگا یعضے زمین میں دھنس جاینگے اور بعضوں کی صورت بدل جاینگی اور یہ ان لوگوں میں ہوگا جو تقدیر کو جھٹلاتے ہیں ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے مخلوق کی تقدیریں اور اندازے لکھے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے اور خدا کا عرش پانی پر تھا مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ اَبِيْ عَزَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابی عزہ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا کسی بندے کے واسطے حکم کرتا ہے کہ کسی زمین میں مرے تو اُسکو اُسمیں کوئی حاجت ٹھہراتا ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّهُ قِيْلَ لِاِيَاسٍ مَا رَأْيُكَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ رَأْيُ ابْنِيْ يُرِيْدُ لَا يَعْلَمُ سِرَّهُ اِلَّا اللّٰهُ وَكَانَ يُضْرَبُ بِهِ الْمَثَلُ فِي الْفَهْمِ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْقَدَرِ فَقَالَ اَلَسْتَ تُؤْمِنُ بِهِ قَالَ بَلٰى قَالَ فَحَسْبُكَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ اُسکو خبر پہونچی کہ ایاس سے کسی نے کہا کہ تقدیر کے باب میں تیری کیا رائے ہے کہا کہ جو میرے بیٹے کی رائے ہے اُسکے مراد یہ ہے کہ تقدیر کے بھید کو خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور وہ سمجھ میں ضرب المثل ہے اور ایک مرد نے اس سے تقدیر کا مسئلہ پوچھا تو اُس نے کہا کہ کیا تو تقدیر پر ایمان نہیں رکھتا اُسنے کہا کیوں نہیں رکھتا ہوں سو فرمایا تجکو کافی ہے کہ حدیث بیان کی مجھ سے علی بن

حسین رض نے اپنے باپ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی خوبی سے ہے یہ کہ بیفائدہ لغو کام چھوڑ دے۔

كِتَابُ الْقَنَاعَةِ وَمَدْحِهَا وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

کتاب ہے قناعت اور اسکی مدح اور ترغیب کے بیان میں

(۱) عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ الْخَطْمِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي بَدَنِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَوْلُهُ آمِنًا فِي سِرْبِهِ أَيْ فِي نَفْسِهِ وَالْحَذَافِيرُ أَعَالِي الشَّيْءِ وَنَوَاحِيهِ وَاحِدُهَا حِذْفَارٌ يُقَالُ أَعْطَاهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا أَيْ بِأَسْرِهَا

ترجمہ عبید اللہ بن محصن خطمی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اپنی جان کا امن اور بدن کا آرام ہو اسکے پاس ایک دن کا گذارہ موجود ہو تو گویا کہ اسکے واسطے تمام دنیا جمع کی گئی یعنے اسکو تمام دنیا مل گئی ترمذی اسکے راوی ہیں فی سربہ یعنے اپنی ذات میں اور حذافیر اونچی طرف اور کناروں کو کہتے ہیں اسکا واحد حذفار ہے عرب کہتے ہیں اعطاہ الدنیا بحذافیرہا یعنے اسکو تمام دنیا دیدی۔

(۲) وَعَنْ عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِي بِهِ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْجِلْفُ الْخُبْزُ وَحْدَهُ لَا إِدَامَ مَعَهُ وَقِيلَ هُوَ الْخُبْزُ الْغَلِيظُ الْيَابِسُ ترجمہ عثمان رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین چیزوں کے سوائے اور میں آدمی کا حق نہیں ایک گھر جسمیں رہے اور ایک کپڑا جس سے بدن ڈھانکے اور سوکھی روٹی اور پانی ترمذی اسکے راوی ہیں اور جلف خالی روٹی کو کہتے ہیں جسکے ساتھ سالن نہو اور بعضوں نے کہا کہ موٹی خشک روٹی کو کہتے ہیں۔

(۳) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ هُدِيَ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ فضالہ بن عبید رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہے اسکے واسطے جس کو اسلام کی طرف ہدایت ہوئی اور اسکی گذران بقدر قوت کے ہو اور قناعت کرے ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَأَلَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ وَزَادَ رَزِينٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللهُ بِمَا آتَاهُ قُلْتُ زِيَادَةُ رَزِينٍ أَخْرَجَهَا مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاللهُ أَعْلَمُ الْكَفَافُ الَّذِي لَا يَفْضُلُ عَنِ الْحَاجَةِ وَلَا يَنْقُصُ ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ کچھ انصاری اصحاب نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا حضرت نے انکو دیا پھر مانگا پھر دیا ...... یہانتک کہ جب حضرت کے پاس کچھ باقی نہ رہا تو فرمایا کہ جو مال میرے پاس ہوگا اسکو میں تمسے چھپا کر جمع نہ رکھونگا اور جو شخص سوال اور حرام کاموں سے آپکو بچاوے پرہیزگار بننے کے ارادے پر تو خدا اسکو سچا

پرہیزگار کردیگا اور جو دنیا سے بے پرواہی کی نیت رکھے گا تو خدا اسکے دل کو دنیا کے مال سے بے پروا کردیگا اور جو شخص مصیبت میں بزور صبر کریگا تو خدا اسکو سچا صابر کردے گا اور صبر سے بہتر اور کشادہ تر کسی کو نعمت نہیں ملی جیتیوں اسکے راوی ہیں اور رزین نے زیادہ کیا ہے کہ البتہ مراد کو پہونچا جو مسلمان ہوا اور اسکو بقدر ضرورت روزی ملی اور خدا نے اسکو جتنا دیا اُسپر قناعت نصیب کی ہیں کہتا ہوں کہ اس زیادت کو مسلم اور ترمذی نے ابن عمرو بن عاص کی روایت سے بیان کیا ہے اور کفاف اُسکو کہتے ہیں جو حاجت سے زائد نہو اور نہ کم۔

ف یہ حدیث تہذیب اخلاق اور درویشی کی جڑ ہے معلوم ہوا کہ آدمی کی خو بدلنا ممکن ہے لیکن اول بد خو چھوڑنے میں محنت کرنی پڑتی ہے۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاِنْ تُمْسِكْهُ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَّابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيُّ اَلْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ يَدُ الْمُعْطِيْ لِاَنَّهَا بِالْحَقِيْقَةِ تَعْلُوْ عَلٰى يَدِ السَّائِلِ صُوْرَةً وَّمَعْنًى **ترجمہ** ابو امامہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے آدم کے بیٹے تیرا حاجت سے زیادہ مال کو خرچ کرنا تیرے واسطے بہتر ہے اور اُسکا بند رکھنا نہ خرچ کرنا تیرے لئے بدتر ہے اور تجھکو ضروری قدر پر ملامت نہیں اور اول اپنے اہل عیال سے دینا شروع کر اور اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے مسلم اور ترمذی اسکے راوی ہیں اور اونچا ہاتھ دینے والے کا ہاتھ ہے اسواسطے کہ وہ درحقیقت سائل کے ہاتھ سے اونچا ہے ظاہر میں اور باطن میں بھی۔

(۶) وَعَنْ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْخِمَاصُ الْجِيَاعُ الْخَالِيَاتُ الْبُطُوْنِ مِنَ الْغِذَاءِ وَالْبِطَانُ الشِّبَاعُ الْمُمْتَلِئَاتُ الْبُطُوْنِ **ترجمہ** عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خدا پر توکل کرتے حق اُسکے توکل کا تو البتہ تمکو روزی دیتا جیسے پرندوں کو روزی دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر آتے ہیں ترمذی اسکے راوی ہیں خماص کہتے ہیں بھوکے کو جسکا پیٹ غذا سے خالی ہوا اور بطان بھرے پیٹ والے کو کہتے ہیں۔

غِنَى النَّفْسِ
غنائے نفس کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ اَلْعَرَضُ مَا يَتَمَوَّلُهُ الْاِنْسَانُ بِقِنْيَتِهٖ مِنَ الْمَالِ وَغَيْرِهٖ **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے بے پرواہی اسباب دنیا کی زیادتی سے غنی ہونا تو حقیقت میں دل کی بے پرواہی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہیں عرض وہ چیز ہے جسکو آدمی مال ٹھیرا لے اور حاصل کرے اسکو مال وغیرہ سے۔

وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِیْ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِیْ لَا يَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْاَلُ النَّاسَ اَخْرَجَهُ السِّتَّةُ اِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** اور انہیں سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محتاج

مسکین وہ نہیں جس کو ایک دو لقمے اور ایک دو چھوہارے کی طرح ہر در پھرائے حقیقت میں محتاج تو وہ ہے جو نہیں پاتا اسقدر مال جو اسکو بے پروا کر دے اور نہ اسکا حال معلوم ہو سکے کہ اسپر صدقہ کیا جائے اور نہ وہ اٹھکر لوگوں سے سوال کرتا ہو۔ ترمذی کے سوائے چھئوں اسکے راوی ہیں۔ **ف** یعنی غنی اور تونگر اسکا نام نہیں جسکے پاس دنیا کی دولت اور اسباب زیادہ ہو بلکہ حقیقت میں غنی اور بے پروا قناعت والا ہے جس کا دل غنی ہے اسواسطے کہ جب دل سے دنیا کی محبت گئی تو کچھ حاجت نہ رہے۔

اَلرِّضٰی بِالْقَلِیْلِ
تھوڑے پر راضی ہونیکا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْہِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلُ مِنْہُ فَذٰلِکَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَزَادَ رَزِیْنٌ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ کُنْتُ اَصْحَبُ الْاَغْنِیَاءَ فَمَا کَانَ اَحَدٌ اَکْثَرَ ھَمًّا مِّنِّیْ کُنْتُ اَرٰی دَابَّۃً خَیْرًا مِّنْ دَابَّتِیْ وَثَوْبًا خَیْرًا مِّنْ ثَوْبِیْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ صَحِبْتُ الْفُقَرَاءَ فَاسْتَرَحْتُ الْاِزْدِرَاءُ الْاِحْتِقَارُ وَالْعَیْبُ وَالْاِنْتِقَاصُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی دیکھے اسکو جو اس سے مال اور پیدائش میں زیادہ ہو یعنے اور اسکو اپنا مال وحال حقیر معلوم ہوا تو چاہیئے کہ نظر کرے اسکو جو اس سے کمتر ہو سو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم خدا کی نعمت کو حقیر نہ جانو جو تمپر عطا کی **ف** یعنے جو لوگ تم سے مال اور تندرستی میں کمتر ہیں انکے حال پر نظر تاکہ خدا کا شکر تمہارے دل سے نکلے اور جو لوگ دنیا میں تمسے افضل ہوں انکو نہ دیکھا کرو نہیں تو ناشکری زبان سے نکلے گی شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں اور زیادہ کیا ہے رزین نے اپنی روایت میں کہ عون بن عبداللہ نے کہا کہ میں مالداروں سے صحبت رکھتا تھا سو مجھسے زیادہ تر نظر کرنے والا انمیں کوئی نہ تھا میں چوپایہ (غیر کا) اپنے چوپائے سے بہتر دیکھتا تھا اور کپڑا ... اپنے کپڑے سے بہتر دیکھتا تھا پھر جب میں نے یہ حدیث سنی تو بیٹھنے محتاجوں کی صحبت اختیار کی اور میں نے آرام پایا یعنے اسواسطے کہ رشک جاتا رہا ازدراء کے معنے ہیں احتقار اور عیب اور نقص۔

ذَمُّ الْمَسْئَلَۃِ
سوال کی مذمت کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَسْئَلَۃُ بِاَحَدِکُمْ حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ وَلَیْسَ بِوَجْھِہٖ مُزْعَۃُ لَحْمٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ اَلْمُزْعَۃُ الْقِطْعَۃُ مِنَ اللَّحْمِ صَغِیْرَۃً کَانَتْ مِنَ الشَّیْئِ **ترجمہ** ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی ہمیشہ مانگا کرتا ہے یہانتک کہ ملے گا اللہ سے (یعنے قیامت میں) اور حالانکہ اسکے چہرے پر گوشت کی بوٹی نہوگی شیخین و نسائی اسکے راوی ہیں مزعہ گوشت کے چھوٹے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ کُدُوْحٌ یَکْدَحُ بِھَا الرَّجُلُ وَجْھَہٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰی عَلٰی وَجْھِہٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَکَہٗ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ فِیْ اَمْرٍ لَا یَجِدُ مِنْہُ بُدًّا اَخْرَجَہُ اَصْحَابُ السُّنَنِ اَلْکُدُوْحُ الْخُمُوْشُ وَسُؤَالُ السُّلْطَانِ قِیْلَ اَرَادَ بِہٖ اَنْ یَّطْلُبَ حَقَّہٗ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوال کرنا زخم ہیں کہ اس سے آدمی

اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سو چاہے اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے نہ رکھے لیکن اگر آدمی بادشاہ سے کسی ضروری کام سوال کرے تو جائز ہے صحیح بسنن اسکے راوی ہیں کدوح چھیلنے کو کہتے ہیں اور بادشاہ سے سوال یہ ہے کہ اپنا حق بیت المال کا اس سے مانگے۔

(۳) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْئَلَةِ مَا مَشٰى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْئَلُهُ شَيْئًا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ ترجمہ عائذ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا حضرتؐ نے اسکو دیا پھر جب اسنے اپنا پاؤں دروازے کے نیچے کی لکڑی پر رکھا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر تم جانتے جسقدر کہ سوال میں گناہ ہے تو کوئی کسی طرف مانگنے کو نہ جاتا۔ نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۴) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةٍ مِنْ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی رسیاں لیوے پھر پہاڑ میں جاوے پھر اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا لاوے پھر اسکو بیچکر اپنی آبرو رکھے تو یہ اسکے حق میں بہتر ہے اس سے کہ لوگوں سے سوال کرے اسکو دیویں یا نہ دیویں بخاری اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ ثَوْبَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا أَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ رض أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ثوبانؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ضامن ہو میرے لئے اسکا کہ لوگوں سے سوال نہ کرے کسی سے کچھ نہ مانگے تو میں اسکے لئے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں تو ثوبانؓ نے کہا کہ میں اس بات کا ضامن ہوتا ہوں پھر وہ کسی سے کچھ چیز نہ مانگتے تھے ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ اَلْإِلْحَافُ الْإِلْحَاحُ فِي الْمَسْئَلَةِ وَالْإِكْثَارُ مِنْهَا ترجمہ معاویہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت چمٹ کر نہ مانگا کرو سو قسم خدا کی جو تم میں سے کوئی مجھ سے مانگے گا اور مجھکو ناخوش کرکے کچھ پاویگا تو جو میں اسکو دونگا اس میں برکت نہوگی یعنی وہ مال بے برکت ہوگا مسلم اور نسائی اسکے راوی ہیں الحاف کے معنے ہیں سوال میں پیچھا کرنا اور بہت چمٹ کر مانگنا **ف** معلوم ہوا کہ سوال کرنا حرام ہے خصوصًا چمٹ کر مانگنا زیادہ تر حرام ہے

(۷) وَعَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْأَلُ فَقَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ ابن فراسیؓ سے روایت ہے کہ اسکے باپ نے کہا یا رسول اللہ میں سوال کروں فرمایا کہ نہ اور اگر تو لاچار ہو تو نیکوں سے سوال کر ابو داؤد اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ كُدُوحٌ قِيلَ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جو لوگوں سے سوال کرے اور حالانکہ اسکے پاس اسقدر مال ہو جو اسکو بے پروا کرے تو وہ قیامت کے دن آویگا اس حال میں کہ اسکے سوال کے سبب سے اسکے چہرے میں زخم ہوگا کسی نے کہا اور کسقدر مال اسکو غنی و بے پروا کرتا ہے فرمایا کہ پچاس درہم یا اسکی قیمت سونا یعنے جسکے پاس بقدر پچاس درہم کے مال ہو وہ غنی ہے اصحاب سنن اسکے راوی ہیں۔

(۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْ لِيَسْتَكْثِرْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جو بہتایت کے لیے لوگوں سے مانگے تو سوا اسکے کچھ نہیں کہ وہ انگارہ مانگتا ہے سو خواہ کم طلب کرے یا زیادہ مانگے مسلم اسکے راوی ہیں

(۱۰) وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْأَلُهُ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَاْمُرَ لَكَ بِهَا ثُمَّ قَالَ يَا قَبِيْصَةُ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْلَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ اَوْ قَالَ سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْاَلَةِ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ الْحَمَالَةُ بِفَتْحِ الْحَاءِ اَنْ يَّقَعَ حَرْبٌ بَيْنَ فَرِيْقَيْنِ فَيَقَعَ بَيْنَهُمْ قَتْلٰی فَيَلْتَزِمَ رَجُلٌ اَنْ يُّؤَدِّيَ دِيَاتِ الْقَتْلٰی مِنْ عِنْدِهٖ طَلَبًا لِّلصُّلْحِ وَاتِّقَاءً لِّلْفِتْنَةِ وَالْجَائِحَةُ الْاٰفَةُ الَّتِیْ تَعْرِضُ لِلْاِنْسَانِ فَيَسْتَاْصِلُ مَالَهُ وَتَدَعُهُ مُحْتَاجًا اِلَى النَّاسِ وَالْقِوَامُ مَا يَقُوْمُ بِهٖ اَمْرُ الْاِنْسَانِ مِنْ مَّالٍ وَنَحْوِهٖ وَالسِّدَادُ بِكَسْرِ السِّيْنِ مَا يَكْفِیْ وَالسُّحْتُ الْحَرَامُ سُمِّیَ بِهٖ لِاَنَّهٗ يُسْحِتُ الْبَرَكَةَ اَیْ يُذْهِبُهَا اَوْ لِاَنَّهٗ يُهْلِكُ اٰكِلَهٗ ترجمہ قبیصہ رض سے روایت ہے کہ میں نے ایک بوجھ اوٹھایا یعنے میں کسی کے مال کا ضامن ہوا تو میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تو ٹھیر جا جب زکوٰۃ کا مال ہمارے پاس آویگا تو ہم تجکو اس سے دینگے پھر فرمایا کہ اے قبیصہ سوال کرنا حلال نہیں مگر اسکو جو تین قسم کے آدمیوں سے ہے ایک تو وہ مرد جسنے دوسرے کا بوجھ اپنے اوپر ڈالا یعنے کسی کے مال کا ضامن ہوا سو اسکو سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اتنا مال پاوے پھر باز رہے اور دوسرا وہ مرد ہے جسپر ایسی آفت پڑی جس سے اسکا مال برباد ہو گیا سو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی کے سد رمق حاصل کرے۔ اور تیسرا مرد وہ ہے جسکو فاقے کی نوبت پہونچی یہانتک کہ اسکی قوم کے تین دانا آدمی کھڑے ہو کر گواہی دیں کہ فلانے کو فاقہ کی نوبت پہونچی یعنے بھوکا ہے تو اسکو بھی سوال کرنا حلال ہے یہانتک کہ اپنی زندگی کے گذارے کے موافق مال حاصل کرے یا یوں فرمایا کہ زندگی سد رمق حاصل کرے اور ان تین کے سوا سوال کرنا اے قبیصہ حرام ہے کھاتا ہے سوال کرنیوالا حرام مسلم اور ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہیں۔ حمالہ ساتھ زبر حا کے یہ ہے کہ دو گروہ میں لڑائی واقع ہو اور اسمیں لوگ قتل ہوں تو ایک شخص یہ بات اپنے ذمہ لے لیوے کہ میں ان مقتولوں کی دیت خون بہا اپنے پاس سے ادا کردونگا واسطے صلح کرنیکے یا فتنہ فساد مٹانے کے اور جائحہ آفت کو کہتے ہیں جو آدمی پر آپڑے اور اسکے مال کو برباد کر ڈالے اور اسکو لوگوں کی طرف محتاج کردے

اور قوام وہ ہے جس سے آدمی کا کام قائم ہو مال اور مانند اسکی سے اور سداد ساتھ زیر سین کے وہ چیز ہے جو کفایت کرے اور سحت حرام ہے اسکو سحت اسواسطے کہا گیا کہ یہ برکت کو لے جاتا ہے یا اپنے کھانے والے کو ہلاک کردیتا ہے۔

(١١) وعن انس قال اتى رجل من الانصار يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما في بيتك شيء قال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه الماء فقال ائتني بهما فاتاه بهما فاخذهما صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشتري هذين قال رجل انا آخذهما بدرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يزيد على درهم مرتين او ثلاثا قال رجل انا آخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه واخذ الدرهمين فاعطاهما الرجل وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالآخر قدوما فأتني به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا أرينك خمسة عشر يوما ففعل ثم جاء وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال له صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيء المسألة نكتة في وجهك يوم القيمة ان المسألة لا تصلح الا لذي فقر مدقع او لذي غرم مفظع او لذي دم موجع اخرجه ابو داود وهذا لفظه والترمذي باختصار ترجمہ انس سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوال کرنے کو آیا تو فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کوئی چیز ہے اُس نے کہا کہ ہاں اونٹ کی پشت کا ایک کمبل ہے کچھ پہن لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جسمیں ہم پانی پیتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کو میرے پاس لے آ . . . .

وہ انکو آپکے پاس لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون کو ہاتھ مین لیا اور فرمایا کہ کوئی انکو خریدتا ہے ایک مرد نے کہا کہ مین دونو
کو ایک درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی درہم سے زیادہ بھی دیتا ہے دو یا تین بار فرمایا ایک مرد نے
کہا کہ مین انکو دو درہم سے لیتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونو اسکو دیدیے اور دونو درہم لے پھر وہ دونو اس مرد کو دیئے اور فرمایا
کہ ایک درہم سے اناج خرید کر اپنے گھر والون کے حوالے کر اور دوسرے سے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لا وہ کلہاڑی خرید کر کے آپکے
پاس لایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اس مین لکڑی باندھی یعنے لگائی اور فرمایا کہ جا اور لکڑی لا اور بیچکر گذارہ
کر اور پندرہ دن میرے سامنے نہ آئیو اس نے کیا جو آپنے فرمایا پھر آیا اور حالانکہ اس نے دس درہم پائے یعنے کمائے تھے تو اس نے
کچھ درہمون سے کپڑا خریدا اور کچھ سے اناج لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ تیرے واسطے بہتر ہے اس سے کہ
سوال قیامت کے دن تیرے چہرے مین زخم ہو سو مقرر سوال کرنا حلال نہین مگر اس کے واسطے جسکو فقر فاقہ خاک مین ملاوے
یا قرض رسوا کرے یا خون دردپہونچاوے یعنی خون بہا دینا لازم آوے ابوداؤد اس کے راوی ہین اور ترمذی نے اسکو
مختصر روایت کیا ہے۔

(۱۲) وَعَنْ حُبْشِيِّ جُنَادَةَ رض قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَأَخَذَ بِطَرَفِ رِدَائِهِ وَسَأَلَهُ إِيَّاهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حَرُمَتِ الْمَسْئَلَةُ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ وَلَا تَحِلُّ إِلَّا لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ أَوْ دَمٍ مُوجِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوشًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى وَإِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ الْعَطِيَّةَ فَيَنْطَلِقُ بِهَا تَحْتَ إِبْطِهِ أَوْ يَحْمِلُهَا فِي بَطْنِهِ وَمَا هِيَ إِلَّا نَارٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رض فَلِمَ تُعْطِي يَا رَسُولَ اللهِ مَا هُوَ نَارٌ فَقَالَ أَبَى اللهُ لِيَ الْبُخْلَ أَبَوْا إِلَّا مَسْئَلَتِي قَالُوا وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ أَوْ يُعَشِّيهِ الْمِرَّةُ بِكَسْرِ الْمِيمِ الشِّدَّةُ وَالْقُوَّةُ وَالسَّوِيُّ التَّامُّ الْخَلْقِ السَّلِيمُ مِنَ الْآفَاتِ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ هُوَ الَّذِي يُلْصِقُ صَاحِبَهُ بِالدَّقْعَاءِ وَهِيَ التُّرَابُ لِشِدَّتِهِ وَقِيلَ هُوَ سُوءُ احْتِمَالِ الْفَقْرِ وَالْغُرْمُ إِذَا مَا تَكَلَّفْتَ بِهِ وَالْمُفْظِعُ الشَّدِيدُ الشَّنِيعُ وَالدَّمُ الْمُوجِعُ أَنْ يَتَحَمَّلَ الْإِنْسَانُ دِيَةً فَيَسْعٰى فِيهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا إِلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ وَإِنْ لَمْ يُؤَدِّهَا قُتِلَ الْمُتَحَمَّلُ عَنْهُ وَهُوَ نَسِيبُهُ أَوْ حَمِيمُهُ فَيُوجِعُهُ قَتْلُهُ وَالرَّضْفُ جَمْعُ رَضْفَةٍ وَهِيَ الْحِجَارَةُ الْمُحْمَاةُ ترجمہ حبشی بن جنادہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ آپ عرفات مین کھڑے تھے اس نے آپ کی چادر کا کنارہ پکڑا اور آپ سے سوال کیا آپنے اسکو دیا اور اپنے ساتھ لے گئے سو اسی وقت سے سوال کرنا حرام ہوا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ حلال نہین مالدار بے پروا کو اور نہ قوت والے تندرست کو اور حلال نہین مگر اس کے واسطے جسکو فقر خاک مین ملاوے یا قرض رسوا کرے یا خون بہا لازم آوے اور جو مال جمع کرنے کے واسطے لوگون سے سوال کرتے وہ قیامت کو دن اس کے چہرے مین زخم ہوگا اور دوزخ کا انگارہ ہے کہ اسکو کھاوے گا سو جو چاہے کم لیوے اور جو چاہے زیادہ لیوے ترمذی اس کے راوی ہین اور رزین نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ تحقیق مین ایک مرد کو کچھ عطا کرتا ہون تو وہ اس کو اپنی بغل مین دبا کر چلتا ہے یا اپنے پیٹ مین ڈالتا ہے اور وہ نہین ہے مگر آگ تو عمر رض نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ جو چیز آگ ہے وہ آپ کیون دیتے ہین فرمایا کہ خدا نے میرے واسطے بخل کو انکار کیا ہے یعنے مین بخیل نہین اور لوگ بھی میرے سوال سے باز نہین رہتے لوگون نے عرض کیا اور غنی ہونے کی حد کیا ہے جسکے ہوتے سوال حلال نہین فرمایا جسقدر اسکو صبح و شام کافی ہو۔ مرہ ساتھ زیر میم کے مضبوطی اور قوت

کہتے ہین اور سوی اُس کو کہتے ہین جسکا جسم پورا اور تمام ہو اور آفتون سے سلامت ہو اور فقر مدقع وہ ہے جو فقیر کو خاک مین ملا وی یعنے
نہایت سخت محتاج ہو۔ اور بعضون نے کہا کہ وہ بد اُٹھانا فقر کا ہے اور غرم وہ چیز ہے جس کے ادا کرنے کا مکلف ہوا و منقطع شد ید کو
کہتے ہین اور دم موجع یہہ ہے کہ . . . کہ آدمی دوسرے کی خون بہا کا ذمہ وار ہو سو اُس مین کوشش کرے یہانتک کہ مقتول کے
وارثون کو ادا کرے اور اگر وہ ادا نکرے تو مال ضامن کو قتل کیا جاوے یا اُس کی قرابت اور رفاقت ہو اور اُسکو قتل ہونا دور
پہنچاتا ہے۔ اور صنف گرم پتھر کو کہتے ہین۔

(۱۳) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهٗ وَمَنْ نَزَلَتْ بِهٖ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ فَیُوْشِكُ اللّٰهُ لَهٗ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ اَوْ اٰجِلٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جسپر فاقہ اُترے اور وہ اُسکو لوگون پر اُتارے یعنی
لوگون سے مانگے، تو اُسکا فاقہ بند نہین ہوتا۔ اور جسکو فاقہ آوے اور وہ اُسکو خدا کے آگے لیجاوے (یعنے خدا سے مانگے)
تو عنقریب خدا اُسکو روزی دیگا دنیا مین یا آخرت مین ابوداؤد و ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۱۴) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرُّ النَّاسِ الَّذِیْ یُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا یُعْطِیْ بِهٖ وَقَالَ لَا تَسْاَلُوْا بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون مین بدتر وہ شخص ہے جس سے خدا کے نام پر مانگا جاوے اور وہ نہ دے اور
فرمایا کہ خدا کے نام پر نہ مانگو مگر اُسی سے۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۵) **وَعَنْ** عَلِیٍّ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَسْاَلُ النَّاسَ یَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ اَفِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَیْرِ اللّٰهِ وَخَفَقَهٗ بِالدُّرَّةِ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** علی رضہ سے روایت ہے کہ اُس نے سنا کہ عرفہ کے دن ایک شخص سوال کر رہا
ہے تو فرمایا کہ کیا تو آج اس مکان مین غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور اُسکو درہ سے مارا رزین اسکے راوی ہین۔

(۱۶) **وَعَنْ** عُمَرَ رض قَالَ تَعَلَّمُوْا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاِنَّ الْاِیَاسَ غِنًی وَاِنَّ الْمَرْءَ اِذَا یَئِسَ عَنْ شَیْءٍ اسْتَغْنٰی عَنْهُ اَخْرَجَهٗ رَزِیْنٌ **ترجمہ** عمر رضہ سے روایت ہے فرمایا کہ اے لوگو جان لو کہ طمع محتاجی ہے اور لوگون کے مال سے ناامید ہونا
غنی ہونا اور بے پرواہی ہے اور جب آدمی کسی چیز سے ناامید ہو تو اُس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ رزین اسکے راوی ہین

قبول العطاء

عطا قبول کرنیکا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْطِیْنِیْ الْعَطَاءَ فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ مَنْ هُوَ اَفْقَرُ اِلَیْهِ مِنِّیْ فَیَقُوْلُ خُذْهُ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَاِنْ شِئْتَ كُلْهُ وَاِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْ بِهٖ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ قَالَ سَالِمٌ فَلِاَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا یَسْاَلُ اَحَدًا شَیْئًا وَلَا یَرُدُّ شَیْئًا اُعْطِیَهٗ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهٖ وَاَنْتَ غَیْرُ مُشْرِفٍ اَیْ غَیْرُ طَامِعٍ فِیْهِ وَلَا طَالِبٍ لَهٗ وَقَوْلُهٗ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ اَیْ مَا لَا یَكُوْنُ عَلٰی هٰذِهِ الصِّفَةِ بَلْ اُتْرُكْهُ لِنَفْسِكَ وَمَا لَكَ اِلَیْهِ فَاتْرُكْهُ **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجکو مال عطا کرتے تھے (یعنے جزیہ اور زکوۃ مین سے) تو مین کہتا کہ جو مجھ سے زیادہ تر محتاج ہو اُسکو دیجیے
تو آپ فرماتے کہ اُسکو لے لے اور جو تیرے اُس مال سے آوے اُس حال مین کہ تو تاک لگانے والا اور مانگنے والا نہو تو اُسکو لے
لے اور اُس سے مالدار بن پھر اگر تو چاہے تو اُسکو کہا اور چاہے تو خیرات کر اور جو ایسا مال ہو تو اُس کے پیچھے اپنی جان کو مت ڈال
سالم نے کہا پس اسی سبب سے عبداللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے تھے اور جو خود بخود ملجاتا اُسکو واپس کرتے تھے شیخین اور نسائی اس کے راوی

ہین اور انت غیر مشرف کے یہہ معنی ہین کہ تجھکو اسکی کچھ طمع اور طلب نہوا اور یہہ جو فرمایا ومالا فلا تتبعہ نفسک تو اس کے معنے یہہ ہین کہ جو مال اس صفت پر نہو بلکہ تیرے نفس نے اُس کی طمع کی اور سطرف جھکا ہو تو اُسکو نہ لے ۔

(۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَالٍ اَوْ بِشَیْءٍ فَقَسَّمَہٗ فَاَعْطٰی رِجَالًا وَتَرَكَ اٰخَرِیْنَ فَبَلَغَہٗ اَنَّ الَّذِیْنَ تَرَكَھُمْ عَتَبُوْا عَلَیْہِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُعْطِی الرَّجُلَ وَاَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِیْ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الَّذِیْ اُعْطِیْ وَلٰكِنِّیْ اُعْطِیْ اَقْوَامًا لِمَا اَرٰی فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْھَلَعِ وَاَكِلُ اَقْوَامًا اِلٰی مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مِنَ الْغِنٰی وَالْخَیْرِ مِنْھُمْ عَمْرٌو فَوَاللّٰہِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ بِكَلِمَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ اَلْھَلَعُ شِدَّۃُ الْجَزَعِ وَالْخَوْفِ

ترجمہ عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھہ مال یا چیز لائی گئی اور آپ نے اُسکو تقسیم کیا سو بعضون کو دیا اور بعضون کو ندیا پھر آپ کو خبر پہنچی کہ جنکو مال نہین دیا وہ آپ سے رنجیدہ ہین تو آپ نے خطبہ پڑھا، خدا کی حمد اور ثنا کی پھر فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد بات تو یون ہے کہ خدا کی قسم مین دیتا ہون ایک مرد کو اور نہین دیتا دوسرے مرد کو سو جسکو مین نہین دیتا وہ میرے نزدیک زیادہ پیارا ہے اُس سے جسکو دیتا ہون ولیکن مین تو چند قومون کو دیتا ہون اس واسطے کہ مین اُنکے دل مین بے صبری اور حرص دیکھتا ہون اور بعضے لوگون کو سپرد کرتا ہون کہ خدا نے اُن کے دلون مین بے پروا ہی اور خیر ڈالی ہے انہین مین سے عمرو بن تغلب بھی ہے کہا عمرو نے سو قسم ہے اللہ کی مین نہین چاہتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات کے بدلے مجھکو سرخ اونٹ ملین بخاری اس کے راوی ہین ہلع نہایت بے قراری اور خوف کو کہتے ہین ۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ وَفِيْهِ عَشَرَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قضا اور اُس کے متعلق کے بیان مین اور اس مین دس فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ كَرَاهَتِهٖ

پہلی فصل

اسکے مکروہ ہونے کے بیان مین ۔

(۱) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِیًا بَیْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَیْرِ سِكِّیْنٍ اَخْرَجَہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَمَعْنَاہُ مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَحَرَصَ عَلَیْہِ فَقَدْ تَعَرَّضَ لِلذَّبْحِ فَلْیَحْذَرْہُ وَقَوْلُہٗ بِغَیْرِ سِكِّیْنٍ كِنَایَۃٌ عَمَّا یُخَافُ عَلَیْہِ مِنْ ھَلَاكِ دِیْنِہٖ دُوْنَ بَدَنِہٖ وَاَلْمُرَادُ بِہٖ اَنَّ مَا ذُبِحَ بِغَیْرِ سِكِّیْنٍ یَكُوْنُ ذَبْحُہٗ تَعْذِیْبًا فَضُرِبَ بِہِ الْمَثَلُ لِیَكُوْنَ اَبْلَغَ فِی التَّحْذِیْرِ مِنَ الْوُقُوْعِ فِیْہِ وَاَشَدَّ فِی التَّوَقِّیْ مِنْہُ ترجمہ

ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگون مین حاکم بنایا گیا وہ بدون چھری کے ذبح ہوا ۔ ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین اس کے معنی یہہ ہین کہ جو حکومت چاہے اور اُسکی حرص کرے تو گویا اپنے ذبح ہونیکے لیے پیش آیا ۔ سو چاہیے کہ اُس سے ڈرے اور بغیر سکین سے یہہ مراد ہے کہ اُسکا دین ہلاک ہوگا نہ یہہ کہ اُسکا بدن ہلاک ہوگا ۔ اور مراد یہہ ہے کہ جو بغیر چھری کے ذبح کیا جاوے وہ ذبح اُس کے لیے عذاب ہوتا ہے تو اُس کی مثال بیان کی تاکہ اُس مین پڑنے سے نہایت ڈرے

اور سخت بخیے۔

(۲) **وعن** بریدة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم القضاة ثلثة واحد في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في الحكم فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار اخرجه ابوداود **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقدمے فیصل کرنے والے لوگ تین قسم ہیں ایک شخص بہشتی ہے اور دو قسم دوزخی سو بہشتی تو وہ شخص ہے جس نے حق پہچان لیا اور اُسپر فیصلہ کیا دوسری قسم وہ مرد ہے جس نے حق پہچانا اور جان بوجھ کر حکم میں ظلم کیا یعنے ناحق فیصلہ کیا سو وہ آگ میں جائیگا اور تیسرا وہ مرد ہے جسنے بے علمی سے فیصلہ کیا سو وہ بھی دوزخ میں جائیگا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۳) **وعن** عبد الله بن موهب ان عثمان بن عفان رض قال لابن عمر رض اقض بين الناس قال او تعفيني يا امير المؤمنين قال وما تكره من ذلك وقد كان ابوك قاضيا قال لاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول من كان قاضيا فقضى بالعدل فبالحري ان ينقلب منه كفافا فما راجعه بعد ذلك اخرجه الترمذي يقال فلان بالحري ان يكرم اي هو اهل لذلك وحقيق به **ترجمہ** عبد اللہ بن موہب روایت ہے کہ عثمان بن عفان نے ابن عمرؓ سے کہا کہ تم قاضی بنو لوگوں میں مقدمے فیصلہ کیا کرو ابن عمر نے کہا کہ اے امیر المومنین مجھپر رحم کرو انہوں نے کہا کہ تم کیوں بُرا جانتے ہو حالانکہ تمہارے باپ قاضی تھے ابن عمر نے کہا اسواسطے کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص قاضی ہو اور انصاف سے فیصلہ کرے تو لائق ہے کہ وہ اُس کے واسطے کفاف ہوئے یعنے اس کا حساب برابر رہے نہ ثواب نہ عذاب اس کے بعد پھر انہوں نے انکو نہ کہا ترمذی اُس کے راوی ہیں۔ کہا جاتا ہے محاورہ عرب میں فلان بالحری ان یکرم یعنے فلانا تعظیم کے لائق اور سزاوار ہے۔

الفصل الثاني في الحاكم العادل والجائر

دوسری فصل

حاکم عادل اور ظالم کے بیان میں۔

(۱) **عن** انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من ابتغى القضاء وسأل فيه شفعاء وكل الى نفسه ومن اكره عليه انزل الله اليه ملكا يسدده اخرجه ابوداود والترمذي **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حکومت چاہے اور اسمین سفارشیوں سے سوال کرے وہ اپنے نفس کی سپرد ہوتا ہے اور جو اُسپر مجبور کیا جاوے اُس کی طرف خدا فرشتہ اتارتا ہے جو اُسکو مضبوط رکھے ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) **وعن** ابي هريرة رض ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ثم غلب عدله جوره فله الجنة وان غلب جوره عدله فله النار اخرجه ابوداود **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمانوں کی قضا چاہے یہاں تک کہ اُسکو پالے پھر اُسکا انصاف اُس کے ظلم پر غالب ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ اور اگر اُسکا ظلم اُسکے انصاف پر غالب ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا ابوداؤد اُسکو راوی ہیں۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی حاکم کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ ظلم نہ کرے پھر جب ظلم کرے تو اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اسکا ہمراہی ہوتا ہے ترمذی اس کے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ اَجْرِ الْمُجْتَہِدِ

تیسری فصل

مجتہد کے ثواب کے بیان میں

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا اجْتَہَدَ الْحَاکِمُ فَاَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِنِ اجْتَہَدَ فَاَخْطَاَ فَلَہٗ اَجْرٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَبُوْدَاؤُدَ **ترجمہ** عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاکم کسی مقدمے کی تحقیق میں محنت اور کوشش کرے پھر حق بات پا جاوے تو اسکو دو ثواب ہیں اور اگر کوشش کرے پس خطا کرے تو ایک ثواب یعنی صرف محنت کا شیخین اور ابو داؤد اسکے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ کَتَبَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰی سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رض اَنْ ھَلُمَّ اِلَی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ فَکَتَبَ اِلَیْہِ سَلْمَانُ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُقَدِّسُ اَحَدًا وَاِنَّمَا یُقَدِّسُ الْاِنْسَانَ عَمَلُہٗ وَقَدْ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ جُعِلْتَ طَبِیْبًا تُدَاوِیْ فَاِنْ کُنْتَ تُبْرِئُ فَنِعِمَّا لَکَ وَاِنْ کُنْتَ مُتَطَبِّبًا فَاحْذَرْ اَنْ تَقْتُلَ اَحَدًا فَتَدْخُلَ النَّارَ فَکَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِذَا قَضٰی بَیْنَ اثْنَیْنِ ثُمَّ اَدْبَرَ عَنْہُ نَظَرَ اِلَیْہِمَا وَقَالَ مُتَطَبِّبٌ وَاللّٰہِ ارْجِعَا اِلَیَّ فَاَعِیْدَا عَلَیَّ قَضِیَّتَکُمَا اَخْرَجَہُ مَالِکٌ کَنّٰی بِالطِّبِّ ھُنَا عَنِ الْقَضَاءِ لِاَنَّ مَنْزِلَۃَ الْقَاضِیْ مِنَ الْخُصُوْمِ وَفَصْلِ الْحُکْمِ بَیْنَہُمْ مَنْزِلَۃُ الطَّبِیْبِ مِنْ اِصْلَاحِ الْبَدَنِ وَالْمُتَطَبِّبُ ھُوَ الَّذِیْ یَتَعَاطَی الطِّبَّ وَلَا یُجِیْدُ مَعْرِفَتَہٗ **ترجمہ** یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ ابو درداء نے سلمان فارسی کی طرف لکھا کہ پاک زمین میں چلا آ تو سلمان نے انکو لکھا کہ زمین کسی کو پاک نہیں کرتی پاک تو آدمی کو عمل ہی کرتا ہے اور البتہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تو طبیب ٹھیرایا گیا ہے سو اگر تو بیماروں کو چنگا کرتا ہے تو خوب اور اگر تو جھوٹا طبیب ہے تو بچنا اس سے کہ تو کسی کو قتل کرے اور اس کے سبب سے دوزخ میں جاوے سو ابو درداء کا دستور تھا کہ جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرتے پھر وہ دونو بیٹھا دیتے تو انکی طرف دیکھتے تھے اور کہتے کہ میں بناوٹی طبیب ہوں میری طرف پھر آؤ اور اپنا مقدمہ مجھسے پھر بیان کرو مالک اسکے راوی ہیں مراد انکی طب سے اس جگہہ قضا ہے اسواسطے کہ قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان فیصلہ کرنے میں بجائے طبیب کے ہے جو بدن کی اصلاح کرتا ہے اور طبیب وہ ہے جو طب کا دعوی کرے اور بخوبی طب جانتا ہو۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِی الرِّشْوَۃِ

چوتھی فصل

رشوت کے بیان میں

(۱) عن أبي هريرة وابن عمرو بن العاص رض قالا لعن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الراشي والمرتشي في الحكم أخرجه أبو داود وعن ابن عمرو وحده قال الترمذي عنهما الراشي معطي الرشوة لينال بها باطلا أو يتوصل بها إلى ظلم فأما معطيها ليتوصل بها إلى الحق أو يدفع الظلم بها عن نفسه فغير داخل في هذا الوعيد والمرتشي آخذها نهي عليه حرام سواء أبطل بها حقا أو دفع بها باطلا۔ ترجمہ ابوہریرہ رض اور ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہا دونوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی اسکو جو رشوت دے اور اسکو جو حکم میں رشوت لیوے ابوداود اس کے راوی ہیں۔ تنہا ابن عمرو سے اور ترمذی نے دونوں سے راشی وہ ہے جو رشوت دے تاکہ اس کے سبب سے ناحق مال پاوے یا اس سے ظلم کو پہونچے۔ لیکن اگر اسواسطے رشوت دے کہ اس سے حق کی طرف پہونچے یا اس کے ساتھ اپنی جان سے ظلم کو ہٹاوے تو یہ اس وعدہ عذاب میں داخل نہیں ہے اور مرتشی رشوت لینے والے کو کہتے ہیں اور فی الحکم سے یہ مراد ہے کہ حاکم ہوکر رشوت لے سو وہ سب پر حرام ہے خواہ اس سے کوئی حق باطل کرے یا باطل کو ہٹاوے۔

(۲) وعن معاذ بن جبل رض قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى اليمن فلما سرت أرسل في أثري فرددت فقال أتدري لم بعثت إليك لا تصيبن شيئا بغير إذني فإنه غلول ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة لهذا دعوتك فامض لعملك أخرجه الترمذي۔ ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو یمن کا حاکم کرکے بھیجا پھر جب میں چلا تو مجھکو واپس بلایا تو میں واپس کیا گیا فرمایا تو جانتا ہے کہ میں نے تجھکو کیوں بلا بھیجا بدون میرے اذن کے کوئی چیز نہ لینا۔ اسواسطے کہ وہ چیز چوری ہے اور جو کوئی چھپاویگا لاویگا اپنا چھپایا ہوا قیامت کے دن اسی واسطے میں نے تجھکو بلایا تھا سو چلا جا اپنے کام پر ترمذی اس کے راوی ہیں۔

الفصل الخامس في أدب القضاء

پانچویں فصل

آداب حاکم کے بیان میں۔

(۱) عن علي رض قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إلى اليمن قاضيا وأنا حدث السن لا علم لي بالقضاء فقال إن الله سيهدي قلبك ويثبت لسانك فإذا جلس بين يديك الخصمان فلا تقضين حتى تسمع كلام الآخر كما سمعت كلام الأول فإنه أحرى أن يتبين لك القضاء قال فما زلت قاضيا أو ما شككت في قضاء بعد أخرجه أبو داود والترمذي۔ ترجمہ علی رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو یمن کا قاضی کرکے بھیجا اور میں کم عمر تھا یعنے میں تجربہ کار نہ تھا جیسے بڑے لوگ تجربہ کار ہوتے ہیں، میں فیصلہ کرنا نہ جانتا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ مقرر خدا تیرے دل کو راہ دکھاویگا اور تیری زبان کو ثابت کریگا پھر جب مدعی اور مدعا علیہ دونوں تیرے آگے بیٹھیں تو نہ حکم کیجیو ایک جیسا جبتک کہ دوسرے کا کلام سن لینا جیسے تم نے پہلے کا کلام سنا تھا اسواسطے کہ یہ لائق تر ہے کہ تمکو اصل بات ظاہر ہو۔ علی رض نے کہا سو میں ہمیشہ قاضی رہا۔ یا کہا کہ میں نے اس کے بعد کبھی فیصلے میں شک نہیں کیا۔ ابوداود و ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۲) وعن ابن الزبير قال قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن الخصمين يقعدان بين يدي الحاكم أخرجه أبو داود۔ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فیصلہ کیا ہے کہ مدعی اور مدعا علیہ

دونو حاکم کے آگے بیٹھائے جاوین ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** اَبِی بَکْرَةَ رض اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی اِبْنِهٖ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْکُمْ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحْکُمُ اَحَدٌ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ **ترجمہ** ابوبکرہ رض سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کی طرف لکھا اور حالانکہ وہ سجستان مین حاکم تہا کہ غصے کی حالت مین دو مردون کے درمیان فیصلہ نہ کرنا اس واسطے کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہے کہ غصے کی حالت مین دو شخصون کے درمیان کوئی فیصلہ نکرے پانچون اسکے راوی ہین۔

(۴) **وعن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ فَلَمَّا اَدْبَرَا قَالَ الْمَقْضِیُّ عَلَیْهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَلُوْمُ عَلَی الْعَجْزِ وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان حکم کیا پہر جب دو نون نے پیٹھہ پہیری تو مدعا علیہ نے کہا کہ کافی ہے مجہکو اللہ اور اچہا کارساز ہے (یعنے مدعی نے میرا مال ناحق لیا ہے) تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ ملامت کرتا ہے غفلت اور سستی پر لیکن اپنے اوپر لازم جان دانائی اور ہوشیاری کو یعنے تجکو لائق تہا کہ اپنے مقدمے مین ہوشیاری کرتا اور مدعی کے گواہ گذرنے سے پہلے اپنا ثبوت دیتا تو نے کیون غفلت کی اسپر خدا راضی نہین پہر جب تجہپر کوئی بات غالب ہو یعنی اگر باوجود اس کے پہر بہی تجہپر ڈگری ہوجائے تو کہہ مجہکو اللہ کافی ہے اور وہ اچہا کارساز ہے ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** عُمَرَ وَعَلِیٍّ وَغَیْرِهِمَا رض اَنَّهُمْ قَالُوْا یَقْضِی الْقَاضِیْ وَالْحَاکِمُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا اَتٰی عَلٰی حَدٍّ اُقِیْمَ خَارِجَ الْمَسْجِدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** عمر اور علی وغیرہ سے روایت ہے کہ قاضی اور حاکم مسجد مین کچہری کرتا جائز ہے پہر جب حد مارنے کی ضرورت پڑے تو مسجد سے باہر قائم کی جائے بخاری اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِیْ کَیْفِیَّةِ الْحُکْمِ

چہٹی فصل

کیفیت حکم کے بیان مین

(۱) **عن** الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو یَرْفَعُهٗ اِلٰی مُعَاذٍ رض لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ لَهٗ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ قَالَ اَقْضِیْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ اَجْتَهِدُ بِرَاْیِیْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَدْرَهٗ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِمَا یَرْضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ لَا اٰلُوْ اَیْ لَا اُقَصِّرُ **ترجمہ** حارث بن عمرو سے روایت ہے وہ اسکو مرفوع کرتا تہا طرف معاذ کے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو یمن کی طرف بہیجا تو اس سے فرمایا کہ تو کسطرح مقدمات کا فیصلہ کرے گا جبکہ کوئی مقدمہ تیرے سامنے پیش ہو کہا

کہ مین قرآن کے موافق فیصلہ کرون گا فرمایا پھر اگر تو قرآن مین (اسکا حکم) نہ پاوے تو کیا کریگا کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق حکم کرونگا فرمایا پھر اگر تو رسول کی سنت مین بھی اسکا حکم نہ پائے تو پھر کیا کرے گا۔ مینے کہا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کرون گا! اور مین کوشش مین قصور نہین کرون گا۔ کہا سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے سینے مین ہاتھ مارا اور فرمایا کہ سب تعریف واسطے اللہ کو ہے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایلچی کو توفیق دی اوسکی جس سے پیغمبر خدا راضی ہین ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین لا آلو کے معنے ہین مین قصور نہین کرون گا۔

(۲) وعن ام سلمۃ قالت سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جلبۃ خصم بباب حجرتہ فخرج الیہم فقال انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم ولعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملہا او لیذرہا اخرجہ الستۃ وفی روایۃ للشیخین انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع فمن قضیت لہ بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار ومعنی الحن بحجتہ ای اقوم بہا منہ واقدر علیہا من اللحن بفتح الحاء وہو الفطنۃ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنیوالون کا شور وغل سنا تو آپ انکی طرف نکلے سو فرمایا کہ مین بھی تو آخر آدمی ہی ہون اور البتہ میرے پاس مدعی اور مدعا علیہ آتے ہین سو شاید بعضا شخص بعضے سے زیادہ گویا اور بطولی ہوتا ہے تو مین گمان کرتا ہون کہ وہ سچا ہے سو فیصلہ کر دیتا ہون اُسی کے حق مین سو وہ ہوکے سے جسکو مین کسی مسلمان کا حق دلا دون تو وہ اُس کے حق مین دوزخ کا ٹکڑا ہے چاہے اُسکو اٹھا لیوے چاہے چھوڑ دیوے چھیون اُس کے راوی ہین اور شیخین کی ایک روایت مین ہے فرمایا کہ مین بھی آخر آدمی ہی ہون اور البتہ تم میرے پاس جھگڑا فیصل کروانے آتے ہو۔ اور شاید تم لوگون مین بعضا آدمی زیادہ گو اور بطولی ہوتا ہے اپنی دلیل ملکیت کے بیان مین بہ نسبت دوسرے آدمی کے سو فیصلہ کر دیتا ہون مین جیسا کہ اُس سے سنتا ہون سو مین جس شخص کو اُس کے بھائی کے حق سے کچھ کاٹ کر دلا دون تو وہ شخص نہ لیوے بھائی کے حق کو سواے اسکے کچھ نہین کہ مین اُسکو دوزخ کا ٹکڑا دیتا ہون اور لحن بحجتہ کے معنی ہین کہ دوسری سے دلیل مین مضبوط ہو اور اُسپر قادر ہو ماخوذ ہے لحن سے اور وہ دانائی اور فراست ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی کا حکم فقط ظاہر مین نافذ ہوتا ہے باطن مین نافذ نہین ہوتا یعنے وہان اُس کے حق مین خدا کے نزدیک حلال نہین ہوتا بلکہ حرام ہے اور اُسکا انجام دوزخ ہے۔

(۳) وعن الاشعث بن قیس انہ اشتری رقیقا من الخمس من عبد اللہ بعشرین الفا فارسل الیہ عبد اللہ فی ثمنہم فقال انما اخذتہم بعشرۃ آلاف قال عبد اللہ فاختر رجلا یکون بینی وبینک فقال الاشعث انت بینی وبین نفسک فقال عبد اللہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس بینہما بینۃ فہو ما یقول رب السلعۃ او یتتارکان اخرجہ ابوداؤد واخرج النسائی منہ المسند فقط **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ اُس نے عبد اللہ سے خمس کے غلام بیس ہزار کو خریدے تو عبد اللہ نے اُس ان کا مول منگوا بھیجا تو اُس نے کہا کہ مین نے انکو دس ہزار سے خریدا ہے عبد اللہ نے کہا کہ تو اپنے اور میرے درمیان دو آدمی منصف پسند کر لے تو اشعث نے کہا کہ تو خود ہی میرے اور اپنے نفس کے درمیان منصف بن تو عبد اللہ نے کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب بائع اور مشتری اختلاف کرین اور انکے درمیان کوئی گواہ نہ ہو تو معتبر وہ بات ہے جو بائع کہے یا دونون چھوڑ دین یعنے بیع کو ابوداؤد اس کے راوی ہین اور نسائی نے فقط مسند روایت کی ہے **ف**

یعنی ہین جبکہ مین بالغ ہون تو اعتبار میرے قول کا ہوگا موافق اس حدیث کے نہ تیرے قول کا تو اب مین تجہ سے بیس ہزار لینے کا مستحق ہون۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِي الدَّعَاوِى وَالْبَيِّنَاتِ

ساتوین فصل

دعوون اور گواہون کے بیان مین :۔

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ مدعی پر ہین اور قسم مدعا علیہ پر۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَدْ اُنْفِذَ بِاِشْفًى فِي كَفِّهَا فَادَّعَتْ عَلَى الْاُخْرٰى فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعٰى رِجَالٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ ذَكِّرُوْهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَؤُا عَلَيْهَا اِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْاٰيَةَ فَذَكَّرُوْهَا فَاعْتَرَفَتْ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَهٰذَا اللَّفْظُ الْبُخَارِيِّ **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو عورتین ایک گھر مین سے رہتی تہین سو انمین سے ایک باہر آئی اور حالانکہ اُس کی ہتھیلی مین سوئی چُبھی ہوئی تہی اُس نے دوسری پر دعوی کیا تو یہہ قضیہ ابن عباسؓ کی طرف اُٹھایا گیا تو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بدون گواہ کے صرف دعوی پر لوگون کو دلایا جاوے تو البتہ بعضے لوگ مردون کے خونون اور مالون کا ناحق دعوی کرین ولکن گواہ مدعی پر ہین اور قسم منکر یعنے مدعا علیہ پر اُس عورت کو اللہ سے ڈراؤ اور اُس پر یہہ آیت پڑہو کہ تحقیق جو لوگ اللہ کے درمیان و دیگر جہوٹی قسمین کہا کر تہوڑا سا مال دنیا لیتے ہین انکو آخرت مین کچھ حصہ نہین الآیۃ لوگون نے اُسکو اللہ سے ڈرایا تو اُس نے مان لیا۔ پانچون اسکے راوی ہین اور یہہ الفاظ بخاری کے ہین۔

(۳) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُو دَاوٗدَ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مدعی کی قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا ہے مسلم اور ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ ابْنَيْ صُهَيْبٍ ادَّعَوْا عِنْدَ مَرْوَانَ بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَعْطَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا رض فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَشْهَدُ لَكُمْ بِذٰلِكَ فَقَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطٰى صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ **ترجمہ** عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ صہیب کے دو بیٹون نے مروان کے پاس دو گہر اور ایک حجرے کا دعوی کیا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صہیبؓ کو دیے تہے اور مروان نے کہا کہ سو تمہارا گواہ کون ہے انہون نے کہا کہ ابن عمرؓ ہے مروان نے ابن عمر کو بلایا انہون نے گواہی دی کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صہیب کو دو گہر اور ایک حجرہ عطا کیا تہا تو مروان نے ابن عمر کی گواہی سے ان کے حق مین فیصلہ کیا بخاری

اس کے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَیْنِ فَقَسَمَهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ دو مردون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین ایک اونٹ کا دعویٰ کیا تو دونون مین سے ہر ایک نے دو گواہ بھیجے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کو دونون کے درمیان نصف نصف کردیا ابوداؤد اور نسائی اس کے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَسَارَعُوْا اِلَیْهَا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهَمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگون کو قسم کھانے کے واسطے کہا تو سب نے قسم کھانے کے واسطے جلدی کی یعنے سب قسم کھانے پر تیار ہوئے آپ نے حکم کیا کہ اُنکے درمیان قرعہ ڈالا جاوے کہ کون قسم کھاوے بخاری اور ابوداؤد اس کے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ بْنِ طَرِیْفٍ قَالَ اخْتَصَمَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّابْنُ مُطِیْعٍ اِلٰی مَرْوَانَ فِیْ دَارٍ كَانَتْ بَیْنَهُمَا فَقَضٰی مَرْوَانُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْیَمِیْنِ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ زَیْدٌ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِیْ هٰذَا فَقَالَ مَرْوَانُ لَا اِلَّا عِنْدَ مَقَاطِعِ الْحُقُوْقِ فَجَعَلَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رض یَحْلِفُ اَنَّ حَقَّهٗ لَحَقٌّ وَّاَبٰی اَنْ یَّحْلِفَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ یَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ترجمہ** ابوغطفان بن طریف سے روایت ہے کہ زید بن ثابت اور ابن مطیع اپنے ایک مشترک گھر مین جھگڑتے ہوئے مروان کے پاس گئے تو مروان نے زید بن ثابت پر حکم کیا کہ منبر (نبوی) پر قسم کھاوے زید نے کہا کہ مین اسی جگہہ اُس کے واسطے قسم کھاتا ہون مروان نے کہا کہ نہین مگر نزدیک جگہہ جدا کرنے حقوق کے یعنے منبر پر تو زید نے قسم کھائی کہ مقرر اُسکا حق سچ ہے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا تو مروان اُس سے خوش ہونے لگا مالک اُس کے راوی ہین۔

صُوْرَةُ الْیَمِیْنِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهٗ اِحْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَا لَهٗ عِنْدَكَ شَیْءٌ یَعْنِی الْمُدَّعِیْ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ **ترجمہ صورت قسم کا بیان** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا جس نے قسم کا ارادہ کیا تھا کہ اسطرح قسم کھا۔ مین قسم کھاتا ہون اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین کہ اُس کی کوئی چیز تیرے پاس نہین یعنے مدعی کی۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِی الْعَدَالَةِ وَالشَّهَادَةِ

آٹھوین فصل

عدالت اور گواہی کے بیان مین

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا زَانٍ وَّلَا زَانِیَةٍ وَّلَا ذِیْ غِمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ عَائِشَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ

خائنۃ ولا مجلودٍ حدًا ولا مجرّبٍ شہادۃً ولا القانع لاہل البیت ولا ظنینٍ فی ولاءٍ ولا قرابۃٍ قال الفراہیدی
القانع التابع والمراد بالخائن الخیانۃ فی الدین والمال والامانۃ فانّ من ضیّع شیئا من اوامر اللّٰہ او
رکب شیئا من منہیاتہ لا یکون عدلا والقانع مثل الاجیر والوکیل تردّ شہادتہ للتہمۃ
فی جرّ النفع الی نفسہ لانّ التابع لاہل البیت ینتفع بما یصیر الیہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے
کہ اُسنے اپنے باپ اُسنے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے
مرد کی گواہی جائز ہے اور نہ خیانت کرنے والی عورت کی اور نہ حرام کار مرد کی اور نہ حرام کار عورت کی اور نہ کینہ رکھنے والے
کی اپنے بھائی پر ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور ترمذی کی روایت میں عائشہ سے یہ قول ہے کہ نہ خائن عورت کی یہہ ہے اور نہ اُسکی
جو حد میں کوڑے مارا گیا ہو اور نہ اُسکی جو گواہی میں آزمایا گیا ہو یعنے گواہی کو پیشہ ٹھیرا لیا ہو اور نہ تابعدار کی واسطے گھر
والوں کے اور نہ اُس کی جو ولا اور قرابت میں متہم ہو۔ یعنے غیر کو اپنا مالک یا باپ ٹھیراوے کہا فراہیدی نے کہ قانع تابعدار
کو کہتے ہیں اور مراد ساتھ خائن کے خیانت دین اور مال اور امانت میں ہے اسواسطے کہ جو خدا کے حکموں میں سے کسی چیز
کو ضایع کرے یا اُس کی منع کی چیزوں سے کسی چیز کو لاوے تو وہ عادل نہیں ہے یعنے بلکہ وہ فاسق ہے اور قانع کے
معنے ہیں تابع جیسے مزدور اور وکیل کہ اس کی گواہی اسواسطے جائز نہیں کہ وہ متہم ہے اس بات میں کہ اپنی ذات کے لیے نفع
حاصل کرے اسواسطے کہ جو گھر والوں کا تابع ہو وہ فائدہ پاتا ہے اُس چیز سے جو اُنکی طرف پھرے۔

(۴) **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لا تجوز شہادۃ بدویٍّ علی
ذی قریۃٍ اخرجہ ابوداؤد وانّما کرہ شہادۃ البدوی لما فیہ من الجفاء فی الدین والجہالۃ
باحکام الشریعۃ ولعدم ضبطہ الشہادۃ فی الغالب علی وجہہا لقلّۃ معرفتہ بشروطہا والیہ ذہب
مالک والناس علی خلافہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگلی آدمی کی گواہی
گاؤں والے پر درست نہیں ابوداؤد اس کے راوی ہیں اور جنگلی کی گواہی اسواسطے مکروہ ہے کہ دین میں جاہل اور
بے علم ہوتے ہیں اور احکام شریعت سے ناواقف ہوتے ہیں اور اکثر اوقات گواہی کو کما حقہ یاد نہیں رکھتے اسواسطے کہ انکو
گواہی کے شرائط کی پہچان کم ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک کا اور لوگ انکے مخالف ہیں۔

(۵) **وعن** ایمن بن خریمٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم عدلت شہادۃ الزّور اشراکا باللّٰہ ثمّ قرأ
فاجتنبوا الرّجس من الاوثان واجتنبوا قول الزّور اخرجہ ابوداؤد والترمذی الّا انّ اباداؤد قال عن
خریم بن فاتکٍ وخریم صحابی وامّا ابنہ ایمن فقال الترمذی لا نعرف لہ سماعا من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ترجمہ ایمن بن خریم سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کی گئی ہے پھر آپنے یہہ آیت پڑہی
کہ بچو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی گواہی سے ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں لیکن ابوداؤد نے خریم بن فاتک سے کہا ہے اور
خریم صحابی ہے اور جو ایمن کا بیٹا ہے سو ترمذی نے کہا کہ میں اسکا سماع حضرت سے نہیں پہچانتا ہوں۔

(۶) **وعن** زید بن خالدٍ رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشہداء
الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسئلہا اخرجہ مسلم ومالک وابوداؤد والترمذی قال مالک ہو
الذی یخبر بالشہادۃ التی لا یعلم بہا الذی ہی لہ فیاتی بہا الامام فیقضی لہ بہا **ترجمہ** زید بن خالد
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی پوچھنے سے پہلے گواہی

سے مسلم و مالک و ابو داؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔ کہا مالک نے وہ شخص وہ ہے جسکی گواہی مالک کو معلوم نہ ہوا اور وہ اسکو آکر خبر دے کہ میرے پاس تیری گواہی ہے پہر حاکم کے پاس جاکر اُس کے لیے گواہی دے اور حاکم اوسکی گواہی سے اُس کے حق مین ڈگری کرے۔

(۷) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِبْتَاعَ فَرَسًا مِنْ اَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ لِيَقْضِيَهٗ فَاَسْرَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِيَّ يُسَاوِمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَلَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَاعَهٗ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا فَقَالَ خُزَيْمَةُ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ بَايَعْتَهٗ فَاَقْبَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَجَعَلَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ اَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَفٰى بِكَ جَهْلًا اَنْ لَا تَعْرِفَ نَبِيَّكَ صَدَقَ اللّٰهُ الْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَنْ لَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ فَاعْتَرَفَ الْاَعْرَابِيُّ بِالْبَيْعِ ترجمہ خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک گنوار سے گہوڑا خرید ا اور اسکو اپنے ساتھ گہر مین لے گئے تاکہ اسکو مول ادا کرین سو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آگے بڑہے اور گنوار نے دیر کی یعنے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پیچہے رہ گیا اور کچہ مرد گنوار سے سامنے ہوکر گہوڑے کا مول چکانے لگے اور نہ جانتے تہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکو خرید لیا ہے تو گنوار نے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پکارا کہ اگر تم اس گہوڑے کو خریدتے ہو تو بہتر نہین تو مین اسکو بیچ ڈالتا ہون پہر جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گنوار کی پکار سنی تو ٹہیر گئے سو فرمایا کیا مین نے تجہسے گہوڑا مول نہین لیا گنوار نے کہا قسم ہے اللہ کی مینے اسکو تیرے ہاتھ نہین بیچا تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا بلکہ مین نے اسکو تجہ سے خرید لیا ہے گنوار کہنے لگا کہ اپنا گواہ لا تو خزیمہ نے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک تو نے گہوڑا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہاتہ بیچا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خزیمہ پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیونکر گواہی دیتے ہو یعنے تم تو گہوڑا مول لینے کے وقت وہان موجود نہ تہے خزیمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین آپکو سچا جانتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی دو مردون کے برابر ٹہیرائی ابو داؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے کہ گنوار نے کہا کہ کیا یہی پیغمبر ہین تو ابو ہریرہ رض نے کہا کہ تجکو یہی جہالت کافی ہے کہ تو اپنے پیغمبر کو نہین پہچانتا اللہ نے سچ فرمایا کہ گنوار لوگ سخت تر کفر اور نفاق مین اس قابل ہین کہ نہ پہچانین قرآن کے جو خدا نے اپنے رسول پر اوتارا پہر گنوار نے بیع کا اقرار کر لیا۔

شَهَادَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ
اہل کتاب کی گواہی کا بیان۔

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَكِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّكُمْ اَحْدَثُ الْكُتُبِ بِاللّٰهِ تَقْرَؤُوْنَهٗ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْهُ وَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ

رَجُلًا قَطُّ يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اے گروہ مسلمانوں کے تم اہل کتاب یعنے یہود و نصاریٰ سے کیوں پوچھتے ہو اور حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر اتاری گئی خدا کی طرف سے تازہ اتری ہے تم اسکو پڑھتے ہو اس حال میں کہ خالص ہے اس میں کچھ ملاوٹ نہیں ہوئی بلکہ اللہ نے تم سے بیان کر دیا ہے کہ اہل کتاب نے خدا کی کتاب کو بدل ڈالا اور متغیر کر دیا اور اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھی اور کہا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے تا کہ اس کے بدلے تھوڑا مول دنیا کا لیں کیا جو علم تمکو ملا ہے وہ تمکو انکے سوال سے منع نہیں کرتا اور قسم ہے اللہ کی کہ ہمنے ان میں سے کبھی کوئی مرد نہیں دیکھا کہ تم سے پوچھتا ہو جو تم پر اتارا گیا بخاری اس کے راوی ہیں۔

(۲) وَعَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ بِدَقُوقَا وَلَمْ يَجِدْ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُشْهِدُ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَأَشْهَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ عَلَى وَصِيَّتِهِ فَقَدِمَا الْكُوفَةَ فَأَتَيَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَأَخْبَرَاهُ وَقَدِمَا بِتَرِكَتِهِ وَوَصِيَّتِهِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى هٰذَا أَمْرٌ لَمْ يَكُنْ بَعْدَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلَفَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ إِنَّهُمَا مَا خَانَا وَلَا كَذَبَا وَلَا بَدَّلَا وَلَا كَتَمَا وَلَا غَيَّرَا وَإِنَّهَا لَوَصِيَّةُ الرَّجُلِ وَتَرِكَتُهُ فَأَمْضَى شَهَادَتَهُمَا أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ مسلمان مرد کو دقوقا (ایک جگہہ کا نام ہے) موت حاضر ہوئی اور اس نے کسی مسلمان کو نہ پایا جو اس کی وصیت پر گواہ ہو تو اس نے اہل کتاب کے دو مردوں کو اپنی وصیت پر گواہ کیا۔ پھر دونوں کوفے میں آئے اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس حاضر ہوئے سو دونوں نے انکو خبر دی اور اسکا متروکہ اور وصیت لائے تو ابو موسیٰ نے کہا کہ یہ ایسا مقدمہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد نہیں واقع ہوا تو ابو موسیٰ نے انسے عصر کے بعد اللہ کی قسم لی کہ دونوں نے خیانت نہیں کی اور نہ جھوٹ بولا اور نہ کچھ بدلا اور نہ کچھ چھپایا اور نہ کچھ تغیر کیا اور مقرر یہی اس مرد کی وصیت ہے اور یہی اسکا متروکہ ہے تو ابو موسیٰ نے انکی گواہی جائز رکھی ابو داؤد اسکے راوی ہیں **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کی گواہی جائز ہے جبکہ اس طور سے لی جاوے جو کہ اس حدیث میں مذکور ہے۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِي الْحَبْسِ الْمُلَازَمَةِ

نویں فصل

قید کرنے اور ساتھ رہنے کے بیان میں

(۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ ترجمہ بہز بن حکیم سے روایت ہے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو تہمت میں قید کیا پھر چھوڑ دیا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہیں

(۲) وَعَنْهُ أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَخَاهُ أَوْ عَمَّهُ قَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ جِيرَانِي بِمَا أُخِذُوا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَلُّوا لَهُ عَنْ جِيرَانِهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ اور انہیں سے روایت ہے کہ اسکا بھائی یا چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اٹھا اور حالانکہ آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو اسنے کہا کہ میرے ہمسائے کیوں قید کیے گئے آپ نے اس سے منہ پھیرا پھر اس نے کچھ ذکر

کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے ہمسایون کو اُس کے لیے چھوڑ دو ابو داؤد اس کے راوی ہین ۔

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ فِیْ قَضَایَا حَکَمَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

دسوین فصل

اُن مقدمون کے بیان مین جنمین خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے

(۱) عَنْ اِبْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَاصَمَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ الزُّبَیْرَ رض اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اِسْقِ یَا زُبَیْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ قَالَ یَا زُبَیْرُ اِسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰیَةَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ الْاٰیَةَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْحَرَّةُ الْاَرْضُ ذَاتُ الْحِجَارَةِ السُّوْدِ وَالشِّرَاجُ جَمْعُ شَرْجَةٍ وَهُوَ مَسِیْلُ الْمَاءِ مِنَ الْجَبَلِ اِلَی السَّهْلِ وَالْجَدْرُ وَالْجِدَارُ الْحَائِطُ وَقِیْلَ الْجَدْرُ اَصْلُ الْجِدَارِ وَیُرْوٰی بِالدَّالِ الْمُهْمَلَةِ وَالْمُعْجَمَةِ وَهُوَ مَبْلَغُ تَمَامِ الشُّرْبِ ترجمہ ابن زبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری مرد زبیر سے جھگڑتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا پتھریلی زمین کی نالی مین جس مین تم کھجور کے درختون کو پانی پلاتے ہو تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے زبیر تو اپنے کھیت کو پانی پلائے پھر پانی اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دے تو انصاری نے غصہ سے کہا کہ ابن زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہین آپ انکی خاطر داری کرتے ہین حضرت کو غصہ آیا آپ کے چہرے کا رنگ سُرخ ہوا پھر فرمایا کہ اے زبیر اپنا کھیت سینچ لے پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ کھیت کی منڈیرون پر پانی چڑھ جائے یعنے لبولب ہو جائے تو زبیر نے کہا قسم ہے اللہ کی البتہ مین گمان کرتا ہون کہ یہہ آیت اسی واقعہ مین اتری ہے پس قسم ہے تیرے رب کی اُنکا ایمان نہین جبتک کہ تجکو اپنے جھگڑون کے درمیان منصف نہ ٹھیرا ئین پانچون اسکے راوی ہین حرہ کالی پتھروالی زمین کو کہتے ہین اور شراج جمع ہے شرجہ کی اور وہ پانی بہنے کی راہ ہے پہاڑ سے طرف نرم زمین کی اور جدر اور جدار دیوار کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ جدر دیوار کی جڑ کو کہتے ہین اور وہ دال مہملہ اور معجمہ سے بہی مروی ہے اور وہ نہایت اُس جگہہ کی ہے جہانتک پانی پہونچ سکے ۔

(۲) وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِیْ مَالِكٍ رض قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ سَیْلِ مَهْزُوْرٍ وَمُذَیْنِبٍ الَّذِیْ یَقْتَسِمُوْنَ مَاءَهٗ فَقَضٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَاءَ اِلَی الْكَعْبَیْنِ لَا یُحْبَسُ الْاَعْلٰی عَلَی الْاَسْفَلِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَلَمْ یَذْكُرْ اَبُوْ دَاؤدَ مُذَیْنِبَ مَهْزُوْرٌ بِتَقْدِیْمِ الزَّایِ وَادِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ وَالْحِجَازِ وَبِتَقْدِیْمِ الرَّاءِ عَلَی الزَّایِ مَوْضِعُ سُوْقِ الْمَدِیْنَةِ وَمُذَیْنِبٌ اِسْمُ مَوْضِعٍ بِالْمَدِیْنَةِ ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا مہزور اور مذینب کے سیل مین جسکا پانی بانٹتے ہین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کہ قریب مین والا دور والے سے ٹخنون تک نہ روکے ۔ ابو داؤد و مالک اسکے راوی ہین اور نہین ذکر کیا ابو داؤد نے مذینب کو اور مہزور ساتھ تقدیم زا کے راہ بنی قریظہ اور حجاز کے نالے کا نام ہے اور ساتھ تقدیم راکے زا پر مدینے کے بازار کی جگہہ ہے اور مذینب ایک جگہہ کا نام ہے مدینے مین ۔

(۳) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلٰى اَهْلِ الْمَوَاشِىْ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** حرام بن سعید بن محیصہ سے روایت ہو کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک انصاری مرد کے باغ مین داخل ہوئی اور اسکو خراب کر ڈالا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ دن کو مال کی نگہبانی مال والون پر واجب ہے اور رات کو مواشی کی نگہبانی مواشی والون پر لازم ہے مالک ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۴) وَعَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِىْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَىْءٌ وَّلَهٗ نَفَقَتُهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِىُّ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی قوم کی زمین مین بدون اذن کے کھیتی کرے تو اُس کے واسطے زراعت سے کچھ چیز نہین اور اسکو اپنا خرچ ملیگا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضؓ قَالَ اخْتَصَمَ رَجُلَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِىْ حَرِيْمِ نَخْلَةٍ فَاَمَرَ بِهَا فَذُرِعَتْ فَوُجِدَتْ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ اَوْ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ فَقَضٰى بِذٰلِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوُدَ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ دو مرد کھجور کے گرد کی زمین مین جھگڑتے ہوے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا وہ ناپی گئی تو وہ سات ہاتھ یا پانچ ہاتھ ناپی گئی تو آپنے اسپر فیصلہ کر دیا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقَتْلِ وَفِيْهِ اَرْبَعَةُ فُصُوْلٍ

کتاب ہے قتل کے بیان مین اور اسمین چار فصل ہین۔

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِى النَّهْىِ عَنْهُ

پہلی فصل

قتل سے منع کرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ فِىْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رضؓ اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِىْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ فِيْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِىُّ اَلْوَرَطَاتُ جَمْعُ وَرْطَةٍ وَهِىَ الْهَلَاكُ **ترجمہ** سعید بن عاص سے روایت ہو کہ اُس نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ مرد اپنے دین کی راہ سے امن امان مین ہے جب تک کہ ناحق خون نہ کیا ہو کہا راوی نے کہ ابن عمر نے کہا کہ ہلاکی کے کامون سے جنسے نکلنے کی کوئی راہ نہین اسکو جو اپنے تئین ان مین ڈالے حرام لہو کا بہانا ہے بغیر حلال ہونے کے یعنے ناحق خون کرنا بخاری اسکے راوی ہین اور ورطات جمع ورطہ کی ہے اُسکے معنے ہین ہلاک کرنا۔ **ف** معلوم ہوا کہ بعد شرک کے نہایت سخت گناہ خون ناحق ہے جس سے دین مین تنگی ہو جاتی ہے مسلمانون کو لازم ہے کہ اور گناہون سے اسکا زیادہ خیال رکھین۔

(٢) وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كل ذنب عسى الله أن يغفره إلا الرجل يقتل المؤمن متعمدًا أو الرجل يموت كافرًا أخرجه النسائي **ترجمہ** معاویہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تعالی ہر گناہ کو بخشے گا۔ مگر اس مرد کا گناہ جو جان بوجہ کر مسلمان کو مار ڈالے یا وہ مرد جو کافر ہو کر مرے نسائی اس کے راوی ہین۔

(٣) وعن بريدة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قتل المؤمن أعظم عند الله من زوال الدنيا أخرجه النسائي **ترجمہ** بریدہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایماندار کا قتل کرنا خدا کے نزدیک دنیا کے دور ہو جانے سے بڑا ہے۔ نسائی اس کے راوی ہین۔ یعنے دنیا کا دور ہو جانا خدا کے نزدیک آسان تر ہے اس سے کہ کسی ایماندار کو ناحق قتل کیا جاوے۔

(٤) وعن أبي الحكم البجلي قال سمعت أبا هريرة وأبا سعيد رضي الله تعالى عنهما يذكران عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أنه قال لو أن أهل السماء وأهل الأرض اشتركوا في دم مؤمن لأكبهم الله تعالى في النار أخرجه الترمذي **ترجمہ** ابو الحکم بجلی سے روایت ہے کہ مینے ابو ہریرہ اور ابو سعید سے سنا کہ ذکر کرتے تہے رسول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر آسمان اور زمین والے کسی مومن کے خون کرنے مین شریک ہون تو خدا تعالی سب کو اوندھا کر کے دوزخ مین ڈالیگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(٥) وعن أبي هريرة رض أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال الإيمان قيد الفتك لا يفتك مؤمن أخرجه أبو داود ومعناه أن الإيمان يمنع المؤمن أن يقتل بأحد وتحميه أن يفتك به فكأنه قد قيد الفاتك ومنعه من التعدي فهو كالقيد **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان منع کرتا ہے قتل کو نہ قتل کرے مومن کسی کو حالت غفلت مین۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین اور اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان مومن کو منع کرتا ہی اور نگاہ رکھتا ہے اس سے کہ کسی کو قتل کرے گویا کہ کہا کہ قید کیا ہے اس نے فاتک کو اور منع کیا ہے اسکو کوشش سے پس اس کے واسطے قید ہے **ف** فتک یہ ہے کہ کسی کو حالت غفلت مین قتل کرے یعنی مومن کو ایمان مانع ہے کہ کسی کو بیخبر قتل نہ کرے یہانتک کہ اسکا ایمان دریافت کرے کہ مسلمان ہے یا کافر ہے۔

(٦) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ليس من نفس تقتل ظلمًا إلا كان على ابن آدم الأول كفل من دمها لأنه أول من سن القتل أخرجه الخمسة إلا أبا داود الكفل الحظ والنصيب **ترجمہ** ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسی جان نہین جو ظلم سے قتل کیجاوے مگر آدم کے پہلے بیٹے یعنے قابیل پر اسکے خون کا حصہ پڑتا ہے یعنے وہ بہی گناہ مین شریک ہوتا ہے سو اسلئے کہ پہلے پہل خون کرنے کی راہ اسی نے نکالی۔ ابوداؤد کے سوائے پانچون اس کے راوی ہین کفل کے معنی ہین حظ اور حصہ ہے۔

(٧) وعنه رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء الرجل آخذًا بيد الرجل فيقول يا رب هذا قتلني فيقول الله له لم قتلته فيقول لتكون العزة لك فيقول إنها لي ويجيء الرجل آخذًا بيد الرجل فيقول يا رب هذا قتلني فيقول الله له لم قتلته فيقول لتكون العزة لفلان فيقول إنها ليست لفلان فيبوء بإثمه أخرجه النسائي۔ **ترجمہ** انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ قیامت مین ایک مرد دوسرے کا ہاتھ پکڑے آئیگا سو کہے گا اے میرے رب اس نے مجھکو قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماویگا
کہ تونے اسکو قتل کیون کیا وہ کہے گا کہ فلانے کی عزت کیلیے یہ فرماوے گا کہ وہ عزت فلانے کے واسطے نہین تو وہ پھرے گا اسکا
گناہ لیے کر نسائی اُس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَقِيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا
فَضَرَبَ اِحْدٰى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّيْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ ءَاَقْتُلُهٗ بَعْدَ اَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَطَعَ اِحْدٰى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ فَاِنْ قَتَلْتَهٗ فَاِنَّهٗ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ اَنْ تَقْتُلَهٗ وَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ قَبْلَ اَنْ
يَقُوْلَ كَلِمَتَهُ الَّتِيْ قَالَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ لَاذَ اَيْ اِلْتَجَاَ وَاحْتَمٰى وَقَوْلُهٗ فَاِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهٖ فِيْ
اِبَاحَةِ الدَّمِ لِاَنَّ الْكَافِرَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ مُبَاحُ الدَّمِ فَاِذَا اَسْلَمَ فَقَتَلَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّ قَاتِلَهٗ مُبَاحُ الدَّمِ بِحَقِّ
الْقِصَاصِ **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہے اُسنے کہا یا رسول اللہ بھلا بتلائیے تو کہ اگر مین کافرون سے
کسی مرد کو ملون یعنے جنگ جہاد مین میرا اُسکا مقابلہ ہو پھر ہم آپسمین لڑین اور وہ تلوار سے میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر مجھسے
ایک درخت کی پناہ پکڑے اور کہے کہ مین اللہ کا اسلام لایا یعنے کلمہ پڑھے تو کیا مین اُسکو قتل کر ڈالون بعد اسکے کلمہ پڑھنے
کے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت مار اُسکو جواب مسلمان ہو گیا تو اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ پہلے اُسنے میرا
ایک ہاتھ کاٹ ڈالا پھر کلمہ کہا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو مت مار سو اگر تو اُسکو مارے گا تو وہ تیرے مارنے
سے پہلے تیرے برابر مسلمان ہو گیا ہے۔ اور تو اُسکی مثل واجب القتل ہو جائے گا جیسے وہ کافر تھا کلمہ پڑھنے سے پہلے شیخین اور
ابو داؤد اُس کے راوی ہین لاذ کے معنے ہین اُسنے التجا کی اور حفاظت مین ہوا اور فرمایا کہ تو بجائے اس کے ہے یعنی تیرا خون کرنا
مباح ہو جائے گا اسواسطے کہ کافر اسلام لانے سے پہلے مباح الاسلام ہوتا ہے پھر اگر وہ مسلمان ہو جائے اور کوئی اُسکو مار
ڈالے اُس کے قاتل کو اُس کے قصاص مین مارنا واجب ہو گا۔

(۹) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ وَكَانَ
عَيْنًا لِاَبِيْ سُفْيَانَ وَحَلِيْفًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَمَرَّ بِحَلْقَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ اِلٰى
اِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ **ترجمہ** حارثہ بن مضرب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حکم کیا فرات بن حیان کے مارنے کا اور وہ ابو سفیان کا جاسوس تھا اور ایک انصاری مرد کا ہم قسم تھا تو وہ انصاری
کی ایک مجلس پر گذرا تو کہنے لگا کہ مین مسلمان ہون تو کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کہتا ہے کہ مین مسلمان ہون تو حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین بعضے ایسے مرد ہین . . . کہ مین اُنکے ایمان کا اعتبار نہین کرتا اور انہین مین سے
ہے فرات بن حیان ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا يُبِيْحُ الْقَتْلَ

دوسری فصل
اوس قصور کے بیان مین جو قتل کو واجب کرتا ہے

(۱) عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ اَلْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے خون اُس مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو اُس کی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور گواہی دی اسکی کہ مین خدا کا پیغمبر ہون مگر ساتھ ایک تین باتون کے ایک تو بیاہا ہوا مرد جو حرام کاری کرے دوسری جان بدلے جان کے تیسری مرتد جسنے اپنا اسلام کا دین چھوڑ اسلمانون کے گروہ سے الگ ہوا۔ پانچون اسکے راوی ہین **ف** یعنی مسلمان کا قتل کرنا تین صورت سے جائز ہے ایک تو نکاح والا زنا کرے دوسری خون کے بدلے خون تیسری مرتد ہو جانا دین اسلام سے

(۲) وَعَنْ مُخَارِقٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ یَاْتِیْنِیْ یَاْخُذُ مَالِیْ قَالَ ذَکِّرْهُ بِاللّٰهِ فَقَالَ فَاِنْ لَّمْ یَذَّکَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَیْهِ بِمَنْ حَوْلَكَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ حَوْلِیْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَیْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاٰی السُّلْطَانُ عَنِّیْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰی تَکُوْنَ مِنْ شُهَدَآءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ اَخْرَجَهُ النَّسَائِیُّ ترجمہ مخارق سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا یا حضرت کوئی مرد میرے پاس آتا ہے تاکہ میرا مال چھین لے فرمایا کہ اسکو اللہ سے ڈرا اُس نے کہا کہ اگر وہ اللہ سے نڈرے تو پھر فرمایا کہ اپنے گرد والون سے اُسپر مدد لے اُس نے کہا کہ اگر میرے گرد کوئی مسلمان نہ ہو تو پھر کیا کرون فرمایا کہ اُسپر بادشاہ سے مدد مانگ اُس نے کہا کہ اگر بادشاہ مجھسے دور ہو تو پھر فرمایا کہ اپنا مال بچانے کے لیے لڑ یہانتک کہ تو آخرت کے شہیدون سے ہووے۔ یا اپنا مال بچا لیوے۔ نسائی اس کے راوی ہین

(۳) وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهٗ بِالسَّیْفِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جادوگر کی حد یکبارگی تلوار سے مار ڈالنا ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۴) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَتَلَتْ جَارِیَةً لَّهَا سَحَرَتْهَا وَقَدْ کَانَتْ دَبَّرَتْهَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ عبدالرحمن بن سعد سے روایت ہے کہ اُسکو خبر پہونچی کہ حضرت حفصہ نے اپنی ایک لونڈی کو قتل کیا جسنے انکو جادو کیا تھا اور انھون نے مدبر کیا تھا اُسکو مالک اُس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْ حُکْمِ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ

تیسری فصل
اپنے تئین قتل کرنیوالے کے حکم مین

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ یَتَرَدّٰی فِیْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰی سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِیْ یَدِهٖ یَتَحَسَّاهُ

فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ بِتَوَجَّأُ أَيْ يَضْرِبُ نَفْسَهُ بِهَا **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آپ کو ۔۔ پہاڑ سے گراکر مار ڈالے گا تو وہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں اونچے مکان سے گرا کرے گا۔ پڑا رہے گا اُس میں سدا اور ابدًا۔ ابدًا۔ اور جو زہر پی کر اپنے تئین مارے گا تو اُس کے ہاتھ میں زہر ہوگا دوزخ کی آگ میں اُسکو پیا کرے گا مدام۔ اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتھیار سے مارے گا تو وہ ہتھیار اُس کے ہاتھ میں ہوگا۔ دوزخ کی آگ میں سدا اپنے پیٹ میں اُسکو مارا کرے گا ہمیشہ۔ پانچون اسکے راوی ہیں۔ اور یتوجا کے معنی ہیں اپنی جان کو اس سے مارے گا **ف** یعنی جس چیز سے اپنی جان کو مارے گا۔ دوزخ میں اسی چیز کا اسپر عذاب ہوا کرے گا۔ پھر اُسکو حلال جانتا ہے تو دوزخ میں ہمیشہ رہے گا نہیں تو ایک دراز مدت تک رہیگا۔

(۲) **وَعَنْهُ** رضہ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحٌ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ بِهِ جِرَاحَةٌ شَدِيدَةٌ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَأَخَذَ ذُبَابَ سَيْفِهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** انہیں سے روایت ہے کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ خیبر میں حاضر ہوئے تو آپ نے ایک شخص مدعی اسلام کے حق میں فرمایا کہ یہہ دوزخی ہے پھر جب وہ لڑائی میں حاضر ہوا تو بہت سخت لڑا سو اسکو زخم لگا تو کسی نے کہا یا رسول اللہ جو ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ دوزخی ہے اُس نے سخت لڑائی کی اور البتہ وہ مر گیا ہے سو قریب تھے کہ بعضے مسلمان شک میں پڑین سو وہ اسی حالت میں تھے کہ ناگاہ اسکے حق میں کہا گیا کہ وہ مرا نہیں لیکن اُسکو سخت زخم لگا ہے پھر جب رات ہوئی تو زخم پر صبر نہ کر سکا سو اُس نے تلوار کی نوک پکڑی اور اپنے پیٹ میں رکھکر اسپر اپنا بوجھ ڈالا اور اپنی جان کو قتل کیا پھر کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُسکی خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اکبر یعنے اللہ سب سے بڑا ہے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشک مین اللہ کا بندہ اور اُسکا رسول ہون پھر آپ نے بلال کو حکم کیا تو اُنہون نے لوگون مین پکارا کہ مقرر شان یہہ ہے کہ مسلمان آدمی کے سوا کوئی بہشت مین نہ جائیگا۔ اور مقرر خدا اس دین کی مدد کرتا ہے گناہگار آدمی سے شیخین اس کے راوی ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ لَا أُصَلِّي عَلَيْهِ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ ایک شخص نے اپنے تئین مار ڈالا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین اُسکا جنازہ نہین پڑھتا۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيمَا يَجُوزُ قَتْلُهُ مِنَ الْحَيَوَانِ وَمَا لَا يَجُوزُ

چوتھی فصل

ان جانورون کے بیان مین جن کا قتل کرنا جائز ہی اور جن کا جائز نہین ہے

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ کُلُّھُنَّ فَاسِقٌ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ اَلْغُرَابُ وَالْحِدَاَۃُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَۃُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ وَلِمُسْلِمٍ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِی الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَاَبْدَلَ اَبُوْدَاؤدَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض مَکَانَ الْغُرَابِ الْحَیَّۃَ وَقِیْلَ لِھٰذِہِ الْحَیَوَانَاتِ الْخَمْسِ فَوَاسِقُ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِسْتِعَارَۃِ لِخُبْثِھَا **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ہین وہ سب موذی اور بدذات ہین مار ڈالے جائین حرم مین کوا چیل اور بچھو اور چوہا اور کتا بہت کاٹنے والا چھیون اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے حکم کیا پانچ موذی جانورون کے قتل کرنے کا حل مین اور حرم مین اور ابوداؤد نے اپنی روایت مین ابوہریرہ رض سے کوے کے بدلے سانپ کو ذکر کیا ہے اور ان پانچ جانورون کو فاسق بطریق استعارہ کے کہا گیا ہی انکے خبیث ہونے کے سبب سے۔

(۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمِنًی اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاِنَّہٗ لَیَتْلُوْھَا وَاِنِّیْ لَاَتَلَقَّاھَا مِنْ فِیْہِ وَاِنَّ فَاہُ لَرَطْبٌ بِھَا اِذْ وَثَبَتْ عَلَیْنَا حَیَّۃٌ فَقَالَ اُقْتُلُوْھَا فَابْتَدَرْنَاھَا لِنَقْتُلَھَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ وُقِیَتْ شَرَّکُمْ کَمَا وُقِیْتُمْ شَرَّھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ جس حالت مین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منا مین تھے۔ کہ آپ پر سورۂ مرسلات اوتری اور آپ اُسکو پڑھ رہے تھے اور مین اُسکو آپ کے منہ سے سیکھتا تھا۔ اور آپ کی زبان اُس سے تر تھی کہ ناگاہ ہماری طرف ایک سانپ کودا فرمایا کہ اُسکو مار ڈالو ہم اسکے مارنے کو جھپٹے سو وہ ہم سے آگے بڑھ گیا۔ تو حضرت نے فرمایا کہ خدا نے اُس کو تمہارے شر سے بچایا جیسا کہ تمکو اُس کے شر سے بچایا شیخین اور نسائی اُس کے راوی ہین۔

(۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اُقْتُلُوا الْحَیَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْیَتَیْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّھُمَا یَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَیُسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَبَیْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَیَّۃً لِاَقْتُلَھَا فَنَادَانِیْ اَبُوْ لُبَابَۃَ لَا تَقْتُلْھَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَیَّاتِ فَقَالَ اِنَّہٗ نَھٰی بَعْدَ ذٰلِکَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُیُوْتِ وَھِیَ الْعَوَامِرُ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اِلَّا النَّسَائِیَّ شَبَّہَ الْخَطَّیْنِ الْاَسْوَدَیْنِ عَلٰی ظَھْرِ الْحَیَّۃِ بِالطُّفْیَتَیْنِ وَالطُّفْیَۃُ بِضَمِّ الطَّاءِ خُوْصَۃُ الْمُقْلِ وَقِیْلَ الطُّفْیَۃُ الْحَیَّۃُ وَالْمُرَادُ عَلٰی ھٰذَا اُقْتُلُوْا کُلَّ حَیَّۃٍ مَا کَانَ لَہٗ وَلَدٌ وَمَا لَا وَلَدَ لَہٗ وَھُوَ الْاَبْتَرُ وَالْعَوَامِرُ الْحَیَّاتُ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِی الْبُیُوْتِ سُمِّیَتْ بِذٰلِکَ لِطُوْلِ اَعْمَارِھَا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ سنے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے سنا منبر پر فرماتے تھے کہ مار ڈالو سانپون کو اور مار ڈالو دو لکیر والے سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو کہ وہ دونون آنکھ کو اندھا کر دیتے ہین اور عورتون کے حمل گرا دیتے ہین سو جس حالت مین کہ مین ایک سانپ پیدا کرتا تھا تا کہ اُسکو مارون سو ابو لبابہ نے مجھے پکارا کہ اُسکو مت مار مین نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے سانپون کے مارنیکا حکم کیا ہے اُنہون نے کہا کہ اُس کے بعد آپ نے گھرون کے سانپ مارنے سے منع فرمایا ہے اور وہ جن ہین جو

گھرون مین رہتے ہین سانپ کے سوا جیونٹیون اسکے راوی ہین اور بعضون نے کہا کہ طفیہ سانپ کو کہتے ہین اور مراد اسپر یہہ ہوگی کہ مار ڈالو ہر سانپ کو جسکی اولاد ہوا اور جسکی اولاد نہو اور وہ ابتر ہو اور عوامر اُن سانپون کو کہتے ہین جو گھرون مین رہتے ہین اُنکو عوامر اسو سطے کہتے ہین کہ انکی عمر دراز ہوتی ہے ۔

(۴) **وعن** السَّائِبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِيْ عَرَاجِيْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِّنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ فَاَتٰى اَهْلَهُ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَاِذَا حَيَّةٌ عَظِيْمَةٌ مُنْطَوِيَةٌ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا اَلْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّحْيِيَهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهُمْ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَمَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى فَاٰذِنُوْهُ هُوَ اَنْ يَّقُوْلَ لَهُ اَنْتَ فِيْ حَرَجٍ اِنْ عُدْتَّ اِلَيْنَا فَلَا تَلُمْنَا اِنْ نُّضَيِّقَ عَلَيْكَ بِالطَّرْدِ وَالتَّتَبُّعِ **ترجمہ** سائب سے روایت ہے کہ مین ابوسعید کے پاس اندر گیا تو مین نے انکو نماز پڑہتے پایا سو مین بیٹھ کر ان کی انتظار کرنے لگا تو مین نے گھر کے ایک کنارے چھڑیون مین آہٹ سُنی مین نے مڑکر دیکھا تو ناگاہ سانپ نظر پڑا تو مین کودا کہ اُس کو قتل کرون انہون نے مجھ کو اشارہ کیا کہ بیٹھ جا مین بیٹھ گیا پہر نماز سے پہر تو حویلی مین ایک گہر کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ کیا تو اس گہر کو دیکھتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا کہ ہم مین ایک جوان اس مین رہتا تہا اُس نے تازہ شادی کی تہی ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ جنگ خندق کی طرف نکلے سو وہ جوان دوپہر کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن لیا کرتا تہا ۔ (یعنے اور اذن لے کر) اپنے گہر والون کی طرف پہر جاتا تہا ۔ سو ایک دن اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اذن لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہتہیار ہین لے اسواسطے کہ مجھکو تجھ پر قریظہ کا خوف ہے کہ کہین وہ تجھے مار نہ ڈالین اُس نے ہتہیار لے لیے اور اپنے گہر والون کے پاس آیا تو ناگہان اُس نے دیکھا کہ اُس کی عورت دونون دروازون کے درمیان کہڑی ہے تو اُس نے اُس کی طرف نیزہ جہکایا تاکہ اُسکو نیزے سے زخمی کرے اور اُسکو غیرت آئی عورت نے اُس سے کہا کہ اپنے نیزہ کو روک رکہہ اور گہر کے اندر جاکر دیکہہ جس نے مجھ کو نکالا ۔ وہ گہر مین گہسا تو ناگہان اُس نے ایک بڑا سانپ بچھونے پر لپٹا ہوا دیکہا سو اُس نے نیزے کو اُس کی طرف جہکایا اور اُسکو اس مین پرو لیا ۔ پہر نکلا اور اُسکو گہر مین گاڑ دیا تو سانپ تڑپ کر اُسپر پڑا ۔ یعنے اور اُسکو کاٹا پہر نہ معلوم ہوا کہ دونون مین کون جلدی مرا ۔ سانپ یا جوان ۔ پہر ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہہ حال ذکر کیا اور ہمنے کہا دعا کیجیے کہ اللہ اُسکو زندہ کر دے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بہائی کے واسطے مغفرت مانگو پہر فرمایا کہ مدینے مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین سو جب تم

ان میں سے کچھ چیز یعنے کوئی سانپ دیکھو تو اُسکو تین دن پکار دو پھر اگر اُسکے بعد تمکو نظر آوے تو اس کو مار ڈالو کہ سوا اسکے کچھ نہیں کہ وہ شیطان ہے مسلم و مالک و ابو داؤد و ترمذی اس کے راوی ہیں اور فاذ نوہ کے معنے یہ ہیں کہ کہے کہ اگر تو پھر ہمارے سامنے نکلے گا تو تنگی میں پڑے گا۔ پھر اگر ہم تجھ پر تنگی کریں تو دفع کرنے اور در پے ہونے سے تو ہمکو ملامت نہ کیجیو۔

(۵) وعن ابن ابی لیلی عن ابیہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن جنان البیوت فقال اذا رأیتم منهن شیئا فی مساکنکم فقولوا انا ننشدک العهد الذی اخذ علیکم نوح و ننشدک العهد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود لا تؤذونا ولا تترائوا لنا فان عدن فاقتلوهن اخرجه ابوداود والترمذی ترجمہ ابن ابی لیلی سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گھروں کے جنوں کا مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا کہ جب تم ان میں سے کسی چیز کو اپنے گھروں میں دیکھو تو اُس سے کہدو کہ ہم تجھ سے طلب کرتے ہیں وہ عہد جو نوح علیہ السلام نے تم سے لیا اور قسم دیتے ہیں تجھ کو اُس عہد کی جو سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا کہ ہم کو ایذا مت دو اور ہمکو نظر مت آؤ اُس کے بعد پھر ظاہر ہوں تو اُن کو مار ڈالو ابوداؤد .... اور ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۶) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اقتلوا الحیات کلهن فمن خاف ثارهن فلیس منی وفی روایة اقتلوا الکبار الا الجان الابیض الذی کانه قضیب فضة اخرجه ابوداود والترمذی ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مار ڈالو سب سانپوں کو اور جو انکو بدلہ لینے سے ڈرے وہ ہمسے نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ مار ڈالو بڑے سانپوں کو مگر جو سانپ چاندی کی چھڑی کی طرح سفید ہو اُسکو نہ مارو ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۷) وعن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال قال من ترک الحیات مخافة طلبهن فلیس منا ما سالمناهن منذ حاربناهن اخرجه ابوداود ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نہ مارے سانپوں کو اُن کے بدلہ لینے کے خوف سے وہ ہمسے نہیں یعنے ہمارے طریقے پر نہیں ہم اُن سے صلح نہیں کی جب سے ہمنے انکو دشمن ٹھیرایا ابوداؤد اسکے راوی ہیں۔

(۸) وعن العباس انه قال یا رسول اللہ انا نرید ان نکنس زمزم وان فیها من هذه الحیات الصغار فامره بقتلهن اخرجه ابوداود ترجمہ عباس رض سے روایت ہے اُس نے کہا یا رسول اللہ ہم چاہتے ہیں کہ زمزم کے کوئیں کو پاک صاف کریں اور بیشک اُس میں یہ چھوٹے سانپ ہیں سو آپ نے انکو حکم کیا انکے مار ڈالنے کا ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

(۹) وعن عائشة رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الوزغ الفویسق ولم اسمعه امر بقتله اخرجه الشیخان والنسائی ترجمہ عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرگٹ کو فاسق کہا اور میں نے آپ سے نہیں سُنا کہ اُس کے مارنیکا حکم کیا ہو شیخین و نسائی اس کے راوی ہیں۔

(۱۰) وعن سعد بن ابی وقاص رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وسماه فویسقا اخرجه مسلم وابوداود ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے گرگٹ کے مار ڈالنے کا اور اُس کا نام فاسق رکھا مسلم ابوداؤد اُسکے راوی ہیں۔

(۱۱) وعن ابی هریرة رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل وزغا فی اول ضربة

كُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهَذَا لَفْظُهُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی چوٹ مین مار ڈالے اُسکے واسطے سو نیکی لکھی جاتی تہے اور جو دوسری چوٹ مین مارے اسکو اُس سے کم۔ اور جو تیسری مین مارے اُس کو اس سے بھی کم مسلم اسکے راوی ہین۔ اور یہہ لفظ اسکے ہین اور روایت کیا ابو داؤد اور ترمذی نے بہی۔

اَلْكِلَابُ
کتون کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيلَ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ إِنَّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ زَرْعًا قَالَ وَكُنَّا نَنْبَعِثُ بِالْمَدِينَةِ وَأَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْنَا حَتَّى إِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمَرْأَةِ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا أَخْرَجَهُ السِّتَّةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا کتون کے مار ڈالنے کا سوا‌ے کتے شکاری کے اور کتے بکریون اور مویشی کے یعنے شکار کے واسطے اور بکریون اور مویشی کی حفاظت کے واسطے کتا رکہنا جائز ہے۔ انکو مارنا نہ چاہیے۔ تو ابن عمر سے کہا گیا کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہین کہ جو کتا کہیتی کی حفاظت کے واسطے رکہا ہوا ہو اُسکو بہی نہ مارنا۔ چاہیے تو ابن عمر نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کہیتی رکہتے ہین یعنے وہ شاید کہیتی کے لالچ سے اُسکو بہی مستثنیٰ کرتے ہین ورنہ حقیقت مین مستثنیٰ نہین۔ کہا اور ہم مدینے مین اور اسکی اطراف مین بہیجے جاتے تہے سو ہم جو کتا دیکہتے تہے مار ڈالتے تہے یہانتک کہ اگر کسی جنگلی عورت کے ساتہہ کتا پاتے تہے تو اسکو بہی مار ڈالتے تہے ابو داؤد کے سوائے چہہون اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ غَنَمٍ أَخْرَجَهُ رَزِينٌ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو گہر والے کتا رکہین تو اُن کے عمل سے ہر روز قیراط بھر ثواب گھٹایا جاتا ہے سوائے کتے شکاری کے اور کھیتی اور بکریون کے رزین اس کے راوی ہین۔

اَلنَّمْلُ
چیونٹی کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار جانورون کے مارنے سے منع کیا چیونٹی سے اور شہد کی مکھی سے اور ہدہد سے اور سفید چڑیا سے ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقِصَاصِ فِيهِ أَرْبَعَةُ فُصُولٍ
کتاب ہے قصاص کے بیان مین اور اس مین چار فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي النَّفْسِ
پہلی فصل

قصاص نفس کے بیان مین

اَلْعَمَدُ
قتل عمد یعنے جان بوجہ کر مارنیکا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ عَمَدًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَلِوَلِیِّہٖ اَنْ یَّخْتَارَ اِحْدٰی ثَلٰثٍ اِمَّا اَنْ یَّقْتَصَّ وَاِمَّا اَنْ یَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ یَّاْخُذَ الدِّیَۃَ فَاِنْ اَرَادَ الرَّابِعَۃَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ ثُمَّ تَلَا فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ ابو شریح سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جان بوجہ کر قتل کیا جاوے تو اُس کے ولی کو جائز ہے کہ تین باتون مین سے جو بات چاہے اختیار کرلے یا تو خون کے بدلے خون لیوے یا معاف کردیوے یا قاتل سے خون بہا لیوے پھر اگر چوتھی بات چاہے تو اسکا ہاتھ پکڑ لو پھر یہ آیت پڑھی اور جو اُس کے بعد تعدی کرے تو اُس کے واسطے عذاب ہے دردناک ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مُّؤْمِنًا فَھُوَ قَوَدٌ بِہٖ فَمَنْ حَالَ دُوْنَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ اَلصَّرْفُ اَلنَّفْلُ وَالْعَدْلُ اَلْفَرْضُ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی ایمان دار آدمی کو قتل کرے وہ اُس کے بدلے مین مارا جاوے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر خدا کی لعنت اور غضب ہے خدا نہ قبول کرے گا اسکی نفل عبادت کو نہ فرض کو رزین اس کے راوی ہین صرف کے معنے ہین نفل اور عدل کے معنے ہین فرض۔

اَلْخَطَاءُ وَعَمَدُ الْخَطَاءِ
قتل خطاء اور خطاء عمد کا بیان

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّیَّا فِیْ رَمْیٍ یَّکُوْنُ بَیْنَھُمْ بِالْحِجَارَۃِ اَوْ قَالَ بِالسِّیَاطِ اَوْ ضَرْبٍ بِالْعَصَا فَھُوَ خَطَاءٌ وَّعَقْلُہٗ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمَدًا فَھُوَ قَوَدٌ وَّمَنْ حَالَ دُوْنَہٗ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَغَضَبُہٗ وَلَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ۔ اَلْعِمِّیَّا بِکَسْرِ الْعَیْنِ وَتَشْدِیْدِ الْمِیْمِ الْمَکْسُوْرَۃِ وَالْقَصْرِ مَصْدَرٌ وَّمَعْنَاہُ اَنْ یُّوْجَدَ بَیْنَھُمْ قَتِیْلٌ یَعْمٰی اَمْرُہٗ وَلَا یَتَبَیَّنُ قَاتِلُہٗ فَحُکْمُہٗ حُکْمُ قَتِیْلِ الْخَطَاءِ یَجِبُ فِیْہِ الدِّیَۃُ **فائدہ** خطا دو قسم ہے ایک خطاء محض اور ایک خطاء شبہ عمد خطاء محض یہ ہے کہ دور سے کسی چیز کو شکار گمان کرکے تیر مارا۔ اور وہ حقیقت مین آدمی تھا اور شبہ عمد یہ ہے کہ کسی کو قصدًا مارے ایسی چیز سے جس سے غالبًا آدمی قتل ہوتا ہو اور مرجاوے... جیسا کہ حدیث مین مذکور ہے ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اندھا دھند مین مارا جاوے کہ آپس کے درمیان پتھر بازی ہو یا کوڑا بازی یا لاٹھیون کی مار ہو تو وہ قتل خطا ہے اور اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجہ کر مارے یا مارا جاوے تو اسکا قصاص ہے اور جو ولی کو قصاص لینے سے روکے تو اسپر اللہ کی لعنت اور غضب ہے نہ اسکی نفل عبادت قبول کرے گا نہ فرض کو ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین عمیا ساتھ زیر عین کے اور تشدید میم مکسور کے اور قصر کے مصدر ہے اور معنا یہ ہے کہ انکے درمیان ایک آدمی مقتول پایا جاوے اُسکا کام

ہوا اوسکا قاتل ظاہر نہ ہو تو حکم اُسکا حکم مقتول خطا کا ہے اس مین دیت واجب ہے۔ (یعنے قصاص نہین)

۳ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْدُ اٰخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ فَقَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهٗ قَالَ كَيْفَ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ وَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهٗ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهٗ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤٗدَ وَلَمْ اُرِدْ قَتْلَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَا لِيْ مِنْ مَالٍ اِلَّا كِسَائِيْ وَفَاْسِيْ قَالَ اَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذٰلِكَ فَرَمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِنِسْعَتِهٖ وَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَمَا اَخَذْتُهٗ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهٖ وَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ اَلنِّسْعَةُ سَيْرٌ يُضْفَرُ عَلٰى شِبْهِ الْاَعِنَّةِ تُشَدُّ بِهِ الرِّحَالُ وَقَوْلُهٗ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ لَمْ يَرَ لِصَاحِبِ الدَّمِ اَنْ يَقْتُلَهٗ لِاَنَّهٗ ادَّعٰى اَنَّ قَتْلَهٗ كَانَ خَطَاً اَوْ كَانَ شِبْهَ عَمْدٍ فَاَوْرَثَ شُبْهَةً فِيْ نَفْيِ الْقَوَدِ وَالثَّانِيْ اَنَّهٗ اَرَادَ اَنَّهٗ مِثْلُهٗ فِيْ حُكْمِ الْبَوَاءِ فَصَارَا مُتَسَاوِيَيْنِ لَا فَضْلَ لِلْمُقْتَصِّ حَيْثُ اسْتَوْفٰى حَقَّهٗ مِنَ الْمُقْتَصِّ مِنْهُ ترجمہ وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو رسی سے کھینچتا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا سو اُس نے کہا یا رسول اللہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اُس کو قتل کیا ہے اُسنے کہا کہ اگر یہ اقرار نہ کرتا۔ تو مین اسپر گواہ قائم کرونگا تو اُس نے کہا کہ ہان فرمایا تو نے اسکو کسطرح قتل کیا کہا کہ مین اور وہ دونون درخت سے پتے جہاڑ جہاڑ کر جمع کر رہے تھے سو اُس نے مجھ کو گالی دی اور غصہ دلایا تو مین نے اُس کے سر مین کلہاڑی ماری سو مین نے اُسکو قتل کرڈالا مسلم ابوداؤد و نسائی اسکے راوی ہین اور ابوداؤد نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ میرا ارادہ اس کے قتل کا نہ تھا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ ہے کہ تو اپنی جان کی دیت دے اُس نے کہا کہ میرے پاس کچھ مال نہین سوائے میری چادر اور کلہاڑی کے فرمایا کیا تو دیکھتا ہے کہ تیری قوم تجھ کو خرید لے اُسنے کہا کہ مین اپنی قوم پر اُس سے ذلیل تر ہون یعنے قوم کے نزدیک میری ایسی عزت نہین۔ تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسی اسکی طرف پھینکدی اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کو پکڑ لے وہ مرد اسکو لے چلا پھر جب اُس نے پیٹھ پھیری تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اُس نے اسکو قتل کیا تو وہ اسکی مثل ہوجائے گا وہ آپ کی طرف پلٹ آیا۔ اور کہا مجھکو خبر پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اگر اُسنے اسکو قتل کیا تو وہ ہی اُسکی مثل ہے اور مین نے اُسکو نہین پکڑا مگر آپ کے حکم سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو نہین جانتا کہ وہ اپنا گناہ اور تیرے بھائی کا گناہ لے کر پھرے اُس نے کہا کیون نہین اے نبی اللہ کے فرمایا سو یہہ اسی طرح ہے تو اُس نے اسکی رسی پھینکدی اور اُسکو چھوڑ دیا۔ اور نسعہ چمڑے کی رسی کو کہتے ہین جو باگ کی طرح گوندی جاتی ہے۔ اُس سے کجاوے باندہے جاتے ہین۔ اور یہہ جو فرمایا کہ اگر اُس نے اُسکو قتل کیا تو اسکی طرح ہوجائے گا۔ تو اُس مین دو معنون کا احتمال ہے ایک یہہ کہ آپ نے نہ جائز دیکھا کہ ولی مقتول کا اُسکو قتل کرے اسواسطے کہ اس نے دعوی کیا تھا کہ اسنے چوک کر مارا ہے یا اُسکی قتل مشبہ عمد تھی سو اس نے شبہ پیدا کیا قصاص کے نہ واجب ہونے مین۔

دوسری یہ مراد ہے کہ وہ اسکی مثل ہے گناہ کے حاصل کرنے میں سو دونون برابر ہوجاوینگے قصاص لینے والے کے واسطے کوئی فضیلت نہ رہے گی اسواسطے کہ اُس نے مقتول سے اپنا حق پورا لیا۔

(۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلٰی وَلِیِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهٗ فَقَالَ لِلْوَلِیِّ اَمَا اِنَّهٗ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهٗ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِیْلَهٗ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ یَجُرُّ نِسْعَتَهٗ فَسُمِّیَ ذُو النِّسْعَةِ اَخْرَجَهٗ اَصْحَابُ السُّنَنِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرد نے دوسرے مرد کو قتل کیا تو وہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف اٹھایا گیا آپ نے اسکو ولی مقتول کے حوالہ کر دیا قاتل نے کہا یا حضرت میں نے اُس کے قتل کا ارادہ نہ کیا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقتول کے ولی سے فرمایا کہ خبردار ہو اگر وہ سچا ہو اور تو نے اسکو قتل کیا تو آگ میں داخل ہوگا اُس نے اُسکو چھوڑ دیا اور چمڑے کی رسی سے اسکی مشکیں باندھی ہوئی تھیں سو وہ اپنی ناڑی کو گھسیٹتا ہوا نکلا تو اُسکا نام ذو النسعہ پڑ گیا۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔

اَلْوَالِدُ وَالْوَلَدُ
باپ بیٹے کے قتل کرنیکا بیان

(۱) **عَنْ** سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنِ ابْنِهٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے میرے روبرو باپ کا بدلہ بیٹے سے لیا۔ اور بیٹے کا بدلہ باپ سے نہ لیا ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ اِبْنُكَ هٰذَا قَالَ اِیْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ حَقًّا قَالَ اَشْهَدُ بِهٖ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ حَلْفِهٖ وَمِنْ قُرْبِ شَبَهِیْ مِنْ اَبِیْ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْكَ وَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ **ترجمہ** ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف چلا پھر آپ نے میرے باپ سے فرمایا کہ یہ تیرا بیٹا ہے میں نے کہا کہ میرا بیٹا ہے اور قسم ہے کعبہ کے رب کی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ کہا کہ میں اسکی گواہی دیتا ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسکرائے اُس کی قسم سے اور میرے باپ کے ساتھ میری مشابہ ہونے سے پھر فرمایا کہ خبردار نہ اسکا قصور تیرے سر پر پڑے گا اور نہ تیرا قصور اسپر پڑے گا۔ یعنی ایک کے قصور کے بدلے دوسرا نہ پکڑا جائیگا۔ ابوداؤد و نسائی اس کے راوی ہین۔

اَلْجَمَاعَةُ بِالْوَاحِدِ وَالْحُرُّ بِالْعَبْدِ
ایک شخص کے خون کے بدلے جماعت کے قتل کرنے اور آزاد کو غلام کے بدلے قتل کرنیکا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِیْلَةً فَقَالَ عُمَرُ رض لَوِ اشْتَرَكَ فِیْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ اَرْبَعَةً قَتَلُوْا صَبِیًّا وَذَكَرَ نَحْوَهٗ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَعِنْدَ مَالِكٍ اَنَّ عُمَرَ رض قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ عَلَیْهِ وَقَالَ لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِیْعًا **ترجمہ** ابن عمر رض سے روایت ہے کہ ایک لڑکا فریب سے مارا گیا تو عمر فاروق نے کہا کہ اگر صنعا (ایک شہر کا نام ہے) والے اُس کے خون میں شریک ہوتے تو میں اُن کے بدلے سب کو قتل کر ڈالتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ چار شخصون نے ایک لڑکے کو قتل کیا اور ذکر کی حدیث مثل اسکی۔ بخاری اسکے راوی ہین اور مالک کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر رض نے پانچ یا سات آدمیون کو ایک مرد کے بدلے قتل کیا جنہون نے

اُسکو فریب دیکر مارا تھا اور کہا کہ اگر صنعا کے رہنے والے اسپر جمع ہوتے تو مین انکے بدلے سبکو قتل کرتا۔ **ف** غیلہ یہ ہے کہ فریب دیکر کسی شخص کو ایسی پوشیدہ جگہہ مین لیجاوے جہان کوئی نہ دیکھتا ہو پہر وہان اُسکو مارڈالے۔

(۲) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَمَنْ خَصٰى عَبْدَهٗ خَصَيْنَاهُ قَالَ الْخَطَّابِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَعْنَاهُ مَنْ فَعَلَ بِعَبْدِهٖ ذٰلِكَ بَعْدَ عِتْقِهٖ اِيَّاهُ - **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے غلام کو قتل کرے اُسکو ہم قتل کرینگے اور جو اسکے ہاتہہ یا ؤن کاٹے اُس کے ہم ہاتہہ پاؤن کاٹینگے اصحاب سنن اسکے راوی ہین اور نسائی نے زیادہ کیا ہے کہ جو اپنے غلام کو خصی کر ڈالے ہم اُسکو خصی کرین گے کہا خطابی نے اسکا مطلب یہ ہے کہ جو آزاد کرنے کے بعد اسکے ساتھہ یہہ کام کرے۔

اَلْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ
قتل کرنا مسلمان کا بدلے کافر کے

(۱) **عَنْ** اَبِيْ جُحَيْفَةَ رض قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ رض يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ سَوْدَاءَ فِيْ بَيْضَاءَ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عَلِمْتُهٗ اِلَّا فَهْمًا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابو جحیفہ رض سے روایت ہے کہ مینے علی مرتضیٰ سے کہا اے امیر المومنین کیا تمہارے پاس کچہہ سیاہ سفید پر لکہا ہوا ہے جو خدا کی کتاب مین نہین انہون نے فرمایا کہ نہین قسم ہے اُس کی جس نے دانے کو پہاڑا اور جاندار چیز کو پیدا کیا۔ مین اُسکو نہین جانتا یعنے سوائے قرآن کے ہمارے پاس کچہہ وصیت نامہ حضرت کا لکہا ہوا نہین ہے) مگر جو کچہہ خدا کسی مرد کو قرآن مین دے اور جو ورق مین ہے مین نے کہا اس ورق مین کیا ہے کہا احکام دیت کی اور چہوڑنا قیدی کا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جاوے بخاری ترمذی اسکے راوی ہین

(۲) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ النَّخَعِيُّ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهٗ هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** قیس بن عبادہ رض سے روایت ہے کہا کہ مین اور اشتر نخعی دونون حضرت علی کی طرف چلے تو ہمنے اُن سے کہا کہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمکو کچہہ خاص وصیت کی ہے جو عام لوگون کو نہین کی فرمایا کہ نہین مگر جو اسمین ہے سو انہون نے اپنی تلوار کے غلاف سے ایک مکتوب نکالا تو ناگاہ اُس مین لکہا ہوا تہا کہ سب مسلمانون کے خون برابر ہین (یعنے کسی طرح کا فرق نہین) اور اُنکا ہاتھ ایک ہے اپنے غیرون پر (یعنے ایک دوسرے کی مدد کرنے مین) اور کوشش کیا جاوے انکے عہد و پیمان مین ادنے اُنکا (یعنے اگر کوئی ادنی مسلمان کسی کافر کے ساتھ عہد و پیمان کرے تو باقی مسلمانون کو اُسکا عہد توڑنا جائز نہین) خبردار ہو مسلمان کو کافر کے بدلے نہ مارا جاوے اور نہ عہد والا اپنے عہد مین اور جو کوئی بدعت نکالے تو اُسکا وبال اُسکی جان پر ہے اور جو نئی بات نکالے یا بدعتی کو جگہہ دے تو اسپر خدا کی اور فرشتون

کی اور سب آدمیون کی لعنت ہی ابو داؤد و نسائی اُس کے راوی ہین۔

المجنون والسکران
دیوانے اور نشے والے کا بیان

(۱) عَنْ یَحْیَی ابْنِ سَعِیْدٍ اَنَّ مَرْوَانَ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ اَنَّہٗ اُتِیَ اِلَیْہِ مَجْنُوْنٌ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَکَتَبَ اِلَیْہِ اَنِ اعْقِلْہُ وَلَا تُقِدْ مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلٰی مَجْنُوْنٍ قَوَدٌ اَخْرَجَہٗ مَالِكٌ ترجمہ یحیی بن سعید سے روایت ہی کہ مروان نے معاویہ بن ابوسفیان کی طرف لکھا کہ میرے پاس ایک دیوانہ لایا گیا۔ اُس نے ایک مرد کو قتل کر ڈالا ہے تو معاویہ نے اُس کی طرف لکھا کہ اُس سے دیت لی اور بدلہ نہ لے اسواسطے کہ دیوانے پر قصاص نہین ہے مالک اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ مَرْوَانَ کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَۃَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِسَکْرَانَ قَدْ قَتَلَ فَکَتَبَ اِلَیْہِ اَنِ اقْتُلْہُ ترجمہ مالک سے روایت ہے کہ انکو خبر پہونچی کہ مروان نے معاویہ کی طرف لکھا کہ میرے پاس ایک نشے والا لایا گیا جسنے ایک مرد کو قتل کیا ہے تو معاویہ نے اُس کی طرف لکھا کہ اُسکو اُس کے بدلے قتل کرے۔

(۳) وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً کَانَتْ تَشْتِمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْہِ فَخَنَقَھَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَمَھَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ علی مرتضی سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالی بکا کرتی تھی اور آپ کی بدگوئی کرتی تھی تو ایک مرد نے اسکا گلا گھونٹا یہان تک کہ مر گئی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکا خون معاف کر دیا۔ ابو داؤد اس کے راوی ہین۔

(۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰی قَتَلَ اُمَّ وَلَدٍ لَّہٗ کَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَھْدَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دَمَھَا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک اندھے نے اپنی لونڈی ام ولد کو قتل کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو گالی دیا کرتی تھی تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُسکا خون باطل کیا۔ ابو داؤد و نسائی اُس کے راوی ہین۔

جنایۃ الاقارب
قرابت والون کی قصور کا بیان

(۱) عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ زَھْدَمٍ قَالَ جَآءَ اُنَاسٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ یَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَقَالَ وَھَتَفَ بِصَوْتِہٖ اَلَا لَا تَجْنِیْ نَفْسٌ عَلٰی اُخْرٰی اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ کچھ انصاری لوگ آئے تو انہون نے کہا کہ یا رسول اللہ اِن ثعلبہ کی اولاد نے کفر کے وقت ایک شخص کو قتل کیا تھا تو آپنے اپنی آواز سے پکارا خبردار ہو کہ ایک جان کا قصور دوسرے پر نہ پڑے گا نسائی اس کے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ طَارِقِ الْمُحَارِبِیِّ رض اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی رَاَیْتُ بَیَاضَ اِبْطَیْہِ وَھُوَ یَقُوْلُ لَا تَجْنِیْ اُمٌّ عَلٰی وَلَدٍ مَرَّتَیْنِ اَخْرَجَہُ النَّسَائِیُّ ترجمہ طارق محاربی سے روایت ہی کہ ایک مرد نے کہا کہ یا حضرت مقرر ثعلبہ کے اُس اولاد نے ایک شخص کو کفر کے زمانے مین قتل کیا تھا سو ہمارا بدلا اون سے لیجیے تو آپ نے اپنے دونون ہاتھ اُٹھائے یہانتک کہ مینے آپکی بغلون کی سفیدی دیکھی اور حالانکہ فرماتے تھے کہ مان کا قصور بیٹون پر نہ پڑے گا دو بار فرمایا نسائی

اسکے راوی ہین۔

مَنْ قَتَلَ زَانِيًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

جو حرام کار کو بدون گواہون کے قتل کرے اُسکا کیا حکم ہے

(۱) عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ فَقَتَلَهُ وَقَتَلَهَا فَاَشْكَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ الْحُكْمُ فِيهِ فَكَتَبَ اِلَى اَبِي مُوسٰى لِيَسْاَلَ لَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رض فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رض هٰذَا شَيْءٌ مَا وَقَعَ بِاَرْضِي عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي فَقَالَ لَهُ اَبُو مُوسٰى اِنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيَّ بِهِ اَنْ اَسْاَلَكَ فِيهِ فَقَالَ عَلِيٌّ رض اَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِنْ لَمْ يَاْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَلْيُعْطِ بِرُمَّتِهِ اَخْرَجَهُ مَالِكٌ اَلرُّمَّةُ الْحَبْلُ وَالْمُرَادُ بِهِ الْحَبْلُ الَّذِي يُقَادُ بِهِ الْجَانِي ترجمہ ابن مسیب سے روایت ہے کہ شام والون سے ایک شخص نے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد زنا کرتے پایا تو اُس نے دونون کو قتل کر ڈالا مرد کو بھی اور عورت کو بھی تو معاویہ پر اس مقدمہ کا فیصلہ کرنا مشکل ہوا۔ تو اُس نے ابوموسی کی طرف لکھا کہ اُس کے واسطے علی مرتضی سے پوچھین تو علی رض نے فرمایا کہ یہ مقدمہ میری زمین مین تو واقع نہین ہوا تجھکو قسم دیتا ہون کہ مجھ کو خبر دے تو ابوموسی نے اُن سے کہا کہ معاویہ نے مجھکو (شام سے) لکھا ہے کہ مین اس کے واسطے پوچھون تو علی رض نے فرمایا کہ مین ابوالحسن ہون اگر قاتل چار گواہ نہ لاوے تو اپنی رسی دیوے مالک اسکے راوی ہین۔ اور رمہ کے معنے ہین رسی اور مراد وہ رسی ہے جسکے ساتھ قصوروالا کھینچا جاتا ہے **ف** یعنی اُس سے قصاص لیا جاوے۔

اَلْقَتْلُ بِالْمُثَقَّلِ

بھاری چیز سے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ اَنَسٍ رض اَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقِيلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ قِيلَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجَرَيْنِ رَضَخَ رَاْسَهُ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ وَعِنْدَ بَعْضِهِمْ اَنَّ الْيَهُودِيَّ الَّذِي قَتَلَهَا لَمَّا اُخِذَ اَقَرَّ وَاعْتَرَفَ وَالْاَوْضَاحُ الْحُلِيُّ مِنَ النُّقْرَةِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو زیور کے لالچ سے مار ڈالا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی گئی اور اُس مین تہوڑی سی زندگی باقی تہی تو اُس سے کہا گیا کہ کیا تجھے فلانے نے قتل کیا ہے اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پہر کہا گیا کہ کیا فلانے نے تجھکو قتل کیا ہے اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہین پہر اُس سے تیسری بار پوچھا گیا تو اُس نے سر سے اشارہ کیا کہ ہان تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو دو پتھرون سے قتل کیا اُسکا سر دونون کے درمیان کچلا گیا۔ پانچون اس کے راوی ہین اور بعض کے نزدیک ہے کہ جس یہودی نے اُسکو مارا تہا جب وہ پکڑا گیا تو اُس نے اقرار کیا اور مان لیا کہ مین نے مارا ہے اور اوضاح چاندی کے زیور کو کہتے ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری چیز سے قتل کرنا موجب قصاص ہے۔

اَلْقَتْلُ بِالطِّبِّ وَالسَّمِّ

طب اور زہر سے قتل کرنیکا بیان

(۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَا يُعْلَمُ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ اَخْرَجَهُ اَبُو دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُنؓ اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم طب کو عمل مین لاوے اور کسی بیمار کا دوا کرے اور نہ مشہور ہو طب مین یعنی اور بیمار

اسکو معالجہ سے مرجائے تو وہ ضامن ہے۔ ابوداؤد ونسائی اسکے راوی ہین (ف) یعنی اسپر دیت لازم ہے اور قصاص ساقط ہے واسطے اجازت دینے بیمار کے۔

(۲) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہما ان المرأۃ من الیہود اہدت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاۃ مسمومۃ فما عرض لہا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بکری زہر آلودہ تحفہ بھیجی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو کچھ نہ کہا ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

الدابۃ والبئر والمعدن

چوپائے اور کوئین اور کان کا بیان۔

فیہ حدیث العجماء جبار وتقدم فی الزکوۃ
اس مین یہ حدیث آئی ہے کہ چوپائے کا قصور معاف ہے،

الفصل الثانی فی قصاص الاطراف

دوسری فصل

قصاص ہاتھ پاؤن وغیرہ کے بیان مین

السن
دانت کا بیان

(۱) عن عمران بن حصین رض قال عض رجل ید رجل فنزعہا من فیہ فوقعت ثنیتاہ فاختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یعض احدکم ید اخیہ کما یعض الفحل لا دیۃ لک اخرجہ الخمسۃ الا ابا داؤد وزاد الترمذی فانزل اللہ والجروح قصاص وزاد مسلم فی اخری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما تامرنی تامرنی ان امرہ ان یدع یدہ فیک تقضمہا کما یقضم الفحل ادفع یدک حتی یقضمہا ثم انزعہا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک مرد نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ کھایا تو اُس نے اپنا ہاتھ اُس کے مُنہ مین کھینچا تو کاٹنے والے کے اگلے دو دانت گر پڑے تو دونون جھگڑتے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی اپنے بھائی کا ہاتھ چبا لیتا ہے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے تو دیت نہین ابوداؤد کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے سو خدا نے یہ حکم اُتارا اور زخمون کا بدلا ہے۔ اور مسلم نے دوسری روایت مین زیادہ کیا ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھکو کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے کہ مین اُسکو حکم کرون کہ اپنا ہاتھ تیرے منہ مین رہنے دے کہ تو اسکو چبا لے جیسے اونٹ چبا لیتا ہے۔ اپنا ہاتھ اُس کے منہ مین ڈال یہانتک کہ اسکو چبا لیوے پھر اُسکو کھینچ لین۔ (ف) یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو الزام دیا کہ تو نے ایک تو اسکا ہاتھ کاٹ ڈالا اونٹ کی طرح پھر اُس سے خون بہا چاہتا ہے اُس نے تو اپنے بچاؤ کے واسطے اپنا ہاتھ کھینچا اگر کھینچا اگر تیرا دانت گر پڑا تو وہ کیا کرے تو بھی اسیطرح اپنا ہاتھ اُس کے مُنہ مین ڈال کہ وہ اُسکو چباوے پھر تو بھی ہاتھ کھینچ لیجیو اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ ایسی صورت مین کوئی بدلہ نہین۔

(۳) وعن انس بن مالک رض ان الربیع عمتہ کسرت ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الیہا العفو فابوا فعرضوا

الْأَرْشَ فَأَبَوْهُ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَبَوْا إِلَّا الْقِصَاصَ فَأَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا التِّرْمِذِيَّ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہماری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ اُنھون نے اُس لڑکی سے معافی مانگی اُن سے نے نہ مانا یعنے معاف نہ کیا پھر اُنہون نے خون بہا عرض کیا اُنہس نے وہ بھی نہ مانا پھر دانت والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اُنہون نے قصاص کے سوای کچھ نہ مانا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضر نے کہا کہ کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا۔ نہین قسم ہے اُس کی جسنے آپ کو سچا پیغمبر کیا کہ اسکا دانت نہ توڑا جائیگا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس رضی اللہ عنہ خدا کا حکم تو بدلا لینا ہے آخر اُس عورت کی قوم خون بہا لینے پر راضی ہوئی اور بدلا معاف کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ مقرر بعضے اللہ کے بندے ایسے ہین کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھین تو خدا انکی قسم کو سچا کر دیوے یعنے جیسا وہ کہتے ہین ویسا ہی ہو جاتا ہے ترمذی کے سوائے پانچون اس کے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دانت کا بدلہ دانت ہی۔

الْأُذُنُ
کان کے بدلے کا بیان

(۱) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَى أَهْلُهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا أَخْرَجَهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی کہ فقیرون کے لڑکے نے مالدارون کے لڑکے کا کان کاٹ ڈالا تو اُس کے گھر والے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو انہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم محتاج لوگ ہین تو آپ نے اُسکا کان کاٹنے والے پر کوئی چیز نہ ٹھہرائی یعنے نہ قصاص دیت ابوداود ونسائی اُس کے راوی ہین۔

اللَّطْمَةُ
طمانچہ مارنیکا بیان

(۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِيْ أَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُوْنَ أَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ فَقَالُوْا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا أَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوْا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اُنکے کفر کے زمانے کے باپ پر طعنہ کیا عباس رضی اللہ عنہ نے اُس کو طمانچہ مارا اُس کی قوم ہتھیار پہن کر آئی۔ اور کہا کہ ہم بھی اُسکو طمانچہ مارینگے جیسے اُسنے اُسکو طمانچہ مارا یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو تم زمین والون مین سے کسی کو خدا کے نزدیک زیادہ بزرگ جانتے ہو انہون نے عرض کیا۔ کہ آپ کو تو فرمایا کہ عباس رضی اللہ عنہ میرا ہے اور مین اُسکا ہون ہمارے مردون کو برا مت کہا کرو کہ ہمارے زندون کو ایذا پہونچاؤ پھر وہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ کہ ہم آپ کے غصے سے خدا کی پناہ مانگتے ہین۔ آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجیے نسائی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طمانچہ کا بدلہ نہین ہے۔

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اسْتِيْفَاءِ الْقِصَاصِ

تیسری فصل
پورا قصاص لینے کے بیان مین

(۱) عن ابن مسعود رضـ قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اعف الناس قتلة اهل الایمان اخرجه ابوداود ترجمه ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نے فرمایا کہ معاف کر لوگون سے قتل ایمان والون کا ابوداود اس کے راوی ہین۔

(۲) وعن عبد الله بن زید الانصاری قال نهی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عن النهبی والمثلة اخرجه البخاری ترجمه عبد الله بن زید انصاری سے روایت ہے کہ منع کیا حضرت صلی الله علیه و آله وسلم نے چیز اچک لینے سے اور ہاتھ پاؤن ناک کان کاٹنے سے بخاری اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن ابی فراس عن عمر رضـ قال رایت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یقص من نفسه اخرجه النسائی ترجمه ابوفراس نے عمر فاروق سے روایت کی ... کہ مین نے حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کو دیکھا اپنی جان سے بدلا لیتے تھے۔ نسائی اسکے راوی ہین۔

الفصل الرابع فی العفو
چوتھی فصل
معاف کرنے کے بیان مین

(۱) عن انس رضـ قال ما رایت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم رفع الیه شیء فیه قصاص الا امر فیه بالعفو اخرجه ابوداود والنسائی ترجمه انسؓ سے روایت ہے کہ میرے روبرو جو قصاص کا مقدمہ حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس مین معاف کرنے کا حکم کیا۔ ابوداود اس کے راوی ہین۔ ف یعنی اول معاف کرنے کو فرمایا پھر اگر قصاص والون نے معاف نہ کیا تو بدلہ دلوایا۔

(۲) وعن بریدة رضـ قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم برجل فقال ان هذا قتل اخی قال اذهب فاقتله کما قتل اخاک فقال له الرجل اتق الله واعف عنی فانه اعظم لاجرک وخیر لک ولاخیک یوم القیمة فخلی عنه فاخبر النبی صلی الله علیه و آله وسلم بما قال له قال فاعنفه قال اما انه کان خیرا له مما هو صانع به یوم القیمة یقول یا رب سل هذا فیم قتلنی اخرجه النسائی ترجمه بریدہ رضـ سے روایت ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد کو حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کے پاس لایا سو اس نے کہا کہ اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے فرمایا کہ جا اسکو مار ڈال جیسے اس نے تیرے بھائی کو مارا تو قاتل نے اسکو کہا کہ الله سے ڈر اور مجھکو خون معاف کر دے کہ اس مین تجھکو بہت ثواب ہوگا اور قیامت مین تیرے اور تیرے بھائی کے واسطے بہتر ہوگا۔ تو اس نے اسکو چھوڑ دیا تو کسی نے حضرت صلی الله علیه و آله وسلم کو خبر دی جو قاتل نے اس سے کہا تو اس نے اسکو آزاد کر دیا۔ فرمایا خبردار یہ قصاص اسکے واسطے بہتر تھا اس سے جو قیامت کے دن اسکے ساتھ کرنیوالا ہے۔ کہیگا اے میرے رب اس سے پوچھ

مجھے کیون قتل کیا نسائی اسکے راوی ہین۔

(٣) وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم على المقتتلين أن يتحجزوا الأول فالأول وإن كانت امرأة أخرجه أبو داود والنسائي وعنده الأول المقتتلين بفتح التائين وبيان ذلك أن يقتل رجل وورثته رجال ونساء فأيهم عفا وإن كان امرأة سقط القود واستحقوا الدية وأراد بالأولى الأقرب فالأقرب **ترجمہ** عائشہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقتول کے وارثون پر لازم ہے کہ باز رہین بدلہ لینے سے جبکہ قریب تر وارث معاف کر دے پھر قریب تر اگرچہ عورت ہو ابوداؤد نسائی اسکے راوی ہین اور انکی روایت مین ہے کہ پہلا پھر پہلا اور مقتتلین دونون تائی زبر سے ہے اور اسکا بیان یون ہے کہ ایک شخص مارا جائے اور اس کے وارث مرد اور عورتین ہون اور ان مین سے کوئی وارث عفو کر دے تو قصاص واجب نہین رہتا اگرچہ عورت معاف کر دے لیکن وہ دیت یعنی خون بہا کے مستحق ہین۔

كتاب القسامة

قسامت کا بیان

فائدہ قسامت کے معنے یہہ ہین کہ ایک شخص مرا ہوا کہین پایا گیا اور نہ معلوم ہوا کہ کس نے اسکو مارا ہے تو اسکے آس پاس جن لوگون پر شک ہو ان مین سے پچاس آدمی قسم کھاوین جیسا کہ حدیث مین اسکا بیان آتا ہے۔

(١) عن ابن عباس قال إن أول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم استأجره رجل من قريش من فخذ أخرى فانطلق معه في إبله فمر به رجل من بني هاشم وقد انقطعت عروة جوالقه فقال أغثني بعقال أشد به عروة جوالقي لا تنفر الإبل فأعطاه عقالا فشد به فلما نزلوا عقلت الإبل إلا بعيرا واحدا فقال الذي استأجره ما بال هذا البعير لم يعقل فقال ليس له عقال فقال فأين عقاله فحذفه بعصا كان فيها أجله فمر به رجل من أهل اليمن فقال أتشهد الموسم قال ما أشهد وربما أشهد قال فهل أنت مبلغ عني رسالة مرة من الدهر قال نعم قال إذا شهدت الموسم فناد يا لقريش فإذا أجابوك فناد يا لبني هاشم فإذا أجابوك فسل عن أبي طالب فأخبره أن فلانا قتلني في عقال ومات المستأجر فلما قدم الذي استأجره أتاه أبو طالب فقال ما فعل صاحبنا قال مرض فأحسنت القيام عليه ووليت دفنه قال قد كان أهل ذلك منك فمكث حينا ثم إن الرجل الذي أوصى إليه وافى الموسم فقال يا لقريش قالوا هذه قريش قال يا بني هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال أين أبو طالب قالوا هذا أبو طالب قال أمرني فلان أن أبلغك رسالة أن فلانا قتله في عقال فأتاه أبو طالب فقال اختر منا إحدى ثلث إن شئت أن تؤدي مائة من الإبل فإنك قتلت صاحبنا وإن شئت حلف خمسون من قومك أنك لم تقتله فإن أبيت قتلناك به فأتى قومه فأخبرهم فقالوا نحلف فأتت امرأة من بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد ولدت منه فقالت يا أبا طالب أحب أن تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا تصبر يمينه حيث تصبر الأيمان ففعل فأتاه رجل منهم فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا أن يحلفوا مكان مائة

مِّنَ الْاِبِلِ تُصِيبُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا مِنِّي وَلَا تَصْبِرْ يَمِيْنِيْ حَيْثُ تَصْبِرُ الْاَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَتْ ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اَلْقَسَامَةُ الْاَيْمَانُ يُقْسِمُ بِهَا الْمُتَّهَمُوْنَ عَلٰى اسْتِحْقَاقِهِمْ دَمَ صَاحِبِهِمْ اَوْ يُقْسِمُ الْمُتَّهَمُوْا عَلٰى نَفْيِ الْقَتْلِ عَنْهُمْ وَهُوَ مَصْدَرٌ يُقَالُ اَقْسَمَ يُقْسِمُ قَسَمًا وَقَسَامَةً اِذَا حَلَفَ وَالْفَخِذُ دُوْنَ الْقَبِيْلَةِ وَتُجِيْزُ اِبْنِيْ رُوِيَ بِالرَّاءِ وَالزَّايِ وَمَعْنَاهُ بِالرَّاءِ تُؤَمِّنُهُ مِنْهَا وَبِالزَّايِ تَاْذَنُ لَهُ فِيْ تَرْكِ الْيَمِيْنِ وَالْمُجِيْزُ هُوَ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِاَمْرِ الْيَتِيْمِ وَيَمِيْنُ الصَّبْرِ هِيَ الَّتِيْ يَلْزَمُهَا الْمَامُوْرُ بِهَا وَيُكْرَهُ عَلَيْهَا فَيُحْكَمُ عَلَيْهِ بِهَا **ترجمہ** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پہلے پہل قسامت کا مقدمہ کفر کے وقت مین بنی ہاشم کے درمیان ہوا کہ ایک قریشی مرد نے ایک ہاشمی مرد کو مزدوری پینے نوکر رکہا تہا تو وہ اسکو اپنے ساتہہ اپنے اونٹون مین لیے چلا پہر بنی ہاشم کا ایک مرد اسپر گذرا اور حالانکہ اُس کے لوگون کی دستاویز یعنی دستگی ٹوٹی پڑی تہی تو اُس نے کہا کہ میری فریاد سُن مجکو رسی دے کہ مین اُس سے اپنے اونٹون کا قبضہ باندہون تاکہ اونٹ نہ بہڑکین اُس نے اسکو رسی دی اُس نے اسکو باندہا پہر جب اُتری تو سب اونٹون کے گہٹنے باندہے گئے مگر ایک اونٹ کہلا رہا تو نوکر رکہنے والے نے کہا کہ کیا حال ہے اُس اونٹ کا کہ نہین باندہا گیا اُس نے کہا کہ اُسکا کوئی زانو بند نہین اُس نے کہا کہ اسکا زانو بند کہان گیا سو اُس نے اسکو لاٹھی ماری جسمین اُسکو موت آئی یعنے اُس سے مر گیا تب یمن کا ایک مرد اسپر گذرا تو اُس نے اُس سے کہا کہ کیا تو موسم حج مین حاضر ہوگا کہا کہ مین حاضر نہین ہونگا۔ اور مین اکثر وقت حاضر ہوا ہون پہر اُس نے کہا کہ تو کبہی کسی وقت ایک بار میرا پیغام پہونچا دیگا اُس نے کہا کہ ہان کہا کہ جب تو موسم مین حاضر ہو تو پکار یو کہ اے قریش پہر جب وہ تیری پکار سُن لین۔ تو پکار یو اے بنی ہاشم کی اولاد پہر جب وہ تیرا کہنا قبول کرین تو ابو طالب کو پوچہیو پہر اُسکو خبر دیجیو کہ فلانے نے مجھکو ایک رسی کی بابت مار ڈالا ہے پہر نوکر مر گیا پہر جب نوکر رکہنے والا آیا تو ابو طالب اُس کے پاس گیا اور کہا کہ ہمارا آدمی کہان ہے اُس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا۔ تہا سو مین نے اچہی طرح اُس کی بیمارداری کی یعنے اور وہ مر گیا اور مین نے اُس کو خود دفنایا ابو طالب نے کہا کہ وہ تیرے نزدیک اسی لائق تہا پہر کچہ زمانہ ٹہیرا پہر جس شخص کو اُس نے وصیت کی تہی وہ موسم مین حاضر ہوا تو اُس نے کہا اے قریش لوگون نے کہا کہ یہ قریش موجود ہین پہر اُس نے کہا اے۔ ہاشم کی اولاد لوگون نے کہا کہ یہ ہاشم کی اولاد موجود ہے کہا کہ ابو طالب کہان ہے لوگون نے کہا کہ یہ ابو طالب کہا کہ مجھکو فلانے نے کہا تہا کہ تجھکو پیغام پہنچا دون کہ فلانے نے مجھکو رسی کی بابت مار ڈالا پہر ابو طالب اُس کے پاس گیا اور کہا کہ ہماری طرف سے تین باتون سے ایک بات اختیار کر لے اگر تو چاہے تو سو اونٹ خون بہا دے سو مقرر تو نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے اور اگر تو چاہے تو تیری قوم سے پچاس آدمی قسم کہا وین کہ تو نے اسکو نہین مارا پہر اگر تو نہ مانیگا تو ہم تجکو مار ڈالین گے وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور انکو یہ بات کی خبر دی انہون نے کہا کہ ہم قسم کہا لین گے تو بنی ہاشم مین سے ایک عورت آئی جو ان مین سے ایک مرد کے نکاح مین تہی اُس سے اُسکے یہان اولاد ہوئی تہی سو اُس نے کہا اے ابو طالب مین چاہتی ہون کہ تو پچاس مین سے میرے اس بیٹے کو ایک مرد کے عوض چہوڑ دے یعنی پچاس سے ایک کو کم کر دے اور نہ لازم کرے اسپر قسم کو جس جگہہ قسمین لازم کی جاتی ہین۔ ابو طالب نے قبول کیا پہر ان مین سے ایک مرد آیا اُس نے کہا کہ اے ابو طالب تو نے چاہا ہے کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس آدمی قسم کہا وین اُن مین سے ہر ایک کو دو اونٹ آتے ہین میری طرف سے یہ اونٹ قبول کر اور مجہپر قسم کو لازم نہ کر جہان قسمین لازم کیجاتی ہین اُس نے دونو اونٹ قبول کر لیے اور اڑتالیس آدمی نے آکر قسم کہائی۔ ابن عباسؓ نے کہا سو قسم ہے اللہ کی کہ سال

گذرنے نہ پایا کہ اُنکا ایلچی ان میں سے کوئی زندہ نہ بچا رواہ البخاری ومسلم والنسائی اسکے راوی ہیں قسامت قسمیں ہیں کہ تہمت کرنے والے قسم کہاویں کہ وہ اپنے آدمی کے خون کے مستحق ہیں یا جنکو تہمت کی گئی وہ قسمیں کہاویں کہ ہمنے نہیں مارا اور قسامت مصدر ہے اقسم یقسم کا اسکے معنے قسم کہانیکے ہیں اور فخذ قبیلے سے کم ہوتا ہے اور تحنیث کے معنے ہیں کہ تو اسکو اجازت دے وہ قسم کہالے اور محبیز وہ ہے جو یتیم کے کام کا متولی ہو اور یمین صبر وہ قسم ہے جو قسم کہانے والے پر لازم ہوا اور اسپر مجبور کیا جاوے اور اُسکے سبب سے اسپر حکم کیا جاوے ۔

(۲) وعن اَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَقَضٰی بِہَا بَیْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ قَتِیْلٍ ادَّعَوْہُ عَلٰی یَہُوْدِ خَیْبَرَ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور سلیمان بن یسار سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک اصحابی سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسامت کو بحال رکھا جیسے کفر کے وقت میں تھی (ویسے اسلام میں برستور رہی) اسی سے انصار کے کچھ لوگوں کے درمیان ایک مقتول شخص کا فیصلہ کیا جس کی قتل کا انہوں نے یہود خیبر پر دعوی کیا تھا مسلم نسائی اسکے راوی ہیں ۔

(۳) وعن سَہْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَہْلٍ وَمُحَیِّصَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلٰی خَیْبَرَ وَہِیَ یَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰی مُحَیِّصَۃُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَہْلٍ وَہُوَ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِہٖ قَتِیْلًا فَدَفَنَہٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَہْلٍ وَمُحَیِّصَۃُ وَحُوَیِّصَۃُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَہَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَبِّرْ کَبِّرْ وَہُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَکَتَ فَتَکَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا کَیْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْہَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُکُمْ یَہُوْدُ بِخَمْسِیْنَ یَمِیْنًا قَالُوْا کَیْفَ نَاْخُذُ اَیْمَانَ قَوْمٍ کُفَّارٍ فَعَقَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِہٖ اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ قَوْلُہٗ یَتَشَحَّطُ اَیْ یَضْطَرِبُ ۔ وَقَوْلُہٗ کَبِّرْ اَمْرٌ بِتَقْدِیْمِ الْاَکْبَرِ فِی الْکَلَامِ ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہا کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود خیبر کی طرف گئے اور یہود خیبر کے ساتھ اسوقت میں صلح تھی سو دونوں جدے جدے ہوئے پھر محیصہ عبداللہ کے پاس آیا اور حالانکہ وہ اپنے لہو میں تڑپ رہا تھا قتل کیا ہوا ۔ اُس نے اُسکو دفنایا پھر مدینے میں آیا سو عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ اور حویصہ مسعود کے دونو بیٹے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو عبدالرحمن کلام کرنے لگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے کو کلام کرنے دے اور وہ اُن میں کم عمر تہا وہ چپ ہا سوا نہوں نے کلام کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم پچاس قسمیں کہاتے ہو اور اپنے ساتھی کے خون کے مستحق ہوا نہوں نے کہا ہم کسطرح قسم کہاویں اور حالانکہ ہم وہان موجود نہ تہے اور نہ ہمنے کسی کو دیکہا ہے فرمایا پہر یہود پچاس قسمیں کہائیں کہ تمسے بری ہو جائیں گے اُنہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسم کسطرح لیویں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی چہیوں اسکے راوی ہیں یتشحط کے معنی تڑپتا تہا اور کبر کے معنی ہیں کہ بڑے کو کلام کرنے میں مقدم کر ۔

(۴) وعن عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ ابْنَ مُحَیِّصَۃَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِیْلًا عَلٰی اَبْوَابِ خَیْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَقِمْ شَاہِدَیْنِ عَلٰی مَنْ قَتَلَہٗ اَدْفَعْہُ اِلَیْکَ بِرُمَّتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ اَیْنَ اُصِیْبُ شَاہِدَیْنِ فَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِیْلًا عَلٰی اَبْوَابِہِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِیْنَ قَسَامَۃً فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ

أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُودُ فَقَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے دروازہ پر مارا گیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو گواہ قائم کر جنھنے اسکو مارا ہے کہ مین اُسکی رسّی تیرے حوالے کر دونگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کہان سے گواہ لاوین کہ وہ تو انہین کے دروازے پر مرا ہوا پایا گیا ہے۔ فرمایا کہ تم پچاس قسمین کہا و انہون نے کہا یا رسول اللہ ہم کس طرح قسم کہاوین اس بات پر جو ہمکو معلوم نہین ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اُن مین سے پچاس قسمین لو انہون نے کہا یا رسول اللہ وہ یہود ہین ہم انکی قسمون کا کیونکر اعتبار کرین تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی دیت کو اُنپر تقسیم کیا اور آدہی دیت سے انکی مدد کی نسائی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْهُ** أَيْضًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ رَجُلًا مِنْ بَنِي نَضْرِ بْنِ مَالِكٍ بِبَحْرَةِ الرُّغَاءِ عَلَى شَطِّ لِيَّةِ الْبَحْرَةِ فَقَالَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ مِنْهُمْ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ **ترجمہ** اور انہین سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا نضر بن مالک کی اولاد سے ایک مرد کو قسامت مین بحرۃ الرغا مین لیۃ البحرہ کے کنارے پر اور فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونو اُن مین ہین ابوداؤد اسکے راوی ہین بحرہ ایک شہر کا نام ہے اور لیہ ایک نالے کا نام ہے طائف مین۔

كِتَابُ الْقِرَاضِ

کتاب ہے قراض کے بیان مین۔

(۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي جَيْشٍ إِلَى الْعِرَاقِ فَلَمَّا قَفَلَا مَرَّا عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فَرَحَّبَ بِهِمَا وَسَهَّلَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَقْدِرُ لَكُمَا عَلَى أَمْرٍ أَنْفَعُكُمَا بِهِ لَفَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ بَلَى هٰهُنَا مَالٌ مِنْ مَالِ اللّٰهِ أُرِيدُ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأُسْلِفُكُمَاهُ فَتَبْتَاعَانِ بِهِ مِنْ مَتَاعِ الْعِرَاقِ ثُمَّ تَبِيعَانِهِ بِالْمَدِينَةِ فَتُؤَدِّيَانِ رَأْسَ الْمَالِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَكُونُ لَكُمَا الرِّبْحُ فَقَالَا وَدِدْنَا فَفَعَلَ وَكَتَبَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُمَا الْمَالَ فَلَمَّا قَدِمَا بَاعَا فَأَرْبَحَا فَلَمَّا دَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَكُلَّ الْجَيْشِ أَسْلَفَ مِثْلَ مَا أَسْلَفَكُمَا فَقَالَا لَا فَقَالَ ابْنَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْلَفَكُمَا أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَسَكَتَ وَأَمَّا عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ مَا يَنْبَغِي لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا أَرَأَيْتَ لَوْ نَقَصَ الْمَالُ أَوْ هَلَكَ ضَمِنَّا فَقَالَ أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ جَعَلْتَهُ قِرَاضًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ جَعَلْتُهُ قِرَاضًا أَدِّيَا الْمَالَ وَرِبْحَهُ فَسَكَتَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَاجَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَأَخَذَ رَأْسَ الْمَالِ وَنِصْفَ رِبْحِهِ وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ نِصْفَ رِبْحِ الْمَالِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ **ف** قراض مضاربت کو کہتے ہین اور مضاربت یہ ہے کہ مال ایک کا ہو اور دوسرا اُس مین محنت کرے اور نفع دونون آپس مین بانٹ لین آدہم آدہ یا جیسے ٹھیر چکا۔ **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے کہ اُس نے اپنے باپ سے روایت کی کہ عبد اللہ اور عبید اللہ عمر رضی اللہ عنہ کے دونو بیٹے ایک لشکر مین عراق کی طرف نکلے پھر جب وہان سے پلٹے تو ابوموسیٰ اشعری پر گذرے اور حالانکہ وہ بصرے کے سردار تھے ابوموسیٰ نے انکو مرحبا وسہلا کہا پھر کہا کہ اگر مین قادر ہوتا تو تمکو کسی بات مین نفع پہونچاتا پھر کہا کیون نہ ہو یہان کچھ اللہ کا مال

پڑا ہے مین ارادہ کرتا ہون کہ تمکو امیر المومنین کے پاس بہیجون سو مین تمکو وہ قرض دیتا ہون تم اُس سے عراق کا اسباب خرید لو پہر مدینے مین جا کر بیچڈالنا۔ پہر راس المال امیر المومنین کو ادا کر دینا اور نفع آپ کہہ لینا دونون نے کہا کہ ہم یہ بات چاہتے ہین ابوموسیٰ نے انکو مال دیدیا اور عمر فاروق کو لکہا کہ اُن سے مال لے لیوین پہر جب دونون مدینے مین آگئے تو دونون نے مال بیچا اور نفع لیا پہر جب اُنہون نے راس المال عمر فاروق کے حوالے کیا تو اُنہون نے فرمایا کہ ابوموسیٰ نے جیسا تم کو قرض دیا ویسا سب لشکر کو دیا تہا دونون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تم امیر المومنین کے یعنی میرے بیٹے ہو اسواسطے تمکو قرض دیا اصل مال اور اسکا نفع بہی سب ادا کرو عبداللہ تو چپ رہے اور عبیداللہ نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو یہ لائق نہین بہلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر مال گہٹ جاتا یا ہلاک ہو جاتا تو ہم اوس کے ضامن تہے فرمایا کہ مال اور اسکا نفع ادا کرو عبیداللہ نے اُن کے آگے پہر وہی عذر کیا تو انکے ہم نشینون مین سے ایک شخص نے کہا کہ اگر آپ اسکو قرض ٹہیراوین یعنے باہم تقسیم کر لو تو خوب ہو فرمایا کہ البتہ مین نے قراض ٹہیرایا مال اور اسکا نفع ادا کرو سو عبداللہ چپ رہے اور عبیداللہ نے عمر فاروق سے پہر تکرار کیا سو آدہا نفع اور راس المال تو عمر نے لیا۔ اور آدہا نفع عبداللہ اور عبیداللہ نے لیا۔ مالک اس کے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنِ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَعْطَاهُ مَالًا قِرَاضًا يَعْمَلُ فِيْهِ عَلٰى اَنَّ الرِّبْحَ بَيْنَهُمَا اَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ علاء بن عبدالرحمن سے روایت ہے اُنہون نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے روایت کی عثمان بن عفان نے اُسکو قراض کے طور پر مال دیا کہ وہ اس مین محنت کرے اسپر کہ نفع دونون کو درمیان مشترک ہو مالک اس کے راوی ہین۔

كِتَابُ الْقِصَصِ

کتاب ہے قصون کے بیان مین

ذِكْرُ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاُمِّهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اور اسمٰعیل علیہ السّلام اور اُن کی مان کے قصے کا بیان

(۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَاُمِّهٖ وَهِيَ تُرْضِعُهٗ مَعَهَا سِنَّةٌ حَتّٰى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِيْ اَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيْهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيْهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَقَالَتْ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ اَنِيْسٌ وَلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهٗ اٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ اِذًا لَا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ وَانْطَلَقَ اِبْرَاهِيْمُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهٗ اِسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُوْنَ وَجَعَلَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ تُرْضِعُهٗ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَلَمَّا نَفِدَ عَطِشَتْ وَعَطِشَ وَلَدُهَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا اَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيْهَا

فقامت عليه ثم استقبلت الوادي تنظر هل ترى احدا فلم تر احدا فهبطت من الصفا حتى اذا بلغت
الوادي رفعت طرف درعها ثم سعت سعي الانسان المجهود حتى جاوزت الوادي ثم اتت المروة فقامت
عليها فنظرت هل ترى احدا فلم تر احدا ففعلت ذلك سبعا قال فلذلك سعى الناس بينهما سبعا فلما اشرفت
على المروة سمعت صوتا فقالت صه تريد نفسها ثم تسمعت فسمعت ايضا فقالت قد اسمعت ان كان
عندك غواث فاذا هي بالملك عند موضع زمزم فبحث بعقبه او قال بجناحه حتى ظهر الماء فجعلت
تحوضه وتقول بيدها هكذا وجعلت تغرف من الماء في سقاها وهو يفور بقدر ما تغرف قال صلى
الله تعالى ام اسمعيل لو تركت زمزم او قال لو لم تغرف من الماء لكانت زمزم عينا معينا فشربت
وارضعت ولدها فقال لها الملك لا تخافوا الضيعة فان لله تعالى ههنا بيتا يبنيه هذا الغلام و
ابوه وان الله لا يضيع اهله وكان البيت مرتفعا من الارض كالرابية تاتيه السيول فتاخذ عن يمينه
وعن شماله وكانت كذلك حتى مرت بهم رفقة من جرهم مقبلين من طريق هذا فرأوا طائرا عائفا
فقالوا ان هذا الطير ليدور على ماء وعهدنا بهذا الوادي ولا ماء فيه فارسلوا جريا او جريين فاذا هم
بالماء فرجعوا فاخبروهم فاقبلوا وام اسمعيل عند الماء فقالوا اتاذنين لنا ان ننزل عندك فقالت نعم
ولكن لا حق لكم في الماء قالوا نعم فنزلوا وارسلوا الى اهليهم فنزلوا معهم حتى اذا كان بها اهل
ابيات منهم وشب الغلام وتعلم العربية منهم وانفسهم واعجبهم حين شب فلما ادرك زوجوه امرأة منهم
وماتت ام اسمعيل فجاء ابراهيم عليه السلام بعد ما تزوج اسمعيل فلم يجد اسمعيل فسال امرأته
عنه فقالت خرج يبتغي لنا ثم سالها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بشر نحن في ضيق وشدة قال
فاذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام وقولي له يغير عتبة بيته فلما جاء اسمعيل كانه انس شيئا
فقال هل جاءكم احد قالت نعم شيخ كذا وكذا فسالنا عنك فاخبرته وسالني عن عيشنا فاخبرته
انا في جهد وشدة قال فهل اوصاك بشيء قالت نعم امرني ان اقرأ عليك السلام ويقول غير
عتبة بيتك فقال ذلك ابي وقد امرني ان افارقك الحقي باهلك وطلقها وتزوج منهم اخرى فلبث
عنهم ابراهيم ما شاء الله ان يلبث ثم اتاهم بعد فلم يجده فدخل على امرأته فسال عنه فقالت
خرج يبتغي لنا شيئا قال كيف حالكم وسالها عن عيشهم وهيئتهم فقالت نحن بخير وسعة
واثنت على الله عز وجل قال ما طعامكم قالت اللحم قال ما شرابكم قالت الماء قال اللهم بارك
لهم في اللحم والماء قال صلى الله عليه وسلم ولم يكن لهم يومئذ حب ولو كان لهم دعا لهم فيه قال فهما
لا يخلو عليهما احد بغير مكة الا لم يوافقاه فاذا جاء زوجك فاقرئي عليه السلام ومريه يثبت
عتبة بابه فلما جاء اسمعيل قال هل اتاكم من احد قالت نعم اتانا شيخ حسن الهيئة واثنت
عليه فسالني عنك فاخبرته فسالني كيف عيشنا فاخبرته انا بخير قال فاوصاك بشيء قالت نعم هو
يقرأ عليك السلام ويامرك ان تثبت عتبة بابك قال ذاك ابي وانت العتبة امرني ان امسكك
ثم لبث عنهم ما شاء الله ثم جاء بعد ذلك واسمعيل يبري نبلا له تحت دوحة قريبا من زمزم فلما
راه قام اليه فصنعا كما يصنع الوالد بالولد والولد بالوالد ثم قال يا اسمعيل ان الله امرني

بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ بَيْتًا هٰهُنَا وَأَشَارَ
إِلٰى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلٰى مَا حَوْلَهَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ
وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَ
إِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى
يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبَارِئُ رَحِمَهُ مَا بَعْدَ قَوْلِهِ وَلَوْ كَانَ لَهُمْ حَقٌّ.
وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔ اَلدَّوْحَةُ الشَّجَرَةُ الْعَظِيمَةُ وَالثَّنِيَّةُ الطَّرِيقُ فِي الْعَقَبَةِ وَقِيلَ مَا ارْتَفَعَ مِنْهَا مِنَ الْأَرْضِ
وَقَوْلُهَا صَهٍ أَيْ لَمَّا سَمِعَتِ الصَّوْتَ سَكَّتَتْ نَفْسَهَا لِتُحَقِّقَهُ وَتُحَوِّضُهُ أَيْ تَجْعَلُ لَهُ حَوْضًا يَجْتَمِعُ الْمَاءُ
فِيهِ وَالضَّيْعَةُ الضَّيَاعُ وَالْحَاجَةُ وَالْعَيْنُ الْمَاءُ الْجَارِي الظَّاهِرُ الَّذِي لَا يَتَعَذَّرُ أَخْذُهُ وَالْعَائِفُ
الْمُتَرَدِّدُ ...... حَوْلَ الْمَاءِ وَأَنِسَ شَيْئًا أَيْ أَبْصَرَ أَثَرَ أَبِيهِ وَبَرَكَةَ قُدُومِهِ ترجمہ ابن عباسؓ
سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام کو اور انکی مان کو لائے اور حالانکہ انکی مان نے انکو ایکسال دودہ
پلایا تہا یعنے اُسوقت اسمعیل علیہ السلام ایکسال کے تھے یہانتک کہ انکو خانہ کعبہ کے پاس بڑے درخت کے قریب زمزم کے
اوپر مسجد کے اونچان مین رکہا اور سوقت مکے مین کوئی آدمی نہ تہا اور وہان پانی بھی نہ تہا سو دونون مان بیٹے کو وہان
بٹہایا اور اُن کے پاس ایک تہیلی کہجورون کی اور ایک مشک پانی کی رکہدی پہر ابراہیم علیہ السلام پلٹ کر چلے اور اسمعیلؑ کی
مان انکے پیچہے لگی اور کہا اے ابراہیم تم کہان جاتے ہو اور ہمکو اس نالے مین چہوڑے جاتے ہو جس مین نہ کوئی غمخوار ہے
اور نہ چیز اُس نے ابراہیمؑ سے یہہ کئی بار کہا اُنہون نے مڑ کر نہ دیکہا پہر اُن سے کہا کہ کیا تمکو اللہ نے یہ حکم کیا ہے ابراہیمؑ
نے کہا کہ ہان اسمعیلؑ کی مان نے کہا کہ تب تو وہ ہمکو ضائع نہ کرے گا۔ پہر آئین اور ابراہیم علیہ السلام چلے گئے یہانتک
کہ جب پہاڑی کے پاس پہنچے جہان وہ انکو نظر نہ آتے تہے تو اپنا منہ خانہ کعبہ کی طرف کیا پہر ہاتھ اُٹہا کر یہ دعائین
مانگین سو کہا اے میرے رب مین نے بسائی اپنی کچہ اولاد ایسے نالے مین جس مین کہیتی نہین تیرے ادب والے گہر پاس
یہان تک کہ لشکرون کو پہنچے اور اسمعیل کی مان انکو دودہ پلاتی تہین اور وہ پانی پیتی تہین پہر جب پانی نہ رہا تو انکو اور اُنکے
بچے کو پیاس لگی تو بچے کو دیکہنے لگین تڑپتا تہا پہر وہان سے چلین ایسی حالت مین بچے کو نہ دیکہہ سکین تو اپنے پاس صفا کو
سب پہاڑون سے قریب تر پایا اسپر چڑہ کر کہڑی ہوئین پہر نالے کی طرف منہ کیا تا کہ کسی کو دیکہین سو کسی کو نہ دیکہا پہر صفا
سے اترین یہان تک کہ جب نالے مین پہونچین تو اپنے پیراہن کا کنارہ اُٹہایا پہر دوڑین جیسے کوشش مین ڈالا گیا
آدمی دوڑتا ہے یہانتک کہ نالے سے بڑہین پہر مروہ پر آئین اور وہان کہڑی ہوئین تا کہ کسی کو دیکہین سو کوئی نظر نہ آیا۔
اسیطرح سات بار کیا اسی واسطے لوگ انکے درمیان دوڑتے ہین۔ پہر جب مروہ پر جہانکین تو اُنکے کان مین آواز پڑی
تو اپنے تئین کہا کہ چپ رہ پہر کان لگائے تو پہر آواز سنی سو کہا کہ تو نے اپنی آواز سنائی اگر تو فریاد سن سکتا ہے تو فریاد رسی
کر سو ناگاہ انکو فرشتہ نظر پڑا زمزم کی جگہہ کے پاس اُس نے اپنی ایڑی یا اپنے پر سے زمین کہودی یہانتک کہ پانی ظاہر
ہوا تو اسمعیلؑ کی مان اسکو گہیرنے لگین اور اپنے ہاتھ سے اسطرح کرنے لگین اور پانی سے چلو بہر کر اپنی مشک مین ڈالنے لگین
اور جسقدر چلو بہرتی تہین اسیقدر گہرا ہوتا جاتا تہا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رحم کرے اسمٰعیلؑ کی
مان پر کہ اگر پانی سے چلو نہ بہرتی تو زمزم ایک نہر جاری ہوجاتی پہر پانی پیتی رہین اور اپنے بچے کو دودہ پلاتی رہین پہر فرشتہ
نے اُس سے کہا کہ تو ضائع ہونے کا خوف نہ کر اسواسطے کہ مقرر یہان خدا کا گہر ہے یہ لڑکا اور اسکا باپ اُسکو بنائین گے

اور اللہ اُس گھر والون کو ضائع نہین کرتا۔ اور خانہ کعبہ اسوقت زمین سے اونچا تہا۔ مانند ٹیلے کے۔ پہاڑ کے پانی آتے تہے اور
اسکے دائین سے بہہ جاتے تہے سو وہ اسیطرح رہی یہانتک کہ قوم جرہم کا ایک قافلہ اُسپر گذرا سامنے آتے ہوئے کدا کی
راہ سے تو انہون نے ایک پرندا گہومتا ہوا دیکہا سو کہا کہ البتہ یہہ پرندا پانی پر گہوم رہا ہے اور ہم اس نالے کا حال جانتے ہین
اس مین پانی نہین ہے سو انہون نے ایک دو دلیر آدمی بہیجے سو ناگہان انہون نے پانی دیکہا پہر پلٹ گئے اور سارا قصہ
کو جاکر خبر دی وہ سامنے آئے اور اسماعیل کی مان پانی کے پاس تہین انہون نے کہا کہ کیا تو اجازت دیتی ہے کہ ہم تمہارے
پاس اُتر پڑین انکی مان نے کہا کہ ہان لیکن پانی مین تمکو کچہہ حق نہ ہوگا۔ انہون نے کہا کہ اچہا وہ وہان اوترے اور انہون نے
اپنے گہر والون کو بلا بہیجا وہ بہی انکے ساتہہ اُترے یہانتک کہ جب وہان مین سے کئی گہر والے ہوگئے اور لڑکا جوان ہوا
اور اُس نے اُن سے عربی سیکہہ لی اور انکو خوش لگا جبکہ جوان ہوا۔ پہر جب بالغ ہوا تو انہون نے اپنی قوم مین سے
ایک عورت اُسکو نکاح کر دی اور اسمعیل کی مان مرگئی پہر اسمعیل علیہ السلام کے نکاح کرنے کے بعد ابراہیم علیہ السلام
آئے اور اسماعیل کو گہر مین نہ پایا ان کی عورت سے پوچہا کہ تیرا خاوند کہان ہے اُسنے کہا کہ ہماری روزی کی تلاش مین
نکلا ہے اور ابراہیم نے اُس سے انکی گذران پوچہی اُسنے کہا ہم بدتر حال مین ہین ہم تنگی اور سختی مین ہین فرمایا جب تیرا خاوند
آوے تو اسپر سلام پڑہیو اور اُس سے کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ بدل ڈال پہر جب اسمعیل آئے تو انہون نے کچہہ چیز
دیکہی سو کہا کیا کوئی تمہارے پاس آیا تہا۔ اُس نے کہا کہ ہان ایسا ایسا بوڑہا آدمی۔۔۔۔ اور اُس نے ہمسے تمہارا حال پوچہا
تہا مینے اسکو خبر دی پہر اُسنے مجہسے ہماری گذران کا حال پوچہا مین نے اسکو خبر دی کہ ہم تکلیف و سختی مین ہین کہا اُس نے
تجہے کچہہ وصیت بہی کی تہی اُس نے کہا کہ ہان اُس نے مجکو حکم کیا تہا کہ مین تجہہ پر اسکا سلام پڑہون اور کہا تہا کہ اپنے دروازے
کی چوکہٹ بدل ڈال۔ اسمعیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ میرا باپ تہا۔ اور البتہ اُس نے مجکو حکم کیا ہے کہ مین تجہہ کو طلاق دون
تو اپنے گہر والون سے جامل اور انہون نے اسکو طلاق دیدی۔ اور اُن مین سے اور عورت نکاح کی پہر ابراہیم علیہ السلام اُن
سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا۔ بعد اُس کے پہر انکے پاس آئے تو انہون نے اسمعیل علیہ السلام کو گہر مین نہ پایا اور
انکی عورت کے پاس گئے اور اُس سے انکی گذران اور حالت پوچہی عورت نے کہا کہ ہم خیر اور کشائش مین ہین اور خدا کی ثنا
کی فرمایا تمہارا کہانا کیا ہے کہا کہ گوشت۔ فرمایا کیا چیز پیتے ہو کہا کہ پانی فرمایا الٰہی برکت کر انکے واسطے انکے گوشت اور
پانی مین حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت مکے مین انکے واسطے کوئی اناج نہ تہا ....
اور اگر انکے لیے کوئی اناج ہوتا تو اُس مین بہی دعا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے مکے کی اور جگہہ کسی کو فقط
گوشت اور پانی موافق نہین پڑتا اور نہ کوئی اسپر گذران کرسکتا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ جب تیرا خاوند آوے تو اسکو سلام
پڑہیو اور کہیو کہ اپنے دروازے کی چوکہٹ کو قائم رکہے اور رہنے دے۔ پہر جب اسمعیل آئے تو پوچہا کہ کیا کوئی شخص تمہارے
پاس آیا تہا عورت نے کہا کہ ہان ایک بوڑہا خوب حال والا ہمارے پاس آیا تہا اُس نے اُسکی تعریف کی اور مجہسے تمہارا حال پوچہا
مین نے انکو بتلایا۔ پہر اُس نے ہمسے پوچہا کہ تمہاری گذران کیا ہے مین نے انکو خبر دی کہ ہم خیر مین ہین کہا کہ اُس نے تجہے کچہہ
وصیت بہی کی تہی عورت نے کہا کہ ہان وہ تمکو سلام پڑہتا تہا۔ اور حکم کرتا تہا۔ کہ تم اپنے دروازے کی چوکہٹ کو قائم اور ثابت
رکہو۔ فرمایا وہ میرا باپ تہا اور چوکہٹ تو ہے جہکو حکم کیا ہے کہ تجہکو اپنے پاس قائم رکہون۔ پہر ابراہیم علیہ السلام اُن
سے ٹہیرے رہے جتنا کہ اللہ نے چاہا۔ پہر اُس کے بعد آئے اور اسمعیل علیہ السلام زمزم کے پاس درخت کے نیچے اپنے تیر بناتے
ہوئے تہے پہر انکو دیکہا تو اُٹہہ کہڑے ہوئے سو دونون نے کیا جو باپ بیٹے سے کرتا ہے اور بیٹا باپ سے کرتا ہے پہر کہا اے

اسمٰعیل اللہ نے مجھکو ایک حکم کیا ہے کہا پس بجا لاؤ جو تمہارے رب نے تمکو حکم کیا ہے فرمایا اور تم میری مدد کرو گے کہا کہ میں تمہاری مدد
کرونگا۔ فرمایا اللہ نے مجھکو حکم کیا ہے کہ میں اسجگہہ گھر بناؤن اور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا ہے جو اپنے گرد سے اونچا تھا پھر
اسی وقت سے انہون نے خانہ کعبہ کی بنیادین اٹھائین اسمٰعیل علیہ السلام پتھر لاتے تھے اور ابراہیم بناتے تھے یہانتک
کہ جب عمارت اونچی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام یہہ پتھر لائے اور اسکو رکھہ کر اسپر کھڑے ہوئے وہ بناتے تھے اور اسمٰعیل انکو
پتھر دیتے تھے اور دونون کہتے تھے اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو سننے والا جاننے والا ہے پس دونون بناتے رہے
یہانتک کہ کعبے کے گرد گھومتے اور کہتے تھے اے ہمارے رب ہمسے قبول کر تو ہے سننے والا جاننے والا بخاری اسحٰق راوی
ہین ساتھ اس لفظ کے اور بخاری نے بعد قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ولو کان لہم حسباً آخر حدیث تک ذکر نہین کیا۔
واللہ اعلم اور دوحہ بڑے درخت کو کہتے ہین اور ثنیہ گھاٹی کی راہ کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ جو زمین سے اونچا ہو اسکو
کہتے ہین اور یہ جو کہا صہ یعنے جب اسمٰعیل کی مان نے آواز سنی تو اپنے تئین چپ کرایا اسکی تحقیق کے واسطے اور تحوضہ کے معنی
ہین کہ اس پانی کے واسطے حوض بنانے لگین تاکہ اس مین پانی مجتمع ہو اور ضیعہ کے معنے ہین ضائع کرنا اور حاجت اور معین جاری
پانی کو کہتے ہین جو ظاہر ہو جسکا لینا مشکل نہو اور عائف کے معنے ہین متردد گرد پانی کے اور انس شیبا کے معنی ہین کہ انہون
نے اپنے باپ کی نشانی اور آنے کی برکت دیکھی۔

قصۂ اصحاب الاخدود

اصحاب اخدود کا قصہ فائدہ اس کے معنے ہین گڑھے والے

(۱) عن صهيب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان فيمن كان قبلكم ملك وكان له ساحر فلما كبر الساحر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما
اعلمه السحر فكان يبعث اليه غلاما يعلمه وكان في طريقه راهب فقعد اليه وسمع كلامه فكان
كلما اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكا ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت
الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو على ذلك اذ اتى على دابة
عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب فاخذ حجرا فقال اللهم ان
كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس فرماها فقتلها
ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال اي بني انت اليوم افضل مني وقد بلغ من امرك ما ارى فا
نك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه والابرص ويداوي الناس
من سائر الادواء فسمع به جليس للملك وكان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة فقال هي لك ان
شفيتني فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان امنت بالله دعوت الله لك فشفاك فامن فشفاه
الله تعالى فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال رد عليك بصرك فقال ربي قال ولك رب
غيري قال ربي وربك الله فاخذه فعذبه حتى دل على الغلام فجيء به فقال له الملك اي بني
قد بلغ من سحرك ما يبرئ الاكمه والابرص وتفعل وتفعل فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي
الله فاخذه فلم يزل يعذبه حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى
فدعا بالمنشار فوضعه على مفرق راسه فشقه حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل له ارجع عن
دينك فابى فدفعه الى نفر من اصحابه وقال اذهبوا به الى جبل كذا فاصعدوا به الجبل فاذا بلغتم

ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله تعالى فدفعه الى نفر اخرين وقال اذهبوا به في قرقور وتوسطوا به البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك قال كفانيهم الله ثم قال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما آمرك به قال ما هو قال تجمع الناس في صعيد واحد وتصلبني على جذع وتأخذ سهما من كنانتي ثم تضع السهم في كبد القوس ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارم فانك اذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس وفعل ما امره ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده على صدغه موضع السهم فمات رحمه الله فقال الناس آمنا برب الغلام ثلثا فاتى الملك فقيل له أرأيت ما كنت تحذر فقد والله نزل بك حذرك فقد آمن الناس برب الغلام فامر بالاخدود بافواه السكك فخددت واضرم فيها النيران وقال من لم يرجع عن دينه فالقوه فيها فجاءت امرأة ومعها صبي فتقاعست ان تقع فيها فقال الغلام لها يا امه اصبري فانك على الحق اخرجه مسلم واللفظ له والترمذي الاخدود الشق في الارض وجمعه اخاديد والمنشار بالنون والياء معروف يشق به الخشب والقرقور سفينة صغيرة وانكفاءت السفينة اذا انقلبت والصعيد وجه الارض والكنانة الجعبة التي تكون فيها النشاب وكبد القوس وسطها والسكك جمع سكة وهي الطريق والتقاعس التأخر والمشي الى وراء ترجمہ صہیب

روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے اگلے ایک بادشاہ تہا اور اسکا ایک جادوگر تہا جب وہ جادوگر بوڑہا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ مین بوڑہا ہوگیا ہون میرے پاس ایک لڑکا بہیج کہ مین اسکو جادو سکہلا دون بادشاہ نے اسکو پاس ایک لڑکا بہیجا وہ اسکو سکہلایا کرتا تہا۔ تو اس لڑکے کی راہ مین ایک درویش رہتا تہا وہ لڑکا آتے جاتے اس کے پاس بیٹھتا تہا۔ اور اسکا کلام سنتا پہر جب جادوگر کے پاس جاتا تہا تو درویش پر گذرتا اور اس کے پاس بیٹہتا پہر جب جادوگر اسکو مارتا سو لڑکے نے جادوگر کی مار کا درویش سے گلہ کیا۔ درویش نے کہا کہ جب تو جادوگر سے خوف کہاوے تو کہہ کہ میرے گہر والون نے مجکو روکا تہا اور جب تو گہر والون سے ڈرے تو کہہ کہ مجھکو جادوگر نے روکا سو لڑکا اسی حال مین رہا کرتا تہا کہ ناگاہ وہ ایک بڑے قد آور جانور پر گذرا جسنے لوگون کو آنے جانے سے روکا ہوا تہا سو لڑکے نے کہا کہ آج مین معلوم کرتا ہون کہ جادوگر افضل ہے یا درویش افضل ہے سو اس نے ایک پتہر لیا اور کہا الہی اگر درویش کا طریقہ تیرے نزدیک زیادہ پیارا ہے جادوگر کے طریقے سے تو اس جانور کو قتل کرتا کہ لوگ چلین پہرین پہر اس نے پتہر مارا سو اسکو قتل کر ڈالا۔ اور لوگ آنے جانے لگے پہر وہ لڑکا درویش کے پاس آیا اور اسکو یہ حال بتایا۔ درویش نے کہا اے بیٹا تو مجھسے آج افضل ہے اور البتہ تیرا رتبہ یہانتک پہونچا کہ مجکو نظر پڑا اور مقرر عنقریب تو آزمایا جاویگا سو اگر تو آزمایا جاوے تو مجھکو نہ بتائیو اور اس لڑکے کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا تہا اور لوگون کا علاج کرتا تہا ہر قسم کی بیماری سے تو یہہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا اور وہ اندہا ہوگیا تہا سو اسکے پاس بہت سے تحفے لایا اور کہا کہ یہہ سب تیرے ہی واسطے ہے اگر تو مجھکو اچہا کر دیوے اسنے کہا کہ مین کسی کو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا ہی کا کام ہے سو اگر تو خدا پر ایمان لائے تو مین خدا سے دعا کرون کہ وہ تجھکو چنگا کر دیگا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا خدا نے اسکو چنگا کر دیا یعنے اسکو سب کچہ نظر آنے لگا پہر وہ مصاحب

پادشاہ کے پاس گیا اور اُس کے پاس جا بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا تو بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کس نے تیری آنکھین پھر روشن
کر دین مصاحب نے کہا کہ میرے رب نے بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا اور بھی تیرا کوئی رب ہے مصاحب نے کہا کہ میرا اور تیرا رب
خدا ہے سو بادشاہ نے اُسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا یہانتک کہ اُس نے لڑکے کا پتہ بتلایا سو وہ لڑکا لایا گیا تو بادشاہ
نے اُس سے کہا اے لڑکے تیرے جادو کا یہ رتبہ پہونچا کہ تو اندھے اور کوڑہی کو اچھا کرتا ہے اور تو ایسا کرسکتا
ہے اور ویسا کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا کہ مین کسی کو اچھا نہین کرتا۔ اچھا تو خدا ہی کرتا ہے پھر بادشاہ نے اس لڑکے
کو پکڑا اور ہمیشہ اسکو مارا کرتا تھا۔ یہانتک کہ اُس نے درویش کا پتہ بتلایا۔ پھر وہ درویش پکڑا آیا اور اُس سے کہا گیا۔
کہ اپنے دین سے پلٹ جا اُس نے انکار کیا۔ پھر بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور درویش کی سر کی چوٹی پر رکھا اور
اُسکو چیر ڈالا۔ یہانتک کہ دو ٹکڑے ہوکر گر پڑا پھر وہ لڑکا بلایا گیا تو اُس سے کہا کہ اپنے دین سے پلٹ جا اُس نے نہ مانا سو بادشاہ
نے اسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اسکو فلانے فلانے پہاڑ کی طرف لے جاؤ اور اسکو پہاڑ پر چڑھاؤ پھر جب
تم پہاڑ کی چوٹی پر پہونچو سو اگر یہ لڑکا اپنے دین سے پھر جاوے تو بہتر ہے نہین اسکو گرا دینا سو وہ اسکو لے گئے اور اسکو پہاڑ
پر چڑھایا تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی تو ان کے شر سے بچا جسطرح چاہے سو پہاڑ نے انکو خوب ہلایا وے لوگ پہاڑ سے گر
پڑے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے اُس سے کہا کہ کیا حال ہوا تیرے ساتھیون کا اُس نے کہا کہ خدا
نے مجکو انکے شر سے بچا لیا۔ پھر بادشاہ نے اُسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا۔ اور کہا کہ اسکو لیجاؤ اور کشتی پر چڑھاؤ
اور جب اُسکو دریا کے بیچ مین لیجاؤ سو اگر یہ اپنے دین سے پھر جاوے تو خوب ہے نہین تو اُسکو دریا مین ڈالدینا سو وہ لوگ
اُسکو لے گئے تو لڑکے نے کہا کہ الٰہی مجھکو انکے شر سے بچا جسطرح چاہے سو ناؤ انپر اوندہی ہوگئی تو وہ لوگ ڈوب گئے اور
وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا بادشاہ نے کہا کہ تیرے ساتھیون کا کیا حال ہوا۔ اُس نے کہا کہ خدا نے مجکو اُنکے شر سے
بچا لیا۔ پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ مجکو نہ مار سکیگا یہانتک کہ تو وہ کام کرے جو مین تجکو بتلاؤن۔ بادشاہ نے
کہا کہ وہ کیا کام ہے لڑکے نے کہا کہ تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک کھنبے پر مجکو سولی دے پھر میری ترکش سے
ایک تیر لے۔ پھر تیر کو کمان کے اندر رکھ پھر کہہ کہ مین مارتا ہون خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجکو تیر مار سو اگر
تو یہہ کام کرے گا۔ تو مجھ کو قتل کرسکیگا تو بادشاہ نے سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک
کھنبے پر سولی دیا پھر اُس نے اُس کی ترکش سے تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھا پھر کہا خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک
ہے مارتا ہون پھر اُس نے اُسکو تیر مارا سو اُس کے کنپٹی پر تیر لگا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر کے مقام پر رکھا اور
مر گیا تو لوگون نے کہا کہ ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے تین بار کہا پھر کسی نے بادشاہ سے آکر کہا کہ تو نے دیکھا جسکا
تجھکو ڈر تھا۔ خدا کی قسم مقرر تجھ پر تیرا ڈر گر پڑا۔ البتہ لوگ ایمان لے آئے۔ سو بادشاہ نے حکم کیا کہ راہون کی ناکون پر
خندق کھودی جائے سو خندق کھودی گئی اور اُن کی آگ خوب بھڑکائی گئی اور کہا کہ جو شخص اپنے دین سے نہ پھرے
اُسکو خندق مین ڈالدو۔ سو ایک عورت آئی اُس کے ساتھ اسکا ایک لڑکا تھا وہ عورت پیچھے ہٹی تا کہ خندق مین نہ گرے
تو لڑکے نے اُس سے کہا اے ماں صبر کر کہ تو حق دین پر ہے۔ مسلم ترمذی اس کے راوی ہین۔

اور الفاظ مسلم کے ہین اخدود کے معنے ہین زمین مین گڑہا۔ اور اسکی جمع اخادید ہے۔ اور منشار لون اور یا کے ساتھ معروف ہے
جس سے لکڑی چیری جاتی ہے یعنے آرہ اور قرقور چھوٹی ناؤ کو کہتے ہین اور انکفات کے معنے ہین کہ کشتی اولٹ گئی اور صعید
بڑی زمین کو کہتے ہین اور کنانہ تیر دان کو کہتے ہین جسمین تیر ہوتے ہین اور سکک جمع ہے سکہ کی راہ ہے اور تقاعست کے

منھ مین پیچھے ہٹتا ـ

قصۃ المتکلمین فی المھد
ہنڈولے مین کلام کرنے والون کا قصہ ❖

(۱) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَکَلَّمْ فِی الْمَھْدِ اِلَّا ثَلٰثَۃٌ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَیْجٍ وَکَانَ جُرَیْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَۃً فَکَانَ فِیْھَا فَاَتَتْہُ اُمُّہٗ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَقَالَتْ یَا جُرَیْجُ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اُمِّیْ وَصَلَاتِیْ فَاَقْبَلَ عَلٰی صَلَاتِہٖ فَقَالَتْ بَعْدَ. ثَالِثِ یَوْمٍ فِیْ ثَالِثِ مَرَّۃٍ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْہُ حَتّٰی یَنْظُرَ فِیْ وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ فَتَذَاکَرَ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ جُرَیْجًا وَعِبَادَتَہٗ وَکَانَتِ امْرَاَۃٌ بَغِیٌّ یُتَمَثَّلُ بِھَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّہٗ فَتَعَرَّضَتْ لَہٗ فَلَمْ یَلْتَفِتْ اِلَیْھَا فَاَتَتْ رَاعِیًا کَانَ یَاْوِیْ اِلٰی صَوْمَعَتِہٖ وَاَمْکَنَتْہُ مِنْ نَفْسِھَا فَوَقَعَ عَلَیْھَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ ھُوَ مِنْ جُرَیْجٍ فَاَتَوْہُ فَاَنْزَلُوْہُ مِنْ صَوْمَعَتِہٖ وَھَدَمُوْھَا وَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَہٗ فَقَالَ مَا شَاْنُکُمْ قَالُوْا زَنَیْتَ بِھٰذِہِ الْبَغِیِّ فَوَلَدَتْ مِنْکَ فَقَالَ اَیْنَ الصَّبِیُّ فَجَاؤُا بِہٖ فَقَالَ دَعُوْنِیْ حَتّٰی اُصَلِّیَ فَصَلّٰی فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَی الصَّبِیَّ فَطَعَنَ فِیْ بَطْنِہٖ وَقَالَ یَا غُلَامُ مَنْ اَبُوْکَ فَقَالَ فُلَانٌ الرَّاعِیْ فَاَقْبَلُوْا عَلٰی جُرَیْجٍ یُقَبِّلُوْنَہٗ وَیَتَمَسَّحُوْنَ بِہٖ وَقَالُوْا نَبْنِیْ صَوْمَعَتَکَ مِنْ ذَھَبٍ قَالَ لَا اَعِیْدُوْھَا مِنْ لَبِنٍ کَمَا کَانَتْ فَفَعَلُوْا وَبَیْنَا صَبِیٌّ یَرْضَعُ مِنْ اُمِّہٖ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی دَآبَّۃٍ فَارِھَۃٍ وَشَارَۃٍ حَسَنَۃٍ فَقَالَتِ الْمَرْاَۃُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اِبْنِیْ مِثْلَ ھٰذَا فَتَرَکَ الثَّدْیَ وَاَقْبَلَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَہٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی ثَدْیِہٖ وَجَعَلَ یَرْتَضِعُ قَالَ وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحْکِیْ اِرْتِضَاعَہٗ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ فِیْ فِیْہِ یَمُصُّھَا وَمَرَّ بِجَارِیَۃٍ یَضْرِبُوْنَھَا وَیَقُوْلُوْنَ زَنَیْتِ سَرَقْتِ وَھِیَ تَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَقَالَتْ اُمُّہٗ اَللّٰھُمَّ تَجْعَلْ اِبْنِیْ مِثْلَھَا فَتَرَکَ الرِّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَیْھَا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَھَا فَھُنَالِکَ تَرَاجَعَا الْحَدِیْثَ فَقَالَتْ مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْھَیْئَۃِ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اِبْنِیْ مِثْلَہٗ فَقُلْتَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَہٗ وَمَرُّوْا بِھٰذِہِ الْاَمَۃِ یَضْرِبُوْنَھَا وَیَقُوْلُوْنَ زَنَیْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ اِبْنِیْ مِثْلَھَا فَقُلْتَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَھَا فَقَالَ اِنَّ ذٰلِکَ الرَّجُلَ کَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَہٗ وَاِنَّ ھٰذِہٖ یَقُوْلُوْنَ لَھَا زَنَیْتِ سَرَقْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَھَا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ اَلْمُوْمِسَاتُ جَمْعُ مُوْمِسَۃٍ وَھِیَ الْفَاجِرَۃُ وَالْمَیَامِیْسُ مِثْلُہٗ وَالْبَغِیُّ الزَّانِیَۃُ وَیُتَمَثَّلُ بِحُسْنِھَا اَیْ یُتَعَجَّبُ بِہٖ فَیُقَالُ لِکُلِّ مَنْ یَسْتَحْسِنُ ھٰذَا مِثْلُ فُلَانَۃٍ فِی الْحُسْنِ وَالشَّارَۃُ الْحَسَنَۃُ جَمَالُ الظَّاھِرِ فِی الْھَیْئَۃِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَرْکَبِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ وَالْجَبَّارُ الْعَاتِی الْمُتَکَبِّرُ الْقَاھِرُ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین کلام کیا ہنڈولے اور گود مین کسی نے سوائے تین لڑکون کے ایک عیسی بن مریم علیہما السلام نے دوسرا جریج والا لڑکا تیسرا وہ لڑکا جو دودھ پی رہا تہا۔ اور جریج ایک عابد مرد تہا سو اُس نے ایک عبادت خانہ بنایا اسی مین رہتا تہا سو اُس کی ماں اُسکے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہا تہا۔ تو اُس کی ماں نے پکارا کہ اے جریج۔ اُس نے کہا کہ اے میرے رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون سو وہ اپنی نماز ہی مین متوجہ رہا تو اُس کی ماں نے تیسرے دن تیسری بار مین کہا کہ الٰہی اسکو مت مار جب تک یہ بدکار عورتون کا منہ نہ دیکھ لے تو بنی اسرائیل نے

جریج کا اور اُسکی عبادت کا آپسمین ذکر کیا اور اُن مین ایک بدکار عورت تہی جسکی خوبصورتی ضرب المثل تھی سو اُس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ اگر تم چاہو تو مین جریج کو بلا مین گرفتار کر دون سو وہ عورت اُس کے سامنے آئی جریج نے اُس کی طرف کچہ التفات نہ کیا پہر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور وہ اُس کے عبادت خانے کے پاس ٹہیرا کرتا تہا سو اُس عورت نے اسکو اپنی ذات پر قدرت دی اُس نے اُس سے جماع کیا سو وہ حاملہ ہوئی پہر جب اُسنے بچہ جنا تو کہا یہ لڑکا جریج کا ہے لوگ اُس کے پاس آئے اور اُسکو عبادتخانے سے اوتارا اور اسکا عبادت خانہ گرا دیا۔ اور اُسکو مارنے لگے تو جریج نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا یعنے مجہے کیون مارتے ہو انہون نے کہا کہ تو نے اُس عورت سے زنا کیا ہے سو وہ تیرے نطفے سے لڑکا جنی ہے جریج نے کہا کہ وہ لڑکا کہان ہے وہ اُسکو لے آئے جریج نے کہا مجہے چہوڑ دو تا کہ مین نماز پڑہ لون پہر جب وہ نماز پڑہ چکا تو لڑکا سامنے لایا گیا جریج نے اُس کے پیٹ مین چوکا اور کہا اے لڑکے تیرا باپ کون ہے اُسنے کہا کہ فلانا چرانے والا۔ تو لوگ جریج پر جہکے اُسکو چومنے چاٹنے لگے اور کہا کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دین گے جریج نے کہا کہ نہین اسیطرح کا مٹی سے بنا دو جیسے آگے تہا۔ تو انہون نے بنا دیا اور کسی زمانے مین ایک لڑکا اپنی مان کا دودہ پی رہا تہا۔ تو ایک مرد ستہری پوشاک والا عمدہ سواری پر نکلا تو اُس کی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اُس مرد کی برابر کر دیجیو تو وہ لڑکا دودہ چہوڑ کر اُس مرد کی طرف متوجہ ہوا۔ تو اُسکو دیکہہ کر یون کہا کہ الٰہی مجکو ایسا نہ کیجیو پہر اپنی مان کے پستان پر جہکا اور دودہ پینے لگا۔ ابوہریرہ نے کہا سو گویا کہ مین حضرت صلعم کو دیکہہ رہا ہون اور حضرت اس لڑکے کا دودہ چوسنے کی نقل کرتے تہے اسطرح پر کہ کلمے کی انگلی اپنے مُنہ مین ڈالکر چوستے تہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اور لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے اور اُسکو مارتے تہے اور کہتے تہے کہ تو نے حرام کیا ہے تو نے چوری کی ہے اور وہ کہتی تہی کہ مجہکو اللہ کافی ہے اور وہی اچہا وکیل ہے تو اُس لڑکے کی مان نے کہا کہ الٰہی میرے بیٹے کو اس لونڈی کی طرح نہ کیجیو اُس لڑکے نے دودہ چہوڑا اور اُس لونڈی کی طرف دیکہا اور کہا کہ الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو تو اسی جگہہ مان اور بیٹے مین گفتگو ہوئی تو اُس کی مان نے کہا کہ اچہی صورت والا ایک مرد نکلا تو مین نے کہا الٰہی میرے بیٹے کو ایسا کر دے سو تو نے کہا الٰہی مجہکو ایسا نہ کرنا۔ اور لوگ ایک لونڈی کو لے کر نکلے اور اُسکو مارتے تہے اور کہتے تہے تو نے حرام کیا ہے تو نے چوری کی ہے تو مینے کہا الٰہی میرے بیٹے کو ایسا نہ کیجیو سو تو نے کہا الٰہی مجہکو ایسا ہی کیجیو لڑکے نے کہا کہ وہ ظالم مرد تہا سو مینے کہا کہ الٰہی مجکو ویسا نہ کرنا۔ اور لونڈی کو کہتے تہے تو نے حرام کیا ہے اور حالانکہ اُس نے حرام نہین کیا تہا اور کہتے تہے کہ تو نے چوری کی ہے۔ اور حالانکہ اُس نے چوری نہین کی تہی۔ تو اسیواسطے مینے کہا۔ کہ الٰہی مجکو ویسا کرنا شیخین اسکے راوی ہین اور یہ الفاظ مسلم کے ہین مومسات جمع مومسہ کی ہے اور وہ بدکار عورت کو کہتے ہین یعنے زناکار عورت کو کہتے ہین۔ اور یتمثل بحسنہا یعنے تعجب کیا جاتا ہے سو ہر خوبصورت کو کہتے ہین کہ وہ حسن مین اُسکی مثل ہے اور اشارہ کہتے ہین خوب کو جو ظاہر مین خوشحال در پوشاک اور سواری مین خوبی رکہتا ہو۔ اور جبار کہتے ہین سرکش اور متکبر کو جو لوگون پر زور ظلم کرے

قصۂ اصحاب الغار
غار والون کا قصہ

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْطَلَقَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اَوَاھُمُ الْمَبِیْتُ اِلٰی غَارٍ فَدَخَلُوْا فِیْہِ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَیْھِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّہٗ لَا یُنْجِیْکُمْ مِّنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰہَ تَعَالٰی بِصَالِحِ اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ اَحَدُھُمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْھِمَا وَلَا اَغْبُقُ قَبْلَھُمَا اَھْلًا وَّلَا مَالًا وَاَنَّہٗ

نَأَى بِيْ طَلَبُ الشَّجَرِ يَوْمًا وَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَكَرِهْتُ أَنْ
أَغْبُقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَّمَالًا وَّكَرِهْتُ أَنْ أُوْقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِيْ وَالْقَدَحُ عَلٰى
يَدِيْ أَنْتَظِرُ اسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ
عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ
لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ هِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ
فَاَعْطَيْتُهَا مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ
لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ
وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ
غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ فَقَالَ الثَّالِثُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَيْتُهُمْ اَجْرَهُمْ
غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ اَجْرَهٗ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُهٗ لَهٗ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ
يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَدِّ اِلَيَّ اَجْرِيْ فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْاِبِلِ وَالرَّقِيْقِ اَجْرُكَ اِذْهَبْ
فَاسْتَقْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ اِذْهَبْ فَاسْتَقْهُ فَاَخَذَهٗ كُلَّهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ
اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَاَبُوْدَاوٗدَ الْغَبُوْقُ شُرْبُ اٰخِرِ النَّهَارِ وَيَتَضَاغَوْنَ يَضِجُّوْنَ وَيَصِيْحُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ وَمَعْنٰى اَرَدْتُّهَا
رَاوَدْتُّهَا وَطَلَبْتُ مِنْهَا اَنْ تُمَكِّنَنِيْ مِنْ نَفْسِهَا وَاَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ اَيْ اَصَابَهَا الْجَدْبُ وَفَضُّ الْخَاتَمِ
كِنَايَةٌ عَنِ الْجِمَاعِ وَالتَّحَرُّجُ الْهَرَبُ مِنَ الْحَرَجِ وَالْاِثْمِ وَالضِّيْقِ ترجمہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے پہلے امتوں میں تین آدمی چلے جاتے تھے یہانتک کہ انکو ایک غار میں رہنا پڑا سو وے اس میں گھس
گئے سو اس پہاڑ کا ایک پتھر اُن کی غار کے منہ پر آپڑا سو اُس نے انکو غار میں بند کرلیا سو انہوں نے آپس میں کہا کہ اس پتھر سے
تمکو کوئی چیز نجات نہ دے گی مگر یہہ کہ تم اپنے نیک عملوں کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو سو اُن میں سے ایک نے کہا کہ
الٰہی ماجرا تو یہہ ہے کہ میرے ماں باپ بڑی عمر والے بڈھے تھے اور میں انکے واسطے بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا اور میں شام
کو اُن سے پہلے نہ جورو کو دودھ پلاتا تھا نہ بچوں کو اور البتہ ایک دن مجھکو درخت کی تلاش نے بہت دور ڈالا یعنے چارہ بہت
دور ملا سو میں شام کو گھر میں نہ آیا یہانتک کہ سو گئے تو میں نے اُنکے واسطے شام کے پینے کا دودھ دوہا تو میں نے ماں باپ کو سوتا
پایا تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ اُن سے پہلے جورو لڑکوں کو دودھ پلاؤں اور مجھکو ناگوار معلوم ہوا کہ انکو نیند سے جگاؤں اور لڑکے
بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونوں پاؤں کے پاس۔ اور پیالہ میرے ہاتھوں پر تھا میں انکے جاگنے کی انتظار
کررہا تھا۔ یعنے انکی انتظار میں دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا یہانتک کہ صبح چمکی الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت میں نے
تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو ہمسے اس پتھر کو کھولدے تو کچھ پتھر کھل گیا لیکن اس سے نکل نہ سکتے تھے اور دوسرے
نے کہا۔ الٰہی ماجرا تو یہہ ہے کہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی کہ وہ میرے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ تر پیاری تھی سو میں نے
اُس کی طرف مائل ہوکر اُس کی ذات کو چاہا۔ یعنے حرام کاری کا ارادہ کیا سو اُس نے نہ مانا یہانتک کہ ایک سال اُسپر قحط پڑا
پھر وہ میرے پاس آئی تو میں نے اسکو ایک سو بیس اشرفیاں دیں اس شرط پر کہ مجھکو اپنی جان پر قابو دیوے اُسنے مجھکو اپنی
جان پر قابو دیا یہانتک کہ جب میں اسپر قادر ہوا تو اُس نے کہا کہ مہر کو نہ توڑ۔ مگر جیسا چاہیے کہ اسکا حق ہے یعنی بدون نکاح شرعی میری

بکارت نہ توڑ تو مین اسکے ساتھ زنا کرنے کے گناہ سے بہاگا اور حالانکہ وہ میرے نزدیک سب لوگون سے زیادہ تر پیاری تھی اور مینے سونا چہوڑ دیا یعنے معاف کر دیا۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ قدرت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے مینے ترک کی تھی تو ہمسے پتھر کو کہولدے تو پتھر کچھہ اور کہل گیا۔ لیکن وہ اُس سے نکل نہ سکتے تہے۔ اور تیسرے آدمی نے کہا کہ الٰہی مینے کچھ آدمی مزدور رکہے تہے سو مینے اُنکو مزدوری دیدی سولے ایک آدمی کے کہ وہ مزدوری چہوڑ کر چلا گیا تو مین نے اُسکو اُس کے واسطے بڑہایا یہانتک کہ اُس سے بہت مال ہوگئے پہر وہ کچھ زمانے کے بعد میرے پاس آیا۔ اور کہا کہ اے خدا کے بندے میری مزدوری مجھکو ادا کر دے مینے کہا کہ جو کچھ تو دیکھتا ہے بکریان اونٹ غلام وغیرہ یہ سب تیری مزدوری ہے۔ اُسکو ہانک لیجا اُس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھسے تمسخر نہ کر۔ مینے کہا کہ مین تجھسے ٹھٹھا نہین کرتا۔ جا اُنکو ہانک لیجا۔ سو اُس نے سب لے لیا۔ الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ مینے یہہ امانتداری تیری رضامندی کے واسطے کی تھی تو ہمسے پتھر کو کہولدے۔ تو پتھر کہل گیا۔ اور وہ نکلکر چلے شیخین اور ابو داؤد اِس کے راوی ہین۔

غبوق اخیر دن کے پینے کو کہتے ہین اور تیضاغون کے معنے ہین کہ وہ بہوک کے مارے چلاتے تہے اور شور کرتے تہے اور اردتہا کے معنے یہہ ہین کہ مین نے چاہا کہ اپنی ذات پر قدرت دے۔ المت بہا سنتہ یعنے اُسکو قحط پہونچا اور فض الخاتم سے مراد جماع ہے اور تحرج کے معنے ہین حرج اور گناہ اور تنگی سے۔

قِصَّةُ الْكِفْلِ
کفل کا قصہ

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ يُسَمَّى الْكِفْلَ وَكَانَ لَا يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ فَاَتَىٰ اِمْرَاَةً عَلِمَ بِهَا حَاجَةً فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا فَلَمَّا اَرَادَهَا عَلَىٰ نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ لِاَنَّ هٰذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ اَتَفْعَلِيْنَ اَنْتِ هٰذَا مِنْ مَخَافَةِ اللهِ تَعَالَىٰ فَاَنَا اَحْرٰى بِذٰلِكَ اذْهَبِيْ وَلَكِ مَا اَعْطَيْتُكِ وَوَاللهِ لَا اَعْصِيْهِ بَعْدَهَا اَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلَىٰ بَابِهٖ اِنَّ اللهَ تَعَالَىٰ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى اَوْحَى اللهُ اِلَىٰ نَبِيِّ زَمَانِهِمْ بِشَاْنِهٖ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمسے پہلے اگلی امتون مین ایک مرد تہا اسکا نام کفل تہا کسی چیز سے باز نہ رہتا تہا سو وہ ایک عورت پاس آیا اُس کو اُس کے ساتہہ حاجت معلوم ہوئی یعنے زنا کرنے کی حاجت ہوئی تو اُس نے اُس عورت کو ساٹھ اشرفیان دین پہر جب اُس نے اُس سے حرام کاری کا ارادہ کیا تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی اُس نے کہا تو کیون روتی ہے کہا کہ یہہ کام ایسا ہے کہ مینے کبہی نہین کیا اور ضرورت نے مجھکو اس کام پر مجبور کیا۔ تو اُس مرد نے کہا کہ تو خدا کے خوف سے روتی ہے تو مین خدا سے ڈرنے کے زیادہ تر لائق ہون اور جو کچھ مینے تجکو دیا سو مینے تجھکو بخشدیا قسم ہے اللہ کی مین اسکے بعد کبہی گناہ نہ کرونگا۔ سو وہ اُسی رات کو مر گیا تو صبح کو اُس کے دروازے پر لکہا ہوا تہا۔ کہ مقرر خدا نے کفل کو بخشدیا سو لوگون نے اُس سے تعجب کیا یہانتک کہ خدا نے اُس وقت کے پیغمبر کو اُس کا حال وحی سے بتلایا ترمذی اسکے راوی ہین۔

قِصَّةُ رِيْحِ عَادٍ
قوم عاد کی ہوا کا قصہ

(۱) عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ رَبِيْعَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَكْرِيُّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسْجِدُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ وَاِذَا رَايَاتٌ سُوْدٌ تَخْفِقُ وَاِذَا بِلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ

يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ فَقَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ
عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ نَحْوَ رَبِيْعَةَ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَا
وَافِدُ عَادٍ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا قَحَطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا يَسْتَسْقِيْ لَهَا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ
الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهٗ وَلَا
لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهٗ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهٗ وَاسْقِ مَعَهٗ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِيْ سَقَاهُ
فَرُفِعَ لَهٗ ثَلٰثُ سَحَائِبَ حَمْرَاءُ وَبَيْضَاءُ وَسَوْدَاءُ فَقِيْلَ لَهٗ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ
لَهٗ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا لَا يَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ لَمْ تُرْسَلِ الرِّيْحُ
اِلَّا مِنْ مِقْدَارِ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ
مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ اَلْقَحْطُ الْغَلَاءُ وَاَصْلُهٗ مِنْ اِنْقِطَاعِ الْمَطَرِ وَ
هُوَ سَبَبُهٗ وَالرَّمَادُ مَعْرُوْفٌ وَالرِّمْدِدُ الْمُتَنَاهِيْ فِي الْاِحْتِرَاقِ وَالرِّقَّةِ وَالرِّيْحُ الْعَقِيْمُ الَّتِيْ لَا
تُلْقِحُ وَلَا تَاْتِيْ بِالْمَطَرِ **ترجمہ** ابووائل سے روایت ہے اُس نے قوم ربیعہ کے ایک مرد سے روایت کی اور وہ حارث
بن یزید بکری ہے کہا کہ مین مدینے مین داخل ہوا۔ پہر مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور حالانکہ مسجد لوگون
سے پُر تھی اور ناگہان سیاہ جھنڈے جہول رہے تہے نظر پڑی اور بلال تلوار گلے مین ڈالے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے آگے بیٹھے ہوئے تہے مین نے . . کہا کہ کیا حال ہے لوگون کا لوگون نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ارادہ کیا ہے کہ عمرو بن عاص کو قوم ربیعہ کی طرف بہیجین۔ مینے کہا کہ مین خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ قوم عاد
کے ایلچیون کی طرح ہون ا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حال ہے . . . . عاد کے ایلچیون کا مین نے
کہا کہ آپ باخبر آدمی پر گرے ہین البتہ جب عاد کی قوم پر قحط پڑا تو انہون نے قیل (ایک شخص کا نام ہے) کو مینہ مانگنے کے
لیے (انکی مین) بہیجا تو وہ بکر بن معاویہ پر اترا اُسنے اُس کو شراب پلائی اور دو لونڈیون نے اسکو راگ سُنایا پہر نکلا مہرہ پہاڑ مجمد
کے ارادے سے یعنی سطرف پہر اُس نے کہا کہ الٰہی مین نہین آیا تیرے پاس کسی بیماری کے واسطے کہ مین اسکی دوا کردون
اور نہ کسی قید کے واسطے کہ اسکو بدلا دیکر چہوڑا دون سو پانی پلا اپنے بندے کو جو تو اسکو پلایا کرتا تہا اور اُس کے ساتھ بکر بن
معاویہ کو بھی پانی پلا شکریہ اُس کے شراب کا جو اسکو پلایا تہا سو اسکو مین بدلیان نظر آئین ایک سُرخ ایک سفید ایک
سیاہ سو اُس سے کہا گیا کہ اُن مین سے ایک اختیار کرے اُس نے سیاہ بدلی کو اختیار کیا پہر اُس سے کہا گیا کہ پکڑ اسکو اس
حال مین کہ راکھ ہے نہایت جلی ہوئی جو کہ قوم عاد سے کسی کو نہ چہوڑے تو اُس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ مقرر شان یہہ ہے کہ نہین بہیجی گئی ہوا مگر اس حلقے کی مقدار سے یعنے انگوٹھی کے حلقے کے برابر پہر یہ آیت پڑہی۔
اور قوم عاد مین نشانی ہے جبکہ بہیجی ہمنے اُنپر باؤ بے خیر نہ چہوڑتی کسی چیز کو جسپر گذری مگر کہ کر ڈالتی اسکو جیسے چورا
ترمذی اسکے راوی ہین اور قحط گرانی کو کہتے اور اصل اسکی مینہ کا بند ہو جانا ہے کہ وہ اسکا سبب ہے اور رماد معروف ہے یعنی
راکھ اور رمدد کہتے ہین نہایت جلی ہوئی پتلی چیز کو اور ریح عقیم وہ باؤ ہے جسمین مینہ نہ ہو۔

قِصَّةُ الْاَقْرَعِ وَالْاَبْرَصِ وَالْاَعْمٰى

گنجے۔ اور کوڑھی۔ اور اندھے کا قصہ

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ

وَاَعْمٰی اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ فَقَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ
وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ وَاُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا
حَسَنًا فَقَالَ اَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْاِبِلُ فَاُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا ثُمَّ اَتَى الْاَقْرَعَ
فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ
وَاُعْطِیَ شَعْرًا حَسَنًا قَالَ فَاَیُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ثُمَّ
اَتَى الْاَعْمٰی فَقَالَ اَیُّ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ بَصَرِیْ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ قَالَ فَاَیُّ
الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِیَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ
وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ ثُمَّ اِنَّهٗ اَتَى الْاَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّسْكِيْنٌ
قَدِ انْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ
وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهٗ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ
تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ قَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ
كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَا كُنْتَ وَاَتَى الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ
مَا رَدَّ الْاَوَّلُ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مَا كُنْتَ ثُمَّ اَتَى الْاَعْمٰی فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ
لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ
فَقَدْ رَضِیَ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰی صَاحِبَيْكَ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَلنَّاقَةُ الْعُشَرَاءُ الْحَامِلُ وَقِيْلَ هِیَ الَّتِیْ
اَتٰی عَلٰی حَمْلِهَا عَشَرَةُ اَشْهُرٍ وَالشَّاةُ الْوَالِدُ الَّتِیْ عُرِفَ مِنْهَا كَثْرَةُ الْوَلَدِ وَالنِّتَاجِ وَقَوْلُهٗ
فَاُنْتِجَ هٰذَانِ اَیْ صَاحِبُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَوَلَّدَ هٰذَا اَیْ صَاحِبُ الشَّاةِ وَمَعْنَاهُ اَعْتَنٰی بِهَا وَاَقْعَدَهَا
عِنْدَ الْوِلَادَةِ وَمَعْنٰی اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ اَیِ الْاَسْبَابُ وَمَعْنٰی لَا بَلَاغَ اَیْ لَيْسَ لِیْ مَا اَبْلُغُ بِهٖ غَرَضِیْ
وَقَوْلُهٗ وَرِثْتُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ اَیْ اٰبَائِیْ وَاَجْدَادِیْ وَمَعْنٰی لَا اَجْهَدُكَ اَیْ لَا اَشُقُّ عَلَيْكَ فِی الْاَخْذِ
وَالْاِمْتِنَانِ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک
کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ انکو آزماوے تو انکے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے
پاس آیا اور اسنے کہا کہ تجکو کون چیز پیاری ہے اُس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کہال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہوجاے
جسکے سبب لوگ مجھ سے گھناتے ہیں سو فرشتے نے اُسپر ہاتھ ملا تو اُس کی بیماری دور ہوگئی اور اسکو اچھا رنگ اور اچھی
کہال دی گئی پھر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھ کو بہت پسند ہے اُس نے کہا کہ اونٹ سو اُسکو گابھن اونٹنی دی
پھر کہا کہ خدا تجھکو اس میں برکت دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا سو کہا کہ کون چیز تجھکو پسند آتی ہے اُس نے کہا
کہ اچھے بال اور یہ بیماری مجھسے جاتی رہے جس کے سبب لوگ مجھ سے کراہت کرتے ہیں پھر فرشتے نے اسپر اپنا
ہاتھ ملا سو اُسکی بیماری دور ہوگئی اور اسکو اچھے بال ملے پھر فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بہاتا ہے اُس نے کہا کہ
گائے سو اُسکو گابھن گائے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا تجکو
کون چیز بہت پسند ہے اسنے کہا کہ اللہ میری آنکھ میں روشنی دے کہ میں اُسکے ساتھ لوگوں کو دیکھوں پھر فرشتے نے
اسپر اپنا ہاتھ ملا سو خدا نے اس کو پھر آنکھیں دیں فرشتے نے کہا کون مال تجھکو بہت پسند ہے اوسنے کہا بھیڑ بکری

سو ہکو گابھن بکری ملی پہر اونٹنی اور گائے بہی بچہ جنی پہر ہوتے ہوتے سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہوگئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہوگئے اور اندہے کی جنگل بھر بکریان ہوگیئن پہر مدت کے بعد فرشتہ سفید داغ والے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل مین آیا سو کہا کہ مین محتاج آدمی ہون سفر مین میرے سب اسباب لٹ گئے سو آج منزل پر پہونچنا ممکن نہین بدون خدا کی مدد کے پہر بدون تیرے احسان کے مین تجھسے مانگتا ہون اسی کے نام پر جسنے تجکو ستہرا رنگ اور اچہی کہال دی اور مال ونٹ دیے ایک سواری مانگتا ہون جو میرے سفر مین کام آوے اوسنے کہا کہ لوگون کے حق مجہپر بہت ہین یعنے قرضدار ہون یا گھربار کے خرچ سے زیادہ مال نہین جو تجہ کو دون پہر فرشتے نے کہا کہ البتہ مین تجہ کو کچہ پہچانتا ہون بہلا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجھسے لوگ کراہت کرتے تہے پہر خدا نے تجھکو اپنے فضل سے یہہ مال دیا اُسنے جواب دیا کہ مین نے یہ مال پایا ہے اپنے باپ دادا سے جو پشت بہ پشت کے نامی سردار تہے سو فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اُس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا اُسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسا اوسنے دیا تہا پہر فرشتے نے کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھکو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو پہلے تہا۔ پہر فرشتہ اندہے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل مین اور کہا کہ مین محتاج اور مسافر آدمی ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور اسباب گم گئے سو مجھکو آج پہونچنا مشکل ہے بغیر مدد الٰہی کے اُس کے بعد بدون تیرے احسان کے سو مین تجھسے اُس خدا کے نام پر مانگتا ہون جسنے تجھکو آنکھہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین کام آوے اُسنے کہا کہ مقرر مین اندھا تہا۔ خدا نے مجھہ کو آنکھین دین سو لیجا۔ ان بکریون سے جتنا تیرا جی چاہے۔ اور چھوڑ جا جتنا تیرا جی چاہے سو قسم خدا کی آج جو چیز تو... راہ خدا مین لیوے گا مین تجکو مشکل مین نہ ڈالونگا یعنے تیرا ہاتھہ نہ پکڑونگا تو فرشتے نے کہا کہ اپنا مال اپنے پاس رکہہ تم تینون آدمی تو صرف آزمائے گئے تہے سو تجھسے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا شیخین اسکے راوی ہین۔

ناقہ عشرا حاملہ اونٹنی کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ اونٹنی ہے جو دس مہینے کی حاملہ ہو اور شاۃ والدہ وہ بکری ہے جو مشہور ہو کہ بہت بچے جنتی ہے اور فانتج ہذان یعنے اونٹ اور گائے والا۔ وولد ہذا یعنے بکری والا اور اُس کے معنی یہہ ہین کہ اُس نے بکری کے جننے کا اہتمام کیا اور اسکو جننے کے وقت بٹہلایا اور حبال کے معنے ہین اسباب و معنی لا بلاغ کے یہ ہین کہ نہین میرے پاس وہ چیز جسکے ساتھ۔ مین اپنی غرض کو پہونچون اور کابر اعن کابر یعنے اپنے باپ دادا سے اور لا اجہدک کے معنے یہہ ہین کہ مین تجہپر مشکل نہ ڈالونگا یعنے مین احسان رکہتے ہین۔ **ف** اس حدیث مین بندے شکر گذار اور ناحق شناس کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیا جاوے تو حدیث سارے عالم کے حال مین ہے یعنے اول ہم سب کچہ حقیقت نہ تہے جان و مال علم حکمت عقل ہوش وغیرہ ہر چیز اُس کے کرم سے ہمکو ملی ہے سو جو ہوشیار ہے وہ خدا کا شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ ناشکرا اور نمک حرام ہے۔

قِصَّةُ الْمُقْتَرِضِ اَلْفَ دِيْنَارٍ

قصہ اس شخص کا جسنے ہزار اشرفی قرض لی تھی

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضقَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَاءِ اُشْهِدُهُمْ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَأْتِنِیْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَقْدُمُ عَلَيْهِ فِی الْاَجَلِ

الَّذِی اَجَّلَہٗ فَلَمْ یَجِدْ فَاَخَذَ خَشَبَۃً فَنَقَرَھَا فَاَدْخَلَ فِیْھَا اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّصَحِیْفَۃً مِّنْہُ اِلٰی صَاحِبِہٖ ثُمَّ زَجَّجَ
مَوْضِعَھَا ثُمَّ اَتٰی بِھَا اِلَی الْبَحْرِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنِّی تَسَلَّفْتُ مِنْ فُلَانٍ اَلْفَ دِیْنَارٍ فَسَاَلَنِیْ شَھِیْدًا
فَرَضِیَ بِکَ شَھِیْدًا وَسَاَلَنِیْ کَفِیْلًا فَقُلْتُ کَفٰی بِاللّٰہِ کَفِیْلًا فَرَضِیَ بِکَ کَفِیْلًا وَاِنِّیْ جَھَدْتُّ
اَنْ اَجِدَ مَرْکَبًا فَلَمْ اَجِدْ وَاِنِّیْ اَسْتَوْدَعْتُکَھَا فَرَمٰی بِھَا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ
کَانَ اَسْلَفَہٗ یَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْکَبًا قَدْ جَآءَ بِمَالِہٖ فَاِذَا ھُوَ بِالْخَشَبَۃِ الَّتِیْ فِیْھَا الْمَالُ فَاَخَذَھَا لِاَھْلِہٖ
حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَھَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِیْفَۃَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ کَانَ اَسْلَفَہٗ وَاَتٰی بِاَلْفِ دِیْنَارٍ وَقَالَ مَازِلْتُ
جَاھِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْکَبٍ لِاٰتِیَکَ بِمَالِکَ فَمَا وَجَدْتُّ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ فِیْہِ قَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ
اَدّٰی عَنْکَ الَّذِیْ بَعَثْتَہٗ فِی الْخَشَبَۃِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ زَجَّجَ مَوْضِعَھَا اَیْ
سَوّٰی مَوْضِعَ النَّقْرِ وَاَصْلَحَھَا مَاْخُوْذٌ مِّنْ تَزْجِیْجِ الْحَوَاجِبِ وَھُوَ حَذْفُ زَائِدِ شَعْرِھَا وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَّکُوْنَ
مَاْخُوْذًا مِّنَ الزُّجِّ بِاَنْ یَّکُوْنَ نَقَرَ فِیْ طَرَفِ الْخَشَبَۃِ وَشَدَّ عَلَیْہِ زُجًّا لِیُمْسِکَہٗ وَیَحْفَظَ مَا فِیْ جَوْفِہٖ ترجمہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے بنی اسرائیل مین سے ایک مرد کا ذکر کیا جسنے دوسرے
بنی اسرائیل سے ہزار اشرفیان قرض مانگین سو اُس نے کہا گواہون کو لا کہ انکو قرض کا گواہ کرون تو اس نے کہا
کہ خدا کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے۔ قرض دینے والے نے کہا تو کوئی ضامن ہی لا۔ اُس نے کہا کہ خدا کا ضامن ہونا
کفایت کرتا ہے۔ اُس نے کہا تو نے سچ کہا۔ پھر اُس نے اسکو ہزار اشرفیان مدت ٹہیرا کر دین سو وہ سوداگری
کرنے کے واسطے سمندر کے سفر مین گیا سو اپنے کام سے فراغت کر چکا۔ پہر اُس نے جہاز تلاش کیا تا سوار ہو کر معین
مدت کے اندر قرض دینے والے کے پاس آوے سو اُس نے کوئی جہاز نہ پایا سو اُس نے ایک لکڑی کو لیکر کریدا پہر اُس مین
اشرفیون کو بہرا اور اپنا ایک خط قرض دینے والے کے نام کا اس مین ڈالا پہر اس کے بہرے کو خوب بند کیا اور سمندر پر لے
آیا اور کہا کہ الٰہی تو جانتا ہے کہ مینے فلانے سے ہزار اشرفیان قرض لی تھین سو اُس نے مجہ سے گواہ مانگا تہا مینے کہا
تہا کہ خدا تعالیٰ کا گواہ ہونا کفایت کرتا ہے وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا تہا۔ اور اُس نے مجہسے ضامن مانگا تہا۔ تو مینے
کہا تہا کہ خدا کا ضامن ہونا کفایت کرتا ہے تو وہ تیری ضامنی پر راضی ہو گیا تہا اور مینے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز
پاؤن تا کہ اسکا قرض پہنچاؤن سو مینے نہ پایا اب مین یہہ لکڑی تجھکو امانت سپرد کرتا ہون پہر اُس نے اُسکو سمندر مین
ڈالدیا یہانتک کہ وہ ڈوب گئی پہر وہان سے پلٹ آیا۔ پہر دیکھنے کو نکلا وہ مرد جسنے اُسکو قرض دیا تہا کہ شاید کوئی جہاز
اُسکا قرض مال لایا ہو سو ناگہان وہ لکڑی اُسکو نظر پڑی جسمین مال تہا سو اُس کو اپنے گہر والون کے جلانے کو واسطے
لیا پہر جب اُسکو چیرا تو مال اور خط کو اس مین پایا پہر مدت کے بعد جسکو قرض دیا تہا وہ آیا۔ اور ہزار اشرفیان لایا اور کہا
قسم خدا کی مین ہمیشہ جہاز کی تلاش مین کوشش کرتا رہا کہ مین تیرے پاس تیرا مال لاؤن سو اسوقت کو آنے سے پہلے مینے
کوئی جہاز نہ پایا۔ قرض دینے والے نے کہا کہ البتہ خدا نے تیری طرف سے جو مال کہ تونے لکڑی مین بہیجا تہا سو پہونچا دیا سو
اب تو اپنی ہزار اشرفیان لیکر خیریت سے پہیر لیجا۔ بخاری اس کے راوی ہین۔
زجج موضعہا یعنے کرید کی جگہہ کو برابر اور ہموار کر دیا۔ اور احتمال ہے کہ زج سے ماخوذ ہو باین طور کہ اُس نے لکڑی کے ایک طرف مین گڑہا
پہر اُسمین میخ گاڑی تا کہ اُسکو بند کرے اور اندر کے مال کو نگاہ رکہے **فائدہ** اس حدیث مین راستبازی اور
امانتداری کی خوبی کا بیان ہے۔

احادیث متفرقہ
متفرق حدیثوں کا بیان

(۱) عن سلمان رض قال فترۃ ما بین عیسٰی و محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام ستمائۃ سنۃ اخرجہ البخاری ترجمہ سلمان سے روایت ہے کہ فترت کا زمانہ عیسے اور محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے درمیان چھ سو برس ہے بخاری اسکے راوی ہین ف یعنے اس زمانے مین کوئی پیغمبر نہین ہوا۔

(۲) وعن ابن عباس رض ان اھل فارس لما مات نبیھم کتب لھم ابلیس المجوسیۃ اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب فارسیون کا پیغمبر مر گیا تو شیطان نے انکے واسطے مجوس کے مذہب کو لکھا۔ ابوداؤد اس کے راوی ہین۔

(۳) وعن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا ادری تبع اللعین ھو ام لا ولا ادری عزیر نبی ھو ام لا اخرجہ ابوداؤد ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر ہے یا نہین اور مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہین ابوداؤد اسکے راوی ہین

(۴) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا بنو اسرائیل لم یخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثی زوجھا الدھر اخرجہ الشیخان خنز اللحم یخنز اذا انتن وتغیر ریحہ وخیانۃ حواء لادم ھی ترک النصیحۃ لہ فی اکل الشجرۃ لا فی غیرھا ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل کی قوم نہوتی تو گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہوتین تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی شیخین اسکے راوی ہین خنز اللحم کے معنے ہین سڑ جانا گل جانا بودار ہو جانا۔ اور حضرت حوا نے آدم علیہ السلام کی یہ خیانت کی کہ انکو بہشت کے درخت کا میوہ کھلایا نہ اور چیز مین۔

کتاب القیمۃ وما یتعلق بھا وفیہ اربعۃ ابواب

کتاب ہے قیامت اور اس کے متعلقات کے بیان مین۔ اور اس مین چار باب ہین۔

الباب الاول فی اشراطھا وعلاماتھا وفیہ عشرۃ

پہلا باب قیامت کی نشانیون اور علامتون کے بیان مین اور اس مین دس فصل ہین۔

الفصل الاول فی المسیح عیسٰی بن مریم والمھدی

پہلی فصل

عیسٰی علیہ السلام اور مھدی علیہ . . . . السلام کے بیان مین

(۱) عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال

حتی لا یقبله احد .... حتی تکون السجدة الواحدة خیراً من الدنیا وما فیها ثم یقول ابوهریرة
اقرؤا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته الایة اخرجه الخمسة الا النسائی
الحکم الذی یقضی بین الناس المقسط العادل ضد القاسط وهو الجائر ووضع الجزیة اسقاطها
عن اهل الکتاب الزامهم الاسلام ولا یقبل منهم غیره فذلک معنی وضعها **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب ہے
کہ اُتریگا تم میں اے مسلمانوں عیسی مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کر سو توڑیگا چلیپا کو اور قتل کرے گا سور کو اور موقوف
کرے گا جزیہ کو اور کثرت سے دیگا مال کو یا کثرت سے پھیل پڑے گا مال یہانتک کہ کوئی اسکو قبول نکرے گا یہانتک کہ
ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے پھر ابوہریرہ رض (راوی اس حدیث کے) کہتے کہ اگر چاہو تو
یہہ آیت پڑھو کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہین مگر کہ ایمان لاوے گا عیسی علیہ السلام پر پہر اُن کے مرنے سے پہلے۔
نسائی کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہین۔ حکم وہ ہے جو لوگون کے درمیان فیصلہ کرے۔ اور مقسط عادل کو کہتے
ہین ضد ظالم کے اور موقوف کرنا جزیہ کا گرا دینا اسکا ہے یہود نصاریٰ سے اور لازم کرنا انپر اسلام کو اور اسلام
کے سوائے اُن سے کچھ قبول نہین ہوگا یہی معنے ہین وضع جزیہ کے۔

(۲) **وعن** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تزال طائفة من
امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صل
لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ تعالی لهذه الامة اخرجه مسلم **ترجمہ**
جابر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ دین حق پر لڑتے
رہین گے اور قیامت تک غالب رہین گے پہر عیسے بن مریم آسمان سے اترین گے تو انکا سردار کہیگا کہ ہمکو نماز
پڑہا دو وہ کہین گے نہین مقرر تم میں سے بعضے بعضون پر سردار ہین یعنے امامت تمہارا ہی حق ہے کہ اللہ تعالی نے
اس امت کو بزرگی دی ہے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابن مسعود رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا
یوم واحد لطول اللہ تعالی ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا منی او قال من اهل بیتی یواطئ اسمه
اسمی واسم ابیه اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما اخرجه ابوداؤد
واللفظ له والترمذی **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا
سے ایک دن بھی ..... باقی رہے تو اللہ تعالی اسی دن کو دراز کر دیگا کہ میری نسل سے ایک مرد پیدا کرے یا فرمایا میرے
اہل بیت میں سے اسکا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے موافق ہوگا وہ زمین
کو عدل و انصاف سے بھر دیگا جیسے ظلم اور تعدی سے بھری گئی ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین اور لفظ ترمذی کے ہیں۔

(۴) **وعن** ام سلمة رض قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المهدی من عترتی من
ولد فاطمة اخرجه ابوداؤد **ترجمہ** ام سلمہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی میری
نسل سے ہوگا فاطمہ کی اولاد سے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعن** ابی اسحق قال قال علی رض ونظر الی ابنه الحسن رض فقال ان ابنی هذا سید کما

سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاِسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِہُہٗ فِی الْخُلْقِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ عَدْلًا اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** ابو اسحاق سے روایت ہو کہ علی رضہ نے فرمایا اور اپنے حسن کیطرف نظر کی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اُس کی پشت سے ایک مرد نکلے گا کہ تمہارے پیغمبر کے نام سے موسوم ہوگا خلق مین انکے مشابہ ہوگا زمین کو انصاف سے بھر دیگا ابو داؤد اُسکے راوی ہین **ف** قیامت کے قریب پہلے امام مہدی پیدا ہونگے وہ سب لوگون کے سردار بنین گے پھر انکے وقت مین حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اترین گے نصرانی دین کو مٹا دین گے دین محمدی پر عمل کرین گے سولی کو توڑ ڈالین گے جسکی اب نصاری تعظیم کرتے ہین کہ اُن کے گمان مین حضرت عیسی سولی پر مارے گئے اور جزیہ قبول نہ کرین گے اگر نصاری ایمان لا وین گے تو انکو قتل کرینگے **ف** اس زمانے مین ایک شخص غلام احمد نامی قوم مغل سے کادیان ضلع گورداسپور پنجاب مین پیدا ہوا ہے وہ دعوی کرتا ہے کہ عیسی بن مریم اور مہدی مین ہون اور پیغمبری کا دعوی بھی کرتا ہے اور ایسے ایسے کفر بکتا ہے کہ اگر اُن سے زمین و آسمان پھٹ جائین تو کچھ عجب نہین اور بعضے ملحد اور دہری ایمان فروش اُسکے ساتھ ہو گئے ہین اور حقیقت مین وہ ایک بڑا جھوٹا کذاب اور دجال ہے آدم علیہ السلام سے آج تک اس درجے کا کوئی کافر نہوا ہے اور نہ ہوگا۔ ایمانداروں کو لازم ہے کہ اُس شیطان ملعون سے اپنا ایمان بچائین اور اسکے شر سے اللہ کی پناہ چاہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الدَّجَّالِ

دوسری فصل

دجال کے بیان مین

(۱) **عَنِ** الشَّعْبِیِّ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ تَمِیْمَ الدَّارِیَّ کَانَ رَجُلًا نَصْرَانِیًّا فَجَآءَ وَبَایَعَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِیْ حَدِیْثًا وَافَقَ الَّذِیْ کُنْتُ اُحَدِّثُکُمْ عَنِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِیْ اَنَّہٗ رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ مَعَ ثَلٰثِیْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِہِمُ الْمَوْجُ شَہْرًا فِی الْبَحْرِ ثُمَّ اَرْفَؤُا اِلٰی جَزِیْرَۃٍ فِی الْبَحْرِ حِیْنَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوْا فِیْ اَقْرُبِ السَّفِیْنَۃِ فَدَخَلُوا الْجَزِیْرَۃَ فَلَقِیَتْہُمْ دَآبَّۃٌ اَہْلَبُ کَثِیْرَۃُ الشَّعْرِ لَا یَدْرُوْنَ مَا قُبُلُہٗ مِنْ دُبُرِہٖ فَقَالُوْا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالُوْا مَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتْ اَیُّہَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوْا اِلٰی ہٰذَا الدَّیْرِ فَاِنَّ فِیْہِ رَجُلًا وَّہُوَ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا فَدَخَلْنَا الدَّیْرَ فَاِذَا اَعْظَمُ اِنْسَانٍ رَاَیْنَاہُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّہٗ وِثَاقًا مَجْمُوْعَۃٌ یَدَاہُ اِلٰی عُنُقِہٖ مَا بَیْنَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی کَعْبَیْہِ بِالْحَدِیْدِ قُلْنَا وَیْلَکَ مَا اَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰی خَبَرِیْ فَاَخْبِرُوْنِیْ مَا اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ کُنَّا فِیْ سَفِیْنَۃٍ بَحْرِیَّۃٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِیْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَہْرًا ثُمَّ اَرْفَانَا اِلٰی جَزِیْرَتِکَ ہٰذِہٖ فَلَقِیَتْنَا دَآبَّۃٌ اَہْلَبُ کَثِیْرَۃُ الشَّعْرِ لَا نَعْرِفُ قُبُلَہٗ مِنْ دُبُرِہٖ مِنْ کَثْرَۃِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا وَیْلَکِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ قَالَتْ اعْمِدُوْا اِلٰی ہٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ فِیْ ہٰذَا الدَّیْرِ فَاِنَّہٗ اِلٰی خَبَرِکُمْ بِالْاَشْوَاقِ فَاَقْبَلْنَا اِلَیْکَ سِرَاعًا قَالَ فَاَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَخْلِ بَیْسَانَ قُلْنَا عَنْ اَیِّ شَاْنِہَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ عَنْ نَخْلِہَا ہَلْ یُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یُوْشِکُ اَنْ لَّا یُثْمِرَ قَالَ فَاَخْبِرُوْنِیْ عَنْ بُحَیْرَۃِ طَبَرِیَّۃَ ہَلْ فِیْہَا مَآءٌ قُلْنَا نَعَمْ ہِیَ کَثِیْرَۃُ الْمَآءِ قَ

أهلها يزرعون من مائها فأخبروني عن نبي الأميين ما فعل قلنا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال
أقاتله العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فأخبرناه أنه قد ظهر على من يليه من العرب وأطاعوه
قال ذلك خير لهم أن يطيعوه وإني مخبركم عني أنا المسيح الدجال وإني أوشك أن يؤذن لي في
الخروج فأسير في الأرض فلا أدع قرية إلا هبطتها في أربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان
علي كلتاهما كلما أردت أن أدخل واحدة منهما استقبلني ملك بيده سيف يصدني عنها
وإن على كل نقب من أنقابها ملائكة يحرسونها ثم قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بمخصرته
في المنبر هذه طيبة ألا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس نعم فقال إنه أعجبني حديث تميم أنه
وافق الذي كنت أحدثكم عنه وعن المدينة وعن مكة ألا إنه في بحر الشام أو بحر اليمن لا
بل من قبل المشرق وأشار بيده نحو المشرق أخرجه مسلم وأبوداود والترمذي سمي الدجال مسيحا
لأن إحدى عينيه ممسوحة لا يبصر بها والأعور يسمى مسيحا وأما المسيح عيسى عليه السلام فإنما سمي
مسيحا لأنه مسح الأرض قطعها وقيل لأنه كان يمسح ذوا العاهة فيبرأ وقيل المسيح الصديق وقوله
أرفؤا يقول أرفأت السفينة إذا قربتها إلى الشط وأدنيتها من البر وذلك الموضع مرفأ والقارب
سفينة صغيرة تكون إلى جانب السفن البحرية يستعجلون بها حوائجهم من البر وتكون معها خوفا
من غرق المركب فيلجأون إليها وأما أقرب بضم الراء فلعله جمع قارب على غير قياس قاله الخطابي
والأهلب الغليظ الشعر الخشن واغتلام البحر اضطراب أمواجه وهيجانه والجساسة فعالة من التجسس
وهو الفحص عن بواطن الأمور وأكثر ما يقال ذلك في الشر والنقب الطريق في الجبل وجمعه أنقاب
والمخصرة عصا وقضيب أو سوط كانت تكون بيد الخطيب أو الملك إذا تكلم **ترجمہ** شعبی سے روایت
ہے اُس نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمیم داری ایک نصرانی مرد تھا سو آیا پھر اس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اُس نے مجھ سے ایک ایسی حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کو جو تمسے بیان کیا کرتا تھا۔
مسیح دجال کی خبر سے اُس نے مجھ سے یون حدیث بیان کی کہ مین تین آدمیون کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے
سمندر کے جہاز مین سوار ہوا تھا سو ایک مہینا بھر لہر کھیلا کی سمندر مین یعنی سخت موج میں جہاز پھنسا رہا پھر وے
لوگ جا لگے سمندر مین ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر وے جہاز سے چھوٹی کشتی مین بیٹھے اور ٹاپو مین داخل ہوے
تو ملا انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالون والا کہ اسکا آگا پیچھا دریافت نہ ہو سکتا تھا۔ بالون کی کثرت سے تو لوگون نے
کہا اے کم بخت تو کیا چیز ہے اُس نے کہا کہ مین جاسوس ہون لوگون نے کہا جاسوس کیا۔ اُس نے کہا اے لوگو اس
دیر کی طرف چلو کہ اُسمین ایک مرد ہے وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے پھر ہم چلے دوڑتے ہوے یہانتک کہ دیر
مین داخل ہوئے تو ناگہان اس مین ایک بڑا قد آور آدمی نظر پڑا کہ ویسا مخلوق اور ایسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہین
دیکھا۔ اُسکے دونون ہاتھ اسکی گردن کے ساتھ جکڑے ہوئے تھے اُس کے زانون کے درمیان دونون ٹخنون تک
لوہے سے ہمنے کہا اے کمبخت تو کون ہے اُسنے کہا تم تو قابو پا گئے میری خبر پر۔ یعنی تمکو میرا حال معلوم ہو جائیگا
اب تم مجھکو بتلاؤ کہ تم کون ہو۔ کہا کہ ہم لوگ عرب ہین ہم سوار ہوئے تھے سمندر کے جہاز مین سو ہم نے پایا سمندر
کو جبکہ وہ جوش مین تھا سو لہر نے ہمسے مہینا بھر کھیلا کی پھر ہم آ لگے تیرے اس ٹاپو مین پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین

پھر ہم ٹاپو مین داخل ہوے سو ملا ہمکو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالون والا بالون کی کثرت سے اُسکا آگا پیچھا ہمکو
معلوم نہ ہوتا تھا۔ ہمنے اُس سے کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اُس نے کہا مین جاسوس ہون ہمنے کہا کہ جاسوس کیا
اسنے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے۔
پھر اُس نے کہا کہ ہمکو خبر دو بیسان کی نخلستان سے ہمنے کہا کہ تو اسکا کونسا حال پوچھتا ہے۔ اُس نے کہا کہ مین
اُسکے نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پھلتا ہے ہمنے کہا کہ ہان پھلتا ہے اُسنے کہا خبردار رہو عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلیگا۔
پھر اُسنے کہا کہ مجھکو طبرستان کے دریا کا حال بتلاؤ ہمنے کہا کہ تو اُس دریا کا کونسا حال پوچھتا ہے اُس نے
کہا کیا اُس مین پانی ہے ہمنے کہا کہ اُس مین بہت پانی ہے اور اُسکے لوگ اُس کے پانی سے کھیتی کرتے ہین اُسنے
کہا البتہ عنقریب اُسکا پانی جاتا رہیگا پھر اُسنے کہا کہ مجکو عرب کے پیغمبر سے خبر دو اُس نے کیا کیا۔ ہمنے کہا وہ
مکے سے نکلا اور مدینے مین اُترا۔ اُس نے کہا کیا عرب اُس سے لڑتے ہین ہمنے کہا کہ ہان۔ اُسنے کہا۔ پھر اُس نے
انکے ساتھ کیا کیا ہمنے اُسکو خبر دی کہ وہ غالب ہوگیا اپنے آس پاس کے عرب پر سو اُنھون نے اُسکی فرمانبرداری کرلی
اُس نے کہا کہ البتہ یہہ بات انکے حق مین بہتر ہے کہ اُس کے تابعدار ہوجائین اور البتہ مین تمکو اپنی خبر بتلاتا ہون کہ
مسیح دجال ہون اور عنقریب ہے کہ مجکو نکلنے کی اجازت ہو سو مین سیر کرون گا زمین مین سو نہ چھوڑونگا کسی گاؤن
کو مگر کہ اسمین اُترونگا چالیس رات کے اندر سوائے مکے اور مدینے کے کہ وہان کا جانا مجھپر حرام ہے یعنی منع ہے
جب مین چاہونگا کہ ان دونون بستیون سے کسی مین داخل ہون تو میرے سامنے بڑھ آوے گا ایک فرشتہ
اُس کے ہاتھ مین ننگی تلوار ہوگی کہ مجکو جانے سے روکے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکے پر فرشتے ہونگے کہ اُس کی چوکیداری
کرینگے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لاٹھی سے منبر کو ٹکورا اور فرمایا کہ یہہ مدینہ پاک مقام ہے خبردار رہو بھلا مین
تمکو اس حال کی خبر نہین دے چکا لوگون نے کہا کہ ہان دے چکے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو اچھی لگی
تمیم کی بات کہ موافق پڑی اس چیز کے کہ مین تمکو دجال اور مکے اور مدینے کے حال سے خبر دیا کرتا تھا خبردار رہو مقرر وہ شام کے
دریا مین ہے یا یمن کے دریا مین۔ نہین بلکہ مشرق کی طرف ہے مسلم ابو داؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین دجال کو اسی
اسواسطے کہتے ہین کہ اسکی ایک آنکھ بے نور ہے اُس سے اسکو نظر نہین آتا۔ اور کانے کو بھی مسیح کہتے ہین اور عیسی
علیہ السلام کو جو مسیح کہتے ہین تو اسواسطے کہ انہون نے زمین کو مسح کیا یعنے زمین مین پھر گئے اور بعضون نے
کہا کہ بیمار پر ہاتھ پھیرتے تھے تو اچھا ہوجاتا تھا اور بعض نے کہا ہے مسیح صدیق کو کہتے ہین۔ اور کہا جاتا ہے ارفا
السفینۃ جبکہ تو اسکو کنارے کے قریب اور خشکی کے پاس لیجاوے اور اس جگہہ کو مرفا کہتے ہین اور قارب چھوٹی کشتی
کو کہتے ہین اور سمندر کے جہازون کے پاس ہوتی ہے۔ اُسکے ساتھہ خشکی سے اپنی حاجتون کو جلد طلب کرتے ہین اور
وہ اُسکو اپنے ساتھہ رکھتے ہین۔ اس ڈر سے کہ کہین جہاز غرق ہوجائے تو اُس کی طرف پناہ پکڑین اور اقرب اُس کی
جمع ہے خلاف قیاس پر یہہ خطابی نے کہا ہے اور اہلب کہتے ہین گھنے سخت بالون والے کو اور اغتلام البحر کے معنی ہین
دریا کی موجون کا زور شور اور اچھلنا اور جساسہ تجسس سے ہے اور وہ پوشیدہ باتون کا طلب کرنا ہے۔ اور اکثر استعمال
اسکا شر مین آتا ہے اور لقب کے معنے ہین راہ پہاڑ مین اور مخصرہ لاٹھی یا چھڑی یا کوڑا ہے کہ خطبہ خوان یا بادشاہ کے
ہاتھ مین کلام کرنے کے وقت ہوتا ہے۔

(۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ

الدجال فكان فيما حدثنا به رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان قال يأتي الدجال وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة فينتهي الى بعض السباخ فيخرج اليه رجل هو يومئذ خير الناس فيقول اشهد انك الدجال الذي حدثنا عنك رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حديثه فيقول الدجال ارأيتم ان قتلت هذا ثم احييته هل تشكون في الامر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول حين يحييه والله ما كنت قط اشد بصيرة مني اليوم فيقول الدجال اقتله ولا يسلط عليه اخرجه الشيخان ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمسے دجال کے حال مین ایک دراز حدیث بیان کی اس مین یہہ بہی تہا کہ آپنے فرمایا کہ آویگا دجال اور اُسپر حرام ہے کہ مدینے کے نالون مین داخل ہو سو بعضی بیتھرلی زمین مین پہونچے گا اور اُسکی طرف ایک مرد نکلیگا کہ وہ اُس دن سب لوگون سے بہتر ہوگا سو وہ کہے گا کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک تو وہی دجال ہے کہ حضرت نے ہمسے تیرے بارے مین حدیث بیان کی۔ تو دجال کہے گا کہ بہلا بتلاؤ تو کہ اگر مین اسکو قتل کر ڈالون پہر اسکو زندہ کردون تو کیا تم میری خدائی مین پہر بہی شک کروگے لوگ کہین گے کہ نہین۔ تو پہر دجال اسکو قتل کر ڈالے گا۔ پہر اسکو زندہ کرے گا۔ پہر جب اسکو زندہ کرے گا۔ تو وہ کہیگا کہ جتنی بصیرت مجھکو آج حاصل ہوئی اُس سے بڑہکر کبہی نہین ہوئی یعنے اب مجھکو تیرے دجال ہونے کا نہایت یقین ہوگیا۔ تو دجال اُس کے مارنیکا ارادہ کرے گا۔ لیکن اُسپر قادر نہوگا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن حذيفة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان مع الدجال اذا خرج ماء ونارا فاما الذي يرى الناس انه نار فماء عذب واما الذي يرى الناس انه ماء فنار تحرق فمن ادرك ذلك منكم فليقع في الذي يرى انه نار فانه ماء بارد عذب اخرجه الشيخان وابوداود

ترجمہ حذیفہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا تو اسکے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ سو جو لوگون کو آگ نظر آوے گی وہ میٹھا پانی ہوگا۔ اور جو لوگون کو پانی نظر آوے گا وہ جلانے والی آگ ہوگی سو تم مین سے جو شخص اسکو پاوے تو چاہیے کہ گرے اُس چیز مین جو اسکو آگ نظر آوے سو اسطے کہ وہ ٹہنڈا میٹھا پانی ہے شیخین اور ابوداود اسکے راوی ہین۔

(۴) وعن الخدري رض انه سأل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الدجال فقال هو برمة ... قد اكل الطعام اعهد اليكم فيه عهدا لم يعهده نبي الى امته ان عينه اليمنى ممسوحة جاحظة لا حدقة لها كانها نخاعة في حائط وعينه اليسرى كانها كوكب دري وان معه مثل الجنة والنار فناره جنة وجنته نار الا وبين يديه رجلان ينذران اهل القرى فاذا خرجا من القرية دخلها اول اصحاب الدجال اخرجه رزين۔ الجاحظة العظيمة ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ اُنہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دجال کا حال پوچھا تو فرمایا کہ وہ ہو برمۃ قد اکل الطعام مین تمکو اُس کے حق مین ایسی وصیت کرتا ہون کہ کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہین کی کہ اسکی داہنی آنکھ بے نور ہے اوبہی ہوئی ہے اُسمین پتلی نہین گویا کہ وہ دیوار مین تہوک ہے۔ نخاعہ۔ اور اسکی بائین آنکھ جیسے تارا چمکنے والا۔ اور اُس کے ساتھ بہشت اور دوزخ کا نمونہ ہوگا۔ سو اُسکا دوزخ بہشت ہے اور اُسکا بہشت دوزخ ہے خبردار رہو اور اُسکے آگے دو مرد ہونگے جو گاؤن والون کو اُس سے ڈراوینگے پہر جب وہ دونون گاؤن سے

نکل جائین گے تو داخل ہونگے اس مین اول ساتھی دجال کے رزین اسکے راوی ہین۔ جاحظ او نچی ہولی بڑی کو کہتے ہین۔

(۵) **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یوم حجۃ الوداع استنصت الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم ذکر المسیح الدجال فاطنب فی ذکرہ وقال ما بعث اللہ من نبی الا انذرہ امتہ انذرہ نوح علیہ السلام امتہ والنبیون بعدہ وانہ یخرج فیکم فما خفی علیکم من شانہ فلیس اللہ باعور وانہ اعور العین الیمنیٰ کان عینہ عنبۃ طافیۃ اخرجہ الشیخان الطافیۃ من العنب ہی التی قد خرجت عن حد نبات اخواتہا فی العنقود ونتات **ترجمہ** ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا کہ لوگون سے کہدو چپ ہین پھر آپ نے خدا کی حمد اور ثنا کی پھر مسیح دجال کا ذکر فرمایا اور اسکا ذکر بہت دراز کیا اور فرمایا کہ اللہ نے کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر کہ اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا نوح علیہ السلام نے بھی اپنی امت کو اس سے ڈرایا اور اسی طرح سب پیغمبرون نے بعد اسکے اور تحقیق وہ تم مین نکلے گا سو اسکا حال تمپر پوشیدہ رہے سو تمپر یہ بات پوشیدہ نہین کہ تمہارا رب کانا نہین اور بیشک دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے اُس کی آنکھ جیسے پھولا ہوا انگور شیخین اسکے راوی ہین۔ اور طافیہ وہ انگور ہے جو گچھے مین اپنے ساتھ کے دانون کی حد سے نکل جاوے اور اونچا جاوے۔

الفصل الثالث فی ذکر ابن صیاد

تیسری فصل

ابن صیاد کے ذکر مین

(۱) **عن** محمد بن المنکدر قال کان جابر بن عبد اللہ رض یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت اتحلف باللہ فقال انی سمعت عمر بن الخطابؓ یحلف علی ذلک عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فلا ینکرہ اخرجہ الشیخان وابو داؤد **ترجمہ** محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ خدا کی قسم کہاتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے مین نے کہا تم قسم کیون کہاتے ہو انہون نے کہا کہ مین نے عمر بن خطابؓ سے سُنا ہے کہ انہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک اسپر قسم کہائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر انکار نہ کیا شیخین و ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

(۲) **وعن** ابن عمر رض قال انطلق عمر ابن الخطابؓ مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فی رہط من اصحابہ قبل ابن صیاد فوجدہ یلعب مع الصبیان عند اطم بنی مغالۃ وقد قارب یومئذ الحلم فلم یشعر حتی ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظہرہ بیدہ ثم قال اتشہد انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر الیہ ابن صیاد فقال اشہد انک رسول الامیین ثم قال ابن صیاد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشہد انی رسول اللہ فرفضہ ثم قال امنت باللہ وبرسولہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ماذا تری قال یاتینی صادق وکاذب فقال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انی قد خبات لک خبیئا فقال ابن صیاد ہو الدخ فقال لہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اخسأ فلن تعدو قدرک فقال عمر رض ذرنی یا رسول اللہ اضرب عنقہ فقال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان یکن ہو فلن تسلط علیہ وان لم یکنہ فلا خیر لک فی قتلہ اخرجہ الخمسۃ الا النسائی وزاد الترمذی بعد قولہ خبات لک خبیئا وخبا لہ یوم تاتی السماء بدخان

مُبِیْنٍ اَلْاُطُمُ الْبِنَاءُ الْمُرْتَفِعُ وَقَوْلُهٗ اِخْسَ خَسَاتُ الْکَلْبِ اِذَا طَرَدْتَہٗ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر رضہ سمیت اپنے اصحاب کی ایک جماعت مین ابن صیاد کی طرف چلے ویسکو لڑکون مین کھیلتا ہوا پایا بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ اسوقت بالغ ہونے کو قریب تہا سو نہ معلوم ہوا اُسکو یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتہہ اُس کی پیٹہ مین جا مارا پہر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے اسکی کہ مین اللہ کا رسول ہون تو ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکہا سو کہا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ تم ان پڑہون کے پیغمبر ہو یعنے عرب کے نہ عجم کے پہر ابن صیاد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم گواہی دیتے ہو کہ مین اللہ کا رسول ہون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکو چہوڑ دیا یعنے اُس کے ساتہہ جہگڑنا چہوڑ دیا۔ پہر فرمایا کہ مین اللہ پر اسکے پیغمبرون پر ایمان لایا یعنے تجہکو مین پیغمبر نہین مانتا پہر فرمایا تجہکو کیا نظر آتا ہے اُسنے کہا کچہ سچ اور کچہ جہوٹ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرا کام مخلوط ہو گیا۔ یعنے تیری ہر بات مین جہوٹ کی ملاوٹ ہوگی کوئی بات محض سچی نہ ہوگی پہر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ مین نے اپنے دل مین تیرے واسطے ایک چیز چہپائی ہوئی ہے۔ بتلا وہ کیا ہے ابن صیاد نے کہا وہ **دخ** ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہٹ جا اے کتے تو اپنے قدر سے ہرگز نہ بڑہ سکے گا۔ (یعنے تو کوئی بات پوری کبہی نہ بتلا سکے گا۔) عمر فاروق نے کہا یا رسول اللہ مجہکو آپ چہوڑین اور حکم ہو تو اسکی گردن مارون تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ابن صیاد حقیقت مین دجال ہے تو تجہکو اُسپر ہرگز قابو نہ ملے گا۔ اور اگر وہ دجال نہین تو تجہکو اسکے قتل کرنے مین کچہ بہتری نہین۔ نسائی کے سوائے پانچون اسکے راوی ہین اور ترمذی نے لفظ خسأ کے بعد اتنا زیادہ کیا ہے۔ اور حضرت نے اُس کے واسطے یہ آیت چہپائی تہی یوم تاتی السماء بدخان یعنے جسدن لاویگا دہوان ظاہر یعنے اور ابن صیاد پوری آیت نہ بتلا سکا صرف دُخ بتلایا۔ اطم اونچی عمارت کو کہتے ہین۔ اور اخسأ کے معنے ہین کتے کو جہڑکنا **ف** ابن صیاد مدینے مین ایک یہودی کا لڑکا تہا اسکے حالات عجیب غریب تہے۔ کاہن تہا جنون سے اکثر باتین دریافت کرکے بتلاتا تہا۔ اول پیغمبری کا دعوی کرتا تہا عمر فاروق کی خلافت مین مسلمان ہو گیا تہا۔ پہر گم ہو گیا بعضے اصحاب اُسی کو دجال جانتے ہین۔

(۳) **وَعَنْ** جَابِرٍ رضہ قَالَ فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ جابر رضہ سے روایت ہے کہ جنگ حرہ کے دن ابن صیاد گم ہو گیا تہا۔ (پہر اُسکا حال معلوم نہ ہوا) ابو داؤد اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ ذِکْرِ الْفِتَنِ اَمَامَ الْقِیٰمَۃِ

چوتھی فصل

اُن فتنون کے بیان مین جو قیامت سے پہلے ہونگے

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ صِغَارُ الْاَعْيُنِ ذُلْفُ الْاُنُوْفِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اَلْمِجَانُّ جَمْعُ مِجَنٍّ وَهُوَ التُّرْسُ وَالْمُطْرَقَةُ الَّتِیْ ضُوْعِفَ عَلَيْهَا الْعَصَبُ وَالْبِشْتَةُ شَيْئًا فَوْقَ شَیْءٍ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکی جوتیان بال کی ہونگی اور نہ قائم ہوگی قیامت تہا تنک کہ تم لڑوگے اُس قوم سے جنکے منہ جیسے ڈہالین ہین تہ بتہ چڑہی ہوئین یعنے موٹے منہ گول گول چہوٹی آنکہون والے چپٹی ناکون والے پانچون اسکے

راوی ہین اور مجان جمع مجن کی ہے اُسکے معنے ہین ڈہال اور مطرقہ کے معنی ہین تہ بتہ جمی ہوئین ۔

(۲) **وعنہ** رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تنزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش من المدینۃ من خیار اھل الارض ...... یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا وبین الذین سبوا منا نقاتلھم فیقول المسلمون لا واللّٰہ لا نخلی بینکم وبین اخواننا فیقاتلونھم فینھزم ثلث لا یتوب اللّٰہ علیھم ابدا ویقتل ثلثھم افضل الشھداء عند اللّٰہ تعالی ویفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتتحون قسطنطینیۃ فبینما ھم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفھم بالزیتون اذ صاح فیھم الشیطان ان المسیح الدجال قد خلفکم فی اھالیکم فیخرجون وذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبینما ھم یعدون للقتال یسوون صفوفھم اذ اقیمت الصلوۃ فینزل عیسی بن مریم فامھم فاذا راٰہ عدو اللّٰہ ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلو ترکہ لانذاب حتی یھلک ولکن یقتلہ اللّٰہ بیدہ فیریھم دمہ فی حربتہ اخرجہ مسلم یقال خلف القوم العدو اذا طرق اھلھم وھم غائبون عنھم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق یا دابق مین اُترے گا پہر انکی طرف مدینے سے اسلام کا لشکر نکلے گا وے لوگ اُسدن تمام روے زمین کے رہنے والون سے افضل ہونگے پہر جب دونون لشکر لڑنے کے واسطے صفین باندہین گے تو نصاریٰ کہین گے کہ ہمکو اُن مسلمانون سے جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑ کر لونڈی غلام بنائے تاکہ ہم اُن سے لڑین یعنے (ہم صرف اُنہین سے لڑنا چاہتے ہین تمسے ہم لڑنا نہین چاہتے تم درمیان سے الگ ہوجاؤ) تو مسلمان کہین گے قسم ہے اللہ کی ہم تمہارا اور اپنے بہائی مسلمانون کا درمیان خالی نہ کرین گے (یعنے تم چاہتے ہو کہ اس فریب سے مسلمانون کے درمیان پہوٹ ڈالو سو یہ ممکن نہین) پہر ان کافرون سے لڑین گے تو مسلمانون کا تہائی لشکر بہاگ جائیگا۔ انکی توبہ خدا کبہی قبول نکرے گا اور تہائی لشکر قتل ہوگا وے خدا کے نزدیک سب شہیدون سے افضل ہونگے اور تہائی لشکر فتح کریگا۔ وے عمر بہر کبہی فتنے بلا مین نہ پڑینگے پہر وے قسطنطنیہ کو جو روم کا تخت گاہ ہے فتح کرینگے سو جس حالت مین کہ وہ لوٹ کا مال بانٹ رہے ہونگے اپنی تلوارون کو زیتون کے درخت سے لٹکا کر کہ اچانک اُن مین شیطان پکارے گا۔ کہ مقرر دجال تمہارے لڑکے بالون پر آپڑا تو وہان سے نکلینگے اور حالانکہ یہہ خبر جہوٹ ہوگی پہر جب لشکر اسلام شام کے ملک مین آویگا تب دجال نکلیگا وہ جسوقت کہ مسلمان لڑنے کی تیاری کرکے صفین باندہتے ہونگے کہ نماز کی تیاری ہوگی پہر حضرت عیسیٰ مریم کے بیٹے اترین گے یعنی آسمان سے اور انکو امام بنکر نماز پڑہاوین گے پہر جب خدا کا دشمن یعنے دجال عیسے کو دیکہے گا تو خوف سے گل جائے گا جیسے نمک پانی مین گلجاتا ہے سو اگر اُسکو چہوڑ دین تو خود بخود گل جاوے یہانتک کہ مرکے مٹ جائیگا۔ لیکن خدا اسکو قتل کرادیگا عیسے کے ہاتھ سے پہر عیسی سب لوگون کو دجال کا خون دکہلاوین گے اپنی برچہی مین لگا ہوا مسلم اسکے راوی ہین کہا جاتا ہے خلف القوم العدو جبکہ دشمن انکے لڑکے بالون پر آپڑے اور وہ گہر مین موجود نہ ہون **ف** اعماق اور دابق ۔ دو مکان ہین شام کے ملک مین اور قسطنطنیہ شہر مدت سے اب تک مسلمانون کے قبضہ مین ہے ۔ روم کا بادشاہ وہین رہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے قریب نصاریٰ کا اُس مین عمل ہوجائیگا پہر امام مہدی کے وقت مین فتح ہوگا۔

(۳) **وعنہ** رض قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم ھل سمعتم بمدینۃ جانب منھا فی البر وجانب منھا فی البحر قالوا نعم قال لا تقوم الساعۃ حتی یغزوھا سبعون الفا من بنی اسحاق فاذا جاؤھا

نَزَلُوْا فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَتُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَّيَرْجِعُوْنَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمنے وہ شہر سنا ہے جسکی ایک طرف خشکی مین ہے اور ایک طرف سمندر مین لوگون نے کہا کہ ہان سنا ہے یعنے قسطنطنیہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ لڑنے جاوینگے اس شہر سے ستر ہزار آدمی حضرت اسحاق کی اولاد سے سو جب اس شہر کے پاس پہنچین گے تو اُترین گے سو نہ ہتہیار سے لڑین گے نہ تیر مارین گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو اسکی ایک جانب جو دریا مین ہے گر پڑے گی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو اُس کی دوسری جانب گر پڑے گی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہینگے تو پہر طرف سے کہل جاویگا پہر اس شہر مین گہس پڑین گے اور لوٹین گے پہر جب لوٹ کے مالون کو بانٹ رہے ہونگے کہ اچانک ایک چلانے والا آوے گا سو وہ کہے گا کہ دجال تو نکل آیا سو وے ہر چیز کو چہوڑ دین گے اور دجال کی طرف پلٹ کہڑے ہونگے مسلم اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف کلمے کی برکت سے فتح ہوگی۔

(۴) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُوْدَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا الْيَهُوْدِيُّ خَلْفِيْ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تم یہود سے لڑوگے اور انکو قتل کروگے یہانتک کہ پتہر کہے گا کہ اے مومن یہہ یہودی میرے پیچہے چہپا ہے آ اسکو مار ڈال شیخین و ترمذی اُسکے راوی ہین۔

(۵) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ مسلمانون کے دو گروہ آپس مین لڑین گے اور انکے درمیان بڑا جنگ ہوگا دونون کا دعویٰ ایک ہی ہوگا شیخین اسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی حضرت علی رضہ اور معاویہ کا اتفاق۔

(۶) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** حذیفہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تم اپنے امام سے لڑوگے اور اپنی تلوارین درمیان کروگے اور تم مین بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہونگے۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۷) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہو ہرج۔ لوگون نے کہا اور ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل اور لڑائی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۸) وعن انس رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم یکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا و یمسی مؤمنا و یصبح کافرا و یبیع اقوام دینھم بعرض من الدنیا اخرجہ الترمذی قطع اللیل طائفۃ منہ ترجمہ انس رضؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے فساد ہونگے جیسے اندھیری رات کی تاریکی آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجاویگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوجاوے گا بہت قومین اپنے دین کو دنیا کے اسباب سے بیچین گے ترمذی اس کے راوی ہین قطع اللیل ایک ٹکڑا رات کا۔

الفصل الخامس فی قرب مبعث النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الساعۃ

پانچوین فصل

حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم کی پیغمبری قریب قیامت ہونیکے بیان مین

(۱) عن سھل بن سعید رضؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم بعثت انا و الساعۃ کھاتین و اشار باصبعیہ السبابۃ و التی تلیھا اخرجہ الشیخان ترجمہ سہل بن سعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین پیغمبر کیا گیا ہون متصل قیامت کے جیسے دو انگلیان اور اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا شیخین اسکے راوی ہین ف یعنے میرے اور قیامت کے درمیان کوئی پیغمبر نہین۔

(۲) وعن المستورد بن شداد الفہری رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتھا کما سبقت ھذہ لھذہ لاصبعیہ السبابۃ و الوسطی اخرجہ الترمذی ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مین قیامت کی نشانیون کے اندر پیغمبر کیا گیا ہون لیکن مین اُس سے آگے بڑھ گیا جیسے یہ اُس سے بڑھ گئے اپنی دونون انگلیون کی طرف اشارہ کیا یعنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

الفصل السادس فی خروج النار قبل الساعۃ

چھٹی فصل

قیامت سے پہلے آگ نکلنے کو بیان مین۔

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیٔ اعناق الابل ببصری اخرجہ الشیخان ترجمہ ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلے گی آگ حجاز کی زمین مین کہ بصرے کے اونٹون کی گردنون کو روشن کردیگی شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابن عمر رضؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم تخرج نار من حضرموت او من بحر حضرموت قبل یوم القیامۃ تحشر الناس قالوا یا رسول اللّٰہ فما تامرنا قال علیکم بالشام اخرجہ الترمذی ترجمہ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گی آگ حضرموت سے یا حضرموت کے دریا سے

قیامت سے پہلے جو لوگون کو اکٹھا کرے گی۔ ہمنے کہا یا رسول اللہ پہر ہمکو کیا حکم ہے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم پکڑو شام کو۔ ترمذی اسکو راوی ہین

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِی انْقِضَاءِ کُلِّ قَرْنٍ

ساتوین فصل

ہر زمانے کے گذرنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ اَلْیَوْمَ تَاْتِیْ عَلَیْھَا مِائَۃُ سَنَۃٍ وَّھِیَ حَیَّۃٌ یَّوْمَئِذٍ یَعْنِیْ اَنْقَصُ الْعُمْرُ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْمَنْفُوْسَۃُ اَلْمَوْلُوْدَۃُ ترجمہ ابو زبیر سے روایت ہے۔ ۔ ۔ اُس نے روایت کی جابر رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ آج روئے زمین پر زندہ ہین اُن مین سے کوئی شخص سو برس تک زندہ نہ رہیگا یعنے عمر بہت کم ہو جاینگے مسلم ترمذی اس کے راوی ہین منفوس کے معنے ہین پیدا کیا گیا۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَتَی السَّاعَۃُ فَسَکَتَ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰی غُلَامٍ بَیْنَ یَدَیْہِ مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ ھٰذَا لَمْ یُدْرِکْہُ الْھَرَمُ حَتّٰی تَقُوْمَ سَاعَتُکُمْ قَالَ اَنَسٌ رض وَذٰلِکَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِیْ یَوْمَئِذٍ اَخْرَجَہٗ مُسْلِمٌ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ لوگون نے کہا یا حضرت قیامت کب آویگی آپ تھوڑی دیر چپ رہے پہر ایک لڑکے کی طرف نظر کی جو قوم ازد شنوءہ سے آپکے آگے بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا کہ یہ بڈھا نہ ہوگا یہان تک کہ تمہاری قیامت قائم ہو انس نے کہا اور وہ لڑکا اسوقت میرا ہم عمر تھا مسلم اسکے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِیْ خُرُوْجِ الْکَذَّابِیْنَ

آٹھوین فصل

جھوٹھون کے نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبًا مِّنْ ثَلٰثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ تیس دجال بڑے جھوٹے پیدا ہونگے اُن مین سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ پیغمبر خدا ہے۔ ابو داؤد اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ فِیْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا

نوین فصل

پچھم کی طرف سے سورج نکلنے کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ

تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها الناس امنوا اجمعون وذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن امنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا اخرجه الشيخان وابو داود ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ سورج اپنے ڈوبنے کی جگہہ سے نکلے پھر جب ڈوبنے کی جگہہ سے نکلا تو اُسکو دیکھہ کر سب لوگ ایمان لاوینگے سو اسوقت کسی شخص کو ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان مین نیکی نہ کمائی ہو شیخین و ابوداؤد اُسکے راوی ہین۔

(۲) وعن ابي ذر رض دخلت المسجد حين غابت الشمس فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يا ابا ذر هل تدري اين تذهب هذه قلت الله ورسوله اعلم قال انها تذهب حتى تستاذن ربها في السجود فيؤذن لها وكانها وقد قيل لها اطلعي من حيث جئت فتطلع من مغربها ثم قرا وذلك مستقر لها وهي قراءة ابن مسعود اخرجه الشيخان والترمذي ترجمہ ابوذر رض سے روایت ہے کہ مین مسجد مین داخل ہوا جبکہ سورج غروب ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو جانتا ہے کہ یہہ سورج کہان جاتا ہے یعنے بعد غروب ہونیکے۔ مینے کہا اللہ اور اسکا رسول دانا تر ہین فرمایا وہ مقرر چلا جاتا ہے یہانتک کہ میرے رب سے سجدے کی اجازت چاہتا ہے پھر اُسکو اجازت ملتی ہے کہ دوسرا دورہ شروع کرے اور قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا۔ اور قبول نہوگا یعنے قرب قیامت کے اور اجازت مانگے گا دورہ کرنیکے تو اسکو اجازت نہین ملے گی) اور گویا کہ اُسکو حکم ہوگا کہ (پلٹ جا) اور چڑھ جدہر سے آیا ہے سو وہ اپنی ڈوبنے کی جگہہ سے نکلیگا۔ پھر یہ آیت پڑھی کہ یہی ہے قرارگاہ اسکی یعنے قرارگاہ کا یہی مطلب ہے اور یہہ قرات ابن مسعود کی ہے شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آفتاب کا حال مانند گہڑی کے ہے جب اس حکیم مطلق کا ہٹانا حساب پورا ہوجائیگا تو اُس عالم کی کل بگڑ جائے گی اُلٹی چال چلکر یہہ سب کارخانہ لوٹ پہوٹ جائیگا اور اسیکا نام قیامت ہے۔

الفصل العاشر في اشراط متفرقة و احاديث جامعة لاشراط متعددة

دسوین فصل

متفرق نشانیون اور ان حدیثون کے بیان مین جو متعدد نشانیون کو جامع ہین

(۱) عن ابي سعيد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم والذي نفسي بيده لا تقوم الساعة حتى تكلم السباع الانس وحتى تكلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله وتخبره فخذه بما احدث اهله بعده اخرجه الترمذي عذبة السوط المعلق في طرفه ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ کلام کرین گے درندے حیوان آدمیون سے اور یہانتک کہ کلام کرے گا آدمی سے اسکے کوڑے کا سر اور اسکے جوتے کا تسمہ اور خبر دے گی اُس کو اسکی ران جو اُس کے گھر والون نے اُسکے پیچھے نئی بات نکالی ترمذی اسکے راوی ہین عذبہ وہ ہے جو کوڑے کے سر مین لٹکا ہوتا ہے۔ **ف** نئی بات نکالی یعنے جو عیب گھر والون نے اسکے پیچھے کیا ہوگا۔ ان وہ اسکو بتلا دے گی۔

(۲) وعن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تقوم الساعة حتى تضطرب

أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ ذُو الْخَلَصَةِ
بَيْتُ أَصْنَامٍ كَانَ لِدَوْسٍ وَخَثْعَمٍ وَمَنْ كَانَ بِبِلَادِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَمَعْنَى تَسْمِيَتِهِ بِذٰلِكَ أَنَّ عِبَادَةَ خَاصَّةٍ وَ
مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهُمْ يَرْتَدُّونَ وَيَرْجِعُونَ إِلَى جَاهِلِيَّتِهِمْ فِي عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ فَيَرْمُلُ حَوْلَهُ نِسَاءُ دَوْسٍ طَائِفَاتٍ
بِهِ فَتَرْتَجُّ أَكْدَافُهُنَّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قائم نہ ہوگی قیامت
یہانتک کہ چوتڑ مٹکاوینگی پہرینگی دوس کی عورتین اُس بت کے گرد جسکا ذوالخلصہ نام ہے اور ذوالخلصہ قوم دوس کا بت تہا
جو کفر کے زمانے مین پوجتے تھے شیخین اُسکے راوی ہین ذوالخلصہ قوم دوس و خثعم کا بت خانہ تہا ۔ اور انکا جو عرب
لوگ انکے شہرون مین رہتے تہے اور اسکا نام ذوالخلصہ اسواسطے تہا کہ وہ اُس کی عبادت کرتے تہے اور مطلب یہ ہے کہ قیامت
کے قریب وہ قوم مرتد ہوجاوے گی اور پہر کفر مین پلٹ کر بت پرستی شروع کرینگے اور انکی عورتین چوتڑ مٹکا کر اور ہونڈ ہے
ہلا کر اسکے گرد طواف کرینگے ۔

(۳) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُونَ أَسْعَدُ
النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اللُّكَعُ الْعَبْدُ أَوِ اللَّئِيمُ أَوِ الْوَسِخُ الْقَذِرُ ترجمہ حذیفہ رض سے روایت
ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ ہوگا طالع مند دنیا مین لکع بیٹا لکع کا ترمذی
اسکے راوی ہین لکع کے معنی غلام یا بدبخت یا میل اور گندگی ف یعنے کمینے اور رذیل لوگ بڑے دولتمند
ہوجاوینگے ۔

(۴) وَعَنْ أَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُولُ اللّٰهُ اللّٰهُ
أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم
ہوگی قیامت یہانتک کہ کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ مسلم ترمذی اُسکے راوی ہین ف یعنی قیامت اسوقت قائم ہوگی
کہ زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہیگا یعنے سب کافر ہوجاوینگے ۔

(۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ
فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِهِ حَتّٰى إِذَا قَضَاهُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ
أَنَا ذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ وَكَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ
إِلٰى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي أُخْرٰى لِلشَّيْخَيْنِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ
قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ اسْتِقَامَةً وَانْقِيَادُ أَمْرِهِمْ إِلَيْهِ وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُرِدِ الْعَصَا نَفْسَهَا
وَإِنَّمَا كَنّٰى بِهَا عَنْ ذٰلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جس حالت مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون
سے حدیث بیان کر رہے تہے کہ ناگاہ ایک مرد آیا سو اسنے کہا کہ قیامت کب آوے گی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بدستور اپنی بات مین مشغول رہے یہانتک کہ جب بات پوری کر چکے تو فرمایا کہان ہے سائل اُس نے کہا یا رسول اللہ میر
یہ ہون حاضر فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جاوی گی تو قیامت کی انتظار کر اُس نے کہا اور اسکا ضائع کرنا کیونکر ہوگا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب حکومت اور سرداری نالائق کو سپرد ہو تو قیامت کی انتظاری کر یعنے بعلم
ظالم کا حاکم ہونا نشانی ہے قیامت کی بخاری اس کے راوی ہین ۔ اور شیخین کی اور روایت مین ہے کہ نہ قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلے گا ایک مرد قحطان کے قبیلے سے کہ اپنی لاٹھی سے لوگون کو ہانکے گا ۔ وسد کے معنی حوالہ

کیا جاوے اور لوگون کو ہانکنے کے یہ معنے ہین کہ بڑا مضبوط حکم والا بادشاہ ہوگا کہ لوگ اوسکے حکم کے فرمانبردار ہوجاوینگے کوئی دم نہ مارے گا اور اسکی بادشاہی پر سب متفق ہوجائینگے اور خود لاٹھی مراد نہین بلکہ مراد اس سے یہی ہے۔

(۶) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات عن جبل من ذہب یقتتل علیہ الناس فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون فیقول کل رجل منہم لعلی ان اکون انا انجو اخرجہ الخمسۃ الا النسائی یحسر یکشف ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ دریائے فرات ایک سونے کے پہاڑ کو کھول دیگا یعنے اس مین ظاہر ہوگا کہ اسپر لوگ لڑمرینگے سو قتل ہونگے ہر سینکڑے سے ننانوین اور ان مین ہر ایک آدمی کہے گا کہ شاید مین ہی قتل سے بچ رہون یعنے تو سب سونا مین ہی پاؤن بلا شرکت نسائی کے سوا پانچون اس کے راوی ہین یحسر کے معنی ہین کھول دے گا ف فرات کوفے اور کربلا کے دریا کا نام ہے۔

(۷) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کالساعۃ والساعۃ کالضرمۃ من النار اخرجہ الترمذی الضرمۃ بالضاد المعجمۃ احتراق السعفۃ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قریب ہوجاوے گا زمانہ سو برس مہینے کے برابر اور مہینہ جمعے کے برابر ہوجاوے گا اور جمعہ دن کے برابر ہوجاوے گا۔ اور دن گھڑی کے برابر ہوجائیگا اور گھڑی جیسے آگ جلانا گہاس سے ترمذی اس کے راوی ہین ف قریب ہوجائیگا زمانہ یعنے اس کی برکت کم ہوجائیگی یا فتنے فسادون کی مصیبتون مین لوگون کے ہوش جاتے رہینگے اسواسطے انکو دنون کا گذرنا کچھ معلوم نہ ہوگا سوتے سوتے زمانہ گذرجائیگا اور ضرمہ اس چیز کو کہتے ہین جس سے آگ جلائی جاتی ہے جیسے گندہک یا گہاس پہوس وغیرہ۔

(۸) وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی یبعث ریحا من الیمن الین من الحریر فلا تدع احدا فی قلبہ مثقال حبۃ من ایمان الا قبضتہ اخرجہ مسلم ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر خدا یمن کی طرف سے ایک ہوا کو بہیجیگا جو ریشم سے بھی زیادہ تر نرم ہوگی سو جسکے دل مین دانہ برابر بہی ایمان ہے گا اسکو نہ چھوڑے گی بے مارے یعنی اس ہوا سے سب ایماندار مرجاوینگے مسلم اسکے راوی ہین۔

(۹) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس اخرجہ مسلم ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قائم ہوگی قیامت مگر بدتر لوگون پر مسلم اسکے راوی ہین۔

(۱۰) وعن ابی زغب الایادی قال نزلت علی عبد اللہ بن حوالۃ الازدی فقال لی بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا ولم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم فلا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا ولا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب الی الناس

مِنْ يَدَيَّ هٰذِهٖ مِنْ رَأْسِكَ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابو زغب ایادی سے روایت ہے کہ مین عبد اللہ بن حوالہ پر اترا یعنے اُس کے پاس مہمان ہوا یا ملاقات کی سو اُس نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو بھیجا تا کہ ہم پیدل جہاد کرکے لوٹ لائین سو ہم پھرے اور ہمنے کوئی چیز غنیمت مین نہ پائی اور آپنے تکلیف کا اثر ہمارے چہرون مین پہچانا سو ہم مین کھڑے ہوکے سو دعا کی کہ الٰہی انکو میرے سپرد نہ کر کہ مین اُن سے کمزور ہوجاؤن یعنے انکا بوجہ نہ اُٹھا سکون اور نہ انکو اپنی جانون کی سپرد کر کہ وہ اُس سے عاجز ہوجاوین اور نہ انکو لوگون کی سپرد کر کہ وہ اپنے تئین اُنپر مقدم کرین پھر اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا پھر فرمایا کہ اے حوالہ کے بیٹے جب تو دیکھے گا کہ خلافت پاک زمین مین اُتر آئی ہے تو قریب ہوجائینگے زلزلے اور غم اور اندیشے اور بڑے بڑے فتنے فساد اور قیامت اُس دن لوگون سے قریب ہوگی میرے اس ہاتھ سے بہ نسبت تیرے سر کے ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس سے روایت ہے کہ قسطنطنیہ کا فتح ہونا قیامت قائم ہونے کے ساتھ ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۲) وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِيْ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَ الْخَمْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَعْنٰى كَوْنِ الْمَغْنَمِ دُوَلًا اَنْ يَكُوْنَ لِقَوْمٍ دُوْنَ قَوْمٍ مَعْنٰى كَوْنِ الْاَمَانَةِ مَغْنَمًا اَنْ يَرَى الْمُؤْتَمَنُ اَنَّ الْخِيَانَةَ فِي الْاَمَانَةِ غَنِيْمَةٌ قَدْ غَنِمَهَا وَيَرٰى رَبُّ الْمَالِ الزَّكٰوةَ مَغْرَمًا اَيْ يَرٰى اِخْرَاجَهَا كَالْغَرَامَةِ وَالْخَسَارَةِ وَالْقَيْنَاتُ جَمْعُ قَيْنَةٍ وَهِيَ الْمُغَنِّيَةُ ترجمہ علی مرتضے سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرے گی تو اسپر بلا اتر پڑے گی کسی نے کہا یا رسول اللہ وہ کام کیا ہین فرمایا کہ جب غنیمت کا مال دولت ٹھیرے یعنے حاکم غنیمت کا مال اپنے کام مین لاوین اور حقدارون کو نہ دیوین اور امانت غنیمت ہو اور زکوٰۃ چٹی ہو۔ اور مرد اپنی عورت کا حکم مانے اور اپنے دوست سے بھلائی کرے اور اپنے باپ پر ظلم کرے۔ اور مسجدون مین اونچی آواز مشغول ہو۔ اور قوم کا مقدم رذیل اور کمینہ ہو اور تعظیم کیا جاوے مرد اپنی بدی کے خوف سے اور شراب پیجاوے۔ اور ریشم پہنا جاوے۔ اور گانے والی لونڈیان اور باجے رکھے جاوین اور اُس امت کے پچھلے لوگ پہلون کو لعنت کرین تو چاہیے کہ اُسوقت سرخ آندہی اور زمین مین دھسنے اور صورت بدلنے اور پتھر پڑنے کی انتظار کرین ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور غنیمت کو دولت ٹھیرنیکا یہہ مطلب ہے کہ ایک قوم نے لیوے اور دوسرے کو نہ دیوے اور امانت غنیمت ہونیکا یہہ مطلب ہے کہ امانت دار سمجھے کہ امانت مین خیانت غنیمت ہے جو لوٹ لایا ہے اور زکوٰۃ کی چٹی ہونے کے یہہ معنے ہین کہ زکوٰۃ دینے کو ڈانڈ اور لوٹا سمجھے اور قینات جمع ہے قینہ کی گانے والی عورت کو کہتے ہین۔

(۱۳) وَعَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوَّلُ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَاَيَّتُهُمَا كَانَتْ فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ ابن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

کہ قیامت کی پہلی نشانی کا ظہور سورج کا چڑھنا ہے اپنے ڈوبنے کی جگہہ سے اور دابۃ الارض کا چاشت کے وقت لوگوں پر نکلنا سو دونون سے جو پہلے ہوگی دوسری اسکے قدم پر ظاہر ہوگی مسلم ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

(۱۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوْجُ الْمَلْحَمَةِ وَالْمَلْحَمَةُ فَتْحُ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ وَفَتْحُ الْقُسْطُنْطِيْنِيَّةِ خُرُوْجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِ الَّذِيْ حَدَّثَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَقٌّ كَمَا اَنَّكَ قَاعِدٌ هٰهُنَا يَعْنِيْ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ معاذ بن جبل رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کا آباد ہونا مدینے کے ویران ہونے کا سبب ہے اور مدینے کا ویران ہونا بڑی لڑائی کے ظاہر ہونیکا سبب ہے اور لڑائی قسطنطنیہ کے فتح ہونیکا سبب ہے اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونیکا سبب ہے پھر اپنا ہاتھ مارا اُس کی ران پر جسکو حدیث بیان کی پھر فرمایا کہ مقرر یہہ حق ہے جیسا کہ تو اس جگہہ بیٹھا ہے یعنے معاذ بن جبل کی ران پر ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِيْنَةِ سِتُّ سِنِيْنَ وَيَخْرُجُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لڑائی اور فتح مدینہ کے درمیان چھ برس کا فرق ہے اور مسیح الدجال ساتوین سال مین نکلے گا ابوداؤد اسکے راوی ہین ۔

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِيْ اَحْوَالِ الْقِيٰمَةِ وَفِيْهِ خَمْسَةُ فُصُوْلٍ

دوسرا باب قیامت کے احوال مین اور اسمین پانچ فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ وَالنُّشُوْرِ

پہلی فصل

نرسنگے پھونکنے اور نشر کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰى سَمْعَهٗ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْمَرَ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ رضؓ فَقَالُوْا كَيْفَ نَفْعَلُ اَوْ كَيْفَ نَقُوْلُ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوسعید رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین کسطرح خوش ہون اور کیونکر چین کرون اور حالانکہ نرسنگہ والے فرشتے نے نرسنگہ منہ مین لے لیا ہے اور اپنا ماتھا جھکایا ہے اور اپنا کان لگایا ہے منتظر ہے کہ اُسکو پھونکنے کا حکم ہو سو وہ پھونک مارے سو یہہ بات آپکے اصحاب پر بھاری پڑی تو انہون نے کہا کہ ہم کس طرح کرین یا کیا کہین فرمایا کہ کہو کہ ہمکو اللہ کافی ہے اور اچھا ہے وکیل ہمنے اللہ پر بھروسہ کیا ترمذی اسکے راوی ہین ۔

(۲) وعن ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الصور قال قرنٌ ینفخ فیہ اخرجہ ابوداؤد والترمذی ترجمہ ابن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ صور کیا ہے فرمایا نرسنگہ ہے کہ اسمین پھونکا جاویگا۔ ابوداؤد و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بین النفختین اربعون قیل اربعون یوما قال ابوہریرۃ رضؓ ابیت قیل اربعون شہرا قال ابوہریرۃ ابیت قیل اربعون سنۃ قال ابیت ثم ینزل من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل ولیس شیء من الانسان الا یبلی الا عظم واحد وھو عجب الذنب منہ یرکب الخلق یوم القیامۃ اخرجہ الستۃ الا الترمذی عجب الذنب ھو العظم المستدیر الذی یکون فی اصل العجز اصل الذنب ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ دو پھونکون کے درمیان چالیس کا فرق ہے کسی نے ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا کہ چالیس دن دونون مین فرق ہوگا ابوہریرہؓ نے کہا مین نہین مانتا پھر لوگون نے پوچھا کہ چالیس مہینے فرق ہوگا ابوہریرہؓ نے کہا کہ مین انکار کرتا ہون۔ لوگون نے کہا چالیس برس فرق ہوگا۔ کہا کہ مین انکار کرتا ہون یعنے تعین مجکو معلوم نہین پھر آسمان سے پانی اترے گا سو وے جمین گے جیسے سبزہ ساگ جم اٹھتا ہے اور آدمی کے بدن کی ہر چیز گل جاویگی۔ مگر ایک ہڈی نہین گلے گی اور وہ پیٹھ کی ہڈی ہو کہ قیامت کے دن اسی سے خلقت جوڑی جاوے گی ترمذی کے سوائے چھیون اسکے راوی ہین اور عجب الذنب وہ ہڈی ہے گول جو کمرے کی جڑ مین ہے اور جڑ ہے دم کی ف قیامت مین دو بار صور پھونکا جائے گا۔ اول بار سب خلقت مرجاے گی دوسری بار جی اٹھے گی اور عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اسکو دمچی کہتے ہین آدمی کے سب بدن کو مٹی کہا جاتی ہے مگر اس ہڈی کو نہین کہاتی اسی ہڈی سے آدمی کی پیدایش شروع ہوئی اور اسی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک اسکے ساتھ جا ملے گی جیسا بدن تھا ویسا ہی تیار ہو جاوے گا۔

(۴) وعن کعب بن مالک رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما نسمۃ المؤمن طیر یعلق فی شجر الجنۃ حتی یرجعہ اللہ الی جسدہ یوم یبعثہ اخرجہ مالک والنسائی النسمۃ الروح والنفس ویعلق یسکون العین ای یاکل ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی روح پرند کی صورت مین ہوتی ہے بہشت کے درختون مین میوہ کہاتی ہے یہانتک کہ خدا اسکو جی اٹھنے کے دن اس کے بدن کی طرف پھیرے گا مالک و نسائی اسکے راوی ہین نسمہ کے معنے ہین روح اور نفس اور یعلق کے معنی ہین کہاتی ہے۔

(۵) وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیۃ ذلک قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی اخرجہ رزین ترجمہ ابو رزین عقیلی سے روایت ہے کہ مین نے کہا کہ یا حضرت خدا خلق کسطرح پھر پیدا کرے گا اور اسکی کیا نشانی ہے فرمایا کیا تو اپنی قوم کے نالے مین نہین گذرا خشک سالی کی حالت مین پھر تو اسپر گذرا اس حالت مین کہ سبزہ لہلہاتا ہے۔ مین نے کہا کہ ہان فرمایا سو یہی نشانی ہے اللہ کی اسکے خلق مین اسیطرح اللہ زندہ کرتا ہے مردون کو۔ رزین اسکے راوی ہین۔

(۶) وعن ابن عباس رضؓ فی قولہ تعالیٰ فاذا نقر فی الناقور قال ھو الصور والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ اخرجہ البخاری ترجمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے۔ اس آیت کی تفسیر مین کہ جب پھونکا جاویگا ناقور مین

فرمایا وہ نرسنگا ہے اور راجفہ سے مراد آیت مین پہلا نفخہ ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا نفخہ ہے بخاری اس کے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّوْرِ وَقَالَ عَنْ یَمِیْنِہٖ جِبْرَئِیْلُ وَعَنْ یَسَارِہٖ مِیْکَائِیْلُ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ اَخْرَجَہٗ رَزِیْنٌ ترجمہ ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرسنگہ والے فرشتے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اُس کے داہنے جبرئیل ہونگے اور اُسکے بائین میکائیل ہونگے رزین اُس کے راوی ہین۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی الْحَشْرِ

دوسری فصل

حشر کے بیان مین

(۱) عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَۃِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْھَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُس مین کسیکا نشان باقی نرہیگا یعنی کوئی مکان اور مینار نرہیگا چٹیل میدان ہوجائیگا شیخین اُسکے راوی ہین

(۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ تَعَالٰی حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا وَفِی اُخْرٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِمَوْعِظَۃٍ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلَا وَاِنَّہٗ سَیُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِھِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ اِلٰی قَوْلِہٖ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ قَالَ فَیُقَالُ لِیْ اِنَّھُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا اَبَا دَاوٗدَ غُرْلًا اَیْ غَیْرَ مَخْتُوْنِیْنَ ترجمہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر تم قیامت مین خدا کو ملوگے چلتے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ہوئے یعنی دنیا مین شب و روز زینت اور لباس مین مشغول ہو سواری پوشاک پر مرتے ہو قیامت کے دن یہہ کچھ بھی نہوگا کپڑا تک بدن پر نہوگا جیسے ننگے مادرزاد پیدا ہوئے تھے ویسے ہی قبرون سے اُٹھوگے جیسے ہمنے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی پھر پیدا کرینگے یہہ وعدہ ہمپر لازم ہے بیشک ہم ہین کرنیوالے خبردار — قیامت کے دن سب خلق سے پہلے ابرہیم علیہ السلام کو کپڑا پہنایا جائیگا خبردار ہو اور کچھ لوگ میری امت کے لائے جاوینگے تو انکو فرشتے پکڑکر بائین طرف لے جاینگے تو مین کہونگا کہ اے رب یہہ میرے ساتھی ہین تو خدا تعالی فرماویگا کہ تو نہین جانتا کہ اُنھون نے تیرے بعد کیا بدعتین نکالین تو مین کہونگا جیسے نیک بندے نے کہا اور مین اُنپر گواہ تھا جبتک کہ انمین رہا العزیز الحکیم تک فرمایا پھر مجکو حکم ہوگا کہ وے ہمیشہ اپنی ایڑیون پر پھرتے رہے جب سے تو نے انکو چھوڑا ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے سو مین کہونگا کہ دوری ہو دوری ہو ابو داؤد کے سوا پانچون اس کے راوی

ہین غرلا کے معنے ہین کہ بے ختنہ ہونگے۔

(۳) وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ ثلثۃ اصناف صنف مشاۃ وصنف رکبان وصنف علی وجوھھم قیل یا رسول اللہ کیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون بوجوھھم کل حدب وشوک اخرجہ الترمذی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن تین قسم پر ایک قسم پیدل ہونگے اور ایک قسم سوار ہونگے اور ایک قسم منہ کے بل چلین گے کسی نے پوچھا یا حضرت اپنے منہ کے بل کسطرح چلین گے فرمایا کہ جس نے انکو پاؤن پر چلایا ہے وہ انکو منہ پر چلانے پر بھی قادر ہے خبردار ہو مقرر وے بچین گے اپنے منہ کے ساتھ ہر بلندی اور کانٹے سے ترمذی اسکے راوی ہین ف یعنے یہانتک ذلیل اور خوار ہونگے کہ انکی پاؤن کی جگہہ......... انکے منہ کیے جاوین گے اور منہ سے ہیر کانٹے وغیرہ راستے کی ایذا دینے والی چیزون کو ہٹاوینگے۔

(۴) وعنہ رض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ثلث طرائق راغبین راھبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتھم النار تقیل معھم حیث قالوا وتبیت معھم حیث باتوا وتصبح معھم حیث اصبحوا وتمسی معھم حیث امسوا اخرجہ الشیخان والنسائی ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حشر ہوگا لوگون کا قیامت کے دن تین طریق پر ایک قسم امیدوار لوگ ہونگے یعنے ثواب کے امیدوار اپنے نیک عملون کے سبب سے دوسری قسم خوفناک لوگ یعنے مسلمان گناہ گار دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہونگے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور باقی ماندون کو آگ ہانک لے جاوے گی یعنے یہہ تیسری قسم کے لوگ ہین جہان وہ دوپہر کو ٹہیرینگے انکے ساتھ آگ بہی ٹہیر جاوے گی اور جہان وہ رات کاٹین گے وہان انکے ساتھہ رات کاٹے گی اور جہان وہ صبح کرینگے وہان انکے ساتھہ صبح کرے گی۔ اور جہان وے شام کرین گے وہان انکے ساتھہ شام کرے گی شیخین اور نسائی اسکے راوی ہین ف یہہ حشر قیامت سے پہلے ہوگا۔ تمام ملکون کے زندہ لوگون کو یہ آگ شام کے ملک مین ہانک لے جاویگی۔ اور قیامت کا حشر قبرون سے ہوگا۔

(۵) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعرق الناس یوم القیمۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض سبعین ذراعا وانہ یلجمھم حتی یبلغ اذانھم اخرجہ الشیخان ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگون کو پسینہ نکلے گا یہانتک کہ انکا پسینہ زمین مین ستر گز نیچے جائیگا اور لوگون کے منہ مین داخل ہوگا حتی کہ انکے کانون تک پہونچیگا شیخین اسکے راوی ہین۔

الفصل الثالث فی الحساب والحکم بین العباد

تیسری فصل

حساب اور بندون کے درمیان فیصلہ کرنے کے بیان مین

(۱) عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کانت عندہ مظلمۃ لاخیہ

مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٌ مِّنْهُ الْیَوْمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ کَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ ...... اُخِذَ مِنْ سَیِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے بہائی مسلمان پر کچھ ظلم کیا ہوا ہو خواہ اسکی آبرو سے خواہ کسی اور چیز سے یعنے جان مال کا تو چاہیئے کہ آج اس سے بخشا لیوے اس دن کے پہلے جسدن کہ نہ اشرفی پاس ہوگی نہ روپیہ اگر ظالم کے کچھ نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم کے اس سے مظلوم کو دلائے جاوینگے اور اگر ظالم کے نیک عمل کچھ نہون گے تو مظلوم کے گناہ لے کر ظالم پر ڈالے جاوینگے یعنی پہر ان گناہون کو لادے ہوئے سزا کے واسطے دوزخ مین جاویگا بخاری ترمذی اسکے راوی ہین **ف** خدا کے گناہ توبہ سے معاف ہوسکتے ہین اور بندون کے گناہ بے انکے بخشے معاف نہین ہوتے تو ظالم کو لازم ہے کہ دنیا مین اپنے قصور مظلوم سے معاف کرالیوے قیامت مین کچھ تدبیر نہ ہوسکے گی۔

(۲) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰٓی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ وَیُسْاَلُ الْحَجَرُ لِمَا نَکَبَ عَلَی الْحَجَرِ وَلِمَا خَدَشَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ قَالَ وَکُنَّا نَسْمَعُ اِنَّ الرَّجُلَ یَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَهُوَ لَا یَعْرِفُهٗ فَیَقُوْلُ کُنْتَ تَرَانِیْ عَلَی الْخَطَایَا وَعَلَی الْمُنْکَرِ وَلَا تَنْهَانِیْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ الْقَرْنَاءِ وَمَا بَعْدَهٗ مِنْ زِیَادَةِ رَزِیْنٍ اَلْجَلْحَاءُ الَّتِیْ لَا قَرْنَ لَهَا ضِدُّ الْقَرْنَاءِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر قیامت کے دن حقدارون کو حق دلائے جاوینگے یہانتک کہ بدلا لیا جاوے گا منڈی بکری کا سینگدار بکری سے یعنی ظلم اور حق تلفی کا بدلا دلوا دیا جاوے گا۔ آدمی تو ایک طرف جانورون کی زیادتی کا بہی بدلا لیا جاوے گا۔ اور پتھر سے پوچھا جاوے گا کہ دوسرے پتھر پر کیون گرا اور کیون زخمی کیا مرد نے مرد کو کہا اور ہم سنتے تہے کہ قیامت کے دن ایک مرد دوسرے مرد سے چمٹے گا اور حالانکہ وہ اسکو نہ پہچانتا ہوگا وہ کہے گا کہ تو مجھکو گناہ اور بدکام پر دیکھتا تہا اور مجھکو منع نہ کرتا تہا مسلم ترمذی اسکے راوی ہین قرنا تک اور اس کے بعد رزین نے زیادہ کیا ہے اور جلحا اس بکری کو کہتے ہین جسکا سینگ نہ ہو ضد قرنا کی۔

(۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِکَ الْعَرْضُ وَلَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا هَلَکَ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ + مُنَاقَشَةُ الْحِسَابِ تَحْقِیْقُهٗ وَتَدْقِیْقُهٗ وَالْاِسْتِقْصَاءُ فِیْهِ ترجمہ عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے حساب مین جہگڑا پڑے گا اسکو عذاب ہوگا تو مینے کہا کہ کیا خدا نے نہین فرمایا کہ جس شخص کو نامہ اعمال داہنے ہاتھ مین دیا جاوے گا اسکا حساب بہی بہت آسان ہوگا اور اپنے گہر کی طرف خوشحال چلے گا۔ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ تو صرف پیش کرنا ہے یعنے نیکون کو انکو نامہ اعمال فقط دکہلا دیئے جاوینگے ان سے کچھ پوچھا نہ جاوے گا مگر جسکے حساب مین جہگڑا پڑا یعنے فلانا کام کیون کیا اور فلانا کیون تو وہ ضرور عذاب مین پڑا نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین حساب مین مناقشہ یہہ ہے کہ اس کی نہایت تحقیق کرلی اور ذرہ ذرہ دریافت کرنا۔

(۴) **وَعَنْ** حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَةَ رض قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ یَسِّرْ لِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ

إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رض فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَرْزُقَنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْفَعُنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذٰلِكَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ترجمہ حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا تو میں نے کہا الہی مجھکو نیک رفیق میسر کر سو میں ابوہریرہ رض کے پاس بیٹھا میں نے کہا میں نے دعا مانگی تھی کہ اللہ مجھکو نیک صحبتی عطا کرے سو مجھ سے ایسی حدیث بیان کرو جو تمنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو شاید کہ اللہ تعالی مجھکو اس سے فائدہ دیوے۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ قیامت کے دن پہلے پہل بندے کے عملوں سے نماز کا حساب ہوگا۔ پھر اگر نماز ٹھیک ہوئی تو مراد اور نجات پاوے گا اور اگر فاسد ہوئی یعنے نماز کے ارکان کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو نامراد ہوگا اور ٹوٹے میں پڑیگا۔ اور اگر اسکے فرضوں میں کچھ قصور ہوا۔ تو اللہ تبارک وتعالی فرماویگا کہ دیکھو میرے بندے کی کچھ نفل نماز ہے سو اگر ہوگی تو اس سے اس کے فرضوں کا قصور پورا کیا جاویگا پھر اسیطرح اس کے باقی عملوں کا حساب ہوگا ترمذی اور نسائی اسکے راوی ہیں۔

(۵) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَا يُنْظَرُ فِيهِ مِنْ عَمَلِ الْعَبْدِ الصَّلٰوةُ فَإِنْ قُبِلَتْ مِنْهُ نُظِرَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عَمَلِهِ وَإِنْ لَمْ تُقْبَلْ لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ أَخْرَجَهُ مَالِكٌ ترجمہ یحیی ابن سعید سے روایت ہے کہ مجھکو خبر پہنچی کہ بندے کے عملوں سے پہلے پہل اسکی نماز کو دیکھا جاویگا پھر اگر اسکی نماز قبول ہوئی تو اسکے باقی عملوں میں دیکھا جاوے گا اور اگر نماز نہ قبول ہوئی تو اسکے کسی عمل کو نہ دیکھا جاوے گا مالک اس کے راوی ہیں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تارک نماز کا کوئی عمل قبول نہیں۔

(۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ أَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ إِلَّا أَبَا دَاوُدَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اول فیصلہ لوگوں کے درمیان خونوں میں ہوگا ابوداؤد کے سوائے پانچوں اسکے راوی ہیں۔
ف عبادات میں اول نماز سے سوال ہوگا اور معاملات میں خونوں سے۔

(۷) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عَمَلِهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوبرزہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی قیامت کے دن ہمیشہ خدا کے سامنے کھڑا رہیگا۔ یہانتک کہ چار چیزوں کو پوچھا جاوے عمر سے کہ کس کام میں فنا کی اور عمل سے کہ کیا عمل کیا اور مال سے کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور اپنے بدن سے کہ کس کام میں اسکو گلایا۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

(۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَّرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ

وَتَرَكْتُكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ اَكُنْتَ تَظُنُّ اَنَّكَ مُلَاقِيْ يَوْمَكَ هٰذَا فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ لَهُ اَلْيَوْمَ اَنْسَاكَ
كَمَا نَسِيْتَنِيْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ اَتْرُكُكَ فِي الْعَذَابِ اَلتَّرَؤُسُ
اَلتَّقَدُّمُ عَلَى الْقَوْمِ بِاَنْ يَصِيْرَ رَئِيْسَهُمْ تَرْبَعُ اَيْ تَاْخُذُ الْمِرْبَاعَ وَهُوَ رُبُعُ الْمَغَانِمِ يَاْخُذُهُ رَئِيْسُ الْجَيْشِ
لِنَفْسِهٖ وَرُوِيَ تَرْتَعُ بِتَائَيْنِ مِنَ التَّنَعُّمِ وَالرَّتْعِ ترجمہ ابوسعید رضہ اور ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ لایا جاوے گا تو اللہ تعالی اُس سے فرماوے گا کہ مینے تجکو کان اور آنکھ
اور مال اور اولاد نہین دی اور مینے تیرے واسطے چوپایوں اور کھیتی کو تابعدار نہین کیا اور مینے تجھکو نہین چھوڑا
اُس حال مین کہ تو اُنکا رئیس تھا۔ اور چوتھائی مال غنیمت لیتا تھا۔ کیا تجکو یہ گمان تھا کہ اُس دن خدا سے ملیگا وہ کہے
گا کہ نہین تو خدا اُس سے فرماوے گا کہ آج مین تجکو بہلا دونگا جیسا تو نے مجھکو بہلا دیا تھا۔ یعنے مین تجھکو عذاب مین چھوڑ
دونگا کبھی خبر نہین لونگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین اور ترأس کے معنے قوم کا مقدم ہوناہے اس طور کہ انکا رئیس
ہوجاوے گا۔ اور تربع کے معنے ہین کہ تو مال غنیمت مین سے چوتھائی لیتا تہا جو لشکر کا سردار اپنے واسطے لیتا ہی
اور ترتع بھی آیا ہے یعنے تو عیش عشرت مین تہا۔
(۹) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ
فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا
لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا فَيَلْقَى
الْعَبْدُ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَتْرُكْكَ
تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ
يَلْقَى الثَّانِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ لِلثَّالِثِ مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَظَنَنْتَ اَنَّكَ
مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ
فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ يَقُوْلُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ فَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ
مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ الَّذِيْ سَخِطَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ اَلظَّهِيْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ وَقْتَ الظُّهْرِ
قَوْلُهٗ لَا تُضَارُّوْنَ بِتَخْفِيْفِ الرَّاءِ مَعَ الضَّمِّ اَوَّلِهٖ مِنَ الضَّيْرِ وَبِتَشْدِيْدِهَا مَعَ الْفَتْحِ مِنَ الْمُضَارَرَةِ وَمَعْنَا
هُمَا سَوَاءٌ اَيْ لَا يُضَايِقُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فِيْ رُؤْيَتِهٖ وَلَا يُنَازِعُهٗ وَلَا يُخَالِفُهٗ بَلْ تَكُوْنُوْنَ مُتَّفِقِيْنَ
فِيْ رُؤْيَتِهٖ وَفُلْ تَرْخِيْمُ فُلَانٍ وَسَوَّدْتُ الرَّجُلَ اِذَا جَعَلْتَهٗ سَيِّدًا فِيْ قَوْمِهٖ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے
روایت ہی کہ اصحاب نے عرض کیا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہمکو قیامت کے دن خدا کا دیدار ہوگا تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو کچھ تردد اور ہجوم ہوتا ہے سورج کے دیکھنے مین دوپہر کے وقت جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب
نے کہا کہ نہین فرمایا بہلا تمکو ہجوم ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین جبکہ بدلی مین نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین فرمایا سو قسم ہے
اُس کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ تمکو خدا کے دیدار مین کچھ ہجوم اور شک ہوگا۔ جیسے سورج چاند کے دیکھنے
مین تمکو شک نہین پڑتا پھر بندہ اپنے رب سے ملیگا تو خدا فرماویگا کہ اے فلانے کیا مین نے تجھکو بزرگ اور سردار نہین
کیا تھا۔ اور تجھکو جوڑا نہین کیا تھا۔ اور گھوڑون اور اونٹون کو تیرا تابعدار نہین بنایا تھا اور کیا مینے تجھکو نہین چھوڑا

کہ تو رئیس قوم تہا۔ اور چوتہا حصہ غنیمت کا لیتا تہا۔ تو بندہ کہے گا کیون نہین اے میرے رب۔ خدا فرماویگا تجکو یقین تہا کہ تو مجہسے ملیگا بندہ کہے گا کہ نہین تو اللہ فرماوے گا کہ مین تجہکو بہلا دون گا جیسا تو نے مجہکو بہلا دیا تہا پہر اللہ دوسرے بندے سے ملیگا۔ تو وہ بہی خدا سے اسیطرح کہے گا۔ پہر تیسرے سے کہے گا۔ جو پہلے سے کہا تہا۔ تو وہ کہے گا کیون نہین اے رب۔ پہر خدا فرماویگا۔ کہ کیا تجہکو یقین تہا کہ پہر تو مجہ سے ملنے والا ہے وہ کہے گا اے رب مین تجہ پر اور تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے پیغمبرون کو مانا اور مین نے نماز پڑہی اور روزہ رکہا اور خیرات کی اور ثنا کرے گا ساتھ خیر کے جہان تک اُس سے ہوسکے گا خدا فرماوے گا ..... بہلا یہان تیرا کوئی گواہ بہی ہے وہ کہیگا کہ نہین۔ خدا فرماوے گا کہ ہم تجہپر اب گواہ اُٹہاتے ہین۔ وہ اپنے جی مین فکر کرے گا کہ کون ایسا ہے جو مجہپر گواہی دیگا۔ سو اُسکے منہ پر مہر کی جاوے گی۔ اور اُسکی ران سے کہا جاویگا۔ کہ بول سو اُسکی ران اور گوشت اور ہڈیان بولنے لگین گی۔ اور یہہ سو اسطے ہوگا کہ تاکہ دور کرے عذر کو اپنے نفس کیطرف سے یعنی تاکہ اُسکا کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ منافق ہے جسپر خدا نے غصہ کیا۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ ظہیرہ گرمی کی شدت سے ظہر کے وقت اور لاتضارون ضیر یا مضارت سے ماخوذ ہے اور اسکے معنے ہین کہ تمہارا بعض بعضے کو خدا کے دیدار دیکہنے مین تنگی نکریگا۔ اور نہ تنازع اور مخالفت کریگا۔ بلکہ تم سب اُس کے دیدار مین متفق ہوجاؤ گے اور فُل فلا نے کی ترخیم ہے۔ اور سوّد کے معنے ہین سردار بنانا۔

(۱۰) **وعن** ابن المسیب وعطاء بن یزید اللیثی عن ابی ھریرۃ رض ان الناس قالوا یارسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیٰمۃ فقال ھل تمارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس دونہ سحاب قالوا لا یارسول اللہ قال ھل تمارون فی رؤیۃ الشمس لیس دونھا سحاب قالوا لا قال فانکم ترونہ کذلک یحشر الناس یوم القیٰمۃ فیقول من کان یعبد شیئًا فلیتبعہ فمنھم من یتبع الشمس ومنھم من یتبع القمر ومنھم من یتبع الطواغیت وتبقی ھٰذہ الامۃ فیھا منافقوھا فیاتیھم اللہ تعالیٰ فیقول انا ربکم فیقولون ھٰذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناہ فیاتیھم اللہ فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فیدعوھم ویضرب الصراط بین ظھرانی جھنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ احد الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللّٰھم سلم سلم وفی جھنم کلالیب مثل شوک السعدان ھل رایتم شوک السعدان قالوا نعم قال فانھا مثل شوک السعدان غیر انہ لا یعلم قدر عظمھا الا اللہ تعالیٰ تخطف الناس باعمالھم فمنھم من یوبق بعملہ ومنھم من یخردل ثم ینجو حتی اذا اراد اللہ تعالیٰ رحمۃ من اراد من اھل النار امر الملٰئکۃ ان یخرجوا من النار من کان یعبد اللہ فیعرفونھم باثار السجود وحرم اللہ تعالیٰ علی النار ان تاکل موضع السجود فیخرجون وقد امتحشوا فیصب علیھم ماء الحیٰوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل ثم یفرغ اللہ من القضاء بین العباد ویبقی رجل بین الجنۃ والنار وھو اٰخر اھل النار دخولا الجنۃ مقبلا بوجھہ قبل النار فیقول یارب اصرف وجھی عن النار فقد قشبنی ریحھا واحرقنی ذکاھا فیقول ھل عسیت ان افعل ذلک ان تسال غیر ذلک فیقول لا وعزتک وجلالک لا اسئلک غیرہ فیعطی اللہ ما شاء من عھد ومیثاق ان لا یسالہ غیرہ فیصرف وجھہ عن النار فاذا اقبل بوجھہ علی الجنۃ ورای بھجتھا سکت ما شاء اللہ تعالیٰ ان یسکت ثم قال یارب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول اللہ تعالیٰ لیس قد اعطیت العھود والمواثیق ان لا تسال غیر الذی کنت تسال فیقول یارب لا اکون اشقی خلقک فیقول ھل عسیت

إن أعطيت ذلك أن تسأل غيره فيقول لا وعزتك وجلالك لا أسألك غيره وربه يعذره لأنه يرى ما لا صبر له عنه فيعطي ربه ما شاء من عهد وميثاق فيقدمه إلى باب الجنة فإذا بلغ بابها ورأى زهرتها وما فيها من النضرة والسرور فسكت ما شاء الله أن يسكت ثم يقول يا رب أدخلني الجنة فيقول ويحك يا ابن آدم ما أغدرك أليس قد أعطيت العهود والمواثيق أن لا تسأل غير الذي قد أعطيت فيقول يا رب لا تجعلني أشقى خلقك فيضحك الله منه ثم يؤذن له في دخول الجنة ويقول له تمن فيتمنى حتى إذا انقطعت أمنيته قال الله تعالى تمن كذا وكذا أيذكره ربه إذا انتهت به الأماني قال الله تعالى لك ذلك ومثله معه قال أبو سعيد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لك ذلك وعشرة أمثاله معه أخرجه الشيخان والترمذي السعدان نبت ذو شوك موقف من مراعي الإبل الجيدة والمخردل المرمي المصروع وقيل المقطع والمعنى أنه يقطعه كلاليب الصراط حتى يقع في النار والامتحاش الاحتراق والحبة بكسر الحاء البزورات وبفتحها...

كالحنطة والشعير وحميل السيل هو الزبد وما يلقيه على شاطئه وقشبني ريحها أي آذاني والقشب السم وكأنه قال قد سمني ريحها وذكاها بفتح الأول مقصور اشتعالها ولهبها وذهرها وحسنها ونضارتها وبهجتها

ترجمہ ابن مسیب اور عطا بن یزید لیثی سے روایت ہے کہ اُس نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ لوگون نے کہا یا حضرتؐ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھینگے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمکو شک پڑتا ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جبکہ آسمان صاف ہو بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا تمکو شک پڑتا ہے سورج کے دیکھنے مین جبکہ اُسکے آگے کوئی بدلی نہو اصحاب نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا سو تم خدا کو بھی اسیطرح دیکھوگے حقتعالی لوگون کو قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرما دے گا کہ جو جس چیز کی بندگی کرتا تھا اُس کے ساتھ ہو لے یعنے اپنے معبود کے ساتھ دوزخ مین جاوے سو اُن مین سے بعضے آفتاب کو پوجتے ہونگے اور بعضے چاند کو پوجتے ہونگے اور بعضے بت پرست ہونگے (یعنے اور وہ اپنے معبودون کے ساتھ دوزخ مین جاوینگے) اور یہہ امت محمدی باقی رہ جاے گی اُس مین منافق لوگ بھی ہونگے تو حقتعالی اُنکے سامنے ظاہر ہوگا اور کہے گا مین تمہارا رب ہون وہ کہینگے کہ (تو ہمارا رب نہین) ہم اس مکان مین منتظر ہین یہانتک کہ ہمارا رب ہمپر ظاہر ہو پھر جب ہمارا رب ہمپر ظاہر ہوگا تو ہم اُسکو پہچان لیوینگے پھر حقتعالی اُنپر ظاہر ہوگا (یعنے اُس صفت مین جو اُنکے اعتقاد کے موافق ہے) سو فرماویگا کہ مین تمہارا رب ہون تو مسلمان کہینگے ہان تو ہمارا رب ہے سو اُنکو بلا لیگا اور دوزخ کی پشت پر پلصراط رکھا جاویگا سو پیغمبرون مین سے پہلے پہل مین اپنی امت کے ساتھہ عبور کرونگا۔ اور سواے پیغمبرون کے اُس دن کوئی نہ بول سکیگا۔ اور پیغمبرون کا کلام بھی اُسدن صرف یہی ہوگا کہ الٰہی پناہ الٰہی پناہ اور دوزخ مین آنکڑے ہین جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک درخت کا نام ہے اسکے کانٹے سر کج ہوتے ہین) حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمنے سعدان کے کانٹے دیکھے ہین اصحاب نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ حضرتؐ نے فرمایا کہ دوزخ کے آنکڑے بھی سعدان کے کانٹون کی طرح ہین مگر یہہ کہ خدا کے سواے کوئی نہین جانتا کہ کتنے کتنے بڑے ہین فرشتے اُن آنکڑون سے لوگون کو دوزخ کے اندر پلصراط سے کھینچ لیوینگے اُنکے بدعملون کے سبب سے سو بعض آدمی تو اپنے بدعمل سے ہلاک ہوجاویگا اور بعض آدہ موا ہو کر نجات پاوے گا یہانتک کہ جب حقتعالی بندون کے فیصلے سے فراغت کریگا اور چاہیگا کہ نکالے دوزخ والون مین سے

اپنی رحمت سے جسکو چاہے تو فرشتون کو حکم کرے گا کہ دوزخ سے نکالین اُسکو جو خدا کو پوجتا ہو تو فرشتے انکو دوزخ مین پہچانلیوین گے انکے سجدے کے نشان سے اور خدا نے دوزخ پر سجدے کا مکان جلانا حرام کر دیا ہے سو وہ دوزخ سے نکالے جاوینگے جلے بھنے ہوئے پہر اُنپر آبِ حیات چہڑکا جاویگا تو اُس سے وے جم اُٹہین گے جیسے پانی کے بہاو کے کوڑے مین خودرو دانہ جم اُٹہتا ہے پہر حقتعالی بندون کا فیصلہ کر چکے گا اور ایک مرد بہشت اور دوزخ کے درمیان باقی رہجائیگا اور وہ سب سے پیچہے دوزخ سے نکالکر بہشت مین داخل کیا جاویگا۔ اسکا منہ دوزخ کی طرف ہوگا تو وہ کہیگا کہ اے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پہیر دے کہ اسکی بدبو نے مجھے تنگ کر دیا اور اسکے لپٹ نے مجھے جلا دیا سو حق تعالی اُس سے کہیگا کہ اگر یہہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے تو کچھ اور بہی سوال کرے گا سو وہ شخص کہیگا کہ مین اسکے سوائے کچھ نہ مانگون گا تیری عزت اور جلال کی قسم سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول قرار کرے گا۔ تو خدا اُس کے مُنہ کو دوزخ کی طرف سے پہیر دیگا۔ پہر جب کہ بہشت کے سامنے ہوگا اور اسکی خوبی اور تازگی دیکہے گا تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا پہر کہے گا اے میرے رب مجھکو آگے بڑہا دے بہشت کے دروازے تک تو حقتعالی اُس سے فرماوے گا کہ کیا تو قول قرار نہین کر چکا۔ کہ پہلے سوال کے سوائے مجہ سے اور سوال نکرے گا۔ تو وہ کہیگا اے میرے رب مین تیری خلق مین بدبخت بے نصیب نہین ہونیکا تو حقتعالی فرما دیگا۔ کہ اگر مین یہہ تیرا سوال پورا کر دون تو اسکے سوائے کچہ اور بہی مانگے گا۔ تو وہ کہیگا۔ تیری عزت کی قسم ہے کہ اس کے سوائے کچھ نہ مانگونگا اور اسکا رب اسکو معذور رکہیگا اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے صبر نہین کر سکے گا۔ سو اپنے رب سے نہ مانگنے کا قول اقرار کرے گا تو خدا اسکو بہشت کے دروازے پر کر دیگا سو جب وہ بہشت کے دروازے پر پہنچیگا۔ اور اسکی تازگی کو دیکہیگا۔ اور جو کچہ کہ اس مین رونق اور خوشی ہے تو چپ رہیگا جتنا کہ خدا چاہے گا۔ پہر کہیگا کہ اے میرے رب مجھکو بہشت مین داخل کر۔ تو حقتعالی اُس کو فرماویگا۔ کہ تیرا برا ہو اے آدمی تو کیا دغا باز ہے کیا تو قول قرار نہین کر چکا کہ اسکے سوا اور کچہ نہ مانگون گا جو کچہ تجھکو ملا تو وہ کہیگا اے میرے رب مجھکو اپنی خلق مین بدبخت اور بے نصیب نکر سو خدا اُس سے راضی ہو جائیگا پہر اُسکو بہشت مین داخل ہونے کی اجازت دیگا۔ اور حق تعالی اُس سے فرماویگا کہ کسی چیز کی آرزو کر اور وہ مانگ اپنے رب سے اور جو کچہ اُسکی تمنا ہوگی ظاہر کرے گا یہانتک کے جب اُس کے سب ہوس اور خواہشین ہو چکین گی تو حقتعالی اُس کو یاد دلائیگا۔ اور کہیگا کہ فلانی چیز اور فلانی چیز مانگ یہانتک کہ جب اُسکی ساری خواہشین پوری ہو چکین گی تو حقتعالی فرماوے گا کہ تیرے یہہ سب سوال پورے ہوئے اور اُس کے ساتہہ اتنا اور بہی زیادہ کیا ابو سعید نے کہا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ فرماتے تہے کہ تیرے یہہ سب سوال پورے ہوئے اور اُس کے ساتہہ دس گنا اور بخاری مسلم اور ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور سعدان ایک درخت ہے اُس کے کانٹے ہیکڑے ہوتے ہین وہ اونٹون کی عمدہ خوراک ہے اور مخرادل کے معنے ہین پہینکا گیا اور بیہوش کیا گیا اور بعض نے کہا کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔ اور معنے یہ ہونگے پلصراط کے آنکڑے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالینگے۔ یہانتک کہ دوزخ مین گر پڑے گا اور امتحاش کے معنے ہین جلجانا اور حبہ ساتہہ زیر حا کے تخم ہین اور بیر سے جیسے گیہون اور جو اور حمیل سیل جہاگ ہے اور وہ چیز جسکو بہاو کا پانی کنارے پر ڈالتا ہے اور قشبنی یعنی اُسنے مجھے ایذا دی۔ اور قشب زہر کو کہتے ہین گویا اُس نے کہا کہ اسکی لپٹ بو نے مجھے زہر پلایا ہے اور ذکا سے مراد اُس کی لپٹ اور بہڑک ہے اور زہر تہا سے مراد اُس کی خوبی اور تازگی اور رونق ہے۔

(۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ

الترمذیؒ ترجمہ ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں کی تین بار پیشی
ہوگی سو دو پیشیوں میں تو جھگڑے اور عذر پیش ہونگے اور جب تیسری پیشی ہوگی تو نامۂ اعمال اڑکر ہاتھوں میں جا پڑینگے
سو کوئی داہنے ہاتھ سے پکڑے گا اور کوئی بائیں سے ترمذی اسکے راوی ہیں **ف** جھگڑے یہہ ہونگے کہ کافر کہیں گے
کہ ہمکو پیغمبروں نے پیغام الٰہی نہیں پہونچایا اور عذر یہہ ہے کہ ہمنے بھول چوک سے گناہ کیے ہیں اور تیسری پیشی اُنپر حجت قائم ہوگی
فرشتوں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت سے۔

(۱۲) **وعن** ابن عمر رضؓ وسأله رجل ماذا سمعت في النجوى فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
يقول يدني المؤمن من ربه حتى يضع عليه كنفه فيقرره بذنوبه فيقول أتعرف ذنب كذا أتعرف ذنب كذا
فيقول أعرف رب مرتين فيقول سترتها عليك في الدنيا وأغفرها لك اليوم ثم يعطى صحيفة حسناته وأما
الآخرون من الكفار والمنافقين فينادى بهم على رؤوس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم
ألا لعنة الله على الظالمين أخرجه الشيخان ترجمہ ابن عمر رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے ان سے پوچھا
کہ تونے سرگوشی میں کیا چیز سنی ہے اُنہوں نے کہا میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ ایماندار اپنے
رب سے قریب کیا جاویگا یعنی قیامت میں یہانتک کہ خدا اُس کو اپنی رحمت کے سائے سے چھپا لیگا سو اُس کے گناہ اس سے
قبول کرادیگا سو فرمایگا کہ تو اپنا فلانا گناہ پہچانتا ہے فلانا فلانا قصور یاد ہے تو مومن کہے گا اے میرے رب ہاں یاد ہے
دو بار کہیگا سو حقتعالی فرماویگا کہ تیرے گناہ ہمنے دنیا میں چھپائے ہم آج بھی وہ گناہ تجھکو بخشتے ہیں پھر نیکیوں کا
نامۂ اعمال اسکو دیا جاویگا۔ لیکن اور لوگ جو کافر اور فقط زبانی مسلمان تھے سو انکے ساتھ تمام خلائق کے سرپر پکارا
جاویگا کہ یہہ لوگ ہیں جو خدا پر جھوٹ باندھتے تھے جان لو کہ خدا کی لعنت ہے ظالموں پر یعنے جو حد سے بڑھگئے بندگی کے
بدلے نافرمانی کی شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۱۳) **وعن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جاء رجل فقال يا رسول الله إن لي مملوكين
يكذبونني ويخونونني ويعصونني فأشتمهم وأضربهم فكيف أنا منهم فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا كان يوم القيامة يحسب ما خانوك وكذبوك وعصوك وعقابك إياهم
فإن كان عقابك إياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وإن كان عقابك إياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وإن كان عقابك إياهم
فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل يبكي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
أما تقرأ قول الله عز وجل ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وإن كان مثقال
حبة من خردل أتينا بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما أجد لي ولهؤلاء شيئا
خيرا من مفارقتهم وأشهدك أنهم كلهم أحرار أخرجه الترمذي ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا سو اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس غلام ہیں جو مجھکو جھٹلاتے ہیں اور میری
خیانت اور نافرمانی کرتے ہیں میں انکو گالی دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا کیا حال ہوگا بنسبت انکے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب ہوگا اسکا جو انہوں نے تیری خیانت اور تکذیب و نافرمانی کی اور حساب
ہوگا اسکا جو تونے انکو سزا دی سو اگر تیری مار بقدر انکے گناہوں کے ہوگی تو حساب برابر رہے گا۔ نہ تجھکو ثواب ہوگا
نہ عذاب اور اگر تیری سزا انکے گناہوں سے کم ہوگی تو تیرے واسطے ثواب ہوگا اور اگر تیری مار انکے گناہوں سے زیادہ ہوگی

تو انکے واسطے تجھسے زیادتی کا بدلا لیا جاوے گا سو وہ مرد روتا ہوا الگ ہوا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تو اس آیت کو نہین پڑھتا خدا تعالی فرماتا ہے کہ ہم رکھین گے ترازو مین انصاف کی قیامت کے دن پھر ظلم نہ ہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور اگرچہ ہوگا برابر ایک رائی کے دانے کے تو ہم اسکو لے آوین گے اور ہم کافی ہین حساب کرنے کو تو اس مرد نے کہا یا رسول اللہ مین انکے واسطے اور اپنے واسطے انکے جدا ہونے سے کوئی چیز بہتر نہین پاتا اور مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ وہ سب آزاد ہین ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۱۴) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّا اَضْحَكُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ عَلَيْكَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ اِنْطِقِيْ فَتَنْطِقُ بِعَمَلِهٖ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ اُنَاضِلُ اَيْ اُجَادِلُ وَاُخَاصِمُ

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے سو فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ مین کسواسطے ہنستا ہون ہمنے کہا اللہ اور اسکا رسول زیادہ تر دانا ہین .... فرمایا بندے کی گفتگو سے جو اپنے رب سے کرے گا مجھے ہنسی آئی ہے۔ بندہ کہے گا اے میرے رب کیا تو مجھکو پناہ نہین دے چکا ظلم سے یعنے تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کرونگا۔ حقتعالی کہے گا کیون نہین بندہ کہے گا۔ کہ مین آج نہین قبول کرونگا گواہی اپنی جان پر مگر اپنی ذات کے گواہ سے (یعنے مین اسوقت قصوروالون گا جبکہ میری ذات مین کوئی قصور کی دلیل ظاہر ہو اور گواہی دے غیر کی گواہی پر مجھکو اعتماد نہین تو حق تعالی فرماوے گا کہ آج تیری ذات ہی تجھپر گواہ ہونے مین کافی ہے۔ اور کراما کاتبین کا گواہ ہونا کافی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کی جاوے گی اسکے منہ پر پھر اسکے ہاتھ پاؤن کو حکم ہوگا کہ بولو تو اسکے بدکامون کو ظاہر کردینگے پھر بندے کو کلام کی اجازت ہوگی۔ تو بندہ اپنے ہاتھ پاؤن سے کہیگا۔ کہ تمپر خدا کی مار پڑے اور تمکو دوری ہووے۔ مین تو تمہاری ہی طرف سے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا مجھکو دوزخ سے منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کرکے دوزخ مین گرتے ہو مسلم اسکے راوی ہین اناضل کے معنی ہین جھگڑتا تھا۔

(۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فَيَنْشُرُ لَهٗ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ فَيَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُوْنَ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ لَهٗ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَنْ تُظْلَمَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى شَيْءٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلسِّجِلُّ اَلْكِتَابُ الْكَبِيْرُ وَالْبِطَاقَةُ رُقْعَةٌ صَغِيْرَةٌ وَهِيَ مَا يُجْعَلُ فِيْ طَيِّ الثَّوْبِ يُكْتَبُ فِيْهَا ثَمَنُهٗ وَالطَّيْشُ الْخِفَّةُ ترجمہ ابن عمرو بن العاص سے روایت ہے ..... حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت سے ایک مرد کو قیامت کے دن تمام خلائق کے روبرو خلاص کرے گا سو اسکے واسطے ننانوے طومار دفتر گناہون کے پھیلائے جاوین گے ہر دفتر اتنا لنبا چوڑا

ہوگا جہاں تک نظر پہونچے پھر خدا فرماوے گا کیا تو ان طوماروں میں سے کسی چیز سے منکر ہے کیا میرے نگہبانوں لکھنے والوں نے تجھپر ظلم کیا وہ کہے گا کہ نہیں اے رب پھر خدا فرماویگا کیا تیرا کوئی عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے میرے رب۔ تو اللہ تعالیٰ فرماوے گا کیوں نہیں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج تجھپر ظلم نہیں ہوگا۔ تو اُس کے واسطے ایک چھوٹا رقعہ نکالا جاوے گا جسمیں کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہوگا۔ تو خدا فرماوے گا کہ اسکے وزن کو دیکھ کس قدر بھاری ہے بندہ کہے گا۔ اے رب یہ رقعہ کیا چیز ہے بہ نسبت ان طوماروں کے تو خدا فرماوے گا کہ تجھپر ظلم نہ ہوگا۔ سو ایک پلے میں وہ سب طومار رکھے جاوینگے اور ایک پلے میں وہ رقعہ رکھا جاوے گا سو وہ طومار ہلکے ہوجاوینگے اور رقعہ بھاری ہوجاوے گا اور اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہوتی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

سجل بڑے دفتر کو کہتے ہیں اور بطاقہ کے معنے ہیں چھوٹا رقعہ جو کپڑے کی بیچ میں کہا جاتا ہے اُس میں اُس کا مول لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور طیش کے معنے ہیں ہلکا ہونا۔

(۱۶) **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِیِّ رض قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْسَنَ فِی الْاِسْلَامِ لَمْ یُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فِی الْاِسْلَامِ اُخِذَ بِالْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو مسعود بدری رض سے روایت ہے کہ کسی نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم پکڑے جاوینگے ان عملوں پر جو ہمنے کفر کے وقت میں کئے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اسلام میں نیک عمل کیے وہ کفر کے وقت کے بدعملوں پر پکڑا نہ جاوے گا۔ اور جس نے اسلام میں بدعمل کیے تو وہ پہلے پچھلے سب عملوں پر پکڑا جاویگا شیخین اسکے راوی ہیں۔

(۱۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰی شَیْءٍ اِلَّا كَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَوْقُوْفًا لَازِمًا بِهٖ لَا یُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَاَ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ایسا بلانیوالا نہیں جو کسی کو کسی کام کی طرف بلاوے مگر کہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اُس کے ساتھ چمٹ جاویگا۔ اُس سے جدا نہ ہوگا اگرچہ ایک مرد نے ایک کو بلایا ہو۔ پھر یہ آیت پڑھی انکو ٹھیراؤ ان سے پوچھ ہوگی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِیْ صِفَةِ الْحَوْضِ وَالْمِیْزَانِ وَالصِّرَاطِ

چوتھی فصل

حوض کوثر اور میزان۔ اور پل صراط کے بیان میں

(۱) **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رض قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِیَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاٰنِیَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ وَكَوَاكِبِهَا فِی اللَّیْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِیَةِ اٰنِیَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ یَظْمَاْ اٰخِرَ مَا عَلَیْهِ یَشْخَبُ فِیْهِ مِیْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَیْنَ عَمَّانَ اِلٰی اَیْلَةَ وَمَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ یَشْخَبُ اَیْ یَسِیْلُ وَیَجْرِیْ ترجمہ ... سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ حوض کوثر کے برتن کتنے ہیں تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم

جسکے قابو میں میری جان ہے کہ البتہ حوض کوثر کے برتن زیادہ تر ہیں آسمان کے چھوٹے بڑے تارون کی گنتی سے جیسے ستارون کی کثرت ہوتی ہے اندھیری بے بدلی والی رات میں بہشت کے برتن ایسے ہیں کہ جو ان سے پانی پیئے گا پیاسا نہوگا آخر زمانے تک پینے ہمیشہ سیراب رہے گا اس حوض میں بہشت کے دو پرنالے بہتے ہیں اسکا عرض طول کے برابر ہے ۔ جتنا فاصلہ عمان سے ایلہ تک ہے اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا مسلم ترمذی اس کے راوی ہیں ۔ بہشت کے مینہ میں بہتا ہے اور جاری ہے ۔ عمان اور ایلہ دو شہر ہیں شام میں ۔

(۲) وعن سمرة بن جندب رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان لكل نبي حوضا ترده امته وانهم يتباهون ايهم اكثر واردة واني ارجو ان اكون اكثرهم واردة اخرجه الترمذي ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا ایک حوض ہے کہ اس کی امت پیغمبر آوینگی اور ہر فرقہ آپسمین فخر کرینگے کہ ان میں کس کے حوض پر بہت لوگ آتے ہیں ۔ اور میں امیدوار ہون کہ ان میں میرے حوض پر سب سے زیادہ لوگ آوینگے ترمذی اس کے راوی ہیں ۔

(۳) وعن انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما الكوثر قال نهر في الجنة اعطانيه ربي الله اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزور فقال عمر ان هذه لناعمة فقال صلى الله عليه وآله وسلم اكلها انعم منها اخرجه الترمذي ترجمہ انس سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک نہر ہے کہ مجھکو میرے رب نے عطا کی اسکا پانی دودھ سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا اس میں پرندے ہیں جنکی گردن اونٹون کی گردن کی طرح ہے تو عمر فاروق نے کہا کہ البتہ یہ جانور بہت نعمت و آسائش میں ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ۔۔۔ انکے کھانے والے ان سے بھی زیادہ نعمت و آسائش میں ہونگے ترمذی اس کے راوی ہیں ۔

(۴) وعن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا فرطكم على الحوض اخرجه الشيخان ترجمہ جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا میر سامان ہون حوض کوثر پر شیخین اسکے راوی ہیں ۔

(۵) وعن ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انا فرطكم على الحوض وليرفعن الي رجال منكم حتى اذا هويت لاناولهم اختلجوا دوني فاقول اي رب اصحابي فيقال انك لا تدري ما احدثوا بعدك فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدي اخرجه الشيخان وفي اخرى لمسلم عن ابي هريرة رض قال ترد امتي على الحوض وانا اذود الناس عنه كما يذود الرجل ابل الرجل عن ابله قالوا يا رسول الله تعرفنا قال نعم لكم سيماء ليست لاحد غيركم تردون علي غرا محجلين من اثار الوضوء وليصدن عني طائفة منكم فلا يصلون الي فاقول يا رب اصحابي اصحابي فيجيبني ملك فيقول وهل تدري ما احدثوا بعدك وفي اخرى ان حوضي ابعد من ايلة الى عدن لهو اشد بياضا من الثلج احلى من العسل وللانية اكثر من عدد النجوم الفرط المتقدم على القوم ليرتاد لهم الماء واختلجوا اي اخذوا فابسحقا اي بعدا ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں میر سامان ہون حوض کوثر پر اور البتہ میرے سامنے لائینگے چند لوگ تم میں سے یہانتک کہ جب میں انکی طرف

جھکون گا کہ انکو حوض کوثر کا پانی دون تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے جاوینگے تو مین کہون گا کہ یہ میرے یہہ تو میرے ساتھی ہین تو حکم ہوگا۔ کہ تو نہین جانتا کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین تو مین کہون گا۔ کہ دوری ہو اور ہلاکت ہو انکو جنہنے میرے بعد دین بدلا۔ شیخین اسکے راوی ہین اور مسلم کی ایک روایت مین کہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے فرمایا کہ میری امت میرے حوض پر اترے گی اور مین اس سے کچھ لوگون کو ہٹا دونگا جیسے ایک مرد غیر مرد کے اونٹون کو اپنے اونٹون سے ہانکتا ہے ہٹاتا ہے اصحاب نے کہا یا حضرت آپ ہمکو پہچانینگے فرمایا ہان تمہارے واسطے ایسی نشانی ہوگی کہ تمہارے سوائے اور کسی کو نہ ہوگی تم میرے پاس آوگے اس حال مین کہ تمہارے چہرے اور ہاتھ پاؤن روشن ہونگے وضو کے نشان سے اور البتہ تمہارا ایک گروہ مجھسے روکا جاوے گا سو میرے تک نہ پہونچ سکینگے۔ تو مین کہون گا اے میرے رب یہ میرے ساتھی ہین۔ تو تب ایک فرشتہ مجکو جواب دیگا سو کہے گا کیا تو جانتا ہے کہ انہون نے تیرے بعد کیا کیا بدعتین نکالین۔ اور ایک روایت مین ہے کہ میرا حوض زیادہ لمبا اور چوڑا ہے اس سے جتنا کہ ایلہ سے عدن تک فاصلہ ہے البتہ اسکا پانی برف سے زیادہ تر سفید ہے اور شہد سے زیادہ تر میٹھا ہے اور اسکے آبخورے ستارون کی گنتی سے زیادہ ہین۔

فرط اس کو کہتے ہین جو قوم سے آگے بڑھ جائے جو پانی پر اترنے والے ہون اور اختلجوا کے معنے ہین کہ جلد پکڑے جاوینگے اور سحقا کے معنے ہین دوری۔

(۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ اَوْ ثَمَانُ مِائَةٍ اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاؤُدَ ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ میرے حوض پر پانی پینے کو آوینگے ان مین سے تم لاکھوان حصہ بھی نہین ہو کسی نے پوچھا کہ تم اسوقت کتنے آدمی تھے کہا سات سو یا آٹھ سو۔ ابوداؤد اسکے راوی ہین۔

(۷) وَعَنْ اَنَسٍ رضہ قَالَ قُلْتُ اشْفَعْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَنَا فَاعِلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْتُ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَةَ مَوَاطِنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ مینے کہا یا رسول اللہ قیامت کے دن میری شفاعت کیجیو گا۔ فرمایا کہ انشاء اللہ مین شفاعت کرون گا۔ مینے کہا کہ مین آپ کو کہان تلاش کرون۔ فرمایا کہ اول مجھ کو پل صراط پر تلاش کرنا مین نے کہا کہ اگر مین آپسے (وہان) نہ ملون تو پھر کہان۔ فرمایا پھر مجکو میزان کے پاس تلاش کرنا۔ مین نے کہا کہ اگر وہان بھی آپ سے نہ ملون تو پھر کہان فرمایا پھر مجھکو حوض پر تلاش کرنا۔ سو مقرر مین ان تین جگہون سے نہ چوکون گا۔ ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيْكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَمَّا فِيْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيْزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيْزَانُهٗ اَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ اَمْ فِيْ شِمَالِهٖ اَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ

حَتّٰی یَحُوْزَہٗ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ مینے دوزخ کو یاد کیا سو
مین رونے لگی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیون روتی ہو مینے کہا کہ مجھکو دوزخ یاد آئی اسواسطے روتی ہون
سو کیا تم قیامت کے دن اپنے گھر والون کو یاد کروگے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تین جگھون مین تو کوئی کسی
کو یاد نہ کرے گا۔ ایک میزان کے پاس یہانتک کہ جان لے کہ اسکی میزان ہلکی ہے یا بھاری۔ دوسرے جبکہ نامہ اعمال اُڑینگے
یہانتک کہ جان لے کہ اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ مین پڑتا ہے یا بائین ہاتھ مین یا پیٹھ کے پیچھے سے تیسرے
پلصراط کے وقت جبکہ دوزخ کے درمیان رکھا جائے گا یہانتک کہ گذر کر اس سے پار ہو۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیْ ذِکْرِ الشَّفَاعَۃِ

پانچوین فصل

شفاعت کے بیان مین

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ
فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَہٗ وَاِنِّیْ اخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَۃً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَھِیَ نَائِلَۃٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی
مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا مقبول ہے سو ہر پیغمبر نے اپنی دعا جلد مانگ لی اور مین نے اپنی
دعا چھپا رکھی ہے اپنی امت بخشانے کے واسطے قیامت کے دن سو وہ انشاء اللہ تعالی میری امت سے اُس شخص کو پہنچے گی جسنے
اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین ٹھیرایا تینون اور ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ
مِنْ اُمَّتِیْ اَخْرَجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ قَالَ جَابِرٌ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ اَھْلِ الْکَبَائِرِ فَمَالَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ
ترجمہ جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمت سے کبیرے گناہ والون
کے واسطے ہوگی۔ ابوداؤد اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور زیادہ کیا ہے ترمذی نے کہا جابرؓ نے کہ جو شخص کبیرے گناہ
والون مین سے نہ ہوگا اسکو شفاعت سے کچھ تعلق نہین۔

(۳) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ مَاجَ النَّاسُ
بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لِذُرِّیَّتِکَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ
بِاِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِنَّہٗ خَلِیْلُ اللّٰہِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاھِیْمَ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُوْسٰی فَاِنَّہٗ
کَلِیْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیُؤْتٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِعِیْسٰی فَاِنَّہٗ رُوْحُ اللّٰہِ تَعَالٰی
وَکَلِمَتُہٗ فَیُؤْتٰی عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ لَسْتُ لَھَا وَلٰکِنْ عَلَیْکُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنِیْ
فَاَقُوْلُ اَنَا لَھَا فَاَنْطَلِقُ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ لِیْ فَاَقُوْمُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَاَحْمَدُہٗ بِمَحَامِدَ لَا اَقْدِرُ عَلَیْھَا الْاٰنَ
یُلْھِمُنِیْھَا اللّٰہُ ثُمَّ اَخِرُّ لِرَبِّیْ سَاجِدًا فَیَقُوْلُ یَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ انْطَلِقْ فَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِّنْ بُرَّۃٍ اَوْ شَعِیْرَۃٍ مِّنْ
اِیْمَانٍ فَاَخْرِجْہُ مِنْھَا فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَرْجِعُ اِلٰی رَبِّیْ فَاَحْمَدُہٗ بِتِلْکَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَہٗ سَاجِدًا فَیُقَالُ

لي مثل الأولى فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فمن كان في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان
فأخرجه منها فأنطلق فأفعل ثم أعود إلى ربي فأفعل كما فعلت فيقال لي ارفع رأسك مثل
الأولى فأقول يا رب أمتي أمتي فيقال انطلق فمن كان في قلبه أدنى من مثقال حبة من خردل
من إيمان فأخرجه من النار فأنطلق فأفعل ثم أرجع إلى ربي في الرابعة فأحمده بتلك المحامد
ثم أخر له ساجدا فيقال لي يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع لك وسل تعطه واشفع فأقول يا رب
ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله قال ليس ذلك لك أو قال ليس ذلك إليك ولكن وعزتي وكبريائي
وعظمتي لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله أخرجه الشيخان + وفي رواية لهما وللترمذي +
عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه كنا مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم في دعوة فرفع إليه الذراع
وكانت تعجبه فنهش منها نهشة وقال أنا سيد ولد آدم يوم القيمة هل تدرون فيم ذلك يجمع
الله الأولين والآخرين في صعيد واحد فينظرهم الناظر ويسمعهم الداعي وتدنو منهم الشمس
فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس ألا ترون إلى ما أنتم فيه
ألا تنظرون من يشفع لكم فيقول بعضهم لبعض أبوكم آدم فيأتونه فيقولون يا آدم أنت أبو البشر
خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وأسجد لك ملٓئكته وأسكنك الجنة ألا تشفع لنا إلى ربك
ألا ترى ما نحن فيه وما بلغنا فيقول آدم عليه السلام إن ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولا يغضب بعده مثله وإنه نهاني عن الشجرة فعصيت نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري
اذهبوا إلى نوح عليه السلام فيأتون نوحا عليه السلام فيقولون أنت يا نوح أول الرسل
إلى أهل الأرض وقد سماك الله عبدا شكورا ألا ترى إلى ما نحن فيه ألا ترى إلى ما بلغنا ألا تشفع
لنا إلى ربك فيقول إن ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله و
إني قد كانت لي دعوة دعوت بها على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى إبراهيم
فيأتون إبراهيم عليه السلام فيقولون أنت نبي الله خليله من أهل الأرض اشفع لنا إلى ربك
ألا ترى إلى ما نحن فيه فيقول لهم إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب
بعده مثله وإني قد كنت كذبت ثلث كذبات فذكرها نفسي نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري
اذهبوا إلى موسى فيأتون موسى فيقولون يا موسى أنت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه
على الناس اشفع لنا إلى ربك ألا ترى إلى ما نحن فيه فيقول إن ربي غضب اليوم غضبا .. لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وإني قد قتلت نفسا لم أومر بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا
إلى غيري اذهبوا إلى عيسى فيأتون عيسى فيقولون يا عيسى أنت رسول الله وكلمته ألقاها إلى
مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد اشفع لنا إلى ربك ألا ترى إلى ما نحن فيه فيقول
عيسى إن ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسي
نفسي نفسي اذهبوا إلى غيري اذهبوا إلى محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيأتون محمدا صلى الله
تعالى عليه وآله وسلم وفي رواية فيأتوني فيقولون يا محمد أنت رسول الله وخاتم الأنبياء وقد

غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَاَنْطَلِقُ اِلٰى تَحْتَ الْعَرْشِ
فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ
يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
اَدْخِلْ مِنْ اُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَيْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيْمَا سِوٰى
ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ
مَكَّةَ وَحِمْيَرَ اَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰى وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فِيْ قِصَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَذَكَرَ قَوْلَهٗ فِي الْكَوْكَبِ
هٰذَا رَبِّيْ وَقَوْلَهٗ لِاٰلِهَتِهِمْ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا وَقَوْلَهٗ اِنِّيْ سَقِيْمٌ قُلْتُ ذَكَرَ الْبَارِزِيْ فِيْ
تَجْرِيْدِهٖ حَدِيْثَ اَنَسٍ وَحَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض هٰذَيْنِ فِي الشَّفَاعَةِ بِاخْتِصَارٍ جِدًّا وَقَدْ اَثْبَتُّهُمَا
بِكَمَالِهِمَا حِرْصًا عَلَى الْفَائِدَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَلْاِلْهَامُ ضَرْبٌ مِنَ الْوَحْيِ الَّذِيْ يُلْقِيْهِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ
عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ وَالنَّهْشُ اَخْذُ اللَّحْمِ بِمُقَدَّمِ الْاَسْنَانِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو آدمی آپس میں بعضے بعضوں میں ملجائیں گے سو آدم علیہ السلام کے
پاس آوینگے تو اُن سے کہیں گے کہ اپنی اولاد کی سفارش کیجیے تو آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں سفارش کے لائق
نہیں ہوں ولیکن تم ابرٰہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے دوست ہیں سو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو
ابرٰہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میں بھی شفاعت کے لائق نہیں لیکن تم موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ خدا نے
اُن سے بلا واسطہ کلام کیا پھر لوگ موسی علیہ السلام کے پاس آوینگے اور اُن سے شفاعت چاہیں گے تو وہ بھی انکار
لاوینگے کہیں گے کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں ولیکن تم عیسےٰ کے پاس جاؤ اس واسطے کہ وہ اللہ کی روح
اور اسکی حکمی ہیں تو پھر لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور اُن سے شفاعت چاہیں گے تو وہ کہیں گے
کہ میں شفاعت کے لائق نہیں ہوں لیکن تم محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ پھر لوگ میرے پاس آئیں گے
میں کہوں گا کہ میں شفاعت کے لائق ہوں سو میں چلونگا۔ اور اپنے رب سے اجازت مانگوں گا تو مجھکو اجازت
ملے گی سو میں خدا کے آگے کھڑا ہونگا۔ پھر میں اسکی ایسی تعریف کرونگا جسپر میں اب قادر نہیں۔ مجھکو اللہ الہام کریگا۔
پھر میں اپنے رب کے آگے سجدے میں گر پڑونگا۔ تو اللہ فرماوے گا اے محمد اپنا سر اٹھا لے اور کہو تیری بات سنی جاویگی
اور مانگ تجھکو دیا جاوے گا۔ اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول ہوگی۔ تو میں کہونگا اے رب میری امت کو بخشدے
میری امت کو بخشدے تو اللہ فرماوے گا۔ کہ جا سو جسکے دل میں گیہوں یا جو کے دانے کے برابر ایمان ہو اسکو دوزخ
باہر نکال سو میں جاؤنگا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا پھر اپنے رب کی طرف پلٹ آؤنگا۔ اور انہیں تعریفوں
سے اسکی تعریف کروں گا۔ پھر اُسکے آگے سجدے میں گر پڑوں گا۔ تو مجھکو حکم ہوگا۔ جیسا پہلی بار ہوا تو میں کہوں گا
اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جسکے دل میں رائی کے دانے کے
برابر ایمان ہو اسکو دوزخ سے باہر نکال تو میں چلوں گا۔ اور جو حکم ہوگا سو کرونگا۔ پھر اپنے رب کی طرف پلٹ
جاؤنگا۔ سو تعریف کروں گا جیسے پہلے کی اور سجدے میں گر پڑوں گا تو مجھکو حکم ہوگا کہ اپنا سر اٹھا لے پہلی بار کی
طرح تو میں کہوں گا اے میرے رب میری امت کو بخشدے میری امت کو بخشدے تو حکم ہوگا کہ جا سو جسکے دل
میں رائی کے دانے سے کم ایمان ہو اسکو دوزخ سے نکال سو میں جاؤنگا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے باہر لاؤں گا

پہر مین چوتہی بار اپنے رب کی طرف پلٹ جاؤنگا۔ اور اُن تعریفون سے اُسکی تعریف کرونگا۔ پہر اُس کے آگے سجدے
مین گر پڑونگا تو مجکو حکم ہوگا اے محمد اپنا سر اُٹہا لے اور کہہ سُنا جاویگا اور مانگ تجہکو دیا جاویگا۔ اور شفاعت
کر تیری شفاعت قبول ہوگی تو مین کہونگا اے میرے رب مجہکو حکم اُس کی شفاعت کرنے کا۔ جسنے لا آلہ الا اللہ
کہا خدا فرماویگا یہہ تیرا حق نہین لیکن میری عزت اور بزرگی اور عظمت کی قسم البتہ مین دوزخ سے نکالونگا جسنے لا آلہ
الا اللہ کہا شیخین اسکے راوی ہین اور شیخین اور ترمذی کی ایک روایت مین ابو ہریرہ رضہ سے آیا ہے کہ ہم ایک
دعوت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ تہے تو بکری کا ہاتہ آپ کی طرف اُٹہایا گیا۔ وہ ہاتہ آپ کو بہت
پسند تہا تو دانتون سے نوچ کر اُسکا گوشت کہایا اور فرمایا کہ مین اولاد آدم کا سردار ہون قیامت کے دن کیا تم جانتے
ہو کہ یہہ بیان کسطرح ہے اللہ تعالی پہلے پچہلون کو ایک میدان مین جمع کریگا سو دیکہنے والا سب کو دیکہے گا
اور بلانیوالا انکو سُنائیگا۔ یعنے ایک کی آواز سب خلق کے کان مین پہونچے گی اور سورج اُن سے قریب ہو جائیگا
لوگون کو اس قدر غم اور تکلیف پہونچے گی جسکی انکو طاقت نہ ہوگی اور نہ اُٹہا سکین گے۔ تو لوگ آپس مین ایک دوسرے
کو کہین گے کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین تم مبتلا ہو۔ کیا تم نہین ڈہونڈہتے وہ شخص جو تمہارے واسطے سفارش
کرے تو بعض بعضون کو کہینگے کہ تمہارا باپ آدم ہے اس کے پاس چلو سو آدم علیہ السلام کے پاس آوینگے تو کہینگے اے آدم
تم سب بندون کے باپ ہو اللہ نے تمکو اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا اور تجہ مین اپنی روح پہونکی اور تجہکو فرشتون سے سجدہ کروایا
اور بہشت مین بسایا کیا تم اپنے رب کے پاس ہماری سفارش نہین کرتے کیا تم نہین دیکہتے کہ جس مصیبت مین ہم ہین اور جو
تکلیف ہم کو پہونچی تو آدم علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ نہ کبہی اس سے پہلے ایسا
غضبناک ہوا اور نہ اس سے پیچہے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور اُس نے مجہکو درخت کہانے سے منع کیا اور مین نے اُسکی نافرمانی
کی میری جان خود شفاعت کی مستحق ہے تین بار کہینگے میرے سوا اور کے پاس جاؤ۔ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ سو
لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے تو کہین گے ای نوح تم پہلے رسول ہو زمین والون کی طرف اور خدا نے تمہارا
نام بندہ شکر گذار رکہا۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین کیا تم نہین دیکہتے جو تکلیف ہمکو پہونچی۔ کیا تم اپنے
رب کے پاس ہماری سفارش نہین کرتے تو نوح علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ کبہی اس سے
پہلے غضبناک ہوا۔ اور نہ اس سے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور میری ایک خاص دعا تہی جس سے مینے اپنی قوم کے
حق مین بددعا کی میری جان خود نجات کی مستحق ہے تین بار کہین گے میرے غیر کے پاس جاؤ۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاس
جاؤ۔ پہر لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہین گے کہ تم خدا کے پیغمبر ہو۔ اور اہل زمین سے اُس کے دوست
ہو ہماری سفارش کرو۔ اپنے رب کے پاس۔ کیا تم نہین دیکہتے جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو ابراہیم علیہ السلام ان سے
کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اس سے پہلے کبہی ایسا غضبناک نہین ہوا۔ اور نہ اس سے پیچہے ویسا
غضبناک ہوگا۔ اور مقرر مین نے تین جہوٹ بولے ہین پہر انکو ذکر کرینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میرے
سوائے کسی اور کے پاس جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر لوگ موسی علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور کہین گے ای
موسی تم پیغمبر ہو خدا نے تم کو اپنی رسالت اور کلام سے لوگون پر فضیلت دی اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کیجئے
کیا تم نہین دیکہتے کہ جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو موسی علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے
کہ اس سے پہلے کبہی ایسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس کے پیچہے ویسا غضبناک ہوگا۔ اور البتہ مینے ایک آدمی کو قتل

کیا جسکے مارنے کا مجھکو حکم نہ تھا مین خود نجات کا مستحق ہون تین بار کہین گے میرے غیر کے پاس جاؤ عیسےٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر لوگ عیسی علیہ السلام کے پاس جاوین گے سو کہین گے اے عیسیٰ تم خدا کے رسول اور اسکا کلمہ ہو جو مریم کی طرف ڈالا اور اسکی روح ہو اور تم نے گود مین لوگون سے کلام کی۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو۔ کیا تم نہین دیکھتے جس مصیبت مین ہم ہین تو عیسی علیہ السلام کہین گے کہ مقرر میرا رب آج ایسا غضبناک ہوا ہے کہ اُس سے پہلے کبھی ویسا غضبناک نہین ہوا اور نہ اس سے پیچھے ایسا غضبناک ہوگا۔ اور اپنا کوئی گناہ نہ ذکر کرین گے کہینگے میری جان خود نجات کی مستحق ہے میری غیر کے پاس جاؤ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ پہر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاوینگے اور ایک روایت مین ہے کہ میرے پاس آوین گے تو کہین گے اے محمد ص تم رسول ہو اور پیغمبرون کی مہر ہو اور خدا نے تمہارے پہلے اور پچھلے سب گناہ بخشدیے۔ اپنے رب کے پاس ہماری سفارش کرو کیا آپ نہین دیکھتے جس مصیبت مین ہم ہین۔ تو مین عرش کے نیچے جاؤن گا اور اپنے ربّ کے آگے سجدے مین گرون گا۔ پہر خدا مجھپر اپنی وہ تعریف اور خوب ثنا کہولے گا جو مجھسے پہلے کسی پر نہین کہولی پہر خدا فرماویگا اے محمد اپنا سر اٹھا اور مانگ تجھکو دیا جاوے گا۔ اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی تو مین کہونگا اے میرے رب مین اپنی امت کی مغفرت مانگتا ہون تین بار تو حکم ہوگا اے محمد اپنی امت مین سے جنپر حساب نہین انکو بہشت مین داہنے دروازے سے داخل کرو۔ اور وہ باقی دروازون مین بہی لوگون کے شریک ہونگے۔ پہر فرمایا قسم ہے اُس کی جس کے قابو مین میری جان ہے۔ کہ بہشت کی چوکہٹون سے دو چوکہٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکے اور ہجر کے یا مکے اور بصرے کے درمیان فاصلہ ہے اور ایک روایت مین ابراہیم کے قصے مین اتنا زیادہ ہے اور ذکر کیا قول اپنا ستارون کے باب مین ہذا ربی یہ میرا رب ہے اور قول اپنا انکے بتون کے حق مین بلکہ اُنکے بڑے نے یہ کام کیا ہے اور قول اپنا کہ مین بیمار ہون مین کہتا ہون کہ بارزی نے اپنی تجرید مین ان دونون انس اور ابو ہریرہ کی حدیثون کو نہایت اختصار سے ذکر کیا ہے اور مین نے انکو پورے طور سے بیان کیا ہے واسطے حرص فائدہ اٹھانے کے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور الہام ایک قسم کی وحی ہے جو اللہ اپنے نیک بندون کے دل مین ڈالتا ہے اور نہش کے معنے ہین پکڑنا گوشت کا… اگلے دانتون سے

(۴) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ صُهَيْبِ الْفَقِيْرِ قَالَ كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِيْ رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِيْ عَدَدٍ نُرِيْدُ اَنْ نَحُجَّ ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ اِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّيْنَ فَقُلْتُ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُحَدِّثُوْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَكُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَقَالَ اَتَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَأْ مَا قَبْلَهٗ اِنَّهٗ لَفِي الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهٗ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ يُخْرِجُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مَنْ يُّخْرِجُ مِنَ النَّارِ ثُمَّ وَصَفَ وَضْعَ الصِّرَاطِ وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْنَا اَتَرَوْنَ هٰذَا الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ شَغَفَنِيْ اَيْ دَخَلَ شَغَافَ قَلْبِيْ وَهُوَ غِلَافُهٗ ترجمہ

یزید بن صہیب فقیر سے روایت ہے کہا کہ خارجیون کی رائے نے میرے دل مین جگہہ پکڑے سو ہم ایک متعدد جماعت مین نکلے اس ارادے سے کہ حج کر کے پہر لوگون پر خروج کرینگے سو ہم مدینے مین گذرے سو ناگاہ جابر بن عبداللہ نظر

بڑے لوگون کو حدیث بیان کر رہے تہے اور جا بجا انہون نے دوزخیون کا ذکر کیا تو مینے کہا کہ اے صحابہ رسول اللہ کے
ساتھی کیا ہے۔ یہ حدیث جو تم بیان کرتے ہو اور حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسکو تو نے آگ مین داخل کیا سو اسکو
تو نے رسوا کیا۔ اور جب چاہینگے کہ اس سے نکلین تو پہر اسی مین پہیرے جائینگے۔ سو کیا ہے مطلب اسکا جو تم کہتے
ہو انہون نے کہا کیا تو قرآن پڑہتا ہے مینے کہا کہ ہان کہا پڑہ وہ آیت جو اس سے پہلے ہے کہ وہ کافرون کے حق
مین ہے پہر کہا کیا تو نے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مقام سنا ہے جسمین خدا انکو کہڑا کرے گا مینے کہا کہ ہان۔
کہا سو وہی ہے مقام محمود حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ نکالے گا اللہ تعالی اس کے ساتھ جسکو آگ سے نکالیگا پہر
پلصراط کا رکہنا اور لوگون کا اسپر سے گذرنا بیان کیا سو ہمنے کہا دیکہو یہ بوڑہا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جہوٹ باندہتا
ہے پہر ہم پہرے سو قسم ہے اللہ کی سوائے ایک مرد کے ہم مین سے کوئی خارجی نہ ہوا مسلم اسکے راوی ہین
شغفنی یعنے پہرے دل کے غلاف مین داخل ہوا۔

(۵) وعن انس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یؤتی بانعم اھل الدنیا من اھل النار
یوم القیامۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن ادم ھل رایت نعیما قط ھل مر بک خیرا قط فیقول
لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اھل الجنۃ فیصبغ فی الجنۃ صبغۃ فیقال لہ
یا ابن ادم ھل رایت بؤسا قط ھل مر بک من شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا
رایت شدۃ اخرجہ مسلم قولہ یصبغ ای یغمس کانہ یدخل الیھا ادخالۃ واحدۃ ترجمہ انس سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا دارون مین زیادہ تر آسودہ
اور خوش گذران تہا سو اسکو دوزخ مین ایک بار غوطہ دیا جاویگا پہر اس سے پوچہا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے
کیا تو نے دنیا مین کبہی آرام بہی دیکہا تہا۔ کیا تجہپر کبہی چین بہی گذرا تہا وہ کہے گا قسم ہے خدا کی کبہی نہین اے
میرے رب۔ اور لایا جاویگا اہل بہشت سے جو دنیا مین سب لوگون سے سخت تر تکلیف مین تہا سو اسکو بہشت مین
ایک بار غوطہ دیا جاویگا۔ پہر اس سے پوچہا جاویگا کہ اے آدم کے بیٹے تو نے کبہی تکلیف بہی دیکہی کیا تجہپر کبہی سختی
اور رنج بہی گذرا تہا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجہپر تو کبہی تکلیف نہین گذری اور مینے تو کبہی سختی نہین دیکہی مسلم اسکے
راوی ہین اور یصبغ کے معنی ہین کہ اس مین ڈبویا جاویگا گویا کہ اس مین ایکبار داخل ہوتا ہے۔

(۶) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول اللہ تعالی لاھون اھل النار
عذابا لو کانت لک الدنیا کلھا اکنت مفتدیا بھا فیقول نعم فیقول قد اردت منک ایسر
من ھذا وانت فی صلب ادم ان لا تشرک بی ولا ادخلک النار وادخلک الجنۃ فابیت الا
الشرک اخرجہ الشیخان ترجمہ انس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دوزخ مین
زیادہ تر ہلکے عذاب مین ہوگا اس سے اللہ کہے گا کہ اگر تمام دنیا تیری ملکیت ہوتی تو کیا تو اسکو عذاب کے بدلے مین
دیتا۔ وہ کہے گا کہ ہان تو اللہ تعالی فرماوے گا کہ مینے تو تجہسے اس سے آسان تر چیز مانگی تہی اور حالانکہ تو آدم
کی پیٹہ مین تہا کہ میرا کوئی شریک نہ ٹہیرائیو۔ اور مین تجہ کو دوزخ مین داخل نہین کرونگا بلکہ بہشت مین
داخل کرونگا سو تو نے نہ مانا۔ اور شریک کیا شیخین اسکے راوی ہین۔

(۷) وعن ابن عمر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا صار اھل الجنۃ الی الجنۃ

وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودًا فَلَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَأَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَ اللَّفْظُ لَهُمَا وَالتِّرْمِذِيُّ بِمَعْنَاهُ وَمَعْنَى ذَبْحِ الْمَوْتِ لِيَأْسٍ مِنْ مُفَارَقَةِ الْحَالَتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْخُلُودُ فِيهِمَا ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی بہشت مین داخل ہوجاوینگے اور دوزخی دوزخ مین داخل ہوجاوینگے تو موت لائی جاوے گی او بہشت اور دوزخ کے درمیان ٹھیرائی جاوے گی پہر ذبح کی جاوے گی پہر کوئی پکارنے والا پکارے گا کہ اے بہشتیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے اور کبہی موت نہین۔ اور اے دوزخیو تمکو یہان ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہین۔ سو بہشتیون کو خوشی پر خوشی بڑہے گی اور دوزخیون پر غم پر غم زیادہ ہوگا شیخین اسکے راوی ہین۔ اور الفاظ انہین کے ہین اور ترمذی نے اسکے معنے روایت کیے ہین۔ اور موت کے ذبح کرنے کا مطلب ناامید ہونا ہے دونون حالتون کی جدائی سے بہشت اور دوزخ یعنے یہہ حالت کبہی نہین بدلے گی بلکہ اس مین ہمیشہ رہین گے۔

اَلْبَابُ الثَّالِثُ فِي ذِكْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَفِيهِ فَصْلَانِ

تیسرا باب بہشت اور دوزخ کے بیان مین اور اسمین دو فصل ہین

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ فِي صِفَتِهِمَا

پہلی فصل

ان کی صفت مین

ذِكْرُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

بہشت کی صفت کا بیان

(۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي أُخْرَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّهُمْ أَخْفَوْا لِلّٰهِ عَمَلًا فَأَخْفَى لَهُمْ ثَوَابًا فَلَوْ قَدِمُوا عَلَيْهِ أَقَرَّ تِلْكَ الْأَعْيُنَ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مینے اپنے نیک بندون کے واسطے تیار کر رکہا ہے جو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل مین خیال گذرا ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اگر تم چاہو تو یہہ آیت پڑہو سو کوئی جی نہین جانتا جو چہپا رکہا گیا ہے واسطے اُنکے آنکہون کی ٹھنڈک سے شیخین اور ترمذی اُس کے راوی ہین اور بخاری نے ایک روایت مین زیادہ کیا ہے سہل بن سعد سے اور ذکر کیا مثل اُسکے پہر کہا اور محمد بن کعب نے کہا کہ انہون نے خدا کے واسطے چہپ کر عمل کیے تو خدا نے انکے واسطے ثواب چہپا رکہا پہر اگر سامنے آوین تو آنکہہ ٹھنڈی ہو جاوے۔

(۲) وَعَنْهُ رضہ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ

فِضَّةٍ وَلِبْنَةٌ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوْتُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْاِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتّٰى يُفْطِرَ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِيْنٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ اَلْمِلَاطُ اَلطِّيْنُ الَّذِيْ يُجْعَلُ بَيْنَ سَاقَيِ الْبِنَاءِ يُمْلَطُ بِهِ الْحَائِطُ اَيْ يُصْلَحُ وَبَئِسَ يَبْأَسُ اِذَا افْتَقَرَ وَاشْتَدَّتْ حَاجَتُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ مینے کہا کہ یا حضرت خلق کس چیز سے پیدا ہوئی فرمایا پانی سے مینے کہا بہشت کی عمارت کس چیز سے ہے فرمایا ایک ایک اینٹ چاندی کی ہے اور ایک ایک اینٹ سونے کی اور اسکا گارا نہایت خوشبودار مشک یعنے کستوری ہے اور اسکی کنکریاں موتی اور یاقوت ہین اور اسکی مٹی زعفران یعنے کیسر ہے جو اس مین داخل ہوگا وہ چین عیش مین رہیگا غمگین اور محتاج کبھی نہ ہوگا۔ اور زندہ رہیگا مریگا نہین۔ اور انکے کپڑے پرانے نہ ہونگے اور انکی جوانی تمام نہ ہوگی یعنے سدا جوان رہین گے بوڑھے نہ ہونگے پہر فرمایا تین آدمی ایسے ہین کہ انکی دعا رد نہین ہوتی منصف حاکم کی۔ اور روزہ دار کی یہانتک کہ روزہ کہولے۔ اور مظلوم کی دعا کو اللہ بادل سے اوپر اٹہاتا ہے۔ اور اسکے واسطے آسمان کے دروازے کہولے جاتے ہین اور اللہ تعالی فرماتا ہے میری عزت اور جلالیت کی قسم البتہ مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد کچھ زمانے کے ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور ملاط اس گارے کو کہتے ہین جو عمارت کی چنوائی کے درمیان ڈالا جاتا ہے اس کے ساتھ دیوار سنواری جاتی ہے اور بئس کے معنے ہین جبکہ سخت محتاج ہو۔

(۳) **وعن** اَبِيْ مُوْسٰى رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو بہشت چاندی کے ہین انکے برتن اور جو چیز کہ ان مین ہے سب چاندی کی ہے اور دو بہشت سونے کے ہین انکے برتن اور جو چیز ان مین ہے سب سونے کی ہے اور بہشتیون کو اپنے رب کے دیدار سے کوئی آڑ سوائے جلال کی چادر کے نہین یعنے صفت عظمت کی کہ اس کی ذات پاک پر ہے عدن کے بہشت مین شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین اور ان کی ایک روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک خیمہ ہے کھوکھلے موتی کا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ ساٹھ کوس چوڑا ہے اس کے ہر کونے مین ایماندار کی بی بیان ہونگی کہ دوسرے ان کو نہ دیکھین گی۔ مومن انپر گھوما کرے گا۔ یعنے صحبت کے واسطے انکے پاس جایا کرے گا۔

(۴) **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین سو درجے ہین دو دو درجون مین سو سو برس کی راہ کا فرق ہے ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** عبادة بن الصامت رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في الجنة مائة درجة ما بين كل درجة ودرجة كما بين السماء والارض والفردوس اعلاها درجة ومنها تفجر انهار الجنة الاربعة ومن فوقها عرش الرحمن فاذا سألتم الله فاسألوه الفردوس اخرجه الترمذي **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہیں دو دو درجون میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں اور فردوس سب سے اونچی بہشت ہے اور اس سی بہشت کی چار نہرین پھوٹ نکلتی ہین اور اس کے اوپر خدا کا عرش ہے سو جب تم خدا سے مانگا کرو تو فردوس مانگا کرو ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابي سعيد رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان في الجنة مائة درجة لو ان العالمين اجتمعوا في احداهن لوسعتهم اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت میں سو درجے ہین اگر ان میں سے ایک درجے مین تمام عالم جمع ہو تو اس میں سما جائے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۷) **وعن** انس رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان في الجنة شجرة يسير الراكب في ظلها مائة عام ولا يقطعها واقرؤا ان شئتم وظل ممدود اخرجه الترمذي **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین ایک درخت ہے کہ اس کے سائے مین سوار سو برس چلے گا اور اسکے سائے سے باہر نہ نکل سکے گا۔ اور اگر تم چاہو تو یہہ آیت پڑہو یعنے اس کی تصدیق کے واسطے وظل ممدود یعنے دراز سائے مین ترمذی اس[کے ر]اوی ہین۔

(۸) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما في الجنة شجرة الا وساقها من ذهب اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین جو درخت ہے سونے کی پنڈلی سے یعنے نال سونے کی ہے ترمذی اسکے راوی ہین۔ **فائدہ** پنڈلی وہ ہے جس پہ درخت کھڑا ہوتا ہے۔

(۹) **وعنه** رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لقاب قوس في الجنة خير مما طلعت عليه الشمس او تغرب اخرجه الشيخان وزاد الترمذي عن انس في الاخرى ولقاب قوس احدكم او موضع قده في الجنة خير من الدنيا وما فيها ولو ان امرأة من اهل الجنة اطلعت الى اهل الارض لاضاءت الدنيا وما فيها ولملأت ما بينهما ريحا ولنصيفها يعني الخمار خير من الدنيا وما فيها قاب القوس وقده قدره **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بقدر کمان کے جگہ بہشت [می]ن بہتر ہے اس سے جس پر سورج چڑہتا ہے یا ڈوبتا ہے یعنے تمام دنیا سے شیخین اس کے راوی ہین اور ترمذی نے [ا]نس سے ایک روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ بقدر کمان ایک تمہارے کے یا فرمایا کہ بقدر قد اس کے کی بہشت [می]ن بہتر ہے تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور اگر بہشتیون سے کوئی عورت زمین والون پر جہانکے تو [تما]م روشن کر دے تمام دنیا کو اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور آسمان وزمین کا درمیان خوشبو سی بہر دی اور اوڑہنی بہتر ہے [تما]م دنیا سے اور جو کچھ کہ تمام دنیا مین ہے قاب اور قد کے معنی ہین قدر۔

(۱۰) **وعن** سعد بن ابي وقاص رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لو ان ما يقل ظفر مما في الجنة بدا لتزخرفت له خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا اسواره

لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الزُّخْرُفَةُ الزِّيْنَةُ وَالزُّخْرُفُ الذَّهَبُ وَخَوَافِقُ السَّمَاءِ جَوَانِبُهَا الْاَرْبَعَةُ وَهِيَ جِهَاتُ الرِّيَاحِ الْاَرْبَعِ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بقدر اسکے کہ ناخن اُٹھاتا ہے یعنے نہایت کمتر بہشت کی نعمت دنیا مین ظاہر ہو تو البتہ اس سے آسمان اور زمین کی سب طرفین مشرق مغرب ۔ اتر ۔ دکن ۔ زینت ناک ہو جائین اور اگر بہشتیون سے کوئی مرد جھانکے اور اُسکا کنگن ظاہر ہو تو البتہ سورج کی روشنی کو مٹا دیوے جیسا کہ سورج تارون کی روشنی کو مٹا دیتا ہے ترمذی اسکے راوی ہین ۔ زخرفہ زینت کو کہتے ہین اور زخرف سونے کو کہتے ہین اور خوافق السماء سے مراد آسمان کی چارون طرفین ہین اور وہی ہوا کی چارون طرفین ہین ۔

(١١) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ اِلَی سِدْرَةِ الْمُنْتَھٰی فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْھَارٍ نَھْرَانِ ظَاھِرَانِ وَنَھْرَانِ بَاطِنَانِ فَاَمَّا الظَّاھِرَانِ فَالنِّیْلُ وَالْفُرَاتُ وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَھْرَانِ فِی الْجَنَّةِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین سدرة المنتہے کی طرف اُٹھایا گیا سو ناگہان وہان چار نہرین نظر پڑین دو نہرین ظاہر اور دو باطن ۔ ظاہر نہرین تو نیل اور فرات ہین اور دو نہرین جو باطن ہین سو وہ بہشت مین جاری ہین ۔ بخاری اس کے راوی ہین ۔

(١٢) وَعَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ فِی الْجَنَّةِ خَیْلٌ قَالَ اِنِ اللّٰہُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِیْھَا عَلٰی فَرَسٍ مِنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِیْرُ بِكَ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْتَ ...... فَقَالَ اٰخَرُ هَلْ فِی الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ اِنْ یُدْخِلْكَ اللّٰہُ الْجَنَّةَ یَكُنْ لَكَ فِیْھَا مَا اشْتَھَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ بریدہ رض سے روایت ہے کہ ایک مرد نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ بھلا بہشت مین گھوڑے بھی ہونگے فرمایا اگر خدا نے تجھکو بہشت مین داخل کیا اور تو اُس مین چاہے گا تو سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا ۔ اور وہ تجھکو اُڑا لیجائے گا ۔ جہان تو چاہے گا ۔ اور دوسرے شخص نے کہا کہ کیا بہشت مین اونٹ بھی ہونگے فرمایا کہ اگر خدا نے تجھ کو بہشت مین داخل کیا تو اُس مین جو چاہیگا پائے گا ۔ اور تیری آنکھ لذت پائے گی ۔ ترمذی اس کے راوی ہین ۔

(١٣) وَعَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِیْنِ یُغَنِّیْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ یَسْمَعِ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھَا یَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِیْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِیَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰی لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ اَلْحُوْرُ جَمْعُ حَوْرَاءَ وَهِیَ الشَّدِیْدَةُ بَیَاضِ الْعَیْنِ الشَّدِیْدَةُ سَوَادِھَا وَالْعِیْنُ وَاحِدَةٌ الْعَیْنَاءُ وَهِیَ الْوَاسِعَةُ الْعَیْنِ وَقَوْلُھَا لَا نَبِیْدُ اَیْ لَا نَھْلِكُ وَلَا نَتْلَفُ ترجمہ علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت مین کشادہ آنکھ والی حورون کا مجمع ہوا کرے گا ۔ وہ ایسی خوش آواز سے گائین گی کہ خلقت نے ویسی آواز کبھی نہین سنی یہ گائین گی کہ ہم ہمیشہ زندہ رہینگی کبھی نہین مرینگی اور ہم ہمیشہ چین اور عیش مین رہینگی کبھی غمگین اور محتاج نہین ہونگی اور ہم ہمیشہ راضی رہین گی کبھی ناراض نہین ہونگی خوشی ہے اس شخص کو جو ہمارا مالک ہوگا ۔ اور ہم اُس کے واسطے ہونگی ۔ ترمذی اس کے راوی ہین ۔ اور حور جمع ہے حوراکی اُس عورت کو کہتے ہین جسکی آنکھ کی سفیدی اور سیاہی نہایت کو پہونچی ہو اور عینا عین کا واحد ہے اس کے معنے ہین کشادہ آنکھ والی اور لانبید کے معنے ہین کہ ہم ہلاک نہین ہونگی ۔

(١٤) وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَسُوْقًا یَاْتُوْنَھَا كُلَّ جُمُعَةٍ

فتہب ریح الشمال فتحثو فی ثیابہم ووجوہہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا
حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم
بعدنا حسنا وجمالا اخرجہ مسلم ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں
ایک بازار ہوگا ہر جمعے کو بہشتی لوگ وہاں آیا کریں گے سو اُتر کی ہوا چلے گی تو انکے کپڑوں اور اُمونہوں میں خوشبو پھیلا
دیگی تو اُس سے انکی خوبصورتی اور خوبی بڑھ جائے گی۔ پھر اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ آئیں گے۔ اور حالانکہ انکی خوب
صورتی اور خوبی بڑھی ہوئی ہوگی تو انکے گھر والے کہیں گے قسم اللہ کی البتہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی اور خوبی
بڑھ گئی تو وہ کہیں گے کہ قسم اللہ کی کہ ہمارے پیچھے تمہاری خوبصورتی زیادہ ہو گئی ہے مسلم اسکے راوی ہیں۔
(۱۵) وعن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا ما فیہا شراء ولا
بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتہی الرجل صورۃ دخل فیہا اخرجہ الترمذی ترجمہ علی رض
سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشت میں بازار ہے اُس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بلکہ اُس
میں مرد و عورتوں کی تصویریں ہونگی سو جب کوئی مرد کسی صورت کی خواہش کرے گا تو اس میں داخل ہو جائیگا یعنے
اُس کی وہی صورت ہو جائے گی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

ذکر صفۃ النار اعاذنا اللہ منہا

دوزخ کا بیان خدا کی پناہ

(۱) عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نارکم التی توقدون
جزء من سبعین جزءا من نار جہنم قالوا
واللہ ان کانت لکافیۃ قال فانہا فضلت علیہا بتسعۃ وستین جزءا کلہا مثل حرہا اخرجہ الثلاثۃ والترمذی
ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری آگ جو تم جلاتے ہو ایک حصہ ہے
دوزخ کی آگ کے ستر حصے سے اصحاب نے کہا قسم خدا کی جلانے کو تو یہی آگ کفایت کرتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
نے فرمایا کہ مقرر دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے اُنہتر حصے زیادتی رکھتی ہے ہر حصے کی گرمی اس آگ کی گرمی کے برابر ہے
تینوں اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔
(۲) وعنہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اوقد علی النار الف سنۃ حتی احمرت
ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی ابیضت ثم اوقد علیہا الف سنۃ حتی اسودت فہی سوداء مظلمۃ
اخرجہ مالک والترمذی وہذا لفظہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے
فرمایا کہ آگ اول ہزار سال جلائی گئی یہانتک کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس جلائی گئی یہانتک کہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس جلائی
گئی یہانتک کہ سیاہ ہو گئی سو وہ اندھیری تاریک ہے مالک اور ترمذی اُس کے راوی ہیں۔ اور یہ لفظ ترمذی کے ہیں
(۳) وعن الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لسرادق
النار اربع جدر کثف کل جدار مسیرۃ اربعین سنۃ اخرجہ الترمذی الجدار الحائط ترجمہ خدری رض سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ آلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کی سراپردہ یا خیمہ کی چار دیواریں ہیں ہر دیوار چالیس برس
کی راہ موٹی ہے ترمذی اسکے راوی ہیں۔
(۴) وعن الحسن قال قال عتبۃ بن غزوان رض علی منبرنا البصرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِيْمَةَ لَتُلْقٰى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوِيْ سَبْعِيْنَ عَامًا مَا تُفْضِيْ اِلٰى قَرَارِهَا وَكَانَ عُمَرُ رض يَقُوْلُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّهَا شَدِيْدٌ وَقَعْرَهَا بَعِيْدٌ وَمَقَامِعَهَا حَدِيْدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ حسن سے روایت ہی کہ عتبہ بن غزوان نے بصرے کے منبر پر کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ ایک بڑا پتھر دوزخ کے کنارے سے اس مین ڈالا جاوے گا تو وہ ستر برس نیچے کو جاتا رہے گا اور اپنے قرارگاہ تک نہ پہونچے گا اور عمر فاروق کہتے تہے کہ دوزخ کو بہت یاد کیا کرو۔ اسواسطے کہ اُس کی گرمی بہت سخت ہے اور اُسکا گہراؤ دور ہے اور اس کی گرزین لوہے کی ہین ترمذی اسکے راوی ہین

(۵) وَعَنْ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری رض سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ویل دوزخ مین ایک نالا ہے کہ اُس مین کافر چالیس برس تک نیچے گرا چلا جاوے گا اور اُسکے گہراؤ کو نہ پہونچے گا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِي الدُّنْيَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّكُوْنُ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زقوم یعنے دوزخ کی تہوہڑ کا ایک قطرہ دنیا مین گر پڑے تو دنیا والون کی روزی کو بگاڑ ڈالے سو کیا حال ہے اس شخص کا جسکا کہانا پینا تہوہڑ ہی ہوگا۔ ترمذی اسکے راوی ہین

(۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ نے اپنے رب کی طرف گلہ کیا سو کہا کہ اے رب میرے بعضے ٹکڑے نے بعضے کو نگل لیا۔ یعنی شدت گرمی سے تنگ ہون تو خدا نے اُسکو دو بار دم لینے کی اجازت دی ایک دم سردی مین اور ایک دم گرمی مین سو جو تم زیادہ تر گرمی کی شدت پاتے ہو وہ اُس کی گرمی کے دم سے ہے اور جو تم زیادہ تر شدت سردی کی پاتے ہو وہ اسکے سردی کے دم سے ہے شیخین اور ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۸) وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهٗ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَّنْطِقُ يَقُوْلُ اِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ الْعُنُقُ الطَّائِفَةُ مِنَ النَّاسِ وَالْمُرَادُ بِهٖ طَائِفَةٌ مِّنَ النَّارِ الْعُنُقُ وَالْجَبَّارُ الْقَهَّارُ الْمُتَكَبِّرُ وَالْعَنِيْدُ الْعَانِدُ عَنِ الْحَقِّ كَالْمُعَانِدِ لَهٗ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی اُس کی دو آنکہین ہونگی جن سے وہ دیکہے گی۔ اور دو کان ہونگے جن سے وہ سنے گی۔ اور اُسکی زبان ہوگی جس سے بولے گی اور کہے گی کہ مین تین شخصون پر متعین کی گئی ہون۔ ایک اُس پر جس نے خدا کے ساتہہ شریک کیا۔ دوسرے ہر ظالم سرکش پر۔ تیسرے تصویر بنانے والون پر ترمذی اس کے راوی ہین۔ اور عنق آدمیون کے ایک گروہ کو کہتے ہین۔ اور مراد ایک ٹکڑا آگ کا ہے اور جبار کے معنی ہین قہر کرنیوالا متکبر اور عنید وہ ہے جو دین حق سے منکر ہو جیسے معاند۔

(۹) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن مسعود رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس دن یعنے قیامت کو دوزخ لائی جاوے گی اُسکی ستر ہزار باگین ہونگی ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اُس کو کھینچین گے مسلم ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۱۰) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رض اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رض قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ قَالَتْ قُلْتُ اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباس نے مجھسے کہا کیا تو جانتا ہے کہ دوزخ کس قدر فراخ ہے مینے کہا نہیں ہان قسم اللہ کی تو نہین جانتا عائشہ رض نے مجھسے حدیث بیان کی کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا اور ساری زمین اس کی مٹھی مین ہوگی قیامت کے دن۔ اور آسمان لپیٹے ہوئے ہونگے اُس کے دہنے ہاتھ مین مینے کہا کہ اسوقت آدمی کہان ہونگے فرمایا کہ پلصراط پر۔ ترمذی اُس کے راوی ہین۔

ذِكْرُ مَا اشْتَرَكَتَا فِيْهِ

دوزخ اور بہشت دونون کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَحَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ وَلَمَّا خَلَقَ النَّارَ قَالَ يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے بہشت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ جا بہشت کو دیکھ جبرئیل نے جا کر اُسکو دیکھا سو کہا تیری عزت کی قسم کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس مین داخل ہوگا۔ یعنے اس مین داخل ہونے کی حرص کرے گا۔ اور اسی کے فکر مین رہیگا۔ پھر خدا نے اسکو تکلیفات اور سختیون سے گھیرا۔ پھر فرمایا کہ جا اور اُس کی طرف نظر کر۔ جبرئیل نے جا کر اُسکو دیکھا اور کہا کہ قسم ہے تیری عزت کی البتہ مین ڈرا اُس سے کہ کوئی اس مین داخل نہ ہوگا اور جب خدا نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل سے فرمایا جا اور اُس کی طرف نظر کر جبرئیل نے جا کر اسکو دیکھا اور کہا تیری عزت کی قسم کوئی سنکر اس مین داخل نہین ہوگا۔ پھر اس کو خواہشون سے گھیرا۔ پھر فرمایا اور اسکی طرف نظر کر جبرئیل نے جا کر اسکو دیکھا پھر جب دیکھکر پھرا تو کہا تیری عزت کی قسم البتہ مجھ کو خوف ہوا۔ اسکا کہ سب خلق دوزخ مین داخل ہوگی۔ کوئی باقی نہ رہے گا۔ واسطے میل نفس کے طرف خواہشون کی۔ اصحاب سنن اسکے راوی ہین۔ ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے **ف** مراد مکارہ سے تکلیفات شرعی ہین جو نفس پر گران ہین۔

(۲) وَعَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ وَقَالَ حُجِبَتْ بَدَلَ حُفَّتْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ ترجمہ انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روکی اور گھیری گئی ہے بہشت مشقت اور تکلیفات سے

اور گھیری گئی ہے دوزخ خواہش نفسانی اور لذات سے مسلم اسکے راوی ہین اور شیخین نے اسی طرح ابو ہریرہ رضہ سے روایت کی ہے اور اس ہین دو نون جگہون مین حفت کے بدلے حجبت ہے **ف** یعنی بہشت بدون عبادت اور پرہیزگاری کے میسر نہین اور عبادت اور تقوی مشقت اور تکلیفات سے خالی نہین اور معصیت ور دنیا کے جین کا انجام دوزخ ہے۔

(۳) **وَعَنْهُ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَھَنَّمُ یُلْقٰی فِیْھَا وَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّۃِ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِکَ وَکَرَمِکَ وَلَا یَزَالُ فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا فَیُسْکِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَدَمُ رَبِّ الْعِزَّۃِ کِنَایَۃٌ عَنْ اَھْلِ النَّارِ الَّذِیْ قَدَّمَھُمْ لَھَا مِنْ شِرَارِ خَلْقِہٖ کَمَا اَنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَدَمُہُ الَّذِیْ قَدَّمَھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَقَوْلُہٗ فَیَنْزَوِیْ اَیْ یَضُمُّ وَیَجْمَعُ ترجمہ انس رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ آدمی دوزخ مین ڈالے جائینگے اور وہ کہتے رہی گے کہ کچھ اور بہی ہے یہانتک کہ عزت والا پروردگار اُس مین اپنا قدم رکہے گا۔ تو وہ آپسمین سمٹ جاوے گی اور کہے گی کہ بس بس تیری عزت اور بزرگی کی قسم اور بہشت مین ہمیشہ جگہ خالی رہے گی یہانتک کہ خدا تعالی اسکے واسطے مخلوق پیدا کرے گا اور اُسکو خالی بہشت مین بسائیگا شیخین اور ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور قدم رب العزت سے مراد دوزخی لوگ ہین جنکو اللہ اپنی بدتر مخلوق سے دوزخ مین پہلے بہیجے گا۔ جیسے ایماندار لوگ جنکو پہلے بہشت مین بہیجے گا اُسکا قدم ہین اور ینزوی کے معنے ہین آپسمین سمٹ جائیگی اور اکٹھی ہو جائے گی **ف** یعنے باوجودیکہ لاکہون کروڑون کافر اس مین پڑینگے اُسکی بہوک نہ مٹے گی اور ہمیشہ اور مانگتی رہے گی جب خدا قدم اس مین رکہے گا تب اسکا پیٹ بہرے گا اور قدم کی معنے ہین عقل دوڑانا مناسب نہین جیسا آیا ہے ویسا ماننا چاہیے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْ ذِکْرِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ

دوسری فصل

بہشتیون اور دوزخیون کے بیان مین

ذِکْرُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

بہشتیون کا بیان

(۱) **عَنْ** سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ فِی السَّمَاءِ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ دیکہین گے اپنے اوپر اونچے محل والون کو جیسے تم تارے کو آسمان مین دیکہتے ہو شیخین اسکے راوی ہین۔

(۲) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَھْلَ الْغُرَفِ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ فِی الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَھُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُھَا غَیْرُھُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ ترجمہ ابو سعید رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بہشتی لوگ

اوپر اونچے محل والون کو دیکھین گے جیسے تم دیکھتے ہو روشن تارے کو آسمان کے کنارے پچھم یا پورب تک اتنا فرق اُن مین زیادتی مراتب کے سبب سے ہوگا اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے عمدہ مکان تو پیغمبرون ہی کے ہونگے انکے سوا اور کوئی وہان نہ پہونچ سکے گا حضرت صلعم نے فرمایا کیون نہین قسم ہے اُس کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے کہ ان مکانون مین وہ لوگ پہونچین گے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا پیغمبرون کو شیخین اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ عَلٰی اَشَدِّ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ اِضَآءَةً لَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَلَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّیْبِ اَلْحُوْرُ الْعِیْنُ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰی صُوْرَةِ اَبِیْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِی السَّمَآءِ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ اَلْاَلُوَّةُ وَالْاَلَنْجُوْجُ مِنَ السَّمَآءِ الْعُوْدِ الَّذِیْ یَتَبَخَّرُ بِهٖ وَمِنْ اَسْمَآئِهِ الْکِبَارُ ❖

ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین داخل ہوگا وہ چودہوین رات کے چاند کی صورت پر ہونگے پھر جو گروہ انکے متصل بہشت مین جاوے گا وہ آسمان کے زیادہ تر روشن ستارے کی صورت پر ہونگے نہ انکو پیشاب آویگا نہ پاخانہ کی حاجت ہوگی اور نہ تھوکین گے اور نہ انکو سینڈ آویگا۔ انکی کنگھیان سونے کی ہونگی انکے پسینے سے مشک کی خوشبو آویگی انکی انگیٹھیون مین خوشبودار لکڑی یعنی لوبان دہوکہا یا جائیگا۔ ہر مرد کو کشادہ آنکھ والی حورین ملین گی سب بہشتی ایک مرد کی پیدائش پر ہونگے اپنے باپ آدم کی صورت مین ساٹھ گز اونچے یعنے سب کا قد ساٹھ گز ہوگا شیخین و ترمذی اسکے راوی الوہ اور النجوج عود کے نام ہین یعنے لوبان جو خوشبو کے واسطے دہو کہا یا جاتا ہے اور کبار بھی اسکا ایک نام ہے ف یعنی بہشتی لوگ قد اور عمر اور شکل وغیرہ مین آپسمین برابر ہونگے۔

(۴) وَعَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ یَاْکُلُوْنَ فِیْهَا وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قِیْلَ فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْكِ یُلْهَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بہشتی لوگ بہشت مین کہائین گے اور پئین گے۔ اور نہ تھوکین گے اور نہ پیشاب کرینگے نہ انکو پاخانے کی حاجت ہوگی اور نہ سینڈہ آئیگا کسی نے پوچھا سو کیا حال ہوگا کہانے کا (یعنے اگر بول و براز نہ آیا تو کہانا پیٹ مین سے کہان جائیگا) فرمایا یہ کہانا ڈکار اور پسینہ ہو جائیگا جیسے مشک کی تراوت۔ انکو الہام ہوا کرے گی تسبیح اور تحمید خدا کی جیسے انکو سانس کا الہام ہوتا ہے مسلم و ابو داؤد اس کے راوی ہین ف یعنے بہشت پاک عالم ہے وہان کے کہانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکل جایا کرے گا۔ اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اسی طرح اُس عالم پاک مین سبحان اللہ و الحمد للہ کہنا دم لینے کا قائم مقام ہے جس سے روح کو زیادہ راحت پہونچے گی۔

(۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّةِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْهَا اَبَدًا وَکَذٰلِكَ اَهْلُ النَّارِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ خدری رضہ سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بہشتی لوگ دنیا

مین مرتے ہین خواہ چھوٹے یا بڑے وے بہشت مین تیس برس کی عمر مین داخل ہونگے کبھی اس سے زیادہ نہ ہونگے اور اسی طرح دوزخی لوگ بھی اسی عمر مین ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین **ف** یعنی ہمیشہ جوان رہین گے کبھی بوڑھے نہین ہونگے

(۶) **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ کُحْلٌ لَا یَفْنٰی شَبَابُهُمْ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُهُمْ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَلَیْهِمُ التِّیْجَانُ وَاِنَّ لُؤْلُؤَةً مِّنْهَا تُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَلْجُرْدُ جَمْعُ اَجْرَدَ وَهُوَ الَّذِیْ لَا شَعْرَ عَلَیْهِ وَالْکَحِیْلُ هُوَ الَّذِیْ تَرٰی اَجْفَانَهٗ کَاَنَّهَا مَکْحُوْلَةٌ مِنْ کُحْلٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کے بدن پہ کوئی بال نہوگا اور نہ انکو ڈاڑھی ہوگی اور انکی آنکھین سرگین ہونگی۔ اور نہ انکی جوانی تمام ہوگی اور نہ انکے کپڑے پرانے ہونگے ترمذی اسکو راوی ہین اور ایک روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ انکے سرون پر تاج ہونگے اور تاج کا ہر موتی ایسا روشن ہوگا کہ مشرق اور مغرب کا درمیان روشن کردیگا۔ اور جرد جمع ہے اجرد کی اسکو کہتے ہین جسکے بدن پر بال نہون اور کحیل وہ ہے کہ اسکی پلکین سرگین نظر آئین بے سرمہ لگائے۔ یعنی پیدایشی سیاہ ہون۔

(۷) **وعن** اَبِیْ رَزِیْنٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَلَدٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ فِیْ رِوَایَةٍ عَنِ الْخُدْرِیِّ رض اِنِ اشْتَهَی الْوَلَدَ کَانَ حَمْلُهٗ وَوَضْعُهٗ وَسِنُّهٗ فِیْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَالَ بَعْضُهُمْ وَلٰکِنْ لَا یَشْتَهِیْ **ترجمہ** ابو رزین رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشتیون کی اولاد نہوگی ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور خدری کی روایت مین اتنا زیادہ کیا ہے کہ اگر کوئی بہشت مین اولاد کی خواہش کرے گا تو اسکا حمل اور جننا اور کامل عمر یعنے تیس برس کو پہونچنا ایک گھڑی مین ہو جائیگا اور بعضون نے کہا لیکن کوئی اولاد کی خواہش نہ کریگا۔

(۸) **وعن** اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّةِ قُوَّةَ کَذَا وَکَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ یُطِیْقُ ذٰلِكَ قَالَ یُعْطٰی قُوَّةَ مِائَةٍ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** انس رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو بہشت مین اتنی اتنی طاقت جماع کی دیجاویگی کسی نے کہا یا رسول اللہ بھلا وہ اتنی طاقت رکھیگا۔ فرمایا کہ سو مرد کے برابر قوت دیجاویگی۔ ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۹) **وعن** الْخُدْرِیِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً یَتَکَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِیَدِهٖ کَمَا یَتَکَفَّأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَهٗ فِی السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَیْكَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ بَلٰی قَالَ تَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰی قَالَ بَالَامُ وَنُوْنٌ قَالَ وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ یَاْکُلُ مِنْ زَائِدَةِ کَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ یَتَکَفَّؤُهَا اَیْ یُقَلِّبُهَا وَیُمِیْلُهَا وَالْجَبَّارُ مِنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالنُّزُلُ مَا یُعَدُّ لِلضَّیْفِ مِنْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَالنَّوَاجِذُ الْاَنْیَابُ وَبَالَامُ الثَّوْرُ کَمَا فَسَّرَهٗ فِیْ مَتْنِ الْحَدِیْثِ وَلَعَلَّ اللَّفْظَةَ عِبْرَانِیَّةٌ وَالنُّوْنُ الْحُوْتُ وَهُوَ عَرَبِیٌّ **ترجمہ** خدری رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہوجاوے گی زمین قیامت کے دن ایک روٹی خدا اسکو اپنے ہاتھ قدرت سے الٹے پلٹے گا بہشتیون کی مہمانی کے لیے جیسے تم مین سے ہر آدمی الٹتا پلٹتا ہے اپنی روٹی کو سفر کی حالت مین پھر ایک یہودی مرد آیا سو اسنے کہا کہ خدا تجھپر

برکت کرے اے ابو القاسم کیا مین آپ کو نہ بتلاؤن کہ بہشتیون کو قیامت کے دن کیا کھانا ملے گا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کیون نہین اُس نے کہا کہ۔۔۔ کہ زمین ایک روٹی ہو جاوے گی جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف نظر کی پھر ہنسنے لگے یہانتک کہ آپ کے اگلے دانت ظاہر ہوئی پھر کہا کہ نہ
بتلاؤن تمکو سالن کا۔ آپ نے فرمایا کیون نہین۔ اُس نے کہا کہ بالام اور نون آپ نے پوچھا اور یہ کیا ہے اُس نے کہا
کہ بیل اور مچھلی کہ انکے کلیجے کی نوک ستر ہزار آدمی کھاوین گے بشیخین اسکے راوی ہین تکفا ہا کے معنے ہین اسکو الٹے
پلٹے گا۔ اور جبار خدا کے نامون مین سے ہے اور نزل وہ ہے جو مہمان کے واسطے کھانا پینا تیار کیا جاتا ہے اور نواجذ داڑہ
ہین اور بالام کے معنے ہین بیل جیسے متن حدیث مین اُسکو تفسیر کیا اور شاید یہ عبرانی لفظ ہے اور نون کے معنے ہین مچھلی
اور یہہ عربی لفظ ہے۔

وعن الخدري رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ادنى اهل الجنة منزلة الذى له ثمانون
الف خادم واثنتان وسبعون زوجة وتنصب له قبة من لؤلؤة وزبرجد وياقوت كما بين الجابية
الى صنعاء اخرجه الترمذى ترجمہ خدری رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے
رتبے والا بہشتی وہ ہوگا جسکے اسی ہزار خادم ہونگے۔ اور بہتر بیبیان ہونگی اور اسکے واسطے موتی اور زبرجد اور یاقوت
کا خیمہ کھڑا کیا جاوے گا جیسے جابیہ سے صنعا تک فاصلہ ہے ترمذی اُس کے راوی ہین ف جابیہ ایک شہر ہے شام
مین اور صنعا ایک شہر یمن مین ہے۔

(۱۱) وعن ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان ادنى اهل الجنة منزلة
لمن ينظر الى جنانه وازواجه ونعيمه وسرره مسيرة الف عام واكرمهم على الله تعالى من ينظر
الى وجهه غدوة وعشية ثم قرأ صلى الله عليه وآله وسلم وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة اخرجه
الترمذى ترجمہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ادنے رتبے والا بہشتی وہ ہے جو
اپنے بہشتون اور بیبیون اور خادمون اور نعمتون اور خوشی کی چیزون کی طرف ہزار برس کی راہ تک دیکھے گا یعنے اُسکو
اتنا بہشت ملیگا جو ہزار برس کی راہ لمبا چوڑا ہوگا اور انہین مین بڑا رتبہ خدا کے نزدیک وہ ہے جسکو صبح وشام خدا
کا دیدار ہوا کرے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ بہت منہ اُس دن تر وتازہ ہونگے انکو خدا کا دیدار ہوا کرے گا ترمذی
اُس کے راوی ہین۔

(۱۲) وعن المغيرة بن شعبة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سأل موسى عليه السلام
ربه تعالى ما ادنى اهل الجنة منزلة قال هو رجل يجيء بعد ما ادخل اهل الجنة الجنة فيقال له ادخل
الجنة فيقول اى رب وكيف وقد نزل الناس منازلهم واخذوا اخذاتهم فيقال اما ترضى ان
يكون لك مثل ملك ملك من ملوك الدنيا فيقول رب رضيت فيقول لك ذلك ومثله ومثله ومثله
فيقول فى الخامسة رضيت ربى فيقول هذا لك وعشرة امثاله ولك ما اشتهت نفسك ولذت عينك
فيقول رب رضيت فقال فاعلاهم منزلة قال اولئك الذين اردت غرست كرامتهم بيدى وختمت
عليها فلم تر عين ولم تسمع اذن ولم يخطر على قلب بشر اخرجه مسلم والترمذى وقوله اخذوا اخذاتهم
اى نزلوا منازلهم المختصة بهم ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسی

علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ ادنی رتبے والا بہشتی کون ہوگا خدا نے فرمایا کہ وہ ایک مرد ہے کہ آوے گا بعد اس کے کہ بہشتی بہشت میں داخل کیے جائیں گے سو اس سے کہا جاوے گا کہ بہشت میں داخل ہو۔ وہ کہے گا اے رب میں کیونکر داخل ہوں۔ اور حالانکہ لوگ اپنے مکانوں میں اتر پڑے اور اپنی اپنی جگہہ لے لی (یعنے اب بہشت میں کہیں جگہہ نہیں رہی میں کہاں اتروں) تو اس سے کہا جاوے گا کہ کیا تو راضی نہیں اس سے کہ تجھکو دنیا کے بادشاہ کی بادشاہی کے برابر ملے تو وہ کہیگا ای رب میں راضی ہوں تو اللہ فرماویگا تجھکو یہہ بھی اور پنچ گنا اور بھی تو وہ پانچویں بار میں کہیگا کہ اے میرے رب میں راضی ہوا۔ تو اللہ فرماویگا تجھکو یہہ بھی اور دس گن اور بھی اور جو تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکھہ ٹھنڈی ہو تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب میں راضی ہوا پھر موسی علیہ السلام نے پوچھا کہ ان میں اعلی رتبے والا بہشتی کون ہوگا۔ خدا نے فرمایا کہ اعلی رتبے والے بہشتی وہ ہیں جنکی بزرگی کے درخت کو میں اپنے ہاتھہ سے بویا اور میں نے اسپر مہر کی سو نہ وہ کسی آنکھہ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے خیال میں گذرا مسلم و ترمذی اس کے راوی ہیں اور اخذوا اخذاتہم کے معنے ہیں کہ وہ اپنے خاص مکانوں میں اترے۔

(۱۳) وَعَنْ [illegible] الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبَّنَا وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُونَ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَدًا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ خدری سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ بہشتیوں سے کہے گا اے بہشتیو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم حاضر ہیں تیری خدمت اور اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے ہی ہاتھہ میں ہے پھر خدا فرماویگا کیا تم راضی ہوے وہ کہینگے ہم کیوں نہ راضی ہوں اے رب۔ اور حالانکہ تو نے ہمکو اتنا دیا ہے کہ اتنا اپنی خلق میں کسی کو نہیں دیا پھر خدا فرماویگا بھلا ہم تمکو اس سے زیادہ تر کوئی چیز عمدہ دیویں وہ کہیں گے ای رب بہشت سے زیادہ تر عمدہ کون چیز ہوگی خدا فرماویگا اب میں نے تمپر اپنی رضامندی اتاری سو اسکے بعد میں تمپر کبھی غصہ نکروں گا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہیں۔ ف معلوم ہوا کہ بہشت کی سب نعمتوں سے عمدہ خدا کی رضامندی ہے۔

(۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے لائے گئے وہ تین آدمی جو اول بہشت میں داخل ہونگے پہلا شہید دوسرا حرام سے اور سوال سے بچنے والا تیسرا وہ غلام جسنے اللہ تعالی کی عبادت اور اپنے مالک کی خیر خواہی کی ترمذی اسکے راوی ہیں۔

(۱۵) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى لَأَبَرَّهٗ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَلِأَبِي دَاوُدَ مِنْ رِوَايَةِ حَارِثَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِيُّ قَالَ وَالْجَوَّاظُ الْغَلِيظُ الْفَظُّ قُلْتُ الْجَوَّاظُ الْمَنُوعُ وَقِيلَ السَّمِينُ الْمُخْتَالُ فِي مِشْيَتِهٖ وَقِيلَ الْقَصِيرُ الْبَطِينُ وَالْجَعْظَرِيُّ الْفَظُّ الْغَلِيظُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ ترجمہ

حارثہ بن وہب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمکو بہشتی لوگ نہ بتلاؤن اصحاب نے کہا کیون نہین یا حضرتؐ فرمایا ہر غریب ہے جو لوگون کی نظر مین حقیر ہے اگر وہ خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹھے تو خدا اُسکی قسم کو سچا کر دیوے کیا مین تمکو دوزخی لوگ نہ بتلاؤن جو احد موٹا حرام خور مغرور والا ہے شیخین اسکے راوی ہین اور ابو داؤد کی روایت مین حارثہ سے آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ بہشت مین جاویگا جواظ اور نہ جعظری اور جواظ کے معنی ہین بدخو اور بدگو مین کہتا ہون کہ جواظ کہتے ہین اُسکو کہ مال جمع کرے اور خدا کی راہ مین نہ دے اور بعض نے کہا کہ موٹے کو کہتے ہین جو اترا کر چلے اور بعض نے کہا کہ پست قد بڑے پیٹ والے کو کہتے ہین اور جعظری بدخو اور بدگو کو کہتے ہین واللہ اعلم۔

ذِكْرُ اَهْلِ النَّارِ

دوزخیون کا بیان

(۱) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ نعمان بن بشیر رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوزخیون مین کمتر عذاب والا وہ شخص ہوگا جسکے پاؤن مین آگ کی دو جوتیان یا دو تسمے ہونگے جس سے اسکا بہیجا اُبلے گا ہانڈی کی طرح یعنے گرمی کے جوش سے، وہ گمان کرے گا کہ کوئی اس سے زیادہ تر سخت عذاب مین نہین ہوگا اور حالانکہ وہ سب دوزخیون سے ہلکے عذاب والا ہوگا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان مین سے بعض شخص ایسا ہوگا کہ اسکے دونون ٹخنون تک پسینہ ہوگا اور ان مین سے بعضا ایسا ہوگا کہ اُسکے دونون گہٹنون پسینا ہوگا اور اُن مین سے بعضے کی کمر تک ہوگا اور ان مین سے بعضے کی گردن تک ہوگا مسلم اسکے راوی ہین

(۳) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقٰى عَلٰى اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيْعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِيْ غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُجِيْزُوْنَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ اِلَيْهِمُ الْحَمِيْمُ بِكَلَالِيْبِ الْحَدِيْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ عَسَاهُمْ يُخَفِّفُوْنَ عَنَّا فَيَدْعُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ فَيُجِيْبُهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ.... نُبِّئْتُ اَنَّ بَيْنَ دُعَائِهِمْ مَالِكًا وَاِجَابَتِهٖ مِقْدَارَ اَلْفِ عَامٍ فَيَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ فَلَا اَحَدَ خَيْرٌ مِنْهُ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّيْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ قَالَ فَيُجِيْبُهُمْ اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَئِسُوْا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ فَيَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالشَّهِيْقِ وَيَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِيْنٌ فَيُقَالُ لَهُمْ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا اَلضَّرِيْعُ نَبْتٌ بِالْحِجَازِ لَهُ شَوْكٌ اَلْحَمِيْمُ الْمَاءُ الْمُتَنَاهِي الْحَرَارَةِ وَالزَّفِيْرُ اِدْخَالُ النَّفَسِ اِلَى الْجَوْفِ

مَعَ صَوْتٍ وَالثُّبُورُ الْهَلَاكُ ترجمہ ابو درداء سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیون پر بہوک ڈالی جاوے گی سو وہ برابر ہوگی اس عذاب کے جس مین وہ ہونگے۔ یعنے بہوک کی تکلیف انکے عذاب کے برابر ہوگی سو وہ فریادرسی چاہین گے تو فریادرسی کیے جاوین گے یعنے ساتہہ کہانے ضریع کے یعنے انکو ضریع کا کہانا ملیگا۔ جو نہ موٹا کرے گا نہ بہوک کے کام آئیگا پہر کہانے کی فریاد کرینگے تو انکو کہانا ملے گا گلاگہونٹنے والا یعنے اور وہ انکے گلے مین اٹک رہے گا تو وہ یاد کرینگے کہ دنیا میں گلے مین اٹکی چیز کو پانی سے نگلتے تہے تو فریاد کرینگے پانی کی یعنے پانی مانگین گے تو لوہے کی آنکڑون سے گرم پانی انکی طرف لایا جاوے گا۔ پہر جب انکی منہ کے قریب ہوگا تو انکے منہ جہلس ڈالے گا پہر جب انکے پیٹ مین داخل ہوگا تو انکے پیٹ ... کی انتڑیون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا تو کہین گے کہ دوزخ کے نگہبانون کو پکارو شاید وہ ہمسے عذاب ہلکا کرین سو انکو پکارینگے تو وے جواب دین گے کہ کیا تمہارے پیغمبر تمہارے پاس روشن نشانیان نہ لاتے تہے کہین گے کیون نہین کہینگے سو پکارو اور نہین ہے پکار کافرون کی مگر بیکار پہر کہینگے کہ مالک کو پکارو جو دوزخ کا داروغہ ہے تو کہینگے ای مالک چاہیے کہ تیرا رب ہمکو موت دے تو مالک انکو جواب دیگا کہ مقرر تمکو ہمیشہ رہنا ہے کہا اعمش نے مجکو خبر پہونچی کہ انکے پکار اور مالک کے جواب کے درمیان ہزار برس کا فرق ہوگا۔ یعنے ہزار برس کے بعد انکو جواب دیگا۔ پہر کہینگے کہ اپنے رب کو پکارو کہ اُس سے بہتر کسی کو نہ پاؤگے تو کہینگے اے رب ہمارے بدبختی ہمپر غالب آئی اور تہے ہم قوم گمراہ اے رب ہمکو اس سے نکال سو اگر ہم پہر کفر کرین ... تو ظالم ہونگے کہا سو خدا انکو جواب دیگا کہ دور ہوا سے کتو اس مین اور مجہسے نہ بولو تو اسوقت نا امید ہو جاوینگے ہر خیر سے اور آہ مارینگے اور بہانا شروع کرینگے اور خرابی اور ہلاکی کو پکارینگے ترمذی اس کے راوی ہین اور زیادہ کیا ہے رزین نے سو انکو کہا جاوے گا کہ نہ پکارو آج ایک ہلاکی کو بلکہ پکارو بہت ہلاکیون کو اور ضریع ایک جہاڑ ہے کانٹے دار جو عرب مین ہوتا ہے اور حمیم نہایت گرم پانی کو کہتے ہین جسکی گرمی نہایت کو پہونچی ہو اور زفیر داخل کرنا نفس کا ہے پیٹ مین ساتہہ آواز کے اور شہیق کے معنے ہین ہلاکی۔

(۴) **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ أَيْ حَتّٰى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ قَوْلُهُ فَيَنْفُذُ أَيْ يَخْرِقُ وَيَجُوزُ وَقَوْلُهُ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ أَيْ يَسْتَأْصِلُهُ حَتّٰى يَمْرُقَ أَيْ يَنْفُذَ وَيَخْرُجَ وَالصَّهْرُ الْإِذَابَةُ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر دوزخیون کے سر پر گرم پانی بہایا جاویگا تو وہ سر مین گہس کر پیٹ مین پہونچے گا اور اس کی انتڑیون کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا یہانتک کہ اس کے قدمون سے نکلجاویگا اور یہی مراد ہے صہر سے یعنے جو آیت یصہر بہ ما فی بطونہم مین مذکور ہے پہر اسیطرح ہو جاوے گا جیسے پہلے تہا ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۵) **وعنہ** رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيرَةُ ثَلٰثٍ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اسکے بدن کی کہال تین دن کی راہ برابر موٹی ہو جاوے گی مسلم و ترمذی اس کے راوی ہین **ف** یعنے دوزخ مین کافر کا قد نہایت لمبا چوڑا ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور آگ خوب جلاوے۔

(۶) **وعن** ابْنِ عُمَرَ رضہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ فِي النَّارِ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فرمایا کہ منقر کافر اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک گھسیٹے گا یعنے کافر کی زبان تین کوس اور چھ کوس تک لمبی ہو جائیگی لوگ اُس کو پاؤن سے روندینگے ترمذی اُس کے راوی ہین ۔

(۷) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یُدْعٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اٰدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَیُقَالُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ كَمْ اُخْرِجُ فَیَقُوْلُ اَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ فَقِیْلَ فَمَا یَبْقٰی مِنَّا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِیْ فِی الْاُمَمِ كَالشَّعْرَةِ الْبَیْضَاءِ فِی الثَّوْرِ الْاَسْوَدِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کو دن پہلے پہل آدم علیہ السلام کو بلایا جاویگا سو خدا فرماوے گا کہ اے آدم ۔ تو کہے گا اے میرے رب مین حاضر ہون تیری خدمت اور اطاعت مین خدا فرماوے گا نکال حصہ دوزخ کا ۔ یعنے جو لوگ دوزخ مین ڈالے جاوین گے انکو اپنی اولاد سے جدا کر آدم کہے گا ۔ الٰہی کسقدر جدا کرون خدا فرماوے گا کہ ہر ایک سو سے ننانوے سو آدمی مین ایک بہشتی ۔ باقی دوزخی تو کسی نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم مین سے کیا باقی رہے گا ۔ فرمایا کہ میری امت کی مثل اور امتون مین جیسے سفید بال سیاہ بال کی کھال مین بخاری اس کے راوی ہین ۔ **ف** یعنی امت محمدیہ بنسبت اگلی امتون کے نہایت کم ہے دوزخ کے واسطے یاجوج ماجوج اور اگلی امتون کے کافر کچھ کم نہین ۔

(۸) **وَعَنْهُ** رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَرٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ فَیَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ الْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ اَلْقَتَرَةُ غَبَرَةٌ مَّعَهَا سَوَادٌ وَّالذِّیْخُ ذَكَرُ الضِّبَاعِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ کو دیکھینگے کہ اس پر گرد غبار پڑی ہوئی تو ابراہیم علیہ السلام اس سے کہین گے کیون مین نے تجھسے کہا تہا کہ میری نافرمانی نکر یعنے بت پرستی نکر تو آزر کہے گا کہ آج مین تمہارا حکم مانون گا تب ابراہیم علیہ السلام جناب الٰہی مین عرض کرینگے اے میرے رب تو نے مجھسے عہد کیا ہے کہ مین تجھکو قیامت مین رسوا نکرون گا ۔ اور اس سے زیادہ کون رسوائی ہے کہ میرے باپ کا یہ حال ہے خدا فرماویگا کہ مین بہشت کو کافرون پر حرام کر چکا ہون یعنے ممکن نہین کہ یہ دوزخ سے نکلے اور بہشت مین جاوے پھر ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ اپنے پاؤن کے تلے دیکھو تو دیکھینگے کہ آزر خاک آلودہ جانور ہو گیا ہے پھر فرشتے اُس کے پاؤن پکڑ کے گھسیٹ کر دوزخ مین ڈال دینگے بخاری اسکے راوی ہین قترہ سیاہ غبار کو کہتے ہین اور ذیخ نر بجو ہے ۔

ذِكْرُ مَا اشْتَرَكَا فِيْهِ

بہشت اور دوزخ کی مشترک حدیثون کا بیان

(۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِیْهَا رِجْلَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ وَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا

وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالسَّقَطُ فِی الْاَصْلِ الْمُرْدِیُ بِہٖ وَمِنْہُ السَّقَطُ الرَّدِیُّ مِنَ الْمَتَاعِ ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس مین جھگڑا کیا بہشت اور دوزخ سو دوزخ نے کہا کہ مجھکو ترجیح دی گئی مغرور اور سرکش لوگون کے سبب یعنے مجھ مین مغرور لوگ داخل ہونگے اور بہشت نے کہا سو کیا ہے واسطے میرے کہ نہین داخل ہونگے مجھ مین مگر ضعیف اور حقیر لوگ تو اللہ تعالی نے بہشت سے فرمایا کہ تو میری رحمت ہے رحم کرون گا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہونگا۔ اور آگ سے فرمایا کہ تو میرا عذاب ہے کہ عذاب کرون گا تیرے سبب جسپر کہ اپنے بندون سے چاہون گا اور تم دونون سے ہر ایک کے واسطے بھرتی ہے لیکن دوزخ سو وہ تو پر نہین ہوگی یہانتک کہ اللہ تبارک وتعالی اس مین اپنا پاؤن رکھیگا تو کہے گی بس بس سو اسیوقت سے پر ہو جاوے گی اور آپسمین سمٹ جاوے گی اور خدا اپنی مخلوق مین سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور لیکن بہشت سو اس کے واسطے خدا اور مخلوق پیدا کرے گا شیخین و ترمذی اسکے راوی ہین۔ اور سقط در اصل حقیر چیز کو کہتے ہین **ف** دوزخ اور بہشت مین افضلیت کی بحث ہوئی دوزخ نے آپکو بہشت سے افضل جانا اس دلیل سے کہ وہ خدا کے نافرمانون کی سزا ہے اور بہشت نے آپکو افضل سمجھا اس دلیل سے کہ خدا کے تابعدارون کو وہی ثواب ملیگا حق تعالی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم دونو برابر ہو دوزخ مظہر قہر الٰہی ہے اور بہشت مظہر رحمت الٰہی ہے

(۲) **وعن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رضہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمَّا اَھْلُ النَّارِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَھْلُھَا فَاِنَّھُمْ لَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَحْیَوْنَ وَلٰکِنْ نَاسٌ اَصَابَتْھُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِھِمْ فَاَمَاتَتْھُمْ اِمَاتَۃً حَتّٰی کَانُوْا فَحْمًا اُذِنَ فِی الشَّفَاعَۃِ فَجِیْئَ بِھِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ فَبُثُّوْا عَلٰی اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ اَفِیْضُوْا عَلَیْھِمْ مِنَ الْمَاءِ فَیَنْبُتُوْنَ نَبَاتَ الْحِبَّۃِ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ ضَبَائِرُ اَیْ جَمَاعَاتٍ فِیْ تَفْرِقَۃٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخی لوگ جو حقیقت مین دوزخ کے لائق ہین سو وہ تو اس مین نہ مرینگے نہ زندہ رہینگے ولیکن کچھ لوگ ایسے ہونگے کہ انکو دوزخ کی آگ لگ گی انکے گناہون کے سبب سو آگ انکو بیہوش کریگی یہانتک کہ جب وہ جلکر کوئلے ہو جائینگے تو شفاعت کا حکم ہوگا۔ سو وے لائے جاوینگے جھنڈ کے جھنڈ جماعتین۔ پھر بہشت کی نہرون پر بکھیر جائینگے پھر حکم ہوگا کہ اے بہشتیو انپر پانی ڈالو تو وہ جم اٹھین گے جیسے جنگلی خودرو دانہ جم اٹھتا ہے بہاؤ کے کوڑے کرکٹ مین مسلم اسکے راوی ہین ضبائر کے معنے ہین جماعتین متفرق **ف** یعنے کافر جو دوزخ کے واسطے بنے ہین نہ انکو موت ہوگی کہ عذاب سے خلاصی پائین نہ ایسی زندگی جس مین چین ہو مگر گناہ گار مسلمان چند مدت دوزخ مین پہنچکے مردہ ہو جائینگے یعنے شدت عذاب سے بیہوش ہو جائین گے گویا مر گئے پھر شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکال کر بہشت مین داخل کیے جاوینگے۔

(۳) **وعنہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَخْلُصُ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَیُحْبَسُوْنَ عَلٰی قَنْطَرَۃٍ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ فَیُقْتَصُّ لِبَعْضِھِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ کَانَتْ بَیْنَھُمْ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا ھُذِّبُوْا وَنُقُّوْا اُذِنَ لَھُمْ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَاَحَدُھُمْ اَھْدٰی بِمَنْزِلِہٖ فِی الْجَنَّۃِ مِنْہُ بِمَنْزِلِہٖ کَانَ فِی الدُّنْیَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلاصی پاوینگے ایماندار دوزخ سے تو پھر روکے جاوینگے اس پل پر جو دوزخ اور بہشت کے درمیان ہے تو وہان بدلا لیا جاویگا بعضون کا بعضون سے ان حق تلفیون اور ظلمون کا جو انکے درمیان دنیا مین ہوئے تھے یہانتک کہ جب وے پاک وصاف

ہو جاوینگے تو انکو حکم ہوگا بہشت مین داخل ہونیکا سو قسم اُس کی جسکے قابو مین محمدؐ کی جان ہے کہ اُن مین سے ہر شخص بہشت مین اپنے مکان کو اپنے دنیا کے گہر سے زیادہ تر پہچاننے والا ہوگا بخاری اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث مین وہ ایماندار مراد ہین جو دوزخ پر ہوکر نکلین گے مگر دوزخ مین نہین گرینگے اور حق العباد کے سبب سے پل کے درمیان روک جاوینگے پہر جب حق تلفیون کے بدلے عذاب پاچکین گے تب بہشت مین داخل ہونگے۔

(۴) **وعن** عمران ابن حصين رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد صلى الله عليه وآله وسلم فيدخلون الجنة يسمون الجهنميين اخرجه البخاري و ابوداود و الترمذي **ترجمہ** عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کچہہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے ساتہہ دوزخ سے نکلکر بہشت مین داخل ہونگے انکا نام جہنمیین ہوگا بخاری و ابوداؤد و ترمذی اس کے راوی ہین۔

(۵) **وعن** ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان رجلين ممن يدخل النار يشتد صياحهما فيها فيقول الله تعالى اخرجوهما ثم يقول لاي شيء صياحكما فيقولان فعلنا ذلك لترحمنا فيقول ان رحمتي لكما ان تنطلقا فتلقيا انفسكما في النار فينطلقان فيلقي احدهما نفسه فيجعلها الله عليه بردا و سلاما و يقوم الاخر فلا يلقي نفسه فيقول الله تعالى ما منعك ان تلقي نفسك كما القى صاحبك فيقول رب اني لارجو ان لا تعيدني فيها بعد ان اخرجتني منها فيقول الله تعالى لك رجاؤك فيدخلان الجنة معا برحمة الله تعالى اخرجه الترمذي **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ دوزخ مین جاوین گے اُن مین سے دو آدمی اُس مین سخت چلاوینگے۔ تو اللہ تعالی فرماویگا کہ ان دونون کو دوزخ مین سے نکالو پہر فرمادے گا تم کیون چلاتے ہو کہینگے ہم سو واسطے چلاتے ہین کہ تو ہمپر رحم کرے تو خدا فرماویگا کہ میری رحمت تمہارے واسطے یہی ہے کہ تم چلے جاؤ اور اپنے تئین دوزخ مین گراؤ سو دونون چلین گے تو دونون مین سے ایک تو اپنے تئین دوزخ مین ڈالے گا تو خدا آگ کو اُسپر ٹہنڈک اور سلامتی کردیگا۔ اور دوسرا کہڑا ہوگا وہ اپنے تئین دوزخ مین نہ ڈالے گا تو خدا تعالی فرماویگا۔ کہ کس چیز نے تجکو روکا اپنے تئین دوزخ مین ڈالنے سے جیسے تیرے ساتھی نے اپنے تئین اس مین ڈالا تو وہ کہیگا اے میرے رب البتہ مین امید رکہتا ہون کہ تو مجہکو اوس مین پہر نہ ڈالے بعد اُسکے کہ تو نے مجہکو اُس سے نکالا تو اللہ تبارک و تعالی کہیگا کہ تجہکو تیری امید نے بچایا سو دونون خدا کے رحمت سے اکٹہے بہشت مین داخل ہونگے ترمذی اسکے راوی ہین۔

(۶) **وعن** ابن مسعود رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم آخر من يدخل الجنة رجل فهو يمشي مرة و يكبو مرة و تسفعه النار مرة فاذا جاوزها التفت اليها فقال تبارك الله الذي نجاني منك لقد اعطاني الله تعالى شيئا ما اعطاه احدا من الاولين و الآخرين فترفع له شجرة فيقول يا رب ادنني من هذه الشجرة لاستظل بها و اشرب من مائها فيقول الله يا ابن آدم لعلي ان اعطيتكها لا تسألني غيرها فيقول يا رب لا اسألك غيرها و يعاهده ان لا يسأله غيرها و ربه يعذره لانه يرى ما لا صبر له عليه فيدنيه منها فيستظل بظلها و يشرب من مائها ثم يرفع له

شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا
اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْئَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَا يَسْئَلَهٗ غَيْرَهَا
وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ
بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ لِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا اَسْئَلُكَ
غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَا تَسْئَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَارَبِّ لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ
لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنٰى مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَدْخِلْنِيْ
الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ قَدْرَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ
اَتَسْتَهْزِئُ بِيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِيْ مِمَّا ضَحِكْتُ فَقِيْلَ مِمَّ تَضْحَكُ
فَقَالَ هٰكَذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ
قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَادِرٌ اَخْرَجَهٗ
مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيْ مَا الَّذِيْ يُرْضِيْكَ وَيَقْطَعُ مَسْئَلَتَكَ مِنَ الصَّرْيَةِ وَهِيَ الْجَمْعُ وَالْقَطْعُ وَمِنْهُ
الْمُصَرَّاةُ جَمَعَ لَبَنَهَا وَقَطَعَ حَلْبَهَا **ترجمہ** ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ
سب پیچھے جو بہشت مین داخل ہوگا۔ وہ ایک مرد ہے کہ ایک بار چلیگا اور ایک بار گر پڑیگا اور ایک بار اسکو آگ جھلس
ڈالے گی پھر جب آگ سے بڑھ جائیگا تو پھر کر اسکی طرف دیکھیگا۔ پھر کہیگا کہ بابرکت ہے اللہ جس نے مجھکو تجھسے خلاص
کیا البتہ خدا نے مجھکو وہ چیز دی کہ پہلے پچھلون مین سے کسی کو نہین دی پھر اسکو ایک اونچا درخت نظر آئیگا۔ تو وہ کہیگا۔
اے رب مجھکو اس درخت کے نزدیک کر۔ تاکہ مین اسکے سائے مین بیٹھون اور اسکا پانی پیون تو اللہ تعالی فرماویگا
کہ اے آدم کے بیٹے امید ہے کہ اگر مین تجھکو تیری مانگی چیز دیدون تو اور کچھ مانگے۔ بندہ کہیگا کہ اے میرے رب مین اسکے
سوائے کچھ نہ مانگونگا۔ اور اللہ سے قول و قرار کرے گا۔ کہ اسکے سوائے اُس سے کچھ نہ مانگیگا اور اسکا رب اسکو
معذور جانیگا۔ اسلئے کہ اسکو ایسی چیز نظر آئے گی کہ اُس سے اسپر صبر نہ ہوسکیگا۔ پھر خدا اسکو اُس درخت کے قریب کردیگا۔
تو وہ اُس کے سائے مین بیٹھیگا اور اسکا پانی پئیگا پھر پہلے سے عمدہ تر اور درخت اُس کے واسطے ظاہر ہوگا۔ تو وہ شخص
کہیگا کہ اے رب مجھکو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ مین اُسکے سائے مین بیٹھون اور اسکا پانی پیون اور مین تجھسے
اسکے سوائے اور کچھ نہ مانگونگا۔ تو خدا فرماویگا اے آدمی کیا تو نے مجھسے قول و اقرار نہ کیا تھا کہ مین تجھسے اس کے
سوائے اور کچھ نہ مانگونگا۔ امید ہے کہ اگر مین تجھکو اسکے قریب کردون تو پھر تو کچھ اور مانگیگا۔ تو وہ رب سے قول و اقرار
کرے گا۔ کہ مین اسکے سوائے تجھسے کچھ نہ مانگونگا۔ اور اسکا رب اسکو معذور جانیگا۔ اسلیے کہ وہ ایسی چیز دیکھیگا۔
جسپر اُس سے صبر نہ ہوسکے گا۔ تو خدا اُسکو اسکے نزدیک کردیگا۔ تو وہ اسکے سائے مین بیٹھیگا۔ اور اسکا پانی پئیگا۔ پھر
اسکو بہشت کے دروازے پر ایک درخت نظر آئیگا۔ جو پہلے دونون سے عمدہ تر ہوگا۔ تو وہ کہیگا کہ اے میرے رب
مجھکو اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ مین اُسکے سائے مین بیٹھون اور اسکا پانی پیون پھر مین تجھسے کچھ نہ مانگونگا۔
اللہ تعالی فرمادیگا اے آدمی کیا تو نے مجھسے قول و قرار نہ کیا تھا کہ مین تجھسے کچھ نہ مانگونگا وہ شخص کہیگا اے میرے رب
ہان۔ مین اسکے سوائے تجھسے کچھ نہ مانگونگا۔ اور اُسکا رب اسکو معذور جانیگا۔ اسکے لیے کہ وہ ایسی چیز دیکھیگا کہ اُس سے
اسکو صبر نہ ہوسکیگا۔ پھر اللہ اُسکو اسکے قریب کردیگا پھر جب اُس کے قریب ہوگا تو بہشتیون کی آواز سنیگا پھر کہیگا اے

رب مجھکو بہشت مین داخل کر تو خدا فرما دے گا کہ اے آدمی کیا چیز تجھکو راضی کرے گی کیا تو راضی ہے کہ مین تجھکو بقدر دنیا کے ملک دون اور اسکے ساتھ اتنا اور بھی تو وہ شخص کہے گا کہ اے رب کیا تو مجھسے ٹھٹھا کرتا ہے۔ اور حالانکہ تو سب عالمون کا پروردگار ہے سو ابن مسعود ہنسنے لگے پھر کہا تم مجھسے کیون نہین پوچھتے کہ مین کیون ہنستا ہون۔ تو کسی نے کہا تم کیون ہنستے ہو۔ کہا کہ اسیطرح حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ہنسنے لگے تھے۔ تو کسی نے پوچھا کہ یا حضرت آپ کیون ہنستے ہین۔ فرمایا کہ خدا کے ہنسنے کے سبب جب کہ اس نے کہا کہ کیا تو مجھسے ہنسی کرتا ہے رب العالمین ہوکر۔ تو خدا فرما دے گا مین تجھسے ہنسی نہین کرتا۔ لیکن مین قادر ہون اس چیز پر کہ چاہون۔ مسلم اسکے راوی ہین۔ یصرینی مناک کے معنے ہین کہ تجھکو کیا چیز راضی کرے گی۔ اور تیرے سوال کو بند کرے گی یہ ماخوذ ہے تصریہ سے اور اسکے معنے ہین جمع کرنا اور کاٹنا۔ اور اس سے ماخوذ ہے مصراۃ جس کے تھنون مین دودھ جمع کیا جاتا ہے اور اس کا دوہنا بند کیا جاتا ہے۔

اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ رُؤْیَةِ اللّٰہِ تَعَالٰی

چوتھا باب

خدا تعالی کے دیدار کے بیان مین

(۱) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِھَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَاَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِیَّ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودھوین رات کو چاند کو دیکھا۔ پھر فرمایا کہ بیشک تم قیامت مین اپنے رب کو دیکھو گے ظاہر جیسا اس چاند کو دیکھتے ہو۔ نہ ہجوم کیے جاؤ گے اسکے دیکھنے مین یعنی ہجوم سے اسکے دیدار مین کچھ آڑ نہ ہوگی جیسے چاند کے دیکھنے مین ہجوم خلل ڈالتا ہے سو اگر تمسے ہو سکے تو سورج نکلنے سے پہلے نماز سے غافل نہ ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن سے اس کی سند پڑھی کہ پاکی بول اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے نسائی کے سوا پانچون اسکے راوی ہین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت مین ایمانداروں کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ اور یہی مذہب اہل سنت کا ہے شیعہ اور معتزلہ دیدار کے منکر ہین یہ دولت انکے نصیب مین نہین معلوم ہوا کہ فجر اور عصر کو دیدار خدا کے حاصل ہونے مین دخل ہے

(۲) وَعَنْ صُھَیْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَھْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْھَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ اَلَمْ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیَکْشِفُ الْحِجَابَ فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّھِمْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ثُمَّ تَلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَةَ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ اَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ ترجمہ صہیب سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین داخل ہو چکین گے تو حق تعالی فرما دیگا تم چاہتے ہو کہ

مین ہمکو کچھ اور بہی زیادہ دون بہشتی کہینگے کہ کیا تو نے ہمارے موہنون کو روشن نہین کرچکا۔ کیا تو نے ہمکو بہشت مین داخل نہین کیا۔ کیا تو نے ہمکو دوزخ سے نہین بچایا یعنے تو نے ہر طرح سے ہمپر کرم کیاہے اس سے زیادہ اور کیا چیز ہوگی تو پردہ اُٹھایا جاویگا یعنے خدا کا دیدار ہوگا سو کوئی نعمت پائی انکے نزدیک ایسا ہی رب کے دیدار سے زیادہ تر پیاری نہوگی۔ پہر حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اُس کی سند مین یہہ آیت پڑہی کہ نیکوکارون کے واسطے بہتری ہے اور زیادتی۔ مسلم و ترمذی اُس کے راوی ہین۔

(۳) **وعن** ابی ذرٍ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہل رأیت ربک تعالی قال نورٌ انّٰی اراہ اخرجہ مسلمٌ والترمذیؒ **ترجمہ** ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ کیا آپنے اپنے رب کو دیکہا ہے فرمایا خدا نور ہے مین اُسکو کیونکر دیکہتا یعنے اسکی ذات پاک نور جلال کے پردے مین ہے۔ دنیا مین آنکھہ کو دیکہنے کی طاقت کہان ہے مسلم ترمذی اُسکے راوی ہین۔ **ف** یعنی اسکی ذات پاک کے آگے نور کا پردہ ہے آنکھہ کو طاقت کہان ہے کہ اُسکو دیکہہ سکے۔

(۴) **وعن** مسروقٍ قال قلت لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا یا امّتاہ ہل رأی محمدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربہ فقالت لقد قفّ شعری مما قلت این انت من ثلثٍ من حدثکہنّ فقد کذب من حدثک انّ محمدًا رأی ربہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار ومن حدثک انہ یعلم ما فی غدٍ فقد کذب ثم قرأت وما تدری نفسٌ ماذا تکسب غدًا ومن حدثک انہ کتم شیئًا من الوحی فقد کذب ثم قرأت یایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیۃ ولکنہ رأی جبرئیل فی صورتہ مرتین اخرجہ الشیخان والترمذیؒ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ مین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اے مان کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکھا تہا تو انہون نے کہا کہ البتہ تیری بات سے میرے رونگٹے کہڑے ہوگئے تو کہان ہے تین باتون سے یعنے جو تین باتین تجہ سے بیان کرے وہ جھوٹا ہے جو تجہ سے بیان کرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ربّ کو دیکہا تہا۔ تو وہ جہوٹا ہے۔ پہر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسکی سند مین یہ آیت پڑہی کہ آنکھون کو اسکے دیکہنے کی طاقت نہین اور وہ آنکھون کو پالیتا ہے اور جو تجہ سے بیان کرے کہ وہ آیندہ کی باتین جانتا ہے تو وہ بہی جہوٹا ہے۔ پہر اُنہون نے اُسکی سند مین یہہ آیت پڑہی۔ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کل کیا کماوے نگا اور جو تجہسے بیان کرے کہ حضرت نے وحی سے کچہ چھپا رکہا تہا تو وہ بہی جہوٹا ہے پہر انہون نے یہ آیت پڑہی کہ اے رسول پہونچا دے جو تیری طرف اُتارا گیا۔ تیرے رب کی طرف سے۔ الا یۃ ولیکن آپنے جبرئیل کو اصلی صورت مین دو بار دیکہا۔ شیخین اور ترمذی اُسکو راوی ہین۔

اشتہار بشارت آثار

یہ امر تو سب پر روشن ہے کہ انسان کی شرافت و کمال کا مدار علم پر ہے اور علم بھی وُہی جسکے جاننے اور اُسپر عمل
کرنے سے فلاح دارین حاصل ہو اور اس علم کی اصل تو قرآن کریم ہے اور اُسکی شرح و تفسیر حدیث خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام
ہے۔ محال است سعدی کہ راہ صفا ٭ تواں رفت جز برپئے مصطفےٰ ٭ پس فلاح دارین حاصل کرنیکا ذریعہ سوائے حدیث
خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے اور کوئی نہیں اسلیئے ائمہ اسلام نے اس کام کا بڑا اہتمام کیا اور ہر زمانہ کے مطابق اور ہر
وقت کے مناسب علما و کرام نے حدیث خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حفاظت اور تبلیغ میں کمال کوشش و جانفشانی کی
اور مصنفات و معاجم و مسانید صحاح و سنن و جوامع معہ اسانید تالیف کیں اور طرح طرح کے استنباطات و فوائد و نکات سے ان کو
مالا مال کرکے خلق اللہ کو فائدہ پہنچایا۔ پھر رفتہ رفتہ انقلاب زمانہ سے ایسا وقت آگیا کہ علماء عالی ہمت بہت کم ہونے لگے اور
اکثر لوگ بوجہ کم ہمتی کے اُن کے دفاتر کبار سے مستفید نہ ہوسکے تو ہمدردانِ قوم کی ہمتوں نے نہ مانا کہ یہ لوگ اس خیر محض
اور کمال ذاتی سے محروم رہیں۔ پس اُنہیں مستند کتابوں کے عمدہ عمدہ انتخاب و اختصار و تجرید و تلخیص کرکے لوگوں کو فائدہ پہونچانا
شروع کیا چنانچہ اول اول امام ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدری نے صحاح ستہ کو یکجا جمع کیا بعد ازاں علامہ
مجد الدین ابو السعادات الشہیر بابن الاثیر نے کتاب رزین کی تہذیب و ترتیب کی اور اس کتاب کا نام رکھا
جامع الاصول من احادیث الرسول۔ بعد ازاں قاضی القضات شرف الدین ہبۃ اللہ بن عبد الرحیم نے نہایت
محنت اور جانفشانی کرکے جو جو نقص جامع الاصول میں رہ گئے تھے اُنکو رفع کیا اور نہایت اختصار کی طرف توجہ کی
اور اپنی تلخیص کا نام تجرید الاصول رکھا۔ یہ کتاب بھی ایک عجیب خلاصہ صحاح ستہ بنگیا۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے
کمال اختصار کے لیئے ہر حدیث کے بعد اس کتاب کا نام نہ لکھا۔ جس میں یہ حدیث با اسناد مروی ہے۔ بلکہ بہت مختصر
رموز مقرر کیئے تھے اور ناقلین کے تصرف سے کچھ کا کچھ بنگیا اور بہت جگہہ مغالطہ واقع ہونے لگا۔ اسلیئے سنہ ۹۰۰ھ ہجری
صاحب تیسیر الاصول نے اس نقص کے رفع کرنے کی طرف توجہ کی اور نہایت عرق ریزی و جانکاہی سے اس مہم کو
سرانجام کیا اور اس دقت کو بالکل رفع کردیا۔ مخرجین ارباب صحاح کا حوالہ دینے کے لیئے ایسے واضح نشان مقرر
کیئے کہ کچھہ اشتباہ نہ رہا اور مغالطہ واقع ہونے کا احتمال دور ہوگیا۔ چنانچہ سب صحاح ستہ والے جس حدیث
کو بالاتفاق روایت کریں اُسکے اخیر میں لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ السِّتَّۃُ اور جس حدیث پر مؤطا کے سوا باقی صحاح
کا اتفاق ہو وہاں لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اور اگر اصحاب صحاح میں سے امام مالک کے ساتھہ کوئی
اور صاحب بھی عدم روایت حدیث میں شریک ہوں تو لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان
کی جگہہ اُن صاحب کا نام لکھتے ہیں اور جس حدیث کو صرف امام بخاری اور مسلم ہی روایت کریں اُسکے بعد
لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ اگر امام مالک بھی شیخین کے شریک ہوں تو لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الثَّلٰثَۃُ

اور اگر روایت حدیث میں شیخین کے شریک امام مالکؒ ہوں کوئی اور صاحب ہوں تو لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَفُلَانٌ فلان کی جگہ انکا نام لکھتے ہیں اور جس حدیث کو سوائے شیخین کے باقی چاروں اصحاب صحاح روایت کریں وہاں لکھتے ہیں۔ اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اور جہاں اُن چار میں سے کوئی ایک صاحب روایت حدیث میں شریک نہ ہوں تو وہاں لکھتے ہیں اَخْرَجَہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا فُلَانًا اور فلان کی جگہ اُن کا نام لکھتے ہیں اور متن حدیث میں جہاں کوئی مشکل لفظ آجاتا ہے تو حدیث کے بعد اسکی شرح و توضیح بھی اختصار کے ساتھ کردیتے ہیں پس ان خوبیوں کے لحاظ سے یہ کتاب ایک بے نظیر ہوگئی اول اور سب سے اعلےٰ خوبی تو اس کتاب میں یہ ہے کہ صحاح ستہ کی چھہ ضخیم کتابوں کی کل حدیثیں اس میں بلا تکرار نہایت عمدہ تلخیص کے ساتھ آگئی ہیں دوسرے ترتیب کتاب کی ایک عجیب طرز پر رکھی گئی ہے جسکی خوبی مطالعہ سے معلوم ہوسکتی ہے۔ تیسرے حوالے ایسے واضح ہیں کہ جب کسی حدیث کی اسناد کے متعلق کچھہ تحقیق کرنے کی ضرورت پڑے تو بلا دقت معلوم ہوتا ہے کہ فلان فلان کتاب میں یہ حدیث موجود ہے۔ اُس کتاب سے حدیث نکال کر اسناد کی پرکھہ کرسکتے ہیں لیکن چونکہ اکثر لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں اُن کی فائدہ رسانی کے لیئے عالیجناب مولانا سید ابو الحسن **محمد محی الدین خانصاحب بہادر جج ہائیکورٹ سرکار نظام** نے سلیس اردو بامحاورہ ترجمہ کیا اور مختصر مفید حواشی چڑھائے اور اس کتاب کے چھاپنے کی اجازت مالکان **مطبع صدیقی** کو عنایت کی۔ خاکساران نے اس کتاب کے طبع کرانے میں نہایت شوق سے اہتمام کیا۔ اصل کتاب عربی بھی اور ترجمہ اردو بھی دونوں اکٹھے چھپوائے ہر حدیث کو ختم کرکے اسکے بعد ترجمہ کا لفظ جلی قلم سے لکھکر پورا ترجمہ لکھدیا۔ ہر باب میں جتنی حدیثیں آئی ہیں۔ انکی تعداد کا نمبر بھی ہر حدیث کے شروع میں لکھا گیا۔ یہ متبرک کتاب چھہ جلدوں میں ختم ہوئی ہے قیمت جلد اول دو روپیہ (عہ) جلد دوم (عہ) جلد سوم (عہ) جلد چہارم (عہ) جلد پنجم (عہ) جلد ششم ایک روپیہ (عہ) مجموعہ قیمت گیارہ روپیہ (للعہ) ہے۔

ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اس کتاب مستطاب کے فوائد و مضامین سے فیضیاب ہو۔ جس شخص کے پاس یہ کتاب ہوگی گویا اُسکے پاس **حدیث کی چھئوں کتابیں** (جنپر علم و عمل کا مدار ہے) موجود ہیں۔

حضرات شائقین

جلدتر اس نادر مجموعہ کو **مطبع صدیقی لاہور** سے طلب فرماویں اور اسکے مطالعہ سے سعادت و فلاح دارین حاصل کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

المشتہران

شیخ عبد الحی و عبد السلام مالکان مطبع صدیقی لاہور محلہ سادھواں

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.